مران سیریز
سپیشل نمبر
ویلاگر
مظہر کلیم
ایم اے

ناشران -------- اشرف قریشی

------------ یوسف قریشی

پرنٹر ---------- محمد یونس

طابع -------- ندیم یونس پرنٹرز لاہور

قیمت -------- /● روپے 50/

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا سپیشل نمبر" ویلا گو" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ خیر و شر کی آویزش کی ایک اور سطح پر مبنی یہ کہانی آپ کے ذہن میں کئی نئے دریچے کھول دے گی۔ افریقہ کے گھنے جنگلات میں رہنے والے قدیم ترین قبائلی اور ان کے وچ ڈاکٹروں اور پجاریوں کے درمیان ہونے والی شیطانی کشمکش اور پھر صدیوں سے ان پر مسلط شیطانی رسم و رواج۔ قدیم افریقی جادو اور سحر کے شکنجوں میں جکڑے ہوئے ان قبائلیوں کو اسلام کی روشنی سے منور کرنے کی روحانی کوششوں میں شیطان اور اس کی ذریات کی مخصوص رکاوٹیں۔ یہ سب کچھ تو نجانے کب سے ہوتا چلا آ رہا تھا لیکن جب ایک مخصوص قبائلی وچ ڈاکٹر نے جو شیطان کا خاص پجاری تھا وہ تمام حدیں عبور کر لیں جس کے بعد اس کی سرکوبی ضروری قرار دے دی گئی اور چونکہ قبائلیوں میں اسلام کی روشنی کے راستے میں یہ وچ ڈاکٹر سب سے بڑی رکاوٹ بن گیا تھا اس لئے وہ لمحہ آ گیا جب روحانی قوتوں نے اس کے مقابل عمران اور اس کے ساتھیوں کو لا کھڑا کیا۔ حالانکہ عمران نے اس مشن پر جانے سے ہر طرح سے گریز کیا لیکن پھر حالات و واقعات اس انداز میں ترتیب پاتے چلے گئے کہ عمران کو اپنے ساتھیوں سمیت اس قبائلی وچ ڈاکٹر، شیطان اور اس کی ذریات کے مقابل بہرحال

اترنا پڑا۔ چنانچہ درندوں سے پُر انتہائی گھنے جنگلات میں بسنے والے انتہائی پسماندہ اور قدیم ترین قبائلیوں کے درمیان جب عمران اپنے ساتھیوں سمیت پہنچا تو پھر وہاں ایک ایسی جدوجہد کا آغاز ہو گیا جس کا ہر لمحہ سنسنی اور حیرت کی بے شمار داستانیں اپنے اندر سمیٹے ہوئے تھا۔ جنگلات میں جوزف کی مخصوص سرگرمیاں، عمران اور اس کے ساتھیوں کے افریقی وچ ڈاکٹروں اور پجاریوں کے مقابل صرف اپنی ذہنی اور جسمانی صلاحیتوں کے استعمال سے ایسے حیرت انگیز واقعات ظہور پذیر ہوئے کہ خیر و شر کی اس حیرت انگیز سطح کی آویزش لمحہ بہ لمحہ اپنے عروج پر پہنچ گئی۔ مجھے یقین ہے کہ ماورائی موضوعات پر مبنی ناول پسند کرنے والے قارئین کے لئے یہ ایک نیا اور حیرت انگیز تجربہ ثابت ہو گا لیکن ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں۔

ٹنڈو اللہ یار سندھ سے شاکر علی پرنس لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول اس قدر پسند ہیں کہ ہمیشہ دل سے دعا نکلتی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عمر خضر عطا کرے اور آپ ناول لکھتے رہیں اور ہم پڑھتے رہیں۔ میں چاٹ کا ٹھیلا لگاتا ہوں لیکن ٹھیلے پر بھی آپ کی کتاب میرے ہاتھوں میں ہوتی ہے۔ اس سے آپ میرے شوق کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ برائے مہربانی جوزف پر کوئی خصوصی ناول لکھیں۔ جوزف کا کردار ہمارا پسندیدہ کردار ہے"۔

محترم شاکر علی پرنس صاحب۔ خط لکھنے، دعائیں دینے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کے خط میں بڑی دلچسپ بات سامنے آئی ہے کہ آپ اپنے ٹھیلے پر بیک وقت دو چانس کا بندوبست رکھتے ہیں۔ گاہکوں کے لئے فروٹ چاٹ اور اپنے لئے مطالعہ کی چاٹ۔ جوزف پر انشاء اللہ جلد ہی خصوصی ناول لکھوں گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

ہری پور ہزارہ سے محمد عاصم لکھتے ہیں۔ "آپ کا ناول "لاسٹ مومنٹ" وادی مشکباز پر ایک شاہکار ناول تھا۔ آپ واقعی قلم سے جہاد کر رہے ہیں۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ کافرستان کے خلاف زیادہ سے زیادہ ناول لکھا کریں"۔

محترم محمد عاصم صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ کافرستان کے خلاف ناول اکثر شائع ہوتے رہتے ہیں اور انشاء اللہ آئندہ بھی شائع ہوتے رہیں گے۔

ڈیرہ اسماعیل خان سے جاوید خان لکھتے ہیں۔ "میں آپ کے ناولوں کا باقاعدہ قاری ہوں البتہ آپ کی چند باتوں میں ڈیرہ اسماعیل خان سے آنے والے خطوط کے جواب شامل نہیں ہوتے۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے۔ ایک بات آپ سے پوچھنی تھی کہ بیرونی ایجنٹ یا مجرم ہر بار مشن مکمل کرنے پاکیشیا کے دارالحکومت میں ہی کیوں آتے ہیں۔ کیا تمام لیبارٹریاں، ایٹمی تنصیبات وغیرہ صرف دارالحکومت میں ہی ہوتی ہیں"۔

محترم جاوید خان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ ڈیرہ اسماعیل خان سے آنے والے خطوط کے جواب بھی اکثر شائع ہوتے رہتے ہیں۔ جہاں تک آپ کے سوال کا تعلق ہے تو چونکہ دارالحکومت کسی بھی ملک کا مرکز ہوتا ہے اس لئے تمام مرکزی ادارے وغیرہ دارالحکومت میں ہی ہوتے ہیں۔ اس لئے بیرونی ایجنٹ یا مجرم تنظیمیں اپنے مشن کے مراکز بھی دارالحکومت میں ہی قائم کرتی ہیں اور پھر جہاں بھی ان کا مشن ہو وہاں کام کیا جاتا ہے۔ آپ اگر اس پوائنٹ کو ذہن میں رکھ کر ناول پڑھیں تو آپ کو اپنے سوال کا جواب خود ہی مل جائے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

بھکر سے محمد اکرم فریدی لکھتے ہیں۔ ہم سب گھر والے آپ کے ناول بے حد شوق سے پڑھتے ہیں لیکن ایک بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی کہ اسلام میں تو لاش کی بے حرمتی اور اسے جلانا منع ہے۔ لیکن عمران مجرموں اور ایجنٹوں کی لاشوں کو برقی بھٹی میں ڈال کر جلا دیتا ہے۔ امید ہے آپ وضاحت کریں گے"۔

محترم محمد اکرم فریدی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول شوق سے پڑھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے واقعی دلچسپ سوال کیا ہے۔ اسلام میں لاشوں کی بے حرمتی اور انہیں جلانا واقعی ممنوع ہے۔ لیکن یہ ممانعت عام حالات کے لئے ہے۔ ایسے خصوصی حالات جہاں لاکھوں کروڑوں انسانوں کی زندگیاں، مستقبل اور مفادات داؤ پر لگے ہوئے ہوں وہاں دشمنوں کی لاشوں کا کفن دفن یا ان کی حرمت کا خیال رکھنا ان لاکھوں کروڑوں انسانوں پر ظلم ہے۔ آپ نے جنگ میں اکثر دیکھا ہو گا کہ دشمنوں کی لاشوں پر پٹرول چھڑک کر انہیں آگ لگا دی جاتی ہے یا بغیر کفن دفن کے انہیں اجتماعی قبر میں ڈال دیا جاتا ہے اور صرف اپنوں کی لاشوں کی حرمت کا خیال رکھا جاتا ہے۔ امید ہے اب وضاحت ہو گئی ہو گی اور آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

ڈسکہ سے محمد عرفان شکھی لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول "سمارٹ مشن" اور "سپر ماسٹر گروپ" بے حد پسند آئے ہیں۔ لیکن عمران اکثر کسی کا منہ بند کرنے کے لئے اس کے منہ میں رومال کا گولہ ڈلوا دیتا ہے تو کیا زبان کی مدد سے رومال کا گولہ باہر نہیں نکالا جا سکتا۔ امید ہے آپ جواب ضرور دیں گے"۔

محترم محمد عرفان شکھی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے رومال کے گولے کے سلسلے میں جو لکھا ہے اس کا تو بڑی آسانی سے آپ تجربہ کر یا کرا سکتے ہیں۔ امید ہے آپ تجربہ کرنے کے بعد دوبارہ خط لکھیں گے تاکہ میں بھی آپ کے اس تجربے سے فائدہ اٹھا سکوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

محبت ڈیرہ جتوئی سے عمران علی راجپوت لکھتے ہیں۔ "میں آپ کے ناولوں کا دیوانہ ہوں۔ آپ کا نیا ناول پڑھ کر مجھے واقعی اتنی خوشی ہوتی ہے کہ شاید اتنی خوشی عمرو عیار کو خزانہ ملنے پر بھی نہ ہوتی ہو گی۔ میری درخواست ہے کہ آپ اپنے ناول غیر ممالک میں بھی بھجوایا کریں۔ امید ہے آپ ضرور میری اس درخواست پر غور کریں گے"۔

محترم عمران علی راجپوت صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے جس محبت اور خلوص سے خط لکھا ہے اس کے لئے میں آپ کا ذاتی طور پر مشکور ہوں۔ جہاں تک آپ کی تجویز کا تعلق ہے تو محترم ناول تو پوری دنیا میں جاتے اور پڑھے جاتے ہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران سٹنگ روم میں بیٹھا ایک کتاب کے مطالعہ میں مصروف تھا جبکہ سلیمان مارکیٹ گیا ہوا تھا۔ چونکہ ان دنوں سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کام نہ تھا اس لئے عمران کا زیادہ وقت مطالعہ میں ہی گزرتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ناشتہ کر کے اور اخبارات کا مطالعہ کرنے کے بعد عمران کافی دیر سے ایک سائنسی تحقیقی کتاب پڑھنے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے کتاب پر نظریں گاڑے ہوئے رسیور منہ سے لگا کر سپاٹ سے لہجے میں کہا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ عاجز چراغ شاہ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے سید چراغ شاہ صاحب کی دھیمی لیکن

باوقار آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ کتاب اس کے ہاتھ سے نیچے گر گئی تھی۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ جناب آپ نے فون کیا ہے۔ حکم فرمایئے "...... عمران نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا کیونکہ سید چراغ شاہ کی طرف سے فون آنے کا تو اس کے ذہن کے کسی گوشے میں تصور تک نہ تھا۔

"عمران بیٹے سلام میں پہل کرنے والے کو زیادہ ثواب ملتا ہے اور ثواب ایک ایسی دولت ہے جس کا مسلمان کو حریص ہونا چاہئے بہرحال اگر تمہارے پاس وقت ہو تو میں تمہارے فلیٹ پر کچھ عرض کرنے کے لئے حاضر ہو جاؤں "...... دوسری طرف سے انتہائی حلیم لہجے میں کہا گیا تو عمران کے چہرے پر یکلخت انتہائی شرمندگی کے تاثرات پھیل گئے۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اس نے رسیور اٹھا کر سلام کرنے کی بجائے صرف اپنا تعارف کرایا جس بنا پر سید چراغ شاہ اسے تنبیہ کر رہے ہیں۔

"میں شرمندہ ہوں شاہ صاحب۔ واقعی مجھے اپنا نام بتانے سے پہلے سلام کرنا چاہئے تھا۔ بہرحال میں خود حاضر خدمت ہو رہا ہوں "...... عمران نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"ایک نیک کام میں تمہاری ضرورت آپڑی ہے۔ اگر تم آجاؤ تو اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمہیں جزا عنایت کرے گا۔ میں تمہارا منتظر رہوں گا۔ اللہ حافظ "...... دوسری طرف سے اسی طرح حلیم لہجے

میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ سید چراغ شاہ اسے پھر کسی ایسے مشن پر بھیجنے کا ارادہ کر چکے ہیں جس میں اس کا مقابلہ پھر کسی شیطان کی کسی ذریت سے ہو گا اور عمران چونکہ اب اچھی طرح جانتا تھا کہ اگر اس نے انکار کر دیا یا پہلو تہی کرنے کی کوشش کی تو اس کا کیا نتیجہ نکل سکتا ہے اس لئے وہ خاموشی سے اٹھا اور باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے اس گاؤں کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جہاں سید چراغ شاہ صاحب کی رہائش گاہ تھی۔ سید چراغ شاہ صاحب کے کچے مکان کے سامنے اس نے کار روکی اور پھر وہ ابھی نیچے ہی اتر رہا تھا کہ مکان سے سید چراغ شاہ صاحب کا صاحبزادہ نمودار ہوا اور تیزی سے عمران کی طرف بڑھا۔

"شاہ صاحب مسجد میں تشریف فرما ہیں اور آپ کے منتظر ہیں"۔ سلام دعا کے بعد صاحبزادے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تو کیا اب مسجد میں بھی فون لگوا لیا گیا ہے"...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"جی نہیں۔ وہ فون کر کے مسجد میں تشریف لے گئے تھے"۔ صاحبزادے نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر مسجد کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ شاہ صاحب کا صاحبزادہ مؤدبانہ انداز میں عمران کے پیچھے چل رہا تھا۔ مسجد کے دروازے پر پہنچ کر

عمران نے جوتے اتارے اور پھر مسجد میں داخل ہو کر وہ مسجد کے مستقبہ حصے کی طرف بڑھ گیا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"...... عمران نے اندرونی حصے میں داخل ہوتے ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ آؤ بیٹھو بیٹے"...... شاہ صاحب نے جو ایک چٹائی پر بیٹھے ہوئے تھے، مسکراتے ہوئے کہا۔ ان کے سامنے ایک سیاہ فام آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ ادھیڑ عمر آدمی تھا اور اس کا لباس اور اس کا رنگ روپ بتا رہا تھا کہ وہ افریقہ کے کسی دور دراز علاقے کا رہنے والا ہے۔ وہ سر جھکائے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے عمران کی طرف دیکھا اور شاید منہ ہی منہ میں اس نے سلام کا جواب دیا اور پھر عمران بھی ان کے قریب بیٹھ گیا۔

"یہ علی عمران ہے اور علی عمران ان کا نام ناسطور ہے اور انہیں میں نے تم سے ملوانے کے لئے ناجریا کے ایک دور دراز علاقے ڈکالا سے بلوایا ہے"...... سید چراغ شاہ صاحب نے اس آدمی کے ساتھ عمران کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور عمران ناجریا کا نام سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"ڈکالا۔ یہ کون سا علاقہ ہے جناب۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں حالانکہ میں بے شمار بار ناجریا گیا ہوا ہوں"...... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اسی لمحے شاہ صاحب کا صاحبزادہ اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر دودھ کا ایک گلاس

جو سرپوش سے ڈھکا ہوا تھا عمران کے سامنے رکھ دیا۔

"یہ پی لو بیٹے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے"...... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے شکریہ ادا کیا اور پھر دودھ کا گھونٹ لیا تو وہ واقعی بے حد لذیذ تھا۔ جب تک عمران نے دودھ ختم نہیں کیا اس وقت تک بالکل ہی خاموشی رہی۔ دودھ ختم کر کے عمران نے جیب سے رومال نکال کر منہ صاف کیا۔

"جاؤ کلی کر لو پھر بات ہو گی"...... شاہ صاحب نے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا اٹھا اور باہر آ کر وہ اس طرف کو بڑھ گیا جہاں وضو کرنے کے لئے پانی موجود تھا۔ عمران نے کلی کی اور پھر واپس آ کر وہ دوبارہ مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔ شاہ صاحب کا صاحبزادہ خالی گلاس اور سرپوش لے کر واپس چلا گیا تھا۔

"ڈکالا ناجریا کے انتہائی شمال مغرب میں ہے جناب اور وہاں اب بھی قدیم ترین دور کے انتہائی گھنے جنگلات ہیں جہاں اب بھی قدیم ترین دور کے افریقی قبائل رہتے ہیں"...... اس بار اس آدمی نے جسے ناسطور کہا گیا تھا، انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا کوئی مشہور قریبی علاقہ بتا دیں تاکہ مجھے اندازہ ہو سکے کہ یہ کون سی جگہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس کی سرحد مشہور شہر اساداں سے ملتی ہے اور یہ مہذب لوگوں کے لئے آخری سرحد ہے"...... ناسطور نے جواب دیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ وہ اساداں بھی کئی بار گیا ہوا تھا اور اب

اسے معلوم ہوا تھا کہ یہ آدمی ناسطور کس علاقے کی بات کر رہا ہے۔ یہ علاقہ حکومت ناجریا کے حکم سے انتہائی سختی سے ممنوعہ علاقہ قرار دے دیا گیا تھا کیونکہ یہاں قدیم دور کے جنگلات انتہائی وسیع و عریض علاقے میں پھیلے ہوئے تھے۔ یہ دنیا کے سب سے گھنے اور خطرناک جنگلات کہلاتے تھے اور یہاں نہ صرف انتہائی خطرناک درندوں کی کثرت تھی بلکہ یہاں واقعی قدیم دور کے قبائل بھی رہتے تھے۔ گو یہ سارے قبیلے اب آدم خور تو نہیں رہے تھے اور نہ ہی یہ اس علاقے میں جانے والے کسی مہذب آدمی کو ہلاک کرتے تھے لیکن جیسے ہی کوئی غیر آدمی اس علاقے میں داخل ہوتا اسے فوراً واپس دھکیل دیا جاتا تھا۔

"اوہ۔ آپ اس علاقے میں رہتے ہیں لیکن آپ تو ہماری زبان بڑی روانی سے بول رہے ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں شاہ صاحب کی خدمت میں اکثر حاضری دینے کا شرف حاصل کرتا رہتا ہوں اور ڈاکٹا اسادان سے زیادہ دور نہیں ہے اور الحمد للہ وہاں مسلمانوں کی آبادی ہے اور ہماری کوشش ہے کہ ہم اس سارے علاقے میں رہنے والے قدیم قبائلیوں میں اسلام کی روشنی پھیلائیں اور اللہ تعالیٰ کا بے حد کرم ہے کہ ایسا آہستہ آہستہ ہو رہا ہے"...... ناسطور نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"بہت خوب۔ یہ تو آپ واقعی بہت بڑا کام کر رہے ہیں۔ مجھے آپ

سے مل کر بے حد خوشی ہوئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران بیٹے میں اب تک اس لئے خاموش رہا ہوں کہ میں چاہتا تھا کہ تم ناسطور سے ابتدائی بات چیت کر لو اور اس علاقے کے بارے میں جو کچھ پوچھنا ہے پوچھ لو"...... سید چراغ شاہ صاحب نے کہا۔

"جی۔ میں نے سمجھ لیا ہے کہ ناسطور صاحب کس علاقے کی بات کر رہے ہیں لیکن میرے لئے کیا حکم ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس علاقے میں ایک قدیم قبیلہ رہتا ہے جو اس پورے علاقے میں انتہائی طاقتور اور بااثر سمجھا جاتا ہے۔ اس قبیلے کا نام سلاگا ہے۔ اس کا پجاری جسے وچ ڈاکٹر کہا جاتا ہے اس کا نام شوشو ہے۔ یہ شیطان کا خاص پجاری ہے اور شیطان کے سکھائے ہوئے ہتھکنڈوں کی وجہ سے وہ مثالی روحوں کو اپنی قید میں کر لیتا ہے اور پھر ان مثالی روحوں کو وہ شیطان کی مدد کے لئے استعمال کرتا ہے اور اس کی وجہ سے وہاں اسلام کی تبلیغ میں خاصی رکاوٹیں پیدا ہو رہی ہیں"۔ سید چراغ شاہ صاحب نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"مثالی روحیں۔ وہ کیا ہوتی ہیں۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں مختصر طور پر بتا دیتا ہوں۔ ایک تو انسان کے اندر روح ہوتی ہے جسے امراللہ یعنی اللہ کا حکم کہا گیا ہے۔ یہ تو کسی طرح

قید نہیں ہو سکتی لیکن ہر انسان میں ایک روح مثالی بھی ہوتی ہے۔ یہ انسان کے اعمال، اس کی سوچ، اس کے ایمان اور اس کے کردار کا ایک روحانی خاکہ ہوتا ہے۔ اس لئے اسے روح مثالی یا مثالی روح کہا جاتا ہے۔ جس طرح تم نے سنا ہو گا کہ ہر انسان کے ساتھ ایک جسم مثالی ہوتا ہے اسی طرح ہر روح کے ساتھ ایک روح مثالی ہوتی ہے۔ نیک لوگ اس روح مثالی سے اچھے کام لیتے ہیں جبکہ شیطان اور اس کے پیروکار اپنے مخصوص ہتھکنڈوں سے اسے قید کر کے اس سے گمراہی پھیلانے کا کام لیتے ہیں۔ بہرحال یہ ایک بہت تفصیل طلب موضوع ہے۔ مختصر طور پر اتنا ہی سمجھ لینا تمہارے لئے کافی ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو اس کی خواہش پر اسے مہلت دے رکھی ہے اس لئے وہ روز ازل سے اپنی کوششوں میں مصروف ہے کہ خلق خدا کو راہ راست پر نہ رہنے دے یا انہیں راہ راست سے بھٹکا دے۔ بہرحال وچ ڈاکٹر شوشو کی ان حرکتوں کی وجہ سے وہاں ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں کہ وہاں اسلام کی تبلیغ میں خاصی رکاوٹیں پیدا ہو چکی ہیں اور اب روحانی سطح پر یہ فیصلہ کر لیا گیا ہے کہ اس وچ ڈاکٹر شوشو کا خاتمہ کر دیا جائے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ کام تمہارے ہاتھوں سرانجام پائے"...... سید چراغ شاہ صاحب نے کہا۔

"جی۔ جیسے آپ کا حکم"...... عمران نے قدرے رک رک کر کہا تو سید چراغ شاہ صاحب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"تم پر کوئی جبر نہیں ہے۔ یہ صرف میری خواہش ہے اگر

تمہارے پاس وقت ہے اور تمہارا دل چاہے تو یہ کام کر دو ورنہ اللہ تعالیٰ کوئی اور سبیل پیدا کر دے گا"...... سید چراغ شاہ صاحب نے کہا۔

"شاہ صاحب آپ چونکہ ناراض ہو جاتے ہیں اس لئے کچھ کھل کر کہنے کی جرأت ہی نہیں کر سکتا"...... عمران نے کہا تو سید چراغ شاہ صاحب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"ناراض تو تب ہوتا جب میں کوئی حکم دیتا اور تم انکار کر دیتے میں تو تمام بات تم پر چھوڑ رہا ہوں۔ میرے خیال کے مطابق چونکہ تم اس کام کے لئے مناسب صلاحیتیں رکھتے ہو اس لئے میں نے تمہیں یہاں آنے کی تکلیف دی ہے۔ اگر تم کسی مصروفیت کی وجہ سے نہ جانا چاہو یا ویسے ہی تمہارا دل نہ چاہ رہا ہو تو تم کھل کر کہہ دو مجھے کوئی گلہ نہ ہو گا۔ اس دنیا میں ازل سے خیر و شر کی آویزش چل رہی ہے اور ابد تک چلتی رہے گی۔ یہ تو ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہے جن کا انتخاب خیر کے لئے کام کرنے کے لئے کیا جاتا ہے"...... سید چراغ شاہ صاحب نے کہا۔

"یہ تو واقعی انتہائی خوش قسمتی ہے کہ آدمی خیر کے لئے کام کرے لیکن شاہ صاحب کیا روحانی سطح پر اس وچ ڈاکٹر کے خلاف کام نہیں کیا جا سکتا"...... عمران نے آخرکار دل میں جو بات تھی کہہ ڈالی۔

"سب کچھ مشیت ایزدی کے تحت ہوتا ہے عمران بیٹے۔ اگر اس شیطان کے پجاری کو کسی روحانی سطح پر کام کر کے ختم کر دیا گیا تو

اس قبیلے کے لوگوں پر وہ اثر نہیں ہو گا جو اثر کسی عام آدمی کی طرح اسے شکست دینے کے بعد پڑ سکتا ہے۔ بہر حال میں زیادہ تفصیل میں نہیں جانا چاہتا تم ایسا کرو کہ ایک دو روز میری بات پر غور کرو اگر تمہارا دل مان جائے تو مجھے فون کر کے اطلاع دے دینا ورنہ انکار کر دینا مجھے تم سے کوئی شکایت نہیں ہو گی"...... سید چراغ شاہ صاحب نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"انکار کی تو میں جرأت ہی نہیں کر سکتا"...... عمران نے جواب دیا۔

"تمہاری ہچکچاہٹ بتا رہی ہے کہ دل سے اس کام کے لئے تیار نہیں ہو رہے۔ ٹھیک ہے تم جا سکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی سبیل پیدا کر دے گا"...... شاہ صاحب نے کہا۔

"آپ ناراض تو نہیں ہوئے"...... عمران نے ڈرتے ڈرتے کہا۔ ویسے نجانے کیا بات تھی کہ اس کا واقعی دل نہیں چاہ رہا تھا کہ وہ اس دور دراز علاقے میں خواہ مخواہ بغیر کسی وجہ کے اس وچ ڈاکٹر سے لڑتا پھرے۔

"نہیں۔ ہرگز نہیں۔ میں نے پہلے ہی کہا ہے"...... سید چراغ شاہ صاحب نے کہا تو عمران اٹھا۔ اس نے شاہ صاحب اور اس افریقی آدمی کو سلام کیا اور پھر واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے اپنے فلیٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"یہ آپ اچانک کہاں چلے گئے تھے صاحب"...... سلیمان نے

عمران کے فلیٹ پر پہنچنے کے بعد حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ میں پہلے بھی تو اچانک جاتا رہتا ہوں"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"پہلے جب بھی آپ جاتے ہیں تو فلیٹ کا بیرونی دروازہ لاک کر کے جاتے ہیں لیکن آج ایسا نہیں ہوا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا اور اسی وجہ سے میں پریشان تھا کہ ایسی کیا بات ہوئی ہے کہ آپ دروازہ بند کرنا ہی بھول گئے"...... سلیمان نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ واقعی مجھے اب یاد آ رہا ہے کہ میں نے واقعی دروازہ لاک نہ کیا تھا۔ میرے ذہن میں بھی یہ خیال نہ آیا تھا۔ فلیٹ کو چیک کیا ہے تم نے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ پہلا کام میں نے یہی کیا ہے لیکن آپ گئے کہاں تھے"...... سلیمان نے کہا اور عمران نے شاہ صاحب کا فون آنے سے لے کر اپنی واپسی تک کی ساری بات بتا دی۔

"آپ نے شاہ صاحب کو انکار کر دیا ہے"...... سلیمان کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ ایسے تاثرات جیسے اسے عمران کی اس بات پر یقین ہی نہ آ رہا ہو۔

"ہاں۔ دراصل میرا دل ہی نہ چاہ رہا تھا۔ اب بھلا یہ بھی کوئی کام ہے کہ اس قدر دور دراز علاقے میں جا کر ان وحشی قبائلیوں سے لڑتے پھرو اور وہاں کے کسی خاص پجاری کو ہلاک کیا جائے۔ میری

سمجھ میں تو یہ بات نہیں آئی"...... عمران نے کہا تو سلیمان نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"یہ آپ نے کیا کیا صاحب۔ آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔ شاہ صاحب نے اگر آپ کا انتخاب کیا ہے تو سوچ سمجھ کر ہی کیا ہو گا اور میرے نزدیک تو آپ کو اپنی خوش بختی پر ناز کرنا چاہئے تھا کہ آپ کا انتخاب کیا جاتا ہے لیکن آپ نے انکار کر دیا۔ یہ بہت برا ہوا"۔ سلیمان نے کہا۔

"بہرحال اب تو میں نے انکار کر دیا ہے اور شاہ صاحب بھی ناراض نہیں ہوئے اس لئے اب اس بات کو چھوڑو اور چائے لے آؤ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر موجود وہی کتاب اٹھا کر کھول لی جو شاہ صاحب کا فون آنے سے پہلے پڑھنے میں مصروف تھا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"سلیمان اس فون کو اٹھا کر لے جاؤ۔ یہ تو مجھے کچھ پڑھنے ہی نہیں دیتا"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا تو سلیمان تیزی سے کمرے میں داخل ہوا اور اس نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"اسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میں سلیمان عرض کر رہا ہوں"...... سلیمان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران چونک کر حیرت بھری نظروں سے سلیمان کو دیکھنے لگا کیونکہ اس کا یہ انداز اس کے لئے نیا تھا۔

"وعلیکم السلام۔ سلطان بول رہا ہوں۔ عمران موجود ہے"۔

دوسری طرف سے سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

"جی ہاں"...... سلیمان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے رسیور لے کر کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ ویسے آج یہ کیسی کایا پلٹ ہو گئی ہے کہ پہلے سلیمان نے رسیور اٹھاتے ہوئے باقاعدہ سلام کیا اور اب تم نے بھی پہلے سلام کیا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... دوسری طرف سے سرسلطان کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"نیک لوگوں کی باتوں میں بڑا اثر ہوتا ہے جناب۔ سلیمان کا تو مجھے علم نہیں ہے کہ اس نے ایسا کیوں کیا لیکن آپ سے پہلے سید چراغ شاہ صاحب کا فون آیا تھا۔ میں نے عادت کے مطابق اپنا تعارف کرایا تو انہوں نے فرمایا کہ مسلمان سلام کرنے میں پہل کرتا ہے کیونکہ سلام میں پہل کرنے والے کو زیادہ ثواب ملتا ہے اور ساتھ ہی انہوں نے فرمایا کہ مسلمانوں کو تو ثواب کے لئے حریص ہونا چاہئے۔ میں واقعی ان کی بات سن کر بے حد شرمندہ ہوا تھا اس لئے میں نے سلام کیا ہے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"شاہ صاحب نے کس لئے فون کیا تھا۔ کیا کوئی خاص بات ہو

گئی ہے"...... سرسلطان نے پوچھا۔

"وہ کسی جادوگر کے خلاف مجھے کام کرنے کے لئے افریقہ بھیجنا چاہتے تھے کیونکہ اس جادوگر کی وجہ سے وہاں اسلام کی تبلیغ میں رکاوٹیں پیدا ہو رہی ہیں لیکن میں نے ادب سے انکار کر دیا ہے کیونکہ یہ بھلا کوئی کام ہوا کہ جا کر جادوگروں سے لڑتے پھرو"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ بہرحال یہ تمہارا اور شاہ صاحب کا مسئلہ ہے۔ میں اس سلسلے میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ میں نے تو تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ ایک انتہائی ایمرجنسی سامنے آ گئی ہے"...... سرسلطان نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"ایمرجنسی۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"افریقی ملک گھانا میں گذشتہ کئی روز سے ایک بین الاقوامی سطح کی سائنسی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے اور پاکیشیا سے سرداور اس کانفرنس میں شرکت کرنے گئے ہوئے تھے۔ کانفرنس ختم ہو گئی تو سرداور نے واپس آنے کی بجائے کیمرون جانے کا ارادہ کیا لیکن گھانا اور کیمرون کے درمیان چونکہ کوئی ہوائی سروس موجود نہ تھی اس لئے حکومت گھانا نے انہیں ایک ہیلی کاپٹر پر کیمرون پہنچانے کا بندوبست کیا لیکن یہ ہیلی کاپٹر ناجریا کے شمال مغربی علاقے میں فنی خرابی کی وجہ سے اچانک اتر گیا ہے اور اس کے بعد اس کے بارے

میں کوئی اطلاع نہیں ملی۔ مجھے تھوڑی دیر پہلے یہ اطلاع ملی تو میں نے ناجریا میں پاکیشیا کے سفیر سے رابطہ کیا تو انہوں نے بتایا کہ جس علاقے میں ہیلی کاپٹر اترا ہے وہ انتہائی قدیم اور گھنے جنگلات پر مشتمل ہے جس میں قدیم دور کے ایسے قبائلی رہتے ہیں جو حکومت کے تحت نہیں ہیں اور یہ سارا علاقہ خوفناک درندوں سے بھرا ہوا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ سرداور اور ہیلی کاپٹر کے عملے کو کسی قبیلے نے گرفتار کر لیا ہو۔ میں نے اسے بتایا کہ سرداور کی بازیابی انتہائی ضروری ہے کیونکہ سرداور پاکیشیا کے انتہائی اہم سائنس دان ہیں اور ان کی لیبارٹری میں کئی ایسے دفاعی پراجیکٹ پر کام ہو رہے ہیں جو ان کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتے اور اگر یہ پراجیکٹ مکمل نہ ہوئے تو پاکیشیا کے دفاع کو بھی ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا تو سفیر صاحب نے وعدہ کیا ہے کہ وہ حکومت ناجریا کے اعلیٰ حکام سے رابطہ کر کے سرداور کی بازیابی کے انتظامات کراتے ہیں۔ میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ اگر حکومت ناجریا اپنے انتظامات کے باوجود بھی سرداور کو بازیاب نہ کرا سکی تو پھر کیا ہو گا"...... سرسلطان نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"کس علاقے میں ہیلی کاپٹر اترا ہے"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے تفصیل کا علم نہیں ہے۔ اگر تم خود تفصیل پوچھنا چاہتے ہو تو میں تمہیں ناجریا میں پاکیشیائی سفارت خانے کا فون نمبر بتا دیتا

ہوں اور انہیں تمہارے بارے میں بتا دیتا ہوں۔ تم خود ان سے بات کر لو۔اس اطلاع پر یقین کرو کہ صدر صاحب سمیت سب حکام بے حد پریشان ہو گئے ہیں"...... سر سلطان نے کہا۔

"ہونا بھی چاہیئے۔ سرداور کی اہمیت واقعی ایسی ہے۔ بہرحال آپ مجھے ناجریا کا رابطہ نمبر اور سفارت خانے کا فون نمبر بتا کر انہیں کہہ دیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا نمائندہ خصوصی علی عمران بات کرے گا"...... عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم دس منٹ بعد اسے فون کر لینا"...... دوسری طرف سے سر سلطان نے رابطہ نمبر اور سفارت خانے کا فون نمبر بتاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ کر بے اختیار دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔

"کیا ہوا صاحب۔ خیریت ہے"...... اسی لمحے سلیمان نے اندر داخل ہو کر پریشان سے لہجے میں کہا۔اس کے ہاتھ میں چائے کی پیالی موجود تھی۔

"لگتا ہے مجھے شاہ صاحب کے بتائے ہوئے مشن پر جانا ہی پڑے گا"...... عمران نے سر اٹھا کر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... سلیمان نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے سر سلطان سے ہونے والی بات چیت دوہرا دی۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ کے انکار کے باوجود چونکہ شاہ

صاحب نے آپ کو وہاں بھجوانے کا چونکہ فیصلہ کر لیا تھا اس لئے یہ سب کچھ ہوا ہے اور اب آپ مجبوراً وہاں جائیں گے جبکہ شاہ صاحب کی بات مان کر آپ جاتے تو شاہ صاحب کی نظر عنایت بھی آپ پر رہتی"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"نہیں۔ شاہ صاحب سے تو میری ابھی بات ہوئی ہے۔ سرداور والا مسئلہ تو ظاہر ہے کافی پہلے ہوا ہو گا اور ابھی یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ وہاں جانا پڑے"...... عمران نے کہا۔

"آپ دیکھ لیں۔ آپ کو بہرحال جانا پڑے گا اور ویسے میری درخواست ہے کہ آپ اب بھی شاہ صاحب سے معافی مانگ لیں اور ان کی بات مان کر وہاں جائیں ورنہ ہو سکتا ہے کہ آپ کو انتہائی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے"...... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اتنی بھی خوش عقیدگی کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر جانا ہی پڑا تو بہرحال یہ سرکاری کام ہو گا اور سرکاری انداز میں ہی ہو گا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سلیمان ہونٹ بھینچے خاموشی سے واپس چلا گیا۔ عمران نے چائے پینا شروع کر دی پھر جب اس کے خیال کے مطابق دس منٹ پورے ہو گئے تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور سر سلطان کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ رابطہ نمبر بھی سر سلطان نے بتا دیا تھا اس لئے اسے رابطہ نمبر انکوائری سے معلوم کرنے کی ضرورت نہ رہی تھی۔

"یس۔ پاکیشیائی سفارت خانہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا نمائندہ خصوصی۔ سفیر صاحب سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ اسلم ریاض بول رہا ہوں۔ سفیر"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"سر سلطان نے آپ کو میرے بارے میں بتا دیا ہو گا۔ میرا نام علی عمران ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مختصر سا جواب دیا گیا۔

"سرداور کی بازیابی کے سلسلے میں کیا ہوا ہے اب تک"۔ عمران نے پوچھا۔

"حکومت ناجریا نے اس سلسلے میں فوری کام کیا ہے جناب اور ابھی چند لمحے پہلے اطلاع ملی ہے کہ سرداور کو بازیاب کرا لیا گیا ہے اس قبیلے کے سردار سے بات چیت ہو چکی ہے اس لئے اب فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ سرداور چند گھنٹوں میں رہا ہو جائیں گے اور ان سے ہمارا رابطہ بھی ہو جائے گا"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کیا آپ کو ملنے والی اطلاع کنفرم ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ظاہر ہے یہ انتہائی سنجیدہ مسئلہ ہے"...... سفیر صاحب نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے خدا حافظ"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"سلیمان آؤ۔ جلدی"...... عمران نے رسیور رکھتے ہی اونچی آواز میں کہا تو دوسرے لمحے سلیمان کمرے میں آ گیا۔

"کیا ہوا صاحب"...... سلیمان نے پوچھا۔

"دیکھا۔ میں نے کہا تھا ناں کہ اتنی بھی خوش عقیدگی نہیں ہونی چاہئے۔ سرداور کو بازیاب کرا لیا گیا ہے۔ حکومت ناجریا نے فوری کارروائی کی ہے۔ تم خواہ مخواہ اس بات کے ڈانڈے چراغ شاہ صاحب کی بات سے ملا رہے تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں صاحب۔ بہر حال مجھے تو اتنا یقین ہے کہ آپ نے انکار کر کے اچھا نہیں کیا"...... سلیمان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر واپس مڑ گیا تو عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"...... عمران نے بڑے خشوع و خضوع سے سلام کرتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام جناب فرمائیے"۔ دوسری طرف سے پی اے
جواب دیا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ عمران کی آواز نہ پہچان سکا تھ
"کمال ہے۔ اس قدر کنجوسی کہ اب دعا دینے میں بھی
شروع ہو گئی ہے۔ حد ہے۔ یہ تو کنجوسی کا عالمی ریکارڈ بن سکتا
عمران نے کہا۔
"اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔
کنجوسی"...... پی اے نے اس بار ہنستے ہوئے کہا۔
"میں نے تمہیں سلامتی کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت
بابرکت کی بھی دعا دی ہے جبکہ تم نے جوابی دعا میں بھی ڈنڈ
دی اور صرف سلامتی تک رہ گئے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعا
پر رحمت کرے اور اپنی برکت نازل فرمائے"...... عمران نے
سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"اوہ۔ اوہ۔ آئی ایم سوری عمران صاحب۔ وہ دراصل مجھے
نہیں ہے اور ویسے بھی سلام ہم روٹین میں کرتے ہیں اور
جواب بھی روٹین میں دیتے ہیں۔ آج آپ نے واقعی میری
کھول دی ہیں۔ آئی ایم سوری عمران صاحب"...... پی ا
انتہائی شرمندہ سے لہجے میں کہا۔
"لیکن صرف سلام کرنے سے مجھے دعائیں تو نہ مل جاتیں
عمران نے کہا۔
"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"...... پی اے نے

ب دیتے ہوئے کہا۔
"ہاں۔ اب بات ہوئی۔ ویسے ایک اور بات بھی بتا دوں۔ اللہ
کی رحمت دیکھ کر آدمی حیران رہ جاتا ہے کہ دعائیں دوسروں کو
ر ثواب تمہیں بھی ساتھ ہی ملے اور سید چراغ شاہ صاحب کی یہ
، تو واقعی مجھے بے حد پسند آئی ہے کہ مسلمان کو ثواب جیسی
ت کا حریص ہونا چاہئے حالانکہ حریص ہونا منفی پہلو میں آتا ہے
ثواب کا حریص ہونا مثبت پہلو رکھتا ہے"...... عمران نے کہا۔
"آپ کی بات درست ہے جناب"...... پی اے نے بھی سنجیدہ
میں کہا۔
"اگر درست ہے تو اپنے صاحب سے بات کرا دو تاکہ میں انہیں
سلام کر کے کچھ اور ثواب کما لوں"...... عمران نے مسکراتے
ئے کہا۔
یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
ہیلو۔ سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف
ر سلطان کی آواز سنائی دی۔
السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ۔ میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی
سی (آکسن) بذبان خود بول رہا ہوں اور شکر ہے کہ آپ نے پہلے
سلام نہیں کر دیا ورنہ آپ زیادہ ثواب لے جاتے حالانکہ آپ
بزرگ ہیں اور آپ نے کافی ثواب کما لیا ہو گا۔ اب کم از کم ہم
نو حریصوں کو کچھ کمانے دیا کریں"...... عمران کی زبان رواں

ہو گئی۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ تمہیں یہ کسی نے نہیں
کہ چھوٹوں پر فرض ہے کہ بڑوں کو سلام کیا کریں۔ اس لئے تم
ہی پہلے سلام کرنا چاہئے تھا"...... سر سلطان کی مسکراتی ہوئی
سنائی دی۔

"وہ تو میں نے سنا ہوا ہے لیکن آج تک کسی نے اس کی وضا
ہی نہیں کی کہ چھوٹے اور بڑے کا فرق عمروں کا ہوتا ہے یا عق
کا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سر سلطان اس کی
سمجھ کر بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم سے بحث میں نہیں جیتا جا سکتا اور میں اس وقت ا
ضروری کام میں مصروف ہوں اس لئے بتاؤ کہ کیا بات
سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سفیر صاحب سے میری بات ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ
کی بازیابی یقینی ہو گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں بلکہ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ سرداور واپس ناجریا
ہیں ہیلی کاپٹر پر اور اب انہوں نے کیمرون کا دورہ ختم کر دیا
اب وہ پاکیشیا آ رہے ہیں"۔ سر سلطان نے بھی مطمئن لہجے میں

"اوکے۔ بس یہی پوچھنا تھا۔ خدا حافظ "...... عمران نے
اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پ
اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

اسادان ایک کافی بڑا شہر تھا لیکن اس کے باوجود یہاں تقریباً ہر
ملک کے سیاح موجود رہتے تھے کیونکہ اس شہر کے گرد کافی بڑے اور
گھنے جنگلات تھے۔ ان جنگلات کو دیکھ کر ہی اندازہ ہو جاتا تھا کہ یہ
ویسے ہی قدیم دور سے چلے آ رہے ہیں۔ ان میں جگہ جگہ انتہائی
خطرناک نالے موجود تھے اور خطرناک دلدلیں بھی تھیں۔ اسادان
شہر تک حکومت ناجریا نے ایک پختہ سڑک بنائی ہوئی تھی جس کے
گرد اور اوپر خاردار تاروں کا جال لگا ہوا تھا تاکہ سیاحوں کو کسی طرح
بھی کوئی نقصان نہ پہنچ سکے لیکن اس کے باوجود سیاح اس سڑک پر
سے گزرتے ہوئے اپنے آپ کو انتہائی قدیم دور کا انسان سمجھنے لگ
جاتے تھے کیونکہ ارد گرد پھیلا ہوا انتہائی گھنا اور خوفناک جنگل تھا
ہی ایسا۔ اس میں پرندوں اور حشرات الارض کی آوازیں بھی سنائی
دیتی تھیں اور کہیں کہیں انتہائی خطرناک سانپ بھی رینگتے ہوئے

دکھائی دیے جاتے تھے۔ اس کے علاوہ ہر قسم کے چھوٹے جانور بھی تھے۔ صرف درندوں کا خصوصی طور پر خاتمہ کر دیا گیا تھا اس لئے یہاں درندوں کے علاوہ جنگل میں جو کچھ ہوتا ہے وہ سب یہاں موجود تھا۔ اس سڑک پر ہر وقت بڑی بڑی جیپوں اور کاروں کی آمد و رفت جاری رہتی تھی۔ اس وقت بھی ایک بڑی سی جیپ تیزی سے اسادان کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر اور فرنٹ سیٹ پر دو مقامی افراد موجود تھے جبکہ عقبی سیٹ پر ایک ادھیڑ عمر کافرستانی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا نام موبے تھا اور وہ نائجیریا میں کافرستانی سفارت خانے کا سیکنڈ سیکرٹری تھا جبکہ اس کے ساتھ ایک دوسرا کافرستانی آدمی موجود تھا۔ اس کا نام شنکر تھا۔ یہ کافرستان سے نائجیریا آیا ہوا تھا۔

"کیا آپ کو یقین ہے مسٹر موبے کہ جیسے آپ نے کہا ہے ویسے ہی ہو گا"...... شنکر نے اس ادھیڑ عمر آدمی سے کہا۔

"جی ہاں۔ سو فیصد"...... موبے نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے یقین نہیں آرہا"...... شنکر نے کہا۔

"آپ کو افریقہ کے بارے میں کچھ علم نہیں ہے مسٹر شنکر۔ افریقہ تو اسراروں کی سرزمین ہے"...... موبے نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور شنکر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جیپ اپنی پوری رفتار سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی اور پھر جیپ شہر اسادان میں داخل ہو گئی۔

تھوڑی دیر بعد جیپ شہر سے دور انتہائی جنوبی حصے میں ایک ویران سے علاقے میں بنے ہوئے ایک قدیم دور کے بڑے سے مکان کے لکڑی کے گیٹ کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔ ڈرائیور نے مخصوص انداز میں تین بار ہارن دیا تو گیٹ کھل گیا اور ڈرائیور جیپ اندر لے گیا۔ عمارت کے سامنے برآمدہ تھا اور برآمدے میں اس وقت دو قبائلی عجیب سا لباس پہنے کھڑے تھے۔ سرخ رنگ کا لباس تھا۔ ان دونوں نے اپنے سروں پر پر باندھ رکھے تھے۔ دونوں پیروں سے ننگے تھے۔ ان کے گلے میں عجیب سے پتھروں کے ہار تھے اور چہروں پر بھی سفید رنگ کے نقش و نگار اس انداز میں بنائے گئے تھے جیسے مکڑی کا جالا ہوتا ہے۔ ان کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ ڈرائیور نے ان کے سامنے لے جا کر جیپ روک دی۔

"آئیے مسٹر شنکر"...... موبے نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر جیپ سے نیچے اترآیا تو دوسری طرف سے شنکر بھی نیچے اترا تو برآمدے میں کھڑے دونوں قبائلی موبے کے سامنے رکوع کے بل جھک گئے

"سردار مانو موجود ہے"...... موبے نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"سردار آپ کا انتظار کر رہے ہیں جناب"...... ان میں سے ایک نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"آئیے"...... موبے نے شنکر سے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ شنکر اس کے پیچھے تھا۔ ایک راہداری سے گزر کر وہ ایک بڑے سے کمرے میں

داخل ہوئے تو وہاں کرسی پر ایک دیو قامت سیاہ فام اکڑے ہوئے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر شیر کی کھال تھی اور سر پر شیر کی کھوپڑی اس انداز میں رکھی ہوئی تھی جیسے تاج ہو۔ اس کے چہرے پر نقش و نگار موجود تھے لیکن وہ باہر برآمدے میں موجود افراد سے بہرحال کم تھے۔ اس کے سامنے کئی خالی کرسیاں موجود تھیں۔

"آؤ۔ آؤ۔ موبے آؤ۔ میں تمہارا انتظار کر رہا تھا"...... سردار نے کرسی پر بیٹھے بیٹھے کہا۔ اس کی آواز انتہائی گونج دار تھی۔ وہ کرسی سے اٹھا نہ تھا۔

"شکریہ سردار۔ یہ شکر ہے کافرستان کا آدمی"...... موبے نے شکر کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور شکر نے سر جھکا کر سردار کو سلام کیا۔

"بیٹھو"...... سردار نے کہا اور موبے اور شکر اس کے سامنے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کیا چاہتے ہو"...... سردار نے کہا۔

"سردار۔ کافرستان کا ہمسایہ ملک ہے پاکیشیا۔ وہ مسلمانوں کا ملک ہے۔ وہاں ایک اہم آدمی ہے جس کا نام سرداور ہے۔ شکر چاہتا ہے کہ اس کی روح کو قید کر کے ان کی تحویل میں دے دیا جائے۔ اس کے بدلے میں آپ جو چاہیں آپ کو مل سکتا ہے"...... موبے نے کہا۔

"لیکن وہ آدمی تو یہاں نہیں ہے پھر"...... سردار نے کہا۔

"مقدس پجاری چاہے تو وہ اسے بلوا سکتا ہے"۔ موبے نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے لیکن مقدس پجاری اگر چاہے تو"...... سردار نے کہا۔

"سردار۔ مقدس پجاری آپ کی بات مانتا ہے اس لئے آپ جو چاہیں حاصل کر سکتے ہیں۔ ایک آدمی کی روح کو قید کر لینا مقدس پجاری کے لئے کوئی مشکل کام نہیں ہے"...... موبے نے کہا۔

"ہاں۔ کوئی مشکل نہیں ہے۔ مقدس پجاری چاہے تو پورے قبیلے کی روحیں قید کر لے۔ اس آدمی کی تصویر تمہارے پاس ہے"...... سردار نے کہا۔

"جی ہاں۔ اخبار میں چھپی ہے۔ میرے پاس ہے"...... شکر نے پہلی بار کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی جیب سے ایک تہہ شدہ اخبار نکال کر سردار کی طرف بڑھا دیا۔ سردار نے اخبار لیا۔ اس میں ایک بڑی سی تصویر چھپی ہوئی تھی۔

"اس آدمی کی روح قید کرانی ہے"...... سردار نے تصویر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں سردار"...... موبے نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ کام ہو جائے گا لیکن اس کا معاوضہ ابھی اور اسی وقت دینا ہو گا"...... سردار نے کہا۔

"کتنا"...... شکر نے چونک کر پوچھا۔

"دس بوری لاگوسی"...... سردار نے جواب دیا تو شکر بے اختیار

اچھل پڑا۔

"دس بوری۔ اوہ نہیں۔ یہ بہت زیادہ ہے"...... شنکر نے کہا۔

"تو پھر جاؤ تمہارا کام نہیں ہو سکتا"...... سردار نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"شنکر صاحب اس کام کی اہمیت تو آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔ دس بوری لاگوسی اس کی اہمیت کے لحاظ سے زیادہ رقم نہیں ہے"۔ موبے نے کہا۔

"لیکن اس کا فوری انتظام کیسے ہو سکتا ہے"...... شنکر نے کہا۔

"سردار۔ دو بوری لاگوسی اس وقت ہم ساتھ لائے ہیں۔ وہ آپ لے لیں باقی آٹھ بھی آپ کو پہنچا دی جائیں گی"...... موبے نے کہا۔

"کب"...... سردار نے کہا۔

"جب آپ ہمیں مقدس ٹساکا دیں گے"...... موبے نے کہا۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے آج سے دو روز بعد آٹھ بوری لاگوسی لے آنا اور مقدس ٹساکا لے جانا"...... سردار نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا تو شنکر اور موبے بھی کھڑے ہو گئے۔

"دونوں بوریاں میرے آدمیوں کو دے دو"...... سردار نے کہا اور پھر کمرے کے اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ شنکر اور موبے اس دروازے کی طرف مڑ گئے جہاں سے وہ اس کمرے میں داخل ہوئے تھے۔

سرداور اپنی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں دونوں ہاتھوں سے سر تھامے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کا چہرہ ستا ہوا اور ویران سا نظر آ رہا تھا۔ وہ جب سے ناجریا سے واپس آئے تھے ان کی عجیب حالت تھی۔ وہ آفس جانے کے لئے تیار ہوتے لیکن عین وقت پر ارادہ بدل دیتے اور پھر ایک عجیب سی کشمکش ان کے دل و دماغ میں شروع ہو جاتی۔ ان کے دل میں آفس جا کر کام کرنے کی شدید ترین خواہش اٹھتی اور پھر یہ خواہش بڑھتی چلی جاتی لیکن وہ آفس نہ جا سکتے تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے کوئی غیر مرئی طاقت انہیں آفس جانے سے روک دیتی ہے اور وہ بے بس سے ہو کر دوبارہ بیٹھ جاتے تھے۔ گزشتہ چند روز سے وہ اس کشمکش کا شکار تھے اور اس کشمکش نے انہیں نڈھال کر دیا تھا۔ آفس سے ان کے اسسٹنٹ بار بار فون کرتے۔ انتہائی اہم پراجیکٹ پر کام رکا ہوا تھا لیکن وہ جا نہ سکتے تھے۔ ان کی رہائش گاہ لیبارٹری کے

ایک علیحدہ حصے میں تھی اور آفس لیبارٹری کے اندر تھا۔ آج بھی وہ اسی کشمکش کا شکار تھے اور دونوں ہاتھوں سے سر پکڑے بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کا پرانا اور خاندانی ملازم برکت علی اندر داخل ہوا۔ وہ بوڑھا آدمی تھا اور اس نے سرداور کو ان کے بچپن میں کھلایا ہوا تھا۔

"کیا بات ہے جناب۔ دو روز سے آپ کی کیا حالت ہو رہی ہے"...... برکت علی نے قریب آکر انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا بتاؤں بابا۔ عجیب کشمکش اور عذاب میں مبتلا ہوں۔ آفس جانے کی کوشش کرتا ہوں تو یوں لگتا ہے جیسے کوئی غیر مرئی طاقت مجھے آفس جانے سے روک رہی ہو۔ جیسے آفس میں کوئی خوفناک حادثہ پیش آنے والا ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ مجھے کیا ہوا ہے۔ کیا میں پاگل ہو گیا ہوں یا پاگل ہو رہا ہوں۔ انتہائی اہم کام رکے ہوئے ہیں اور میں یہاں بیٹھا ہوا ہوں۔ تم بتاؤ میں کیا کروں"۔ سرداور نے انتہائی بے بس سے لہجے میں کہا۔

"آپ ہمت کر کے چل پڑیں جناب ایک بار ہمت کر لیں گے تو سب ٹھیک ہو جائے گا"...... بابا برکت علی نے کہا۔

"نہیں بابا۔ بے شمار بار ہمت کرنے کی کوشش کی ہے لیکن اچانک جسم ساتھ دینا چھوڑ دیتا ہے۔ ہاتھ پیروں میں سکت ہی نہیں رہتی"...... سرداور نے جواب دیا۔

"تو پھر میں کسی مولوی صاحب کو بلا لاتا ہوں۔ آپ کو نظر لگ

گئی ہے۔ وہ دم کریں گے تو آپ ٹھیک ہو جائیں گے"...... بابا برکت علی نے کہا تو سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔

"کیا بات کر رہے ہو بابا۔ بہرحال آپ جائیں میں مزید کیا کہوں"...... سرداور نے کہا تو بابا برکت علی سر جھکائے خاموشی سے واپس چلے گئے۔ سرداور نے ایک بار پھر دونوں ہاتھوں سے سر تھام لیا کہ اچانک ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"اب کیا کہوں۔ کیسے جاؤں آفس"...... سرداور نے بڑبڑاتے ہوئے کہا کیونکہ انہیں یقین تھا کہ آفس سے فون آیا ہو گا۔ چونکہ گھنٹی مسلسل بج رہی تھی اس لئے آخرکار انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... سرداور نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میں حقیر فقیر پر تقصیر علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی تو سرداور کو یوں محسوس ہوا جیسے عمران کی آواز نے ان پر جادو کا سا اثر کیا ہو۔ ان کے جسم میں یکلخت کرنٹ سا دوڑ گیا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ آج پہلی بار مجھے تمہارا تفصیلی تعارف برا نہیں لگا"...... سرداور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ اب آپ کے پاس فرصت ہی فرصت ہے۔ راوی چین ہی چین لکھ رہا ہے۔ میں نے آپ کو مبارک باد دینے کے لئے

آفس فون کیا تو وہاں سے مجھے بتایا گیا کہ آپ جب سے قدیم دور کے جنگلات کی سیر کر کے آئے ہیں آپ جدید دور کی سائنس سے ناراض ہو چکے ہیں اور گھر میں بیٹھے کسی افریقی خاتون کی یاد میں آہیں بھرتے رہتے ہیں"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"خدا تم سے سمجھے ۔ تم کسی کا لحاظ نہیں کرتے۔ بہرحال میں بیٹھا اپنے آپ پر آہیں بھر رہا ہوں"...... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ تو من شدی من تو شدم والا معاملہ ہو گیا ہے یعنی میں تم اور تم میں والا۔ اوہ۔ یہی تو عشق کی انتہا ہے۔ ویسے ہمارے ایک مشہور شاعر نے کہا ہے کہ عشق کی انتہا ہی نہیں ہوتی ۔انہوں نے اپنے شعر میں کہا ہے کہ میں عشق کی انتہا چاہتا ہوں اور میری سادگی دیکھو کہ میں کیا چاہتا ہوں۔ اس پر ایک صاحب نے ان سے پوچھا کہ عشق کی انتہا بھی ہوتی ہے تو انہوں نے کہا نہیں۔ عشق کی کوئی انتہا نہیں ہوتی۔ وہ لا انتہا ہوتا ہے تو ان صاحب نے کہا کہ آپ نے خود اپنے شعر میں کہا ہے کہ عشق کی انتہا چاہتا ہوں۔ اس پر شاعر نے مسکراتے ہوئے کہا کہ دوسرا مصرعہ بھی تو دیکھیں کہ میں نے خود ہی کہہ دیا کہ میری سادگی دیکھو کہ میں کیا چاہتا ہوں اس لئے اب بات تو طے ہو گئی کہ عشق کی انتہا نہیں ہوتی لیکن بہرحال انتہا کی طرف بڑھا تو جا سکتا ہے اور آپ بھی یقیناً اب انتہا کی طرف بڑھے چلے جا رہے ہیں"...... عمران نے مسلسل اور نان سٹاپ انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

"اگر عشق پاگل پن کو کہتے ہیں تو پھر تمہاری بات درست ہے"۔ سرداور نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"خلل دماغ کو ہی تو عشق کہا جاتا ہے لیکن پاگل پن بہرحال نہیں کہا جاتا"...... عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران میں بے حد پریشان ہوں۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں کیا کروں۔ ابھی بابا برکت علی مجھے کہہ گئے ہیں کہ وہ کسی مولوی صاحب کو بلا لاتے ہیں اور مجھے نظر لگ گئی ہے تاکہ وہ مجھ پر دم کریں۔ اب تم بتاؤ کہ میری یہ نوبت آ گئی ہے"...... سرداور نے یکلخت انتہائی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے کیا ہوا۔ آپ تو واقعی پریشان لگ رہے ہیں"۔ دوسری طرف سے عمران نے چونک کر کہا تو سرداور نے اسے اپنی کیفیت تفصیل سے سنا دی۔

"اوہ۔ پھر تو بابا برکت علی صاحب نے درست کہا ہے۔ آپ کو واقعی نظر لگ گئی ہے اور نظر بھی کسی افریقی خاتون کی لگی ہے"۔ دوسری طرف سے عمران نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تم بھی میری پریشانی نہیں سمجھ سکتے تو پھر بات کرنا ہی فضول ہے"...... سرداور نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔ انہیں واقعی عمران کی بات پر غصہ آ گیا تھا کہ وہ اس کی پریشانی کو سمجھنے کی بجائے الٹا اس کا مذاق اڑا رہا تھا۔

"ٹھیک ہے اب میں دیکھتا ہوں کہ کون مجھے آفس جانے سے

روکتا ہے"...... اچانک سرداور نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ اپنے آپ سے کہہ رہے ہوں۔ اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھے اور تیز قدم اٹھاتے دروازے کی طرف بڑھنے لگے لیکن ابھی وہ دروازے تک پہنچے ہی تھے کہ اچانک انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کی آنکھوں کے سامنے کسی نے پردہ تان دیا ہو۔ ان کا ذہن یکلخت تاریک سا پڑ گیا اور وہ وہیں دروازے میں ہی ڈھیر ہو گئے۔ پھر جب ان کی آنکھ کھلی تو وہ بے اختیار چونک پڑے کیونکہ انہوں نے اپنے آپ کو کسی ہسپتال کے بیڈ پر پڑے ہوئے پایا تھا۔ سائیڈ پر ایک ڈاکٹر کھڑا ان کے لئے انجکشن تیار کر رہا تھا۔

"یہ میں کہاں آگیا ہوں۔ کیا ہوا تھا مجھے"...... سرداور نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ آپ کو ہوش آگیا۔ خدا کا شکر ہے۔ آپ لیٹے رہیں پلیز زیادہ حرکت سے دوبارہ کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ میں ڈاکٹر صدیقی کو بلاتا ہوں"...... اس نوجوان ڈاکٹر نے کہا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ ہاتھ میں موجود انجکشن اس نے اسی طرح میز پر موجود ٹرے میں رکھ دیا تھا۔

"تو میں سپیشل ہسپتال میں ہوں"...... سرداور نے بڑبڑاتے ہوئے کہا کیونکہ ڈاکٹر صدیقی سپیشل ہسپتال کے ہی انچارج تھے۔ ان کے ذہن میں وہ لمحات کسی فلم کے سین کی طرح گھوم رہے تھے جب وہ ہمت کر کے آفس جانے کے لئے دروازے کی طرف بڑھے

تھے اور دروازے تک پہنچتے پہنچتے ان کی آنکھوں کے سامنے سیاہ چادر سی تن گئی تھی اور ذہن تاریک ہو گیا تھا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ آخر یہ سب کیا ہے۔ کیا ہوا ہے مجھے"۔ سرداور نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ڈاکٹر صدیقی اندر داخل ہوئے۔ ان کے چہرے پر مسرت آمیز مسکراہٹ تھی۔

"مبارک ہو سرداور۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری دعائیں سن لیں اور آپ کو ہوش آگیا"...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"یہ سب آپ کی کوششوں کا نتیجہ ہے اور میں آپ کا مشکور ہوں ڈاکٹر صدیقی۔ لیکن میرے ساتھ یہ ہو کیا رہا ہے۔ کیا میں پاگل ہو رہا ہوں یا مجھے کوئی پراسرار ذہنی مرض ہو گیا ہے"...... سرداور نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کو چوبیس گھنٹے بعد ہوش آیا ہے۔ آپ کے ذہن کی جدید ترین آلات سے چیکنگ کی گئی ہے۔ سب کچھ اوکے ہے۔ آپ ذہنی طور پر ہر لحاظ سے صحت مند ہیں لیکن اس کے باوجود آپ کو ہوش نہ آ رہا تھا۔ اب ہوش آیا ہے تو میں ڈاکٹر احسان کو کال کرتا ہوں۔ ڈاکٹر احسان ذہنی امراض میں بین الاقوامی شہرت رکھتے ہیں۔ انہوں نے آپ کا کیس دیکھا ہے اور انہوں نے ہر لحاظ سے آپ کو ذہنی طور پر صحت مند قرار دیا ہے اس لئے انہوں نے کہا تھا کہ جب آپ کو ہوش آ جائے تو انہیں کال کر لیا جائے۔ وہ آپ سے زبانی طور پر

گفتگو کرنا چاہتے ہیں"...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔
"کیا میں اب بیڈ سے اتر سکتا ہوں یا مجھے یہیں لیٹنا ہو گا"
سرداور نے کہا۔
"نہیں۔ آپ بالکل صحت مند ہیں۔ آیئے آفس میں بیٹھتے ہیں
وہیں ڈاکٹر احسان آپ سے باتیں کر لیں گے"...... ڈاکٹر صدیقی۔
کہا تو سرداور نے ان کا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ بیڈ سے نیچے اترے۔
اپنے آفس والے لباس میں ہی تھے۔ گو لباس خاصا شکن آلود ہو چکا تھا
لیکن سرداور کے ذہن میں اس وقت لباس کے بارے میں کوئی خیال
ہی نہ تھا۔ وہ ڈاکٹر صدیقی کے آفس میں آکر بیٹھ گئے۔ ڈاکٹر صدیقی
نے ان کے لئے اور اپنے لئے کافی منگوا لی۔ ڈاکٹر احسان کو کال کیا
چکا تھا اس لئے تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر احسان بھی آ گئے۔ وہ پہلے سے
سرداور سے واقف تھے اس لئے وہ بھی کافی پینے میں شامل ہو گئے اور
پھر انہوں نے کرید کرید کر ساری صورت حال معلوم کی۔
"سرداور۔ یہ بات تو طے ہے کہ آپ ذہنی طور پر ہر لحاظ سے صحت
مند اور مستعد ہیں۔ اب رہی یہ بات کہ جب آپ آفس جانا چاہتے
ہیں تو آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ میرا خیال ہے کہ یہ سب کچھ مسلسل
اور طویل عرصے تک کام کرنے کا نتیجہ ہے کہ آپ کے ذہن نے
بغاوت کر دی ہے اس لئے میری تجویز ہے کہ آپ سب کچھ چھوڑ کر کم
از کم ایک ماہ کسی پر فضا پہاڑی علاقے میں جا کر گزاریں پھر آپ
یقیناً ٹھیک ہو جائیں گے"...... آخر کار ڈاکٹر احسان نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ میں بھی یہی سوچ رہا ہوں"۔ سرداور
نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر احسان اٹھے اور پھر سلام دعا کے بعد
وہ واپس چلے گئے تو سرداور ڈاکٹر صدیقی کے ڈرائیور کے ساتھ اس کی
کار میں واپس اپنے گھر پہنچ گئے۔ انہوں نے واقعی یہ ارادہ کر لیا تھا کہ
وہ کل ہی ایک ماہ کے لئے پہاڑی علاقے پر چلے جائیں گے اور یہ ارادہ
کرتے ہی انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ان کے ذہن کو سکون سا آ
گیا ہو۔

ایک بڑی سی مشین کے سامنے ایک بوڑھا سائنس دان اور اس کے ساتھ شنکر بیٹھا ہوا تھا۔ مشین کے نچلے حصے میں شفاف شیشے کا ایک خانہ تھا جس میں ایک بوتل موجود تھی۔ اس بوتل میں ہلکے نیلے رنگ کا محلول تھا جس میں انسانی شکل کا ایک چھوٹا سا پتلا موجود تھا۔ اس پتلے کے جسم پر مکمل لباس تھا اور وہ اس محلول کے اندر ڈوبا ہوا تھا جبکہ مشین کے اوپر والے حصے پر ایک بڑی سی سکرین تھی جو روشن تھی اور اس سکرین پر ایک کمرے کا منظر نظر آ رہا تھا جس میں کرسی پر ایک آدمی دونوں ہاتھوں میں اپنا سر پکڑے بیٹھا ہوا تھا۔ یہ پاکیشیائی سائنس دان سرداور تھے۔

"مسٹر شنکر۔ سرداور تو لیبارٹری جا ہی نہیں رہے۔ ہم یہاں بیٹھے بیٹھے تھک گئے ہیں لیکن وہ وہاں گئے ہی نہیں اور جب تک سرداور لیبارٹری میں جا کر کام نہیں کریں گے ان کے پراجیکٹس کے بارے

میں ہمیں علم ہی نہیں ہو سکتا"...... اس بوڑھے سائنس دان نے قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔

"سر رام دیال۔ اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ آپ نے خود دیکھا ہے کہ سرداور پوری کوشش کر رہے ہیں کہ وہ کام پر جائیں لیکن پھر نجانے انہیں کیا ہوتا ہے کہ وہ بیٹھ جاتے ہیں"...... شنکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس طرح ہم کب تک بیٹھے رہیں گے۔ تم اس آدمی سے کسی طرح معلوم کرو کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے اور کیوں ہو رہا ہے"۔ سر رام دیال نے کہا۔

"میں نے موبے سے بات کی ہے جناب۔ اس نے کہا کہ وہ اسادان جا کر سردار سے بات کرے گا اور پھر سردار اس مقدس پجاری سے اور پھر جو مقدس پجاری جواب دے گا وہ سردار واپس آ کر موبے کو بتائے گا اور پھر موبے یہاں ہمیں فون کر کے اطلاع دے گا۔ اس لئے سوائے انتظار کے اور کیا کیا جا سکتا ہے"...... شنکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر ایسا ہے کہ میں اس کے ساتھ اے وی ٹی مشین فٹ کر دیتا ہوں تاکہ جو کچھ بھی ہو وہ خود بخود ٹیپ ہو جائے، فلم بھی اور آواز بھی۔ پھر ہم بعد میں چیک کر سکتے ہیں۔ اب ہم کب تک یہاں بیٹھے رہیں گے"...... سر رام دیال نے کہا تو شنکر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں انتظامات کرتا ہوں۔ تم آفس میں بیٹھو۔ میں انتظامات کر

کے وہیں آ جاؤں گا"...... سر رام دیال نے کہا اور کرسی سے اٹھ ک
کھڑے ہوئے تو شنکر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر الجھن کے
ساتھ ساتھ مایوسی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ اس کمرے سے نکل کر
ایک راہداری میں آیا اور پھر اس راہداری کے کونے میں موجود آفس
کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ یہ ایک لیبارٹری تھی جس کا انچارج کافرستان
کا مشہور سائنس دان سر رام دیال تھا۔ شنکر آفس میں جا کر بیٹھ گیا۔
وہ سر رام دیال کا اسسٹنٹ تھا۔ تھوڑی دیر بعد سر رام دیال بھی آفس
میں داخل ہوئے تو شنکر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو۔ مجھے اس بارے میں سنجیدگی سے کچھ سوچنا ہو گا"...... سر
رام دیال نے آفس میں اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"سر میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ آخر سردار کیوں
لیبارٹری نہیں جا رہے"...... شنکر نے سر رام دیال کے کرسی پر بیٹھنے
کے بعد کہا۔

"یہ بات اب وہ پجاری ہی بتا سکے گا۔ تم موبے سے میری بات
کراؤ"...... سر رام دیال نے کہا۔

"سر وہ خود فون کرے گا اور مجھے معلوم ہے کہ اس کا فون آنے
ہی والا ہو گا"...... شنکر نے کہا تو سر رام دیال نے اثبات میں سر ہلا
دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سر رام دیال نے
رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... سر رام دیال نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ناجریا سے سفارت کار موبے کی کال ہے سر"...... دوسری
طرف سے ان کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"اوہ ہاں۔ بات کراؤ"...... سر رام دیال نے سیدھے ہو کر بیٹھتے
ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن آن
کر دیا۔

"ہیلو سر۔ میں موبے عرض کر رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد
موبے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی تو شنکر بھی سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"یس۔ رام دیال بول رہا ہوں"...... سر رام دیال نے اسی طرح
تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"سر۔ سردار کے ذریعے مقدس پجاری سے بات ہوئی ہے۔ اس
نے اپنے علم کی مدد سے معلوم کیا ہے اور اس نے بتایا ہے کہ کوئی
اور طاقت معمول پر اثر انداز ہو رہی ہے اس لئے اب اسے اس کو
مزید طاقتور کرنا پڑے گا۔ اس لئے آپ وہ بوتل شنکر صاحب کے
ذریعے یہاں بھجوا دیں۔ مقدس پجاری کا کہنا ہے کہ وہ اس پر انتہائی
طاقتور عمل کر دے گا تو پھر کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہو سکے گی اور سر
وہ سردار مزید رقم بھی مانگ رہا ہے"...... موبے نے کہا۔

"پہلے اس نے اتنی بڑی رقم لی ہے اور ہمارا ایک پرسنٹ کام بھی
نہیں ہوا۔ اب پھر وہ کیوں رقم مانگ رہا ہے"...... سر رام دیال نے
غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر یہ لوگ حد درجہ لالچی ہوتے ہیں۔ کام تو ہماری مرضی کے

مطابق ہو گیا تھا لیکن اب نجانے وہ کون سی طاقت ہے جو رک
ڈال رہی ہے۔ اب اگر اسے طاقتور نہ بنایا گیا تو پھر سب کیا کرا
ہو جائے گا۔ ویسے سردار نے وعدہ کیا ہے کہ اس بار مقدس پجار
عمل کرے گا جس کے بعد ہو سکتا ہے کہ ہمارا معمول تمام پراجکم
لے کر خود کافرستان پہنچ جائے"...... موبے نے جواب دیتے ہ
کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسا ہو جائے تو پھر واقعی کافرستان کو عظیم فائد
جائے گا"...... سر رام دیال نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسا ہی ہو گا سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ میں شنکر کو بھجوا دیتا ہوں۔ رقم وہیں سفارت خانے
ذریعے ہی ادا ہو گی جیسے پہلے ہوئی تھی"...... سر رام دیال نے جو
دیا۔

"یس سر۔ صرف آپ کی اجازت کی ضرورت تھی"...... دو
طرف سے موبے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ میں شنکر کو بھجوا رہا ہوں"...... سر رام دیال نے کہا
اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور رکھ دیا۔

"تم یہ بوتل لے جاؤ شنکر اور اس پر مزید کارروائی کرا کر لے آ
اب یہ میری انا کا مسئلہ بن گیا ہے اس لئے بہر حال اسے مکمل ہ
چاہئے"...... سر رام دیال نے کہا۔

"یس سر"...... شنکر نے جواب دیا۔

"آؤ میرے ساتھ۔ میں تمہیں مشین سے بوتل نکال کر دوں اور
بھی چیک کر لیں کہ اب تک کیا ہوا ہے"...... سر رام دیال نے یہ
اٹھتے ہوئے کہا تو شنکر بھی سرہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر وہ سر رام
دیال کے پیچھے چلتا ہوا راہداری سے گزر کر اس کمرے میں پہنچا جہاں
مشین موجود تھی۔ مشین آن تھی لیکن اس کی سکرین آف تھی۔ سر
رام دیال نے مشین کے مختلف بٹن دبائے تو سکرین روشن ہو گئی
اور پھر وہ دونوں سکرین پر ابھر آنے والے منظر کو دیکھ کر چونک
پڑے۔ سکرین پر سردار ایک ہسپتال کے بیڈ پر پڑے نظر آ رہے تھے
اور ان کے گرد کئی ڈاکٹر موجود تھے۔ وہ سیدھے لیٹے ہوئے تھے اور
ان کی آنکھیں بند تھیں۔

"اوہ۔ یہ تو بے ہوش لگ رہا ہے"...... سر رام دیال نے کہا۔

"یس سر۔ لگتا ہے کہ اس پر اسرار طاقت نے اس کا ذہن ہی بند
کر دیا ہے تاکہ وہ لیبارٹری جا ہی نہ سکے"...... شنکر نے جواب دیا۔

"ایسی کون سی طاقت ہو سکتی ہے"...... سر رام دیال نے کہا۔

"یہ اب تو مقدس پجاری ہی بتا سکے گا سر"...... شنکر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم یہ بوتل لے جاؤ اور اس پر مزید کام کراؤ"۔ سر
رام دیال نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین آف کر کے اس
کے نچلے حصے کو کھولا اور اس کے اندر موجود بوتل نکال کر اس نے
اس میں موجود پتلے کو بغور دیکھا اور پھر وہ بوتل شنکر کی طرف بڑھا
دی۔

"جلد سے جلد کام ہونا چاہیئے"...... سر رام دیال نے کہا۔

"یس سر"...... شکر نے بوتل لیتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار اس لیبارٹری سے نکل کر تیزی سے چلتی ہوئی اس کی اپنی رہائش گاہ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ بوتل کو اس نے اخبار میں لپیٹ کر جیب میں ڈال لیا تھا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ ایک رہائشی فلیٹ میں اکیلا رہتا تھا۔ فلیٹ میں پہنچ کر اس نے بوتل جیب سے نکالی اور اسے الماری کھول کر اندر رکھا اور الماری بند کر کے وہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ باتھ روم سے واپس آ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور ناجریا کے لئے طیارے میں بکنگ کرانے کے لئے بات چیت شروع کر دی۔ اس کام سے فارغ ہو کر اس نے رسیور رکھا اور ایک طویل سانس لے کر وہ اٹھا اور اس نے الماری کھولی لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح اچھل پڑا کیونکہ الماری میں بوتل موجود نہ تھی۔

"یہ۔ یہ کیا ہوا۔ یہ۔ یہ کیا مطلب"...... شکر نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس نے انتہائی پریشانی کے عالم میں پوری الماری کھنگال ڈالی لیکن وہاں بوتل موجود ہی نہ تھی۔ وہ تیزی سے مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف آیا تو دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کہ فلیٹ کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ کیا ہو گیا۔ یہ تو کسی نے بوتل چرا لی ہے لیکن یہ کیا ہوا۔ کس نے ایسا کیا ہے"...... شکر نے انتہائی پریشان

لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا۔ اس نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ایکس وائی زیڈ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"شکر بول رہا ہوں۔ سر رام دیال سے بات کراؤ"...... شکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد سر رام دیال کی باوقار اور تحکمانہ آواز سنائی دی۔

"سر غضب ہو گیا۔ بوتل میرے فلیٹ سے چرا لی گئی ہے"۔ شکر نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم ہوش میں ہو"...... دوسری طرف سے سر رام دیال نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور شکر نے فلیٹ پر پہنچنے اور الماری میں بوتل رکھ کر باتھ روم میں جانے اور پھر طیارے پر نشست بک کرانے سے لے کر الماری کو چیک کرنے تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

"تم نے فلیٹ کا دروازہ اندر سے بند کیا تھا"...... سر رام دیال نے اس بار سپاٹ لہجے میں پوچھا۔ ظاہر ہے اب وہ اپنے آپ کو مکمل طور پر سنبھال چکے تھے۔

"یس سر۔ میں ہمیشہ ایسا ہی کرتا ہوں لیکن جب بوتل غائب

ہوئی تو میں نے بیرونی دروازے کو چیک کیا تو دروازہ کھلا ہوا تھا"۔ شکر نے کہا۔

" اوہ۔ کہیں یہ کام بھی اس طاقت کا نہ ہو جس نے اس سارے کام میں رکاوٹ ڈال رکھی ہے۔ تم موبے سے بات کرو پھر مجھے بتاؤ"...... سررام دیال نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس سر"...... شکر نے کہا اور دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے کی آواز سن کر اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے اور مسلسل نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" کافرستانی سفارت خانہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" میں کافرستان سے شکر بول رہا ہوں۔ سیکنڈ سیکرٹری موبے سے بات کراؤ"...... شکر نے کہا۔

" یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ میں موبے بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد موبے کی آواز سنائی دی۔

" شکر بول رہا ہوں کافرستان سے"...... شکر نے کہا۔

" اوہ۔ یس سر۔ فرمائیے کیسے کال کیا ہے۔ آپ نے تو یہاں آنا تھا"...... دوسری طرف سے موبے نے کہا تو شکر نے اسے بوتل چوری ہونے کی ساری تفصیل بتا دی۔

" اوہ۔ یہ تو واقعی بے حد برا ہوا سر۔ اب تو وہ سردار اور زیادہ رقم

مانگے گا"...... موبے نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" رقم کی بات چھوڑو یہ کافرستان کے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ کافرستان جو پراجیکٹ حاصل کرنا چاہتا ہے اس پر وہ اس سے ہزار گنا زیادہ رقم بھی خرچ کر سکتا ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ اب کیا ہو گا۔ سررام دیال تو مجھے کچا چبا جائیں گے"...... شکر نے کہا۔

" آپ فکر مت کریں۔ میں اس بار سردار کے ساتھ خود جا کر مقدس پجاری سے ملوں گا۔ اس کے پاس سرداور کی تصویر موجود ہے وہ اس پر کوئی ایسا کام کرے گا کہ کوئی طاقت بھی رکاوٹ پیدا نہ کر سکے گی"...... موبے نے کہا۔

" اوکے۔ تم کام شروع کر دو میں سررام دیال سے بات کر کے وہاں پہنچ جاؤں گا"...... شکر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر سررام دیال کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا بات ہے۔ تمہارے چہرے پر پریشانی کے تاثرات ہیں" سلام دعا کے بعد عمران نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ کو معلوم ہے کہ سرداور کے ساتھ کیا ہوا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر بھی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا ہوا۔ میں نے کل ہی انہیں فون کیا تھا تو لیبارٹری سے پتہ چلا کہ وہ اپنی رہائش گاہ پر ہیں۔ میں نے وہاں فون کیا تو انہوں نے بتایا کہ وہ پریشان ہیں اور لیبارٹری نہیں جا رہے۔ میں نے انہیں کہا کہ وہ ریسٹ کریں وہ یقیناً ذہنی طور پر تھک گئے ہیں۔ اس کے بعد تو مجھے معلوم نہیں کیا ہوا ہے۔ خیریت ہے"...... عمران نے کہا۔

"سرداور سپیشل ہسپتال میں ہیں"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"سپیشل ہسپتال میں۔ اوہ۔ تو وہ اس قدر پریشان ہو گئے کہ ہسپتال پہنچ گئے۔ ویری سیڈ۔ تمہیں کیسے اطلاع ملی ہے"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"مجھے سرسلطان نے اطلاع دی ہے۔ وہ آپ کا پوچھ رہے تھے۔ انہوں نے آپ کے فلیٹ پر بھی فون کیا تھا لیکن آپ وہاں بھی موجود نہیں تھے۔ وہ اس سلسلے میں کافی پریشان لگ رہے تھے۔ پھر میں نے ڈاکٹر صدیقی سے بات کی تو انہوں نے تفصیل بتائی ہے کہ سرداور اپنی رہائش گاہ میں اچانک بے ہوش ہو کر گر پڑے تو انہیں ہسپتال پہنچایا گیا۔ ان کے تمام ٹیسٹ ہو گئے ہیں اور وہ ذہنی طور پر مکمل صحت یاب ہیں لیکن انہیں ہوش نہیں آ رہا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ۔ ویری سیڈ۔ ایسا پہلے تو کبھی نہیں ہوا۔ میں تو سمجھا تھا کہ مسلسل کام کی وجہ سے سرداور ذہنی تھکاوٹ کا شکار ہو گئے ہیں"۔ عمران نے پریشان ہوتے ہوئے کہا اور پھر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سرسلطان کے پی اے کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ سرسلطان سے بات کراؤ"۔ عمران

نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں جناب۔ سرداور کو کیا ہو گیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"عمران بیٹے کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا کہ انہیں اچانک کیا ہو گیا ہے۔ وہ بے ہوش ہو کر گر گئے اور پھر انہیں سپیشل ہسپتال پہنچایا گیا۔ اب سے ایک گھنٹہ پہلے انہیں ہوش آیا ہے اور انہوں نے حکومت پاکیشیا کو اپنا استعفیٰ بھجوایا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اب وہ مزید کام کرنے کے قابل نہیں رہے۔ اس پر اعلیٰ حکام بے حد پریشان ہیں کیونکہ ان کی نگرانی میں چند ایسے پراجیکٹس پر کام ہو رہا ہے جو پاکیشیا کے دفاع کے لئے انتہائی اہم ہیں۔ صدر صاحب نے مجھے اطلاع دی تو میں خود جا کر سرداور سے ملا ہوں۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کا ذہن کام ہی نہیں کر رہا۔ ایسی صورت میں وہ اپنے آپ کو کام کرنے کے قابل ہی نہیں سمجھتے۔ میں نے ڈاکٹر صدیقی اور ذہنی امراض کے ماہر ترین ڈاکٹر احسان سے بھی بات چیت کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ سرداور ذہنی طور پر ہر لحاظ سے مکمل طور پر صحت یاب ہیں اور انہیں خود سمجھ نہیں آ رہا کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے۔ میں پریشان ہو کر واپس آ گیا۔ پھر اچانک مجھے تمہارا خیال آیا کہ تم سے بات کی جائے۔ تم سرداور کو مناؤ کہ وہ ان پراجیکٹس کو مکمل کریں مجھے

یقین ہے کہ وہ تمہاری بات مان جائیں گے"...... سرسلطان نے کہا۔

"حیرت ہے۔ جب وہ ذہنی طور پر ہر لحاظ سے صحت یاب ہیں تو پھر آخر وہ کیوں ایسی بات کر رہے ہیں۔ ٹھیک ہے میں جا کر ان سے بات کرتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ضرور بیٹے۔ انہیں مناؤ یہ پاکیشیا کے دفاع کے لئے انتہائی اہم مسئلہ ہے"...... سرسلطان نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں میں انشاء اللہ انہیں منا لوں گا"...... عمران نے کہا۔

"ضرور کرو ایسا اور پھر مجھے پہلے بتانا"...... سرسلطان نے کہا تو عمران نے ان سے وعدہ کیا اور خدا حافظ کہہ کر اس نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے سپیشل ہسپتال کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس سپیشل ہسپتال"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر صدیقی سے بات کرائیں"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ڈاکٹر صدیقی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ڈاکٹر صدیقی کی آواز سنائی دی۔

"السلام علیکم۔ میں عمران بول رہا ہوں ڈاکٹر صاحب۔ سر... صاحب کا کیا حال ہے"...... عمران نے کہا۔

"وعلیکم السلام عمران صاحب۔ سرداور کا کیس تو عجیب بن ... ہے۔ ڈاکٹروں کے بورڈ نے انہیں ہر لحاظ سے صحت مند قرار دیا ... لیکن سرداور کا کہنا ہے کہ وہ جب بھی کام کرنے کے بارے ... سوچتے ہیں ان کا ذہن جواب دے جاتا ہے۔ کسی کی سمجھ میں ہی بات نہیں آ رہی۔ انہوں نے استعفیٰ بھی بھجوا دیا ہے۔ سر سلطان خ... ان کے پاس تشریف لے گئے تھے لیکن سرداور کا کہنا ہے کہ جب ا... کا ذہن ہی کام نہیں کر رہا تو وہ کیا کریں"...... ڈاکٹر صدیقی نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ واقعی عجیب بات ہے لیکن اس کی کوئی نہ کوئی وجہ تو بہرحال ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"وہی تو سمجھ نہیں آ رہی۔ اب سرداور جیسے ذمہ دار آدمی ظاہر ہے غلط بیانی تو نہیں کر سکتے اور پھر وہ اس ذہنی دباؤ کی وجہ سے بے ہوش ہو کر گر گئے۔ ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ و... ہر حالت میں لیبارٹری جا کر کام کریں گے لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بے ہوش ہو کر گر گئے اور بڑی مشکل سے انہیں ہوش میں لایا گیا ہے"...... ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ ہسپتال میں ہیں یا واپس رہائش گاہ پر جا چکے ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"پہلے وہ ہوش میں آنے کے بعد رہائش گاہ پر چلے گئے تھے لیکن وہاں جا کر جب ان کے ذہن نے پھر کام کرنا چھوڑ دیا تو انہیں پھر ہسپتال لے آیا گیا۔ اب وہ ہسپتال میں ہی ہیں"...... ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں خود آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھنے ہی لگا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں۔ صاحب ہیں یہاں"...... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے سلیمان۔ خیریت ہے"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"صاحب۔ بڑی بیگم صاحبہ کا فون آیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ آپ فوراً ان سے بات کریں"...... سلیمان نے کہا۔

"اوہ اچھا"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رحمت بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ان کے بوڑھے ملازم رحمت علی کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں رحمت بابا۔ اماں بی سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"جی اچھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" عمران تم کہاں ہو"...... چند لمحوں بعد اماں بی کی پریشان سی آواز سنائی دی۔

" السلام علیکم اماں بی۔ میں ایک دوست کے پاس ہ سلیمان نے فون پر بتایا ہے کہ آپ مجھ سے فون پر بات کرنا ہیں۔ خیریت ہے"...... عمران نے کہا۔

" وعلیکم السلام۔ جیتے رہو۔ تمہیں شاہ صاحب یاد کر رہے ان کا کہنا ہے کہ تم ان سے مل لو۔ وہ تم سے کوئی خاص بات چاہتے ہیں"...... اماں بی نے جواب دیا۔

"جی اچھا۔ میں مل لیتا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

" فوراً جاؤ۔ کہیں وہ دیر سے پہنچنے پر ناراض نہ ہو جائیں۔ جاؤ"...... اماں بی نے کہا۔

" بہتر اماں بی۔ میں ابھی روانہ ہو رہا ہوں"...... عمران جواب دیا تو دوسری طرف سے اماں بی نے دعائیں دے کر رسیو دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" لگتا ہے شاہ صاحب نے فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ مجھے اس ج کے مقابلے پر بھیج کر رہیں گے"...... عمران نے منہ بناتے ؛ کہا۔

" جادوگر کے مقابلے پر۔ کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے چ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے شاہ صاحب کے فون

سے لے کر ان سے ملاقات اور پھر ان سے ہونے والی ساری بات بتا دی۔

" اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب۔ اس کا مطلب ہے کہ سرداور کی یہ پراسرار ذہنی کیفیت اسی سلسلے میں ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"پہلے سلیمان نے بھی یہ بات کہی تھی اور میں نے اسے کہا تھا کہ اتنی خوش عقیدگی اچھی نہیں ہوتی۔ سرداور کا ہیلی کاپٹر فنی خرابی کی وجہ سے جنگل میں اتر گیا اور حکومت نے قبائلی سردار سے بات کر کے انہیں واپس منگوا لیا۔ اب اس میں پراسراریت کہاں سے داخل ہو گئی"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب کم از کم آپ کو تو ایسی باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔ اس سے پہلے آپ جن حالات سے گذر چکے ہیں ان کے بعد تو کچھ بھی ہو سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں ہو تو سکتا ہے لیکن بہرحال اب ایسا بھی نہیں ہے کہ جادوگر نے سرداور پر جادو کر دیا ہو اور سرداور یہاں آ کر کام نہیں کر سکتے۔ اگر ایسا ہو سکتا ہے تو پھر تو کافرستان اسلحہ سازی کی فیکٹریاں لگانے اور فوج بھرتی کرنے کی بجائے جادوگروں کو پاکیشیا پر جادو کرنے کے کام پر لگا دیتا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

" اب آپ شاہ صاحب کے پاس جائیں گے"...... بلیک زیرو نے

احتراماً اٹھتے ہوئے کہا۔

" میں پہلے سرداور سے جا کر ملوں گا اس کے بعد شاہ صاحب کے پاس جاؤں گا"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار سپیشل ہسپتال میں داخل ہو رہی تھی۔ اس نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ اندرونی حصے کی طرف بڑھ گیا۔ چونکہ یہاں کے دربان عمران کو اچھی طرح جانتے تھے اس لئے انہوں نے سوائے سلام کرنے کے اور کوئی بات نہ کی اور عمران سیدھا ڈاکٹر صدیقی کے آفس میں پہنچ گیا۔

" السلام علیکم"...... عمران نے آفس میں داخل ہوتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر صدیقی جو کسی فائل پر جھکے ہوئے تھے چونک کر سیدھے ہوئے اور پھر عمران کو دیکھ کر وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

" وعلیکم السلام۔ آیئے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بلکہ بدہان خود تشریف لایئے"...... ڈاکٹر صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران اپنی عادت کے خلاف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" بہت خوب۔ اس کا مطلب ہے کہ اب میری ڈگریاں میرے ملنے والوں کو زبانی یاد ہو گئی ہیں"...... عمران نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

" نہ صرف ڈگریاں بلکہ بزبان خود اور بدہان خود کے الفاظ بھی"۔ ڈاکٹر صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" وہ ہمارے سرداور کہاں ہیں جن کے پاس دو دو سر ہیں لیکن اس کے باوجود وہ کام کرنے سے انکاری ہیں۔ حکومت نے اس لئے تو انہیں علیحدہ سے ایک سرکاری سر دیا ہوا ہے کہ اگر اصل سر خراب ہو جائے تو سرکاری سر سے کام چلا لیا جائے"...... عمران کی زبان جو نجانے کب کی رکی ہوئی تھی رواں ہو گئی۔

" وہ کسی شاہ صاحب کے پاس گئے ہیں"...... ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

" شاہ صاحب کے پاس۔ کیا مطلب۔ کون شاہ صاحب"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ایک صاحب آئے تھے انہوں نے استقبالیہ پر کہا کہ وہ سرداور سے ملنا چاہتے ہیں اور انہیں سید چراغ شاہ صاحب نے بھیجا ہے اور وہ شاہ صاحب کے صاحبزادے ہیں۔ اس پر استقبالیہ نے سرداور سے رابطہ کیا تو انہوں نے ملاقات کی اجازت دے دی جس پر وہ صاحب سرداور سے ملے۔ میں اس وقت ایک ایمرجنسی میں مصروف تھا۔ جب میں فارغ ہوا تو مجھے سرداور نے بلوا لیا اور کہا کہ وہ سید چراغ شاہ صاحب سے فوری طور پر ملنا چاہتے ہیں اس لئے میں اپنی گاڑی اور ڈرائیور انہیں دے دوں۔ ان کے اصرار پر میں نے اجازت دے دی اور پھر وہ میری گاڑی پر آنے والے صاحب کے ساتھ بیٹھ کر چلے گئے اور ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی"...... ڈاکٹر صدیقی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات

ابھر آئے۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ سلیمان کی بات درست ثابت
رہی ہے۔ حیرت ہے کہ سلیمان یہ بات سمجھ گیا لیکن مجھے نہ
آئی"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر صدیقی بے اختیار چونک پڑے۔

" کون سی بات عمران صاحب"...... ڈاکٹر صدیقی نے حیر
بھرے لہجے میں کہا۔

" ابھی کچھ کہہ نہیں سکتا۔ بہر حال مجھے اجازت۔ مجھے بھی سید چر
شاہ صاحب نے اماں بی کے ذریعے بلوایا تھا۔ میں نے سوچا کہ وہ
جانے سے پہلے میں سردادر سے مل لوں لیکن یہ تو اب معلوم ہوا
کہ وہ مجھ سے پہلے وہاں پہنچ چکے ہیں"...... عمران نے اٹھتے ہو
کہا۔

" یہ شاہ صاحب کیا کوئی بزرگ ہیں"...... ڈاکٹر صدیقی نے
اٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ خاصی عمر کے ہیں اس لئے بزرگ ہیں"...... عمران
مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر سلام کر کے وہ تیزی سے مڑا
آفس سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے شاہ صاح
کے گاؤں کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کے ذہن میں تلاطم
برپا تھا۔ وہ مسلسل یہی سوچ رہا تھا کہ کیا سردادر کی اس پراسر
بیماری کے پیچھے واقعی کسی افریقی وچ ڈاکٹر یا جادوگر کا ہاتھ ہے لیا
اگر ایسا ہے بھی سہی تو ایسا کیوں کیا گیا تھا۔ اس کے پیچھے کیا مقص

ہو سکتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد وہ شاہ صاحب کے گھر کے سامنے پہنچ گیا۔
اس نے کار روکی اور نیچے اترا ہی تھا کہ گھر سے شاہ صاحب کے
صاحبزادے باہر آگئے۔

" السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ شاہ صاحب آپ کا انتظار فرما
رہے ہیں۔ آیئے تشریف لایئے"...... شاہ صاحب کے صاحبزادے نے
قریب آکر انتہائی نرم اور مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" کیا سردادر کو ہسپتال سے آپ یہاں لے آئے ہیں"...... عمران
نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

" جی ہاں۔ یہ شاہ صاحب کا حکم تھا اس لئے میں گیا تھا"۔
صاحبزادے نے جواب دیا۔

" لیکن ڈاکٹر صدیقی کی کار یہاں نظر نہیں آرہی جس پر آپ سوار
ہو کر آئے تھے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ شاہ صاحب کے حکم پر واپس بھجوا دی گئی ہے"...... شاہ
صاحب کے صاحبزادے نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا
دیا۔ چند لمحوں بعد عمران مکان کے بیٹھک نما کمرے میں داخل ہوا
جہاں دو چارپائیاں موجود تھیں۔ ایک چارپائی پر سردادر بیٹھے ہوئے
تھے جبکہ دوسری چارپائی جس پر شاہ صاحب بیٹھتے تھے خالی پڑی تھی۔

" السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"...... عمران نے اندر داخل ہو
کر کہا تو سردادر جو آنکھیں بند کئے بیٹھے شاید کچھ سوچ رہے تھے بے
اختیار چونک پڑے۔ دوسرے لمحے وہ اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ آؤ عمران بیٹھو"...... سرداور نے جواب دیا لیکن ان کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ ذہنی طور پر بے حد الجھے ہوئے ہیں۔

"کیا آپ پہلے سے شاہ صاحب سے واقف تھے"...... عمران نے ان کے ساتھ چارپائی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ میری تو ابھی تک ان سے ملاقات بھی نہیں ہوئی ان کا صاحبزادہ میرے پاس آیا تھا۔ انہوں نے جب شاہ صاحب کا پیغام دیا تو نجانے کیوں میں نہ چاہنے کے باوجود بھی ان کے ساتھ یہاں آگیا۔ وہ مجھے یہاں بٹھا کر چلا گیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ شاہ صاحب نے تمہیں بلوایا ہے اس لئے میں انتظار کروں"...... سرداور نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"کیا تم شاہ صاحب سے واقف ہو"...... سرداور نے پوچھا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"جی ہاں۔ اماں بی کے ساتھ یہاں پہلی بار آیا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ کس قسم کے بزرگ ہیں۔ یہاں تو ہر طرف عسرت اور ناداری نظر آرہی ہے۔ مکان بھی نیم پختہ سا ہے اور اس کمرے میں بھی سوائے ان دو چارپائیوں کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ نہ کرسی میز"...... سرداور نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"جب میں پہلی بار یہاں آیا تھا تو میرے بھی یہی خیالات تھے لیکن پھر مجھے پتہ چلا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر لیتے ہیں ان کی نظروں میں اس دنیاداری کے سامان اور یہ سٹیٹس سمبل ٹائپ کی چیزوں کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ وہ حق کی دنیا کے بادشاہ ہوتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن اگر......" سرداور نے کچھ کہنا چاہا لیکن اسی لمحے اندرونی دروازہ کھلا اور شاہ صاحب کا صاحبزادہ ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں دودھ سے بھرے ہوئے دو گلاس تھے جن پر سرپوش موجود تھا۔

"یہ دودھ۔ مگر میں تو چائے کا عادی ہوں۔ دودھ تو"۔ سرداور نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"لے لیجئے سرداور۔ یہ انتہائی خوش ذائقہ اور لذیذ ہوتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور گلاس اٹھا لیا تو سرداور نے ہونٹ بھینچتے ہوئے دوسرا گلاس اٹھایا۔ اس کا سرپوش ہٹا کر انہوں نے دودھ کا گھونٹ لیا تو ان کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"واقعی۔ حیرت انگیز۔ یہ تو واقعی انتہائی لذیذ اور خوش ذائقہ ہے"...... سرداور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ شاہ صاحب کا صاحبزادہ ایک طرف خاموش اور مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہوا تھا۔ جب ان دونوں نے گلاس خالی کر دیئے تو اس نے گلاس واپس ٹرے میں رکھے اور خاموشی سے واپس چلا گیا۔

"یہ شاہ صاحب کیا کام کرتے ہیں۔ کیا کسی مسجد میں پیش اما
ہیں"...... چند لمحوں بعد سرداور نے کہا۔

"آپ یہ بتائیں کہ جب آپ شاہ صاحب کو نہیں جانتے تھے تو
آپ ہسپتال سے یہاں کیوں آگئے۔ کیا آپ کسی اجنبی کی کال پر ا
طرح اس کے ساتھ چلے جاتے ہیں"...... عمران نے کہا تو سرداور ب
اختیار چونک پڑے۔

"مجھے تو خود اپنے آپ پر حیرت ہو رہی ہے۔ نجانے کیا بات تھ
کہ میں جیسے خود بخود یہاں آگیا۔ یہ سلسلہ کیا ہے"...... سرداور ن
کہا۔

"آپ سائنس دان ہیں اس لئے آپ شاید ان باتوں کو نہ سمجھ
سکیں"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات
ہوتی کمرے کا اندرونی دروازہ کھلا اور شاہ صاحب اندر داخل ہوئے۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میں آپ دونوں کا بے حد
مشکور ہوں کہ آپ نے میرے غریب خانے کو عزت بخشی ہے اور
مجھے افسوس ہے کہ ایک مجبوری کی وجہ سے میں آپ سے فوری
ملاقات نہ کر سکتا اور آپ انتہائی مصروف صاحبان کو انتظار کی زحمت
اٹھانا پڑی۔ میں ایک بار پھر معذرت خواہ ہوں"...... شاہ صاحب
نے انتہائی دھیمے اور نرم لہجے میں کہا اور ساتھ ہی مصافحے کے لئے
ہاتھ بڑھا دیا۔

"آپ۔ آپ شاہ صاحب ہیں"...... سرداور نے سلام کا جواب

دیتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے بلکہ یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا
کیونکہ ان کے سامنے ایک دیہاتی بوڑھا آدمی کھڑا تھا جس کے جسم پر
عام سا دیہاتی لباس تھا۔ سر پر عام دیہاتیوں جیسی پگڑی تھی۔ ان کی
آنکھوں پر موجود عینک کی ایک کمانی بھی ٹوٹی ہوئی تھی اور انہوں
نے وہاں سیاہ رنگ کا دھاگہ باندھ رکھا تھا۔ شاید سرداور کے ذہن
میں شاہ صاحب کا جو تصور تھا شاہ صاحب اس سے یکسر مختلف تھے
اس لئے سرداور مصافحہ کرنے کے بعد بے اختیار پوچھ بیٹھے تھے۔

"میں اللہ تعالیٰ کا ایک عاجز اور حقیر بندہ ہوں سرداور اور بس۔
آپ تشریف رکھیں"...... شاہ صاحب نے نرم اور مسکراتے ہوئے
لہجے میں کہا اور خود دوسری چارپائی پر بیٹھ گئے تو عمران اور سرداور
بھی دوبارہ چارپائی پر بیٹھ گئے۔ سرداور کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے
جبکہ عمران خاموش تھا۔

"عمران بیٹے میں نے تمہاری اماں بی سے کہا تھا کہ اگر تمہیں
فرصت ہو تو مجھ سے مل لینا۔ مجھے خوشی ہے کہ تم نے باوجود
مصروفیت کے میرے غریب خانے کو رونق بخشی ہے"...... شاہ
صاحب نے اس بار عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ ان کا لہجہ نرم اور
دھیما تھا اور اس میں قطعاً طنز وغیرہ کا شائبہ نہ تھا۔

"شاہ صاحب۔ میرا تو خیال تھا کہ آپ مجھ سے ناراض نہیں ہیں
لیکن آپ کی بات بتا رہی ہے کہ آپ ناراض ہیں۔ میں آپ سے
دست بستہ معافی چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا تو سرداور اس طرح

چونک کر عمران کو دیکھنے لگے جیسے انہیں عمران کی یہ بات پر
بے حد حیرت ہوئی ہو کیونکہ وہ جانتے تھے کہ عمران تو کسی سے
کر بات کرنا جانتا ہی نہیں۔ وہ تو سب کو چٹکیوں میں اڑانے کا عا
تھا جبکہ اس دیہاتی بوڑھے کے سامنے اس کا لہجہ انتہائی مؤدبانہ
معذرت خواہانہ تھا۔

"نہیں بیٹے۔ میں واقعی ناراض نہیں ہوں اور میں نے تم
یہاں آنے کی زحمت اس لئے دی ہے کہ میں چاہتا تھا کہ تمہار
سامنے سرداور سے چند باتیں ہو جائیں۔ سرداور بین الاقوامی سطح
سائنس دان ہیں اور انہوں نے پاکیشیا کے لئے انتہائی خلوص سے
رات محنت کی ہے اور میرے دل میں ان کی بے حد قدر ہے اور
اس بات کا پورا احساس ہے کہ سرداور آج کل جن پراجیکٹس پر
کر رہے ہیں وہ پاکیشیا کے لئے انتہائی اہمیت رکھتے ہیں"۔ شاہ صاح
نے کہا تو سرداور بے اختیار چونک پڑے اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ا
صاحب کی طرف دیکھنے لگے۔

"پراجیکٹس۔ کن پراجیکٹس کی بات کر رہے ہیں آپ اور آپ
کیسے معلوم ہوا کہ میں پراجیکٹس پر کام کر رہا ہوں"...... سرداور ۔
انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اللہ تعالیٰ خبیر و علیم ہے سرداور۔ میں تو اس کا عاجز اور حقیر بند
ہوں۔ جن پراجیکٹس پر آپ کام کر رہے ہیں اس بارے میں آپ ۔
پچھلے سال کارمن میں ہونے والی سائنس کانفرنس میں جو مقالہ پیش

کیا تھا اس مقالے میں ان پراجیکٹس کے بارے میں اشارے موجود
تھے اور اس کانفرنس میں کافرستان کے سائنس دان سر رام دیال بھی
موجود تھے"...... شاہ صاحب نے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے
ہوئے کہا تو سرداور کو شاید اس قدر حیرت ہوئی کہ ان کے منہ سے
کوئی لفظ ہی نہ نکل رہا تھا۔

"آپ۔ آپ یہ سب کیا کہہ رہے ہیں۔ آپ یہاں گاؤں میں رہتے
ہیں اور شاید کسی مسجد کے پیش امام ہوں گے۔ آپ کا سائنس
کانفرنس اور اس میں پڑھے جانے والے سائنسی مقالات سے کیا تعلق
اور آپ سر رام دیال کو کیسے جانتے ہیں۔ یہ سب کیا ہے۔ کیا میں
پاگل ہو چکا ہوں"...... سرداور نے ایسے لہجے میں کہا جیسے ان کے منہ
سے الفاظ خود بخود پھسل کر باہر نکلتے چلے آ رہے ہوں۔

"سرداور۔ پلیز آپ نارمل رہیں۔ شاہ صاحب بہت بڑے روحانی
بزرگ ہیں۔ ان سے باتیں مخفی نہیں رہتیں۔ آپ پلیز نارمل رہیں"۔
عمران نے سرداور کی حالت دیکھتے ہوئے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ نہیں عمران بیٹے میں تو بزرگوں کے پیروں کی خاک
بھی نہیں ہوں۔ انتہائی عاجز سا آدمی ہوں۔ بس یہ تو اللہ تعالیٰ کا کرم
اور بزرگوں کی مہربانی ہے کہ مجھ جیسے ناتواں اور عاجز پر مہربانی کر
دیتے ہیں۔ سرداور میں نے یہاں آپ کو اس لئے آنے کی زحمت نہیں
دی کہ میں آپ سے اس طرح کی باتیں کر کے آپ کو حیران کروں۔
مجھے احساس ہے کہ آپ دونوں کا وقت انتہائی قیمتی ہے اس لئے مختصر

لفظوں میں اپنا مدعا بیان کر دیتا ہوں کہ کافرستان نے ان پراجیک
کی تفصیلات حاصل کرنے کی کوششیں شروع کر دی ہیں اور ا
نے دنیاوی سطح پر کوششیں کیں لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکے تو انہ
نے عام دنیاوی معاملات سے ہٹ کر شیطانی اور سفلی راہ اپنائی
اسی وجہ سے مجھے ان معاملات میں مداخلت کرنا پڑی۔ عمران بیٹے
پہلے میں بتا چکا ہوں کہ قدیم افریقی علاقے ڈکالا میں ایک قبیلہ سلا
رہتا ہے جس کا پجاری شیطان کا پیروکار ہے اور سفلی عمل کے ذری
انسانوں کی مثالی روحوں کو قبضے میں کر کے اس سے دوسروں ک
گمراہ کرواتا ہے۔ چونکہ اس کی وجہ سے اس سارے علاقے میں خیر ک
قوتوں کو نقصان پہنچ رہا تھا اس لئے میری خواہش تھی کہ عمران بیٹا
وہاں جا کر اس شیطان کا خاتمہ کر دے لیکن عمران بیٹے کا دل نہیں چا
اس لئے میں خاموش ہو گیا"...... شاہ صاحب نے کہا۔

"ہو گا شاہ صاحب۔ لیکن آپ یہ سب کچھ مجھے کیوں بتا رہے ہیں
اور پھر عمران تو ایک سرکاری ادارے کے لئے کام کرتا ہے۔ وہ کیسے
اس معاملے میں کام کر سکتا ہے اور پھر اس کا کسی شیطان پجاری یا
اس کے سفلی عمل سے کیا تعلق"...... سرداور نے اس بار قدرے
ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے انہیں پہلی بار
احساس ہو رہا ہو کہ وہ ایک عام اور ان پڑھ سے دیہاتی بوڑھے سے
بات کر رہے ہیں۔

"آپ کی بات درست ہے۔ بس یہ بھ بوڑھے کی خواہش تھی۔

بہرحال اب ایک مسئلہ آپ کے ساتھ پیدا ہو گیا ہے۔ آپ لیبارٹری
میں جا کر کام کرنا چاہتے تھے لیکن آپ ایسا نہ کر پا رہے تھے حتیٰ کہ
آپ بے ہوش ہو کر ہسپتال پہنچ گئے اور پھر آپ نے استعفیٰ بھجوا دیا
جبکہ میں نہیں چاہتا کہ آپ جیسا مخلص، ذہین اور عالمی شہرت کا
سائنس دان ضائع ہو جائے اور یہ بات ویسے بھی پاکیشیا کے مفادات
کے خلاف اور کافرستان کے حق میں جاتی ہے اس لئے میں آپ کو یہ
بتانا چاہتا ہوں کہ آپ اب اطمینان سے ان پراجیکٹس پر کام کریں۔
فی الحال کوئی رکاوٹ نہیں ہو گی۔ ویسے میں اپنی طرف سے کوشش
کروں گا کہ آئندہ بھی نہ ہو لیکن میں تو اللہ تعالیٰ کا ایک ادنیٰ اور عاجز
بندہ ہوں اس لئے بہرحال کوشش ہی کر سکتا ہوں"...... شاہ صاحب
نے نرم سے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ آپ کو میرے بارے میں کیسے علم ہو گیا اور یہ
آپ کیا کہہ رہے ہیں"...... سرداور نے ایک بار پھر الجھے ہوئے لہجے
میں کہا۔

"عمران بیٹے۔ رام دیال ہے تو ایک سائنس دان لیکن اس کا
باپ کرشن رام بہت بڑا سفلی عامل تھا اور اس کی وجہ سے رام دیال
بھی اس بارے میں کافی کچھ جانتا ہے۔ ناجریا میں کافرستانی سفارت
خانے کا سیکنڈ سیکرٹری موبے بھی ایسا ہی شیطان ہے اور اس کے
تعلقات بھی سفلی عاملوں سے ہیں۔ اس موبے کا تعلق اس سلاگا قبیلے
کے سردار کے ذریعے اس قبیلے کے پجاری اور وچ ڈاکٹر سے کافی قریبی

ہے اور وہ لپنے لئے اس شیطان پجاری سے شیطانی امداد حاصل
رہتا ہے۔ رام دیال کا اسسٹنٹ شنکر بھی اس تکون کا ایک
ہے۔ جب سرداور کی نگرانی میں مکمل ہونے والے پراجیکٹ
حصول کی دنیاوی کوششیں ناکام رہیں تو ان لوگوں نے اسے
سطح پر کام کر کے حاصل کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ رام دیال
اور موبے کے درمیان میٹنگ ہوئی اور پھر شنکر موبے کے
ناجریا گیا اور وہاں سلاگا کے سردار سے ملا اور اس کے ذریعے
پجاری سے ان کی بات چیت طے ہو گئی۔ اس کے بعد اس پر
شروع ہو گیا۔ سرداور گھانا میں ایک سائنس کانفرنس میں شر
کے لئے گئے تو کانفرنس کے بعد انہوں نے کیمروں جانا تھا۔ طیار
ئی بجائے انہیں ہیلی کاپٹر پر بھجوایا گیا۔ اس شیطان پجاری نے ا
ہیلی کاپٹر لپنے قبیلے میں اتار لیا جہاں سرداور کو بے حد عزت دا
دیا گیا اور پھر انہیں ایک مخصوص مشروب پلا کر بے ہوش کر دیا
اور اسی بے ہوشی کے عالم میں اس وچ ڈاکٹر نے لپنے مخصوص شیط
عمل سے ان کی مثالی روح پر قبضہ کر لیا۔ اس دوران ناجریا
حکومت نے سرداور کی بازیابی کے لئے رابطہ کیا تو سرداور کو وا
بھجوا دیا گیا اور سرداور کیمرون جانے کا ارادہ ملتوی کر کے واپس یہا
پاکیشیا آگئے۔ کیا میں درست کہہ رہا ہوں سرداور"...... شاہ صاحب
نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن آپ کو یہ سب کچھ کیسے علم ہو گیا اور یہ مثالی رو

ر اس پر قبضہ یہ سب کیا ہے۔ میری سمجھ میں یہ باتیں نہیں آ
ہیں"...... سرداور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو کیا شاہ صاحب سرداور کی ذہنی پریشانی کی وجہ یہی سفلی عمل
تھا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو شاہ صاحب بے
اختیار مسکرا دیئے۔

"نہیں۔ ان کی پریشانی کی اصل وجہ میں خاکسار اور عاجز ہوں"۔
شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران اور سرداور دونوں بے
اختیار اچھل پڑے۔

"آپ۔ آپ شاہ صاحب۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ آپ
تو"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں درست کہہ رہا ہوں۔ چونکہ رام دیال اور اس کے
ساتھیوں نے یہ سب کچھ سفلی سطح پر کیا تھا اس لئے روحانی سطح پر
اس کے خلاف رد عمل سامنے آیا ہے اور مجھے مداخلت کرنا پڑی۔ اب
ہونا یہ تھا کہ جیسے ہی سرداور لیبارٹری جا کر ان پراجیکٹس پر کام
شروع کرتے ان پراجیکٹس کی تفصیلات خودبخود کافرستان پہنچ
جاتیں"...... شاہ صاحب نے کہا۔

"یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ نہیں آپ غلط کہہ رہے ہیں۔ ایسا تو
ممکن ہی نہیں ہے"...... سرداور نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں
کہا۔

"پلیز سرداور پلیز۔ آپ شاہ صاحب کے بارے میں کچھ نہیں جانتے

اس لئے پلیز۔ ایسے الفاظ مت کہیں"...... عمران نے کہا۔

"کوئی بات نہیں عمران بیٹے۔ سرداور بہت بڑے سائنس
ہیں اور میرے دل میں ان کی بے حد عزت ہے اس لئے ان کی
میں برا نہیں منا سکتا۔ سرداور جو کچھ کہہ رہے ہیں اس کا ثبوت
آپ کے سامنے رکھ دوں گا۔ آپ برائے کرم تحمل سے مجھ بوڑ
بات سن لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزا دے گا"...... شاہ صا
نے مسکراتے ہوئے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

"ثبوت۔ کس قسم کا ثبوت۔ کیسا ثبوت"...... سرداور نے
طرح ناراض سے لہجے میں کہا۔

"عبدالصمد اندر آجاؤ"...... شاہ صاحب نے بیرونی دروازے
طرف رخ کر کے قدرے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور ایک
قد اور دیو ہیکل جسم کا مالک آدمی جس کا چہرہ بھی اس کے جسم
مناسبت سے کافی بڑا تھا اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک
بوتل تھی جس کے گرد اخبار لپٹا ہوا تھا۔ اس نے اندر داخل ہو
شاہ صاحب کو انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"یہ بوتل عمران بیٹے کو دے دو اور تم جا سکتے ہو"...... شاہ
صاحب نے کہا تو آنے والے نے اخبار میں لپٹی ہوئی بوتل عمران
طرف اس طرح بڑھا دی جیسے وہ عمران کو پہلے سے جانتا ہو اور پھر
سلام کر کے الٹے قدموں واپس مڑ کر دروازے سے باہر چلا گیا۔

"اخبار ہٹا دو عمران بیٹے"...... شاہ صاحب نے کہا تو عمران نے

اخبار ہٹایا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"یہ۔ یہ تو سرداور کی شکل کا پتلا ہے"...... عمران کے منہ سے
بے اختیار نکلا۔ اس کی نظریں بوتل پر جمی ہوئی تھیں۔

"کیا۔ کیا میری شکل کا ہے۔ کیا مطلب۔ یہ کیا ہے"...... سرداور
نے بھی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اطمینان سے بیٹھ جاؤ عمران بیٹے"...... شاہ صاحب نے
مسکراتے ہوئے کہا تو عمران واپس چارپائی پر بیٹھ گیا۔

"یہ دیکھیں سرداور۔ اس بوتل میں جو پتلا ہے وہ بالکل آپ کی
شکل کا ہے۔ دیکھیں"...... عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل
سرداور کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

"میری شکل کا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا مطلب"...... سرداور
نے بوتل لے کر اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ بوتل میں مٹیالے
رنگ کا محلول تھا جس میں ایک چھوٹا سا پتلا موجود تھا۔

"دیکھیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اوہ واقعی۔ لیکن یہ کیا ہے۔ یہ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ کس نے
بنایا ہے یہ پتلا۔ یہ سب آخر کیا ہو رہا ہے۔ کیا میں پاگل ہو گیا ہوں
یا میرے ساتھ کوئی خاص حرکت کی جا رہی ہے"...... سرداور نے
کہا۔ شاہ صاحب خاموش بیٹھے رہے۔

"یہ ہے وہ ثبوت سرداور جو میں نے عمران بیٹے کے لئے یہاں
منگوایا ہے"...... شاہ صاحب نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرے لئے۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں شاہ صاحب"۔ عم
نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بس تھوڑی سی تفصیل رہ گئی ہے اگر تم وہ سن لو تو پھر تم
میری بات زیادہ آسانی سے سمجھ میں آجائے گی۔ مجھے افسوس ہے
آپ دونوں کا وقت بے حد قیمتی ہے اس لئے میں زیادہ تفصیل
نہیں جا رہا۔ اس شیطان پجاری اور وچ ڈاکٹر نے یہ پتلا تیار کیا ہے
یہ پتلا دراصل سرداور کی مثالی روح ہے جسے اس نے اپنے سفلی عم
کے ذریعے اس بوتل میں بند کر دیا ہے اور پھر یہ بوتل سلاگا قبیلے
سردار کے ذریعے موبے اور موبے سے شکر تک پہنچی اور شکر
بوتل لے کر کافرستان پہنچا اور اس نے یہ بوتل سر رام دیال کو د
دی۔ اس طرح سرداور کی مثالی روح رام دیال کے قبضے میں آ
گئی"...... شاہ صاحب نے کہا۔

"لیکن سرداور تو زندہ سلامت موجود ہیں۔ ان کی روح بوتل میں
کیسے بند ہو سکتی ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں پہلے بھی مثالی روح کے بارے میں بتا چکا ہوں"
سید چراغ شاہ نے کہا۔

"یہ سب تماشہ ہے۔ بکواس ہے۔ غلط ہے۔ یہ سب کوئی خاص
ڈرامہ ہے"...... سرداور نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں چیختے ہوئے
کہا۔

"آپ اب خاموش رہیں گے"...... شاہ صاحب نے یکلخت قدرے

غصیلے لہجے میں کہا تو سرداور نے اس طرح منہ کھولا جیسے کچھ کہنا چاہتے
ہوں لیکن دوسرے لمحے ان کے لب ایک جھٹکے سے بند ہو گئے جیسے
پلاس کا منہ اس کے ہینڈل دبانے سے بند ہو جاتا ہے۔ ان کا چہرہ بتا
رہا تھا کہ وہ بولنا چاہتے ہیں لیکن بول نہیں پا رہے۔

"عمران بیٹے۔ رام دیال نے اس سفلی اور شیطانی عمل کے ذریعے
سرداور کے پراجیکٹس حاصل کرنے کا منصوبہ اس انداز میں بنایا تھا
کہ اس نے اس بوتل کو اے وی ٹی نامی خاص مشین میں رکھ دیا۔
چونکہ اس مثالی روح کا تعلق سرداور کے ساتھ تھا اس لئے سرداور جو
کچھ دیکھتے جو کچھ بولتے جو کچھ سوچتے اور جو کچھ پڑھتے وہ سب کچھ اس
بوتل میں موجود مثالی روح تک خود بخود پہنچ جاتا اور چونکہ یہ بوتل
ایک سائنسی مشین میں موجود تھی اس لئے وہ سب کچھ اس مشین
میں ریکارڈ ہو جاتا۔ اس طرح سرداور کو علم ہی نہ ہوتا اور یہ سب
پراجیکٹس کافرستان پہنچ جاتے"...... شاہ صاحب نے کہا۔

"کیا واقعی ایسا ممکن ہے۔ آپ نے جو کچھ مشین کے بارے میں
کہا ہے وہ تو درست ہے۔ میں روح کے رابطے کے بارے میں پوچھ
رہا ہوں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ایسا ممکن ہے اور اگر میں فوری مداخلت نہ کرتا تو پھر یہ
سب کچھ آپ کو بتانے کی ضرورت ہی نہ ہوتی۔ بہرحال میں نے
مداخلت کی اور سرداور کے ذہن پر دباؤ ڈال کر انہیں لیبارٹری میں
جانے سے روک دیا تاکہ نہ یہ لیبارٹری جائیں اور نہ یہ پراجیکٹس

کافرستان تک پہنچ سکیں جبکہ اس دوران میری کوشش تھی
بوتل ان سے حاصل کی جائے کیونکہ جب تک یہ بوتل حاصل
لی جاتی معاملہ نمٹ نہ سکتا تھا اور سرداور کے ذہن پر موجود دبا
کے ذہن کے لئے نقصان دہ بھی ہو سکتا تھا اس لئے میں نے
بے ہوش کر دیا اور یہ ہسپتال پہنچ گئے ۔ اس طرح رام دیال
ناکام ہو گیا۔ اس نے موبے کے ذریعے اس شیطان پجاری سے
کیا تو اس نے کہا کہ بوتل اسے بھجوا دی جائے ۔ وہ اس عمل کو
طاقتور کر دے گا۔ چنانچہ یہ بوتل اس مشین سے نکال کر شنگ
ذریعے واپس بھجوا دی گئی۔ شنکر نے اسے اپنے فلیٹ کی الماری
رکھ دیا اور خود وہ غسل خانے میں چلا گیا تو میں نے عبدالصمد کو
دیا کہ وہ وہاں سے جا کر یہ بوتل لے آئے۔ چنانچہ عبدالصمد یہ
لے آیا۔ اس طرح فوری طور پر بہرحال یہ خطرہ ٹل گیا ہے۔ یہ
تفصیل میں نے اس لئے بتائی ہے کہ سرداور اپنا استعفیٰ واپس
لیں اور تمہیں بھی معلوم ہو سکے کہ پاکیشیا کے انتہائی اہم مفا
کو کس طرح ضرب لگائی جا رہی ہے"...... شاہ صاحب نے کہا۔

" لیکن شاہ صاحب یہ مثالی روح والی بات میری سمجھ میں
تک نہیں آئی ۔ مثالی روح پر کس طرح قبضہ ہو سکتا ہے جبکہ
آدمی بھی زندہ ہو"...... عمران نے کہا تو شاہ صاحب بے اختیار
دیئے ۔

" میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا تھا کہ اصل روح تو اللہ تعالیٰ

حکم کا نام ہے اور امر ربی کو کون قبضے میں کر سکتا ہے ۔ صرف اللہ
تعالیٰ نے اپنے خاص فرشتے عزرائیل علیہ السلام کو یہ طاقت بخشی ہے
کہ وہ اس اصل روح کو انسانی جسم سے علیحدہ کر سکے ۔ جہاں تک
مثالی روح کا تعلق ہے تو اس مثالی روح جسے یہ عامل ہمزاد بھی کہتے
ہیں اسے مخصوص عملوں کے ذریعے قبضے میں کیا جا سکتا ہے اور اس
کو قبضے میں کر کے اس کے ذریعے اصل آدمی کے ذہن پر قبضہ کر کے
اس سے اپنی مرضی کے کام کرا لیتے ہیں"...... شاہ صاحب نے
وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اب بات سمجھ میں آئی ہے لیکن اب یہ
مسئلہ تو ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا کیونکہ سرداور اب یہاں موجود ہیں
اور یہ بوتل بھی آپ کے قبضے میں آ گئی ہے۔ اب یہ لوگ کیا کر
سکیں گے"...... عمران نے کہا۔

" شیطان کے بے شمار ہتھکنڈے ہوتے ہیں عمران بیٹے۔ اس لئے
جب تک شیطان کے اس پجاری کا خاتمہ نہیں ہو جاتا اس وقت تک
اس سے کسی بھی شیطانی عمل کی توقع کی جا سکتی ہے"...... شاہ
صاحب نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی
دروازہ کھلا اور شاہ صاحب کا صاحبزادہ اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے
مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

" بیٹے یہ بوتل عمران بیٹے سے لے لو اور اس پر لپٹا ہوا اخبار بھی
لے جاؤ اور جیسے میں نے کہا ہے ویسے ہی کرو تاکہ اس شیطانی عمل کا

خاتمہ ہو جائے"...... شاہ صاحب نے اپنے صاحبزادے سے کہا تو صاحب کے صاحبزادے نے عمران کے ہاتھ سے بوتل لے لی ساتھ پڑا ہوا اخبار بھی اٹھایا اور سلام کر کے واپس چلا گیا۔

"سرداور اور عمران بیٹے میں نے آپ دونوں کا بے حد وقت لیا لیکن یہ ضروری تھا تاکہ آپ کے ذہن اور دل مطمئن ہو سکیں۔ اس کے لئے دلی معذرت خواہ بھی ہوں۔ امید ہے آپ دونوں معاف کر دیں گے"...... شاہ صاحب نے عمران اور سرداور مخاطب ہو کر کہا۔

"شش۔ شش۔ شاہ صاحب آپ در حقیقت کیا ہیں"۔ سرد نے اس بار یکلخت تیزی سے بولتے ہوئے کہا۔

"اللہ کا ایک عاجز اور حقیر بندہ۔ اب مجھے اجازت دیں کچھ لو مسجد میں موجود ہیں اور میرا انتظار کر رہے ہیں"...... شاہ صاح نے چارپائی سے نیچے اترتے ہوئے کہا تو عمران اور سرداور دونوں اختیار اٹھ کھڑے ہوئے۔

"شاہ صاحب کیا"...... عمران نے کچھ کہنا شروع کیا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو لیکن مجھ سے کچھ کہنے ضرورت نہیں ہے۔ میں نے تو اپنا فرض ادا کیا ہے اور جب تک تعالیٰ توفیق دے گا انشاء اللہ اپنے فرائض ادا کرتا رہوں گا۔ اب اجازت دیں اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو"...... شاہ صاحب نے اور پھر مڑ کر اندرونی دروازے سے دوسری طرف چلے گئے۔

"عمران یہ سب کیا ہے۔ میری تو عقل ہی کام نہیں کر رہی"۔ سرداور نے شاہ صاحب کے جانے کے بعد عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آئیے سرداور۔ میں آپ کو واپس آپ کی رہائش گاہ پر چھوڑ دوں کیونکہ ڈاکٹر صاحب کی کار تو واپس جا چکی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں بیرونی دروازے سے باہر آگئے۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار تیزی سے واپس دارالحکومت کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"اب آپ کو ہسپتال جانے کی ضرورت نہیں ہے اور جیسے شاہ صاحب نے حکم دیا ہے آپ اب استعفیٰ واپس لے لیں۔ اب آپ کے ذہن پر کوئی دباؤ نہیں ہو گا۔ ویسے جب میں نے آپ کو فون کیا تھا اور آپ نے اپنی کیفیت بتائی تھی تو مجھے اندازہ ہی نہ تھا کہ آپ واقعی اس حد تک پریشان ہیں۔ میں یہی سمجھا تھا کہ آپ مسلسل کام کرنے کی وجہ سے ذہنی طور پر تھک گئے ہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے کہ شاہ صاحب نے مداخلت کر کے کافرستان کی بھیانک سازش ناکام بنا دی"...... عمران نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے سرداور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میری سمجھ میں تو واقعی یہ سب کچھ نہیں آ رہا۔ مجھے تو یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میں کوئی خواب دیکھ رہا ہوں"...... سرداور نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ سائنس کی دنیا سے ہٹ کر علیحدہ دنیا ہے سرداور۔ روحانی دنیا کہا جاتا ہے۔ شاہ صاحب روحانی دنیا کی انتہائی شخصیت ہیں اور صاحب تصرف بزرگ ہیں"...... عمران مسکراتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ کہا گیا ہے اور جو کچھ دکھایا گیا ہے اس لحاظ سے تو واقعی کچھ تم کہہ رہے ہو درست ہے لیکن مجھے اب تک یقین نہیں آرہا کیا اس دنیا میں ایسا بھی ہو سکتا ہے"...... سرداور نے کہا۔

"میں شاہ صاحب کے ذریعے جن تجربات سے گزر چکا ہوں ان اگر تفصیل بتا دوں سرداور تو آپ کا ذہن حیرت کی شدت سے پھٹ جائے۔ ویسے شاہ صاحب انتہائی نرم دل انسان ہیں۔ اگر ان کے مزاج میں ذرا سی بھی سختی ہوتی تو ہم میں سے کسی میں جرأت ہی نہ ہوتی کہ ان کے حکم کی سرتابی کر سکیں۔ آپ نے دیکھا کہ جب آپ نے غصے میں آکر غلط بات کر دی تو شاہ صاحب نے آپ کو بات کرنے سے روک دیا اور آپ کا چہرہ میں دیکھ رہا تھا۔ آپ بولنا چاہ رہے تھے لیکن آپ کے لب بند تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یہ بھی میرے ساتھ زندگی میں پہلی بار ہوا ہے۔ میں نے واقعی پوری کوشش کی کہ بولوں لیکن میرے جبڑے حرکت ہی نہ کر رہے تھے۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ جام ہو گئے ہوں"...... سرداور نے چونک کر کہا۔

"اس سے آپ اندازہ کر لیں کہ وہ کتنی بڑی شخصیت ہیں اور انہوں نے آپ کو لیبارٹری میں جانے سے روک کر وہ پراجیکٹس بچا لیے ہیں۔ یہ ان کی مہربانی ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن انہوں نے تمہیں کیوں بلایا تھا۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی"...... سرداور نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"جوتے مارنے کے لئے"...... عمران نے کہا تو سرداور بے اختیار اچھل پڑے۔

"جوتے مارنے کے لئے۔ کیا مطلب"...... سرداور نے حیران ہو کر پوچھا۔

"انہوں نے اس پجاری وچ ڈاکٹر کے خلاف مجھے بھیجنا چاہا تھا تاکہ میں وہاں جا کر اس کا خاتمہ کر دوں لیکن میں ٹال گیا۔ انہوں نے مجھے بلا کر یہ سب کچھ اس لئے دکھایا ہے کہ مجھے معلوم ہو سکے کہ وہ مجھے کسی کھیل تماشے کے لئے یا اپنی ذاتی ضرورت کے لئے نہیں بھیجنا چاہتے تھے بلکہ اس کے پیچھے ملک کا عظیم مفاد وابستہ تھا جسے میں سمجھ نہ سکا تھا۔ اب انہوں نے جو کچھ بتایا ہے اور جو کچھ میں نے دیکھا ہے مجھے واقعی ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ میری کھوپڑی پر جوتے برسائے جا رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا تم اس جادوگر کا مقابلہ کرو گے۔ وہ کیسے۔ کیا تمہیں جادو آتا ہے"...... سرداور نے کہا۔

"اگر مسئلہ صرف جادو کا ہوتا تو دنیا میں بے شمار جادوگر پڑے

ہیں۔ وہ جادو وغیرہ کرتے رہتے ہیں۔ پاکیشیا کو ان سے کوئی دلچ
نہیں ہو سکتی لیکن اب آپ نے دیکھا ہے کہ وہ پجاری صرف جادو
ہی نہیں بلکہ کافرستان کے ساتھ مل کر پاکیشیا کے خلاف انتہا
بھیانک سازش میں مصروف ہے۔ ظاہر ہے شاہ صاحب نے مجھے اس
لئے بلایا تھا تاکہ یہ سب کچھ اپنے چیف کو بتا سکوں۔ پھر چیف کو بھ
سمجھ آئے گی کہ یہ کام کس قدر اہم ہے اور اسے مجھے وہاں بھیجنے پر مجب
ہونا پڑے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف شاہ صاحب کے ہاتھوں مجبو
ہو سکتا ہے۔ وہ تو صدر مملکت کی بات نہیں مانتا"...... سردادر نے
کہا۔

"یہ تو شاہ صاحب کی مہربانی ہے کہ وہ چیف کا لحاظ کرتے ہیں
ورنہ اگر وہ حکم دے دیں تو چیف صاحب سر کے بل خود دوڑتے
ہوئے افریقہ پہنچ جائیں اور پھر ظاہر ہے کہ اب انہیں یہ کام کرنا ہو گا
ورنہ کافرستان آسانی سے آپ کا پیچھا نہ چھوڑے گا"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے۔ بہرحال یہ میری زندگی کا سب سے انوکھا تجربہ
ہے۔ میں نے کتابوں میں ایسے بزرگوں کے بارے میں پڑھا تو بہت
کچھ ہے لیکن مجھے آج تک ایسے کسی بزرگ سے ملنے کا اتفاق نہیں ہوا
اور پھر میرے ذہن میں کسی ایسے بزرگ کا جو نقشہ تھا شاہ صاحب تو
کسی طرح بھی اس نقشے پر پورا نہیں اترے لیکن اس کے باوجود

انہیں پراجیکٹس کا بھی علم ہے اور انتہائی جدید ترین سائنسی مشینری
کے بارے میں بھی وہ جانتے ہیں۔ حیرت ہے"...... سردادر نے کہا۔

"ہاں۔ عام آدمی کے ذہن میں واقعی بزرگوں کے بارے میں ایسے
ہی تصورات ہوتے ہیں جیسے آپ کے ذہن میں ہیں۔ میں بھی جب
پہلی بار اماں بی کے ساتھ یہاں آیا تھا تو میرے بھی یہی تاثرات تھے
جو آپ کے ہیں لیکن پھر مجھے احساس ہوا کہ ضروری نہیں کہ بزرگ
ویسے ہی ہوں جیسے ہمارے ذہنوں میں ہوتے ہیں۔ بظاہر ایک عام
سا نظر آنے والا آدمی روحانی سطح پر اس قدر بلند ہوتا ہے کہ آدمی
حیران رہ جاتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو سردادر نے اثبات
میں سر ہلا دیا۔

شکر اور موبے دونوں اساداں کے ایک ہوٹل کے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان دونوں کے چہروں پر الجھن اور پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے لیکن وہ دونوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک مقامی آدمی اندر داخل ہوا۔ وہ دونوں اسے دیکھ کر چونک پڑے۔

"سردار نے آپ کو طلب کیا ہے جناب"...... اس مقامی آدمی نے سر جھکاتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سردار کہاں ہیں"...... موبے نے چونک کر پوچھا۔

"وہ اپنے مکان میں ہیں جناب"...... مقامی آدمی نے کہا تو وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل سے نکل کر جیپ میں سوار اس بڑے سے مکان کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جہاں پہلے بھی ان کی ملاقات سردار سے ہوئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ

اس کمرے میں داخل ہوئے جس میں سردار اسی طرح اکڑا ہوا کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

"آؤ آؤ۔ بیٹھو"...... سردار نے ان دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی کہا تو وہ دونوں اس کے سامنے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"تو وہ بوتل تم نے گم کر دی۔ اب کیا چاہتے ہو"...... سردار نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"سردار بوتل کا کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا۔ وہ آدمی اپنے کام پر ہی نہیں گیا تھا۔ کسی بڑی طاقت نے اسے روک دیا تھا اور مجھے یقین ہے کہ یہ بوتل بھی اس بڑی طاقت نے غائب کر دی ہے۔ ہم نے تمہیں لاگوسی سے بھری ہوئی دس بوریاں دیں لیکن ہمارا کام نہیں ہو سکا"...... موبے نے اس بار قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"وچ ڈاکٹر شوشو سے زیادہ بڑی طاقت کون ہو سکتی ہے۔ آئندہ وچ ڈاکٹر شوشو کی توہین نہ کرنا ورنہ تمہاری روحیں ساری عمر چیختی رہ جائیں گی"...... سردار نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ بات تو تم نے خود کی تھی کہ کوئی بڑی طاقت رکاوٹ ڈال رہی ہے"...... موبے نے دوبارہ اسی لہجے میں جواب دیا۔

"ہاں۔ لیکن یہ بات میں تو کر سکتا ہوں۔ میں تو قبیلے کا سردار ہوں لیکن تم نہیں کر سکتے اور سنو اب اگر تم چاہتے ہو کہ یہ سائنس دان تمہارے قابو میں آ جائے تو پھر تمہیں سو بوری لاگوسی دینا پڑیں گی"...... سردار نے کہا۔

" تم ہماری ملاقات وچ ڈاکٹر سے کرا دو وہ جتنی بوریاں کہے
دے دیں گے لیکن اب ہماری براہ راست بات ہونی چاہیئے "۔ مو
نے کہا۔

" وچ ڈاکٹر کسی عام آدمی سے نہیں مل سکتا۔ وہ قبیلے کیا
پورے علاقے کا بڑا وچ ڈاکٹر ہے "...... سردار نے منہ بناتے ہو
کہا۔

" تو پھر جو بوریاں ہم نے تمہیں پہلے دی ہیں وہ ہمیں واپس
دو۔ ہم کسی اور وچ ڈاکٹر سے یہ کام کرا لیں گے "...... موبے
جواب دیا۔ وہ واقعی بے حد بگڑا ہوا تھا کیونکہ سارا کام اس کے ذم
ہوا تھا اس لئے تمام ذمہ داری بھی اس پر آ گئی تھی۔

" یہ کیا کہہ رہے ہو تم۔ کیا تم نہیں جانتے کہ تم کس سے بات
کر رہے ہو "...... سردار نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

" ہمارا تعلق حکومت سے ہے سردار اور ہم جانتے ہیں کہ حکومت
اگر چاہے تو تمہارے پورے قبیلے پر بم برسا کر اسے ختم کر سکتی ہے
اس لئے جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں وہ کرو "...... موبے نے بھی انتہائی
بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

" کیا تم میرے ساتھ قبیلے کی سرحد پر چلو گے کیونکہ قبیلے کے اند
تو نہیں البتہ سرحد پر تمہاری وچ ڈاکٹر شوشو سے بات چیت ہو سکتی
ہے "...... سردار نے یکلخت ٹھنڈا پڑتے ہوئے کہا تو موبے اور شنگر
دونوں مسکرا دیئے کیونکہ انہیں محسوس ہو گیا تھا کہ حکومت کی

دھمکی نے سردار کو بے بس کر دیا ہے۔

" ہاں۔ لیکن ہم وچ ڈاکٹر سے ہی بات کریں گے "...... موبے
نے کہا۔

" ٹھیک ہے چلو ہمارے ساتھ۔ لیکن تمہیں گھوڑوں پر جانا ہو گا
جیپ کا راستہ نہیں ہے "...... سردار نے کہا۔

" ہم تیار ہیں "...... موبے نے کہا۔

" تم جاؤ میں ابھی اپنا آدمی بھیج دیتا ہوں۔ وچ ڈاکٹر سرحد پر پہنچ
جائے گا۔ اس دوران گھوڑے بھی تیار ہو جائیں گے اور پھر میں
تمہیں بلوا لوں گا "...... سردار نے کہا تو وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے
اٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد موبے اور شنگر دونوں
گھوڑوں پر سوار انتہائی گھنے جنگل میں تیزی سے آگے بڑھے چلے جا رہے
تھے۔ ان کے آگے سردار کا گھوڑا تھا جبکہ ان کے پیچھے اور دائیں بائیں
تقریباً دس قبائلیوں کے گھوڑے چل رہے تھے۔ ان سب نے قبائلیوں
کا مخصوص لباس پہنا ہوا تھا۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کے تیز سفر کے بعد وہ
سب رک گئے۔

" اب یہاں سے آگے پیدل جانا ہو گا "...... سردار نے گھوڑے
سے اترتے ہوئے کہا اور وہ سب بھی گھوڑوں سے نیچے اتر آئے۔
پھر سردار کے ساتھ اس کے دو آدمی، موبے اور شنگر پیدل چلتے ہوئے
آگے بڑھنے لگے جبکہ سردار کے باقی ساتھی گھوڑوں سمیت وہیں رک
گئے تھے۔ کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد وہ ایک جھونپڑی کے سامنے پہنچ

گئے۔ جھونپڑی کا دروازہ بند تھا اور اس کے باہر دو مسلح قبائل
تھے۔ گو انہوں نے قدیم دور کا لباس پہنا ہوا تھا لیکن ان کے
میں جدید مشین گنیں تھیں۔ سردار نے مقامی زبان میں ا
بات کی اور پھر موبے اور شنکر کو وہیں رکنے کا کہہ کر وہ آگے بڑ
دروازہ کھول کر جھونپڑی کے اندر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ باہر
"آؤ میرے ساتھ۔ لیکن خیال رکھنا وچ ڈاکٹر کے سامنے اونچ
نہ نکالنا ورنہ اپنی موت کے خود ذمہ دار ہو گے"...... سردار نے
تنبیہ کرتے ہوئے کہا اور ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا د
موبے اور شنکر جھونپڑی میں داخل ہوئے تو وہاں تیز سڑاند سی
ہوئی تھی۔ ایک طرف مشعل جل رہی تھی اور فرش پر بچھی
گھاس پر ایک آدمی آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ وہ بوڑھا آدمی
اس نے سر پر کسی عجیب سے جانور کے سینگوں والی ٹوپی سی ا
رکھی تھی۔ اس کے جسم پر سیاہ رنگ کی کھال تھی۔ اس کے سا
دو انسانوں کی کھوپڑیاں رکھی ہوئی تھیں جنہیں پیالے کی شکل
گئی تھی اور ان دونوں پیالوں میں کوئی محلول سا بھرا ہوا تھا۔ ا
میں مٹیالے رنگ کا محلول تھا جبکہ دوسرے میں تیز سرخ رنگ کا۔
"بیٹھو"...... اس پجاری نے چیختی ہوئی آواز میں کہا تو وہ دونو
اس کے سامنے مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گئے۔
"بولو کیا کہتے ہو"...... اس پجاری نے اسی طرح چیختی ہوئی آ
میں کہا۔

"تم نے جو بوتل دی تھی وہ غائب ہو گئی ہے اور اس بوتل نے
کام بھی نہیں کیا"...... موبے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"ہاں۔ ہم دیکھ رہے ہیں۔ روشنی کی طاقت اڑ کے آگئی تھی۔
بوتل بھی وہی لے گئی تھی اور رکاوٹ بھی اسی نے ڈالی تھی"۔ پجاری
نے کہا۔
"ہم نے لاگوسی کی دس بوریاں دی تھیں لیکن کام نہیں ہوا"۔
موبے نے دبے دبے لہجے میں کہا۔
"اب تم کیا چاہتے ہو۔ بولو۔ لاگوسی واپس لینا چاہتے ہو یا کام
چاہتے ہو"...... پجاری نے قدرے خشمگیں سے لہجے میں کہا۔
"ہمیں کام چاہئے"...... موبے نے جواب دیا۔
"اب کام پہلے سے زیادہ مشکل ہے اس لئے اب سو بوریاں
لاگوسی دینا ہوں گی۔ بولو"...... پجاری نے کہا۔
"یہ بہت زیادہ ہیں"...... موبے نے جواب دیا۔
"تو پھر جاؤ تمہارا کام نہیں ہو سکتا۔ میں سردار کو کہہ دیتا ہوں جو
بوریاں تم نے دی تھیں وہ تمہیں واپس کر دی جائیں گی لیکن پھر
تمہارا وہ بوڑھا زندہ نہیں رہے گا۔ بولو"...... پجاری نے کہا۔
"بوڑھا۔ کون بوڑھا"...... موبے نے چونک کر پوچھا۔
"وہی جس کے لئے تم نے بوتل حاصل کی تھی"...... پجاری نے
جواب دیا۔
"اوہ۔ اوہ۔ تمہارا مطلب سائنس دان سر رام دیال سے ہے"۔

موبے نے کہا۔

"ہاں وہی کیونکہ کام الٹ ہو جائے گا"......پجاری نے اسی طرح چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ سر رام دیال کو کچھ نہیں ہونا چاہئے"...... موبے نے بے چین ہو کر کہا۔

"تو پھر اپنی دی ہوئی بوریاں واپس مت مانگو۔ بولو کیا چاہتے ہو"......پجاری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم بوریاں واپس نہیں مانگتے۔ لیکن اب کام کا ہو گا"...... موبے نے کہا۔

"میری مطلوبہ بوریاں دینے کا وعدہ کر لو تو میں تمہارا کام کر دوں گا"......پجاری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مل جائیں گی وعدہ رہا"...... اس بار موبے نے کوئی اعتراض کئے بغیر جواب دیا۔

"تو پھر سنو۔ اب تمہارا کام صرف اس صورت میں ہو سکتا ہے جب تمہارے دشمن ملک کے اس آدمی کی روح کو دوبارہ قابو میں کیا جائے لیکن اب وہ چونکہ یہاں نہیں ہے اپنے ملک میں ہے اس لئے اب ہمیں اپنی طاقتور روحیں وہاں بھیجنا ہوں گی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ روحیں اسے وہاں سے یہاں اٹھا لائیں پھر پکا کام ہو جائے گا۔ بہرحال یہ میرا کام ہے اور میں یہ کام کر لوں گا اور اب تمہیں مشینوں کے ذریعے بھی کام نہیں کرنا ہو گا بلکہ میں اس کی روح پر

ایسا عمل کر دوں گا کہ وہ سب کچھ خود تمہارے بوڑھے کو پہنچا دے گا"......پجاری نے کہا۔

"اگر ایسا ہو جائے تو یہ سب سے بہتر ہے"...... موبے اور شنگر دونوں نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ایسے ہی ہو گا۔ ہمارا نام شوشو ہے اور افریقہ کیا پوری دنیا میں ہم سے بڑا وچ ڈاکٹر اور کوئی نہیں ہے"۔پجاری نے فخریہ لہجے میں کہا۔

"یہ کام کب تک ہو جائے گا"...... موبے نے کہا۔

"جلد ہو جائے گا۔ بہت جلد۔ تم بوریاں دو"۔پجاری نے کہا۔

"کیا ہم سر رام دیال سے بات کر سکتے ہیں"...... موبے نے کہا۔

"کیسے بات کرو گے"......پجاری نے چونک کر کہا۔

"ہمارے پاس لانگ رینج ٹرانسمیٹر ہے"...... موبے نے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے۔ کر لو"......پجاری نے کہا تو موبے نے جیب سے چھوٹا سا لیکن انتہائی لانگ رینج کا جدید ترین ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اسے آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ موبے کالنگ۔ اوور"...... موبے نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ رام دیال اٹنڈنگ یو۔ کیا کر رہے ہو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے سر رام دیال کی سنجیدہ اور باوقار آواز سنائی دی تو موبے نے پجاری سے ہونے والی تمام بات چیت تفصیل سے

دوہرا دی اور ساتھ ہی بتایا کہ بجاری اب ایک سو بوری لاگ
مانگ رہا ہے۔

"اگر وہ کام کرنے پر تیار ہے تو بے شک ایک سو بوری لا
اسے دے دو۔ اوور"...... سر رام دیال نے کہا۔

"لیکن سر ایک سو بوری تو بہت زیادہ ہیں۔ اوور"...... مو
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم ایک سو بوری لاگوسی کی بات کر رہے ہو۔ کافر
حکومت ان اہم پراجیکٹس کے لئے تو ایک ہزار بوری خرچ کرنے
بھی دریغ نہیں کرے گی۔ تم فوراً بجاری سے سودا کر لو۔ اوور"
رام دیال نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ جیسے آپ کا حکم۔ اوور"...... موبے
جواب دیا اور دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ سن کر ا
نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ٹھیک ہے جناب آپ کو ایک سو بوری لاگوسی ادا کر دی جا
گی۔ آپ یہ کام کر دیں لیکن اس بار کام پختہ ہونا چاہئے"...... مو
نے ٹرانسمیٹر آف کر کے بجاری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بوریاں کب ملیں گی"۔ بجاری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا

"کافرستان سے منگوانی پڑیں گی لیکن آپ کام کر دیں۔ جو وع
ہوا ہے وہ بہرصورت پورا ہو گا"...... موبے نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے تمہارے وعدے پر اعتبار ہے"...... بجار

نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس انداز میں ہاتھ ہلایا جیسے کہہ
رہا ہو کہ اب وہ جا سکتے ہیں۔

"آؤ"...... ساتھ کھڑے ہوئے سردار نے ان دونوں سے کہا اور
وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر سردار کے پیچھے چلتے ہوئے وہ اس
جھونپڑی سے باہر نکل آئے۔

"کب تک لاگوسی دو گے"...... سردار نے مسرت بھرے لہجے
میں کہا۔

"جلد پہنچ جائیں گی"...... موبے نے جواب دیا۔

"جس قدر جلد ممکن ہو سکے انہیں پہنچاؤ"...... سردار نے کہا۔ وہ
سب پیدل اس طرف کو بڑھے چلے جا رہے تھے جدھر ان کے گھوڑے
موجود تھے۔

"یہ تم لاگوسی کا کیا کرتے ہو۔ یہاں جنگوں میں یہ ناجریا کے
کرنسی نوٹ تمہارے کس کام آتے ہیں"...... شنکر نے سردار سے
مخاطب ہو کر کہا۔ لاگوسی ناجریا کے سکے کا نام تھا اور یہ قبائلی لوگ
بوریوں سے کم بات نہ کرتے تھے جبکہ ایک بوری لاگوسی کا مطلب
دس لاکھ کافرستانی روپوں کے برابر ہوتا تھا اس لئے سو بوری لاگوسی کا
مطلب دس کروڑ روپے بنتا تھا۔

"ہم اس سے وہ چیزیں خریدتے ہیں جس سے ہمارا قبیلہ یہاں کے
دوسرے قبیلوں سے زیادہ طاقتور بن سکے"...... سردار نے جواب دیا
اور شنکر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک ز
احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔
"بیٹھو"...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور پھر وہ ا
مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔
"شاہ صاحب سے ملاقات ہو گئی آپ کی"...... بلیک زیرو
مسکراتے ہوئے کہا۔
"ہاں اور سرداور بھی وہاں پہلے سے بیٹھے ہوئے تھے"...... عمران
نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔
"سرداور۔ لیکن وہ تو ہسپتال میں تھے پھر وہ وہاں کیسے پہنچ گئے
کیا صحت کے لئے دعا کرانے گئے تھے"...... بلیک زیرو نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔
"ان کی شاہ صاحب سے پہلی ملاقات تھی۔ وہ تو انہیں جانتے بھی

نہ تھے اس کے باوجود شاہ صاحب نے جب اپنے صاحبزادے کو بھیج
کر انہیں بلوایا تو وہ اس طرح کھنچے چلے گئے جیسے مقناطیس کی طرف
لوہا کھنچتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔
"اوہ۔ پھر تو کوئی خاص بات ہوئی ہو گی"...... بلیک زیرو نے
اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔
"ہاں۔ پہلی بار معلوم ہوا ہے کہ سرداور کی اس حیرت انگیز
بیماری کی بنیادی وجہ شاہ صاحب تھے"...... عمران نے کہا تو بلیک
زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔
"شاہ صاحب اور بیماری کی وجہ۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے
ہیں"...... بلیک زیرو کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات
ابھر آئے تو عمران نے وہاں ہونے والی ساری بات چیت دوہرا دی۔
"اوہ۔ یہ تو انتہائی حیرت انگیز بات ہے کہ اب کافرستان والے
سائنسی راز حاصل کرنے کے لئے اس قسم کے ہتھکنڈوں پر اتر آئے
ہیں۔ حیرت ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔
"ترکیب تو بڑی زبردست تھی۔ سب کچھ وہاں پہنچ جاتا اور یہاں
کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہوتی"...... عمران نے مسکراتے
ہوئے جواب دیا۔
"ہاں۔ لیکن کیا وہ دوبارہ ایسی کوشش نہیں کریں گے۔ اس کا
کیا سدباب ہو سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔
"شاہ صاحب خود ہی سنبھال لیں گے۔ اب اور کوئی کیا کر سکتا

ہے۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہم اس سائنس دان سر رام دیال کا خا
کر دیں پھر یہ مسئلہ ختم ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"کیا شاہ صاحب نے آپ کو اس قدیم افریقی علاقے میں مجھ
کے بارے میں کچھ نہیں کہا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ان کا مجھے وہاں بلانے اور یہ سب کچھ دکھانے کا اصل مقصد
یہی تھا کہ میں خود ہی حامی بھر لوں لیکن چونکہ میں پہلے انکار کر
ہوں اس لئے ظاہر ہے اب وہ براہ راست مجھے نہیں کہنا چاہتے ہو
گے اور ویسے بھی میرا دل وہاں جانے کے لئے نجانے کیوں نہیں چ
رہا"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہو
فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے رسیور اٹھا کر مخصوص لہجے میں کہا۔

"جوزف بول رہا ہوں۔ باس ہیں یہاں"...... دوسری طرف سے
جوزف کی آواز سنائی دی۔

"جوانا کہاں ہے"...... عمران نے اسی طرح مخصوص لہجے میں
کہا۔

"وہ کسی ذاتی کام کے لئے گیا ہوا ہے"...... دوسری طرف سے کہا
گیا۔

"کیا بات ہے۔ کیوں فون کیا ہے"...... اس بار عمران نے اپنے
اصل لہجے میں کہا۔

"باس مجھے چھٹی چاہیئے تھی"...... دوسری طرف سے جوزف کی

آواز سنائی دی تو عمران کے ساتھ ساتھ لاؤڈر پر جوزف کی بات سنتے
ہوئے بلیک زیرو بھی بے اختیار اچھل پڑا۔ عمران کے ساتھ ساتھ
اس کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ جوزف
نے ایسی بات کی تھی جس کا وہ تصور بھی نہ کر سکتے تھے۔

"چھٹی۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"...... عمران
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس مجھے وچ ڈاکٹر توساکی کی روح نے بتایا ہے کہ پاکیشیا کے
کسی بڑے آدمی کے خلاف وچ ڈاکٹر شوشو کوئی گندی روحوں کا عمل
کر رہا ہے اور میں اس وچ ڈاکٹر شوشو کی گردن توڑنے جانا چاہتا ہوں
کیونکہ پاکیشیا کے بڑے آدمی تو صرف آپ ہیں"...... جوزف نے
انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا تم نے رانا ہاؤس کے حفاظتی انتظامات آن نہیں کئے تھے"۔
عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وہ تو آن ہیں باس"...... جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر وچ ڈاکٹر کی روح تم تک کیسے پہنچ گئی"...... عمران نے
منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس۔ وچ ڈاکٹر توساکی بھی روحوں کا عامل ہے لیکن وہ اچھی
روحوں کا عامل ہے جبکہ وچ ڈاکٹر شوشو گندی روحوں کا عامل ہے اور
وچ ڈاکٹر توساکی کا ہاتھ اس وقت میرے سر پر رہتا تھا جب وہ روحوں
کو بلانے کا عمل کرتا تھا اور اب بھی اس کا ہاتھ میرے سر پر رہتا

ہے"...... دوسری طرف سے جوزف نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا

"یہ وچ ڈاکٹر شوشو کہاں رہتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"افریقہ میں باس"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"افریقہ تو براعظم ہے۔ میرا مطلب ہے یہ کس علاقے میں رہتا ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"باس۔ ناجریا کے شمال مغربی علاقے میں جہاں انتہائی گھنے جنگلات ہیں، وہاں رہتا ہے۔ مجھے وچ ڈاکٹر توساکی کی روح نے یہی بتایا ہے"...... جوزف نے جواب دیا۔

"تو تم اکیلے وہاں جاؤ گے یا جوانا بھی تمہارے ساتھ جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں اکیلا ہی اس گندے وچ ڈاکٹر کی گردن توڑ سکتا ہوں باس"۔ جوزف نے فخریہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس نے جو کچھ کرنا تھا کر لیا اور اس کا یہ گندا عمل ناکام ہو چکا ہے اس لئے تمہیں وہاں جانے کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ تو وہی علاقہ ہے عمران صاحب جہاں شاہ صاحب آپ کو بھیجنا چاہتے تھے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ شاید شاہ صاحب نے اب یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ جوزف کو ذریعہ بنایا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ سوچا جا سکتا ہے لیکن عمران صاحب میرا خیال ہے کہ اگر آپ وہاں نہیں جانا چاہتے تو آپ مجھے اجازت دے دیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ تمہارا وہاں کام نہیں ہے۔ یہ سیکرٹ سروس کا مشن نہیں ہو گا"...... عمران نے اس بار قدرے سپاٹ لہجے میں کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ کیا عمران یہاں ہے"...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"دانش منزل میں کسی عقلمند کا کیا کام جناب"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"عمران انتہائی پریشان کن اطلاع ملی ہے۔ سرداور دوبارہ ہسپتال پہنچ گئے ہیں اور اس بار ڈاکٹروں کے مطابق ان کی ذہنی حالت ٹھیک نہیں رہی"...... دوسری طرف سے سر سلطان نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ پھر کیا ہو گیا ہے انہیں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے تو میں انہیں ٹھیک ٹھاک حالت میں چھوڑ کر آیا ہوں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی اطلاع ملی ہے کہ وہ باتھ روم میں تھے کہ اچانک ملازم کو

اندر سے دھماکے کی آواز سنائی دی۔ اس نے جا کر انہیں آواز
لیکن کوئی جواب نہ ملا تو اس نے دروازہ توڑا تو سرداور اندر بے
پڑے ہوئے تھے۔ ملازم نے ہسپتال فون کیا۔ وہاں سے ڈاکٹر
نے ایمبولینس بھیجی اور پھر ہسپتال میں جب انہیں چیک کیا
پتہ چلا کہ ان کے ذہن کے پردوں کو کسی پراسرار وجہ سے
نقصان پہنچ چکا ہے اور اب اگر وہ ہوش میں بھی آئے تب بھی
ذہنی توازن شاید درست نہیں رہے گا۔ ڈاکٹر صدیقی نے مجھے
راست فون کر کے یہ اطلاع دی ہے"...... سر سلطان نے تفص
بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری سیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ باتھ روم کی وجہ سے
کی پاکیزگی کا حصار ختم ہو گیا اور ان گندے عاملوں کا وار چل
ویری بیڈ۔ بہرحال آپ بے فکر رہیں میں شاہ صاحب سے فون پر با
کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کرم کرے گا"...... عمران نے کہا۔

"شاہ صاحب سے۔ کون شاہ صاحب"...... سر سلطان نے چو
کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"سید چراغ شاہ صاحب کی بات کر رہا ہوں"...... عمران نے
کہا۔

"ان کا کیا تعلق اس معاملے سے"...... سر سلطان نے حیران ہو
کر کہا تو عمران نے وہ ساری تفصیل بتا دی جو اس سے پہلے وہ بلیک
زیرو کو بتا چکا تھا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اوہ۔ تم فوراً بات کرو۔ سرداور کی صحت
یابی پاکیشیا کے لئے انتہائی اہم ہے"...... سر سلطان نے انتہائی
پریشان سے لہجے میں کہا۔

"میں سمجھتا ہوں جناب"...... عمران نے جواب دیا۔

"مجھے بتانا۔ مجھے فکر رہے گی"...... سر سلطان نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں آپ کو اطلاع کر دوں گا"...... عمران نے کہا
اور پھر دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے کی آواز سن کر اس نے
کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے
شروع کر دیئے۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی
دوسری طرف سے شاہ صاحب کے صاحبزادے کی نرم اور دھیمی آواز
سنائی دی۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔
شاہ صاحب سے بات کرنی ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وہ تو مسجد میں ہیں جناب اور وہاں کچھ مہمان آئے ہوئے
ہیں"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کب تک فارغ ہو جائیں گے شاہ صاحب"...... عمران نے
پوچھا۔

"میں حتمی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتا جناب۔ یہ تو ان کی اپنی مرضی
پر منحصر ہے۔ بعض اوقات وہ عشاء کی نماز کے بعد تشریف لے آتے

ہیں اور بعض اوقات ساری ساری رات مسجد میں عبادت کر
گزار دیتے ہیں"...... شاہ صاحب کے صاحبزادے نے جواب د
ہوئے کہا۔

" اگر میں خود حاضر ہو جاؤں تو کیا ملاقات ہو جائے گی"۔ عم
نے کہا۔

" جی ہاں۔ آپ ان سے مسجد میں ملاقات کر سکتے ہیں"۔ دوس
طرف سے کہا گیا۔

" اچھا شکریہ۔ خدا حافظ"...... عمران نے کہا۔

" اللہ حافظ"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے ایک
بار پھر کریڈل دبا کر ٹون آنے پر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے
اس کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی کے تاثرات تھے کیونکہ سرسلطا
نے سرداور کے بارے میں جو رپورٹ دی تھی وہ انتہائی پریشان ک
تھی۔ عمران سرداور کی اہمیت کو بہت اچھی طرح سمجھتا تھا۔ یہی وج
تھی کہ وہ ذہنی طور پر اس وقت واقعی بے حد پریشان ہو رہا تھا۔

" سپیشل ہسپتال"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آو
سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر صدیقی سے بات کرائیں"۔
عمران نے کہا۔

" بہتر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں
کہا گیا۔

" ہیلو۔ ڈاکٹر صدیقی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ڈاکٹر
صدیقی کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں ڈاکٹر صاحب۔ سرداور کی کیا پوزیشن
ہے"...... عمران نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ان کی ذہنی حالت بے حد سیریس تھی عمران صاحب"۔ دوسری
طرف سے ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

" یہ لفظ تھی کا کیا مطلب ہوا"...... عمران نے انتہائی پریشان
سے لہجے میں کہا۔

" وہ ہسپتال سے لے جائے جا چکے ہیں اس لئے میں نے تھی کا لفظ
استعمال کیا تھا"...... ڈاکٹر صدیقی نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا۔

" لے جائے جا چکے ہیں۔ کہاں۔ کون لے گیا ہے اور کیوں"۔
عمران نے کہا۔ عمران کی حالت واقعی دیکھنے والی تھی۔ سامنے بیٹھے
بلیک زیرو کے چہرے پر بھی انتہائی پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو
گئے تھے۔

" سرسلطان لے گئے ہیں۔ وہ کہہ رہے تھے کہ انہیں فوری طور پر
کافرستان بھجوانا ہے۔ وہاں کوئی ڈاکٹر ہیں جو انہیں ٹھیک کر سکتے
ہیں۔ میں نے تو انہیں کہا کہ سرداور کی حالت ایسی نہیں ہے کہ
انہیں وہاں شفٹ کیا جائے اور نہ ہی میری معلومات کے مطابق
کافرستان میں ایسا کوئی ڈاکٹر ہے لیکن انہوں نے کہا کہ یہ صدر
صاحب کا حکم ہے اور اس پر ہر صورت میں عمل ہونا چاہئے اس لئے

میں کیا کہہ سکتا تھا اور خاموش ہو گیا"...... ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیا۔ ان کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سرداور کو اس انداز میں لے جانے کی بنا پر خاصے برہم ہیں لیکن وہ کھل کر کچھ نہ کہہ پا رہے تھے۔

"سر سلطان کیا خود آئے تھے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں"...... ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیا۔

"یہ کب کی بات ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"انہیں یہاں سے گئے ہوئے ابھی پانچ منٹ ہوئے ہیں"۔ ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"سرداور کو کس چیز پر لے جایا گیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"سنٹرل ہسپتال کی ایمبولینس پر۔ سر سلطان خود بھی اس ایمبولینس میں سرداور کے ساتھ بیٹھ کر گئے ہیں۔ ان کا ڈرائیور خالی کار لے گیا ہے"...... ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیا۔

"اچھا۔ میں معلوم کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے بجلی کی سی تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سر سلطان کے پی اے کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ کیا سر سلطان موجود ہیں"...... عمران نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ موجود ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جلدی بات کراؤ"...... عمران نے تقریباً چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے انتہائی پریشان سے لہجے میں جواب دیا گیا۔ ظاہر ہے عمران نے آج تک اس انداز میں کبھی سر سلطان سے بات کرانے کے لئے نہ کہا تھا اس لئے اسے پریشانی تو ہونی ہی تھی۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں۔ آپ آفس میں موجود ہیں جبکہ ڈاکٹر صدیقی نے مجھے بتایا ہے کہ آپ ہسپتال میں جا کر سرداور کو لے گئے ہیں تاکہ انہیں کافرستان پہنچایا جائے"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔ میں تو دو گھنٹوں سے یہاں موجود ہوں۔ میں تو ہسپتال گیا ہی نہیں"۔ دوسری طرف سے سر سلطان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو چوٹ ہو گئی۔ اوہ۔ ویری بیڈ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"بلیک زیرو۔ ایئرپورٹ پر ریڈ کرو۔ اگر سرداور کو لے جایا جا رہا ہو تو انہیں روکو۔ میں شاہ صاحب کے پاس جا رہا ہوں۔ یہ شیطانی

ردحوں کا کام ہے"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے سا
ہی وہ مڑ کر دوڑتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحو
بعد اس کی سپورٹس کار تیز رفتاری کے ریکارڈ توڑتی ہوئی سید چرا
شاہ صاحب کے گاؤں کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ اس کے ذہ
میں طوفان برپا تھا۔ وہ اب اس لمحے کو پچھتا رہا تھا جب اس نے شا
صاحب کو افریقہ جانے سے انکار کیا تھا۔ اسے سارے سیٹ اپ
سمجھ آ گئی تھی کہ اس وچ ڈاکٹر کا عمل جب شاہ صاحب نے ختم کر
تو اس نے یہ طریقہ اختیار کیا تھا کہ سرداور کو دوبارہ بے ہوش کر کے
بذات خود کافرستان بھجوا دیا جائے جہاں کافرستان کے سائنس دا
بے ہوشی کے دوران ہی ذہن کی ریڈنگ کرنے والی مخصوص مشینر
کے ذریعے سرداور کے ذہن سے وہ تمام پراجیکٹس اور ان کی
تفصیلات معلوم کر لیں جن پر سرداور کام کر رہا تھا اور ظاہر ہے اس
کے علاوہ بھی وہ ان سے بہت کچھ حاصل کر سکتے تھے اور پھر لاز
انہوں نے سرداور کو ہلاک کر دینا تھا تاکہ اس بات کا ثبوت ہی باقی
نہ رہے۔ یہ سب کچھ پاکیشیا کے لئے اس قدر نقصان دہ تھا کہ عمران
کو اس بارے میں سوچ کر ہی جھرجھریاں آ رہی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد
اس کی کار شاہ صاحب کے مکان کے قریب چھوٹی سی دیہاتی ٹائپ کی
مسجد کے سامنے پہنچ گئی تو عمران نے کار روکی اور پھر دروازہ کھول کر
نیچے اترا اور دوڑتا ہوا مسجد کے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ مسجد کا
دروازہ کھلا ہوا تھا۔ عمران نے اندر داخل ہوتے ہی بجلی کی سی تیزی

سے بوٹوں کے تسمے کھولے اور پھر بوٹ اتار کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا
مسجد کے اندرونی حصے کی طرف بڑھنے لگا۔ مسجد کے اندرونی حصے میں
شاہ صاحب اکیلے چٹائی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے ہاتھ میں تسبیح تھی
اور وہ آنکھیں بند کئے تسبیح پڑھنے میں مصروف تھے۔

"شاہ صاحب غضب ہو گیا۔ شاہ صاحب وہ سرداور کو لے گئے
ہیں۔ شاہ صاحب خدا کے واسطے سرداور کو واپس منگوا لیجئے"۔ عمران
نے اندر داخل ہوتے ہی یکلخت پریشانی کی شدت سے تقریباً چیختے
ہوئے لہجے میں کہا تو شاہ صاحب نے آنکھیں کھولیں اور ان کے
چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھر آئی۔

"تم پہلے جا کر وضو کرو اس کے بعد بات چیت ہو گی"...... شاہ
صاحب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے دوبارہ آنکھیں بند کر
لیں تو عمران تیزی سے اٹھا اور باہر کی طرف مڑ گیا۔ اس نے کوٹ
اتارا، جرابیں اتاریں اور وضو کرنا شروع کر دیا۔ وہ جیسے جیسے وضو
کرتا جا رہا تھا اسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ اس کے جسم اور ذہن میں
موجود تلاطم اور پریشانی ختم ہوتی جا رہی ہو اور ذہن اور جسم میں
جیسے سکون کی لہریں سی دوڑی چلی جا رہی ہوں۔ جب وہ وضو کر کے
اٹھا تو اسے واقعی اپنی حالت یکسر بدلی ہوئی سی محسوس ہوئی۔ اس
نے جرابیں اور کوٹ پہنا اور پھر اطمینان سے چلتا ہوا دوبارہ اندرونی
طرف کو بڑھنے لگا۔ اسے اب یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ انتہائی
شدید دھوپ سے نکل کر کسی سایہ دار خنک اور ٹھنڈی جگہ پر پہنچ گیا

ہو۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"...... عمران نے اندر داخل ہو کر اس بار باقاعدہ سلام کرتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی پناہ میں رکھے لیکن عمران بیٹے سلام کرنے کے لئے باوضو ہونا ضروری نہیں ہوتا۔ بیٹھو"...... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران کا چہرہ شرمندگی سے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ پہلے جس طرح پریشانی میں اندر آیا تھا تو اس نے سلام ہی نہ کیا تھا اور شاہ صاحب نے بڑے خوبصورت انداز میں اسے اس بات کی طرف متوجہ کیا تھا۔

"مم۔ میں شرمندہ ہوں شاہ صاحب۔ سرداور کے بارے میں سن کر میری ذہنی حالت ٹھیک نہیں رہی تھی۔ آپ مجھے معاف کر دیں"۔ عمران نے انتہائی شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"اپنی غلطی پر جو لوگ شرمندگی محسوس کرتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کی بے حد نظر کرم ہوتی ہے۔ انسان تو کمزور واقع ہوا ہے۔ اس سے غلطیاں اور کوتاہیاں سرزد ہو جاتی ہیں لیکن اگر وہ اپنی کوتاہیوں اور غلطیوں پر شرمندگی محسوس کرے تو یہ اس پر باری تعالیٰ کی خاص رحمت ہوتی ہے۔ سخت دل آدمی شرمندہ ہونے کی بجائے الٹا اپنی کوتاہیوں پر ڈھٹائی کا اظہار کرنا شروع کر دیتا ہے۔ بہرحال بیٹے تمہارا چہرہ بتا رہا ہے کہ جس طوفان سے تم پہلے گزر رہے تھے اب

ویسا نہیں ہے"...... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں شاہ صاحب۔ وضو کرنے سے واقعی میرے اندر سکون اور ٹھنڈک سی دوڑ گئی ہے۔ مجھے یوں محسوس ہوا ہے جیسے تمام پریشانی اور بے چینی بھاپ بن کر اڑ گئی ہو"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"انسان اللہ تعالیٰ کی کس کس نعمت کو جھٹلائے گا۔ یہ وضو بھی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے بیٹے۔ بظاہر تو یہ صرف صفائی ستھرائی کا عمل ہے لیکن اس کے اندر جو حکمتیں پوشیدہ ہیں ان کو بیان نہیں کیا جا سکتا اسی لیئے تو حکم دیا گیا ہے کہ اگر غصہ آ جائے اور انتہائی پریشانی لاحق ہو جائے، بے چینی ہو تو وضو کر لیا کرو۔ بہرحال اب بتاؤ کہ کیا پریشانی ہے"...... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے سرداور کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"سرداور واپس ہسپتال پہنچ چکے ہیں اور اب ہوش میں بھی آ چکے ہیں۔ ان کا ذہن بھی ٹھیک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل کر دیا ہے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے لیکن سرداور کو سمجھا دو کہ چونکہ ایک بار اس وچ ڈاکٹر نے ان کی مثالی روح پر قبضہ کر لیا تھا اس لئے اب وہ اس کے لئے بڑا آسان شکار بن چکے ہیں۔ انہیں میری طرف سے کہہ دینا کہ وہ اب ہر وقت باوضو رہیں۔ وضو ٹوٹتے ہی وہ دوبارہ وضو کر لیا کریں حتیٰ کہ باتھ روم میں جاتے ہوئے بھی انہیں وضو میں ہونا چاہیئے اور پھر باتھ روم سے باہر آنے سے پہلے وہ وضو کر

لیا کریں۔ جب تک وہ باوضو رہیں گے ان پر اس شیطانی جادو
عمل اثرانداز نہ ہو گا"...... شاہ صاحب نے انتہائی سنجیدہ لہجے
کہا۔

"شاہ صاحب ہر وقت باوضو رہنا اور معمولی سا وقفہ بھی نہ آ
تو بڑا مشکل مسئلہ ہے۔ رات کو سوتے وقت نیند میں بھی وضو ٹو
سکتا ہے اور پھر سرداور کو بہرحال لیبارٹری میں مسلسل کام کرنا
ہے۔ وہاں بھی ایسا ہو سکتا ہے۔ پھر وہ فوری طور پر کیسے وضو کر
ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ بہرحال نیند کی بات دوسری ہے
سونے سے پہلے وضو کر لیا جائے اور صبح اٹھتے ہی پھر وضو کر لیا جا
تو درمیانی وقفے کو بھی اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے باوضو قرار دے
ہے"...... شاہ صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ اس کا کوئی ایسا توڑ کر سکتے کہ جس سے ہمیشہ کے لئے ا
شیطان سے جان چھوٹ جائے"...... عمران نے کہا تو شاہ صاحب
اختیار مسکرا دیئے۔

"کس شیطان کی بات کر رہے ہو"...... شاہ صاحب
مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس وچ ڈاکٹر کی جو یہ عمل کر رہا ہے"...... عمران نے جواب
دیا۔

"عمران بیٹے اللہ تعالیٰ کی حکمتیں وہی جانتا ہے۔ وہ مالک ہے۔ و

س کام کو جس انداز میں چاہتا ہے اسی انداز میں کراتا ہے۔ کسی کی
مجال نہیں کہ وہ اس کام کو کسی دوسرے انداز میں کر سکے۔ اس
شیطان وچ ڈاکٹر کا خاتمہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی حکمت ہو گی ویسے ہی
ہو گا اس لئے اس بارے میں بات کرنا ہی فضول ہے۔ سرداور فی
الحال اپنا تحفظ کر سکتے ہیں اور اس کا یہی طریقہ ہے جو میں نے بتایا
ہے"...... شاہ صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو کیا آپ جیسے بزرگ اس کو روک نہیں سکتے"...... عمران نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ میں کسی لحاظ سے بھی بزرگ نہیں
ہوں۔ میں تو اللہ تعالیٰ کا انتہائی عاجز اور حقیر سا بندہ ہوں البتہ میں
کوشش کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی کرتا رہوں اور
اس کی توفیق بھی وہی دیتا ہے ورنہ میں کیا اور میری حیثیت
کیا"...... شاہ صاحب نے انتہائی انکسارانہ لہجے میں کہا۔

"لیکن آپ نے تو مجھے اس وچ ڈاکٹر کے خلاف کام کرنے کے لئے
کہا تھا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میری خواہش تھی کہ تم یہ کام کرو لیکن یہ میری خواہش
تھی۔ تم نے انکار کر دیا بات ختم ہو گئی"...... شاہ صاحب نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو کیا آپ کو پہلے سے معلوم تھا کہ سرداور کے ساتھ ایسا ہو
گا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کسی حد تک"...... شاہ صاحب نے مختصر سا جواب دیتے ہو
کہا۔

"حیرت ہے۔ غیب کا علم تو صرف اللہ تعالیٰ کو ہوتا ہے انسا
کیسے ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو شاہ صاحب بے اختیار م
دیئے۔

"ہم غیب کے لفظ کا بہت غلط استعمال کرتے ہیں بیٹے۔ تم
میں دونوں ایک کھلے میدان میں کھڑے ہیں اور دور میدان
کنارے پر گھنے درخت ہیں۔ تم نوجوان ہو تمہاری نظر تیز ہے تم ا
دور سے اس درخت کی شاخوں پر بیٹھے ہوئے پرندوں کو دیکھ لیتے
جن میں سے ایک اڑنے کے لئے پر تول رہا ہے جبکہ میں بوڑھا ہو
اور میری نظر کمزور ہے۔ مجھے وہ پرندے نظر نہیں آ رہے اور تم ا
پرندے کو دیکھ کر کہتے ہو کہ درخت سے پرندہ اڑے گا اور پھر واق
ایک پرندہ اڑتا ہوا باہر آتا ہے اور پھر مجھے نظر آتا ہے تو اس کا
مطلب نہیں کہ میں کہوں کہ تمہیں غیب کا علم ہے۔ اسی طرح ایک
آدمی بند کمرے میں بیٹھا ہوا ہے جبکہ دوسرا کھلے میدان میں کھڑا
تو اگر میدان میں کھڑا آدمی اس بند کمرے والے کو کہہ دے کہ شیر
رہا ہے تو بند کمرے والے کو چونکہ کمرے کی دیواروں کی دوسری
طرف کچھ نظر نہیں آ رہا اور پھر شیر جب اس کمرے کے دروازے پر آ
جائے تو پھر وہ کہے کہ میدان میں کھڑا آدمی غیب کا علم جانتا ہے۔
غیب کا علم واقعی اللہ تعالیٰ کو ہے البتہ وہ اپنی رحمت خاص سے کسی

کو تیز نظر بخش دیتا ہے اور کسی کی نظریں کمزور ہوتی ہیں۔ کسی کو
اس کے حواس خمسہ کے بند کمرے سے باہر نکلنے کی توفیق نہیں ملتی
اور کسی کو وہ اپنی رحمت خاص سے یہ توفیق بخش دیتا ہے۔ یہ سب
اس کی دی ہوئی توفیق ہے۔ انسان کا اپنا کمال کوئی نہیں
ہوتا"...... شاہ صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے بے
اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"نجانے آپ نے اس انداز میں سمجھانا کس سے سیکھا ہے۔ اتنے
پیچیدہ مسائل آپ اتنی آسان مثالوں سے سمجھا دیتے ہیں کہ عقل
حیران رہ جاتی ہے لیکن شاہ صاحب اگر میں آپ کی خواہش پر فوراً
اس وچ ڈاکٹر کے خلاف کام کرنا شروع کر دیتا تو ظاہر ہے سرداور کو
یہ تکلیف نہ اٹھانی پڑتی۔ اس کا تو مطلب یہ ہے کہ سرداور کو یہ
تکلیف میری وجہ سے پہنچ رہی ہے۔ ان کا اپنا کوئی قصور نہیں
ہے"...... عمران نے کہا تو شاہ صاحب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"کس کا کیا قصور ہے اور کس کا کیا نہیں ہے ان باتوں کا علم
انسان کو نہیں ہو سکتا لیکن بعض اوقات کسی کی معمولی سی کوتاہی
کی بنا پر دوسرں کو تکلیف اٹھانی پڑ جاتی ہے۔ مثلاً ایک باپ گھر کے
دروازے پر کھڑا ہے۔ اس کا بیٹا گھر کے اندر کسی کھیل میں مصروف
ہے اور بچے کے باپ کو دور سے خوفناک آندھی آتی دکھائی دیتی ہے
تو وہ اپنے بیٹے کو آواز دے کر کہتا ہے کہ فوراً کھڑکیاں بند کر دی
جائیں تاکہ گھر میں موجود چیزوں کو نقصان نہ پہنچ جائے لیکن وہ بچہ

اپنے کھیل کو زیادہ اہم سمجھ رہا ہوتا ہے اور باپ کی بات پر عمل نہیں کرتا اور پھر آندھی آجاتی ہے اس کے بعد بیٹا اگر کہے کہ گھر میں موجود چیزوں کو نقصان کیوں پہنچا تو اس میں کس کا قصور تھا اور کس کا نہیں تھا۔ بہرحال اب بہت باتیں ہو گئی ہیں تم اب جا کر سرداور کو سمجھا دو کہ وہ آئندہ وضو میں رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کرے گا۔" شاہ صاحب نے کہا۔

"شاہ صاحب اگر آپ اجازت دیں تو میں اب جا کر اس شیطانی وچ ڈاکٹر کے خلاف لڑوں"...... عمران نے ڈرتے ڈرتے انداز میں کہا تو شاہ صاحب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"تم سرداور کے تحفظ کے لئے جانا چاہتے ہو"...... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ وہ پاکیشیا کا انتہائی اہم سرمایہ ہیں اور اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ جب تک اس شیطان کا خاتمہ نہیں ہو گا اس وقت تک سرداور بہرحال خطرے کی زد میں رہیں گے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا کے سرمائے کا تحفظ تو تمہارے فرائض میں شامل ہے اس میں میری اجازت کی کیا ضرورت ہے البتہ سرداور کی خاطر تمہیں وہاں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ سرداور اطمینان و سکون سے اپنا کام کرتے رہیں اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ بوڑھے کی کوشش کو کامیابی سے ہمکنار کر دے گا"۔ شاہ

صاحب نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ نہیں چاہتے کہ میں اس وچ ڈاکٹر کے خلاف کام کروں"...... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران بیٹے جس سرمائے کے تحفظ کے لئے تم جانا چاہتے ہو وہ بلاشبہ سرمایہ ہے لیکن بہرحال وہ بے حد محدود سرمایہ ہے۔ انسان فانی ہوتا ہے اس لئے کبھی کوئی انسان ناگزیر نہیں ہوا کرتا۔ سرداور سے پہلے بھی سائنس دان تھے اور بعد میں بھی آتے رہیں گے۔ اصل بات کسی بڑے اور عظیم مقصد کے لئے کام کرنا ہوتا ہے۔ جب کوئی کسی بڑے اور عظیم مقصد کے لئے جدوجہد کرتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں بھی انتہائی بھرپور انداز میں اس پر ہوتی ہیں۔ جس وچ ڈاکٹر کے خلاف تم صرف سرداور کے تحفظ کے لئے کام کرنا چاہتے ہو وہ اپنی شیطانی طاقتوں اور حرکتوں کی وجہ سے خیر کے راستے میں رکاوٹ بن رہا ہے اور اس کی وجہ سے وہاں شیطانی قوتوں کا اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اس سارے علاقے میں بسنے والے قبائلی اس کی وجہ سے شیطان کے پیروکار بنتے جا رہے ہیں۔ اگر کوئی روحانی قوت اسے شکست دے دے گی تو اس سے ارد گرد کے جاہل قبائلیوں پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ میری خواہش تھی کہ یہ کام تم اپنے مخصوص انداز میں کرو اس طرح ان سارے قبائلیوں کو معلوم ہو جائے گا کہ اس وچ ڈاکٹر کی شیطانی قوتیں کوئی اہمیت نہیں رکھتیں ورنہ ایک

عام انسان اسے شکست نہ دے سکتا اور مجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایسی صلاحیتیں بخشی ہوئی ہیں کہ تم اپنے مخصوص انداز میں کام کر کے اسے شکست دے سکتے تھے اور روحانی قوتیں تمہارے اس عظیم مقصد کی وجہ سے تمہاری پشت پر رہتیں لیکن صرف ایک عام سے مقصد کے لئے جب تم کام کرو گے تو پھر روحانی قوتیں تمہاری پشت پناہ نہ بنیں گی۔ یہ ایک اصول ہے اور اس اصول کا اطلاق ہر جگہ ہوتا ہے اس لئے میں نے تمہیں کہا ہے کہ صرف سرداور کے لئے کام کر کے تم اپنا وقت ضائع مت کرو"...... شاہ صاحب نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"شاہ صاحب۔ جو کچھ آپ جانتے ہیں میں تو نہیں جانتا اس لئے آپ کو تو مجھے حکم دینا چاہیئے تھا پھر میری کیا مجال تھی کہ میں انکار کرتا"...... عمران نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"میں ایک بوڑھا سا عام دیہاتی آدمی ہوں۔ میں تم جیسے بڑے عہدیدار کو کیسے حکم دے سکتا تھا۔ تمہارا عہدہ تو بڑے بڑے حاکموں کو کانپنے پر مجبور کر دیتا ہے"...... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شاہ صاحب۔ خدا کے لئے آپ مجھے جوتیاں مار لیا کریں میں اف تک نہیں کروں گا لیکن یہ بات نہ کیا کریں۔ اس عہدے اور اس کے اختیارات کو میں نے دانستہ کبھی اپنی ذات کے لئے استعمال نہیں کیا۔ میں اسے قوم و ملک بلکہ تمام مسلمانوں کی طرف سے

امانت سمجھتا ہوں اور میری ہمیشہ کوشش ہوتی ہے کہ امانت میں خیانت نہ ہو لیکن میں واقعی ایک کمزور انسان ہوں۔ اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ میں نے انکار کر کے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے۔ یہ آپ کی بزرگانہ شفقت اور عظمت ہے کہ آپ ناراض نہیں ہوئے لیکن اب مجھے اپنی کوتاہیوں کا احساس ہو گیا ہے اس لئے آپ مجھے اجازت دیں۔ میں آج ہی اس عظیم مقصد کے لئے اس شیطان وچ ڈاکٹر کے خلاف کام شروع کر دیتا ہوں"...... عمران نے سر جھکاتے ہوئے انتہائی عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"اللہ تعالیٰ تم پر اپنی مزید رحمت کرے عمران بیٹے۔ تم نے یہ سب کچھ کہہ کر میری عزت افزائی کی ہے ورنہ یقیناً تم اور تمہارے ساتھی جس طرح عملی انداز میں خیر کے لئے کام کرتے ہیں اور اپنے آرام و سکون کو چھوڑ کر اپنی جانیں ہتھیلیوں پر رکھ کر شر کی قوتوں سے لڑتے ہیں وہ ہمارے لئے بھی قابل رشک ہے لیکن عمران بیٹے جیسے میں نے پہلے تمہیں بتایا تھا کہ ضروری نہیں ہوتا کہ ہر شخص کو ایسی نظر ملے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ وہ کسی کو کیا بخش دیتا ہے اور کسی کو کیا۔ تمہارے نزدیک تمہارا کام صرف مجرموں سے لڑنا ہے۔ ان مجرموں سے جو کوئی فارمولا چرا لیتے ہیں یا کسی دنیاوی چیز کو نقصان پہنچانے کے در پے ہوتے ہیں چونکہ تمہاری سوچ صرف اس حد تک محدود رہتی ہے اس لئے تم ان کے خلاف پورے خلوص سے لڑتے ہو لیکن جو لوگ دنیاوی طور پر بظاہر مجرم

نظر نہیں آتے تم ان کے خلاف لڑنا وقت ضائع کرنے کے مترادف سمجھتے ہو۔ جب میں نے تمہیں اس وچ ڈاکٹر کے خلاف کام کرنے کے لئے کہا تو تمہارے ذہن میں یہی بات تھی کہ تم جو بین الاقوامی سطح کے مجرموں کے خلاف لڑتے ہو افریقہ کے ایک جاہل وچ ڈاکٹر کے خلاف لڑو۔ تمہارے نقطہ نظر سے وہ مجرم نہیں ہے اور پھر جب اس نے سرداور پر ہاتھ ڈالا تو پھر تمہیں احساس ہوا کہ وہ تو مجرم ہے اور تم اس کے خلاف لڑنے کے لئے تیار ہو گئے حالانکہ بعض جرائم ایسے ہوتے ہیں جو بظاہر جرائم ہی نہیں نظر آتے لیکن ان جرائم کے اثرات صدیوں پر محیط ہوتے ہیں اور ان کے اثرات نسلوں تک پہنچتے ہیں۔ خیر کی قوتیں ہر اس جگہ کام کرتی ہیں جہاں شر کی قوتیں کام کر رہی ہوتی ہیں۔ افریقہ کے ان قدیم علاقوں میں لاکھوں قبائلی بستے ہیں۔ ان سب تک ابھی روشنی نہیں پہنچی لیکن خیر کی قوتیں اپنے مخصوص انداز میں ان تک روشنی پہنچانے کی کوشش کرتی رہتی ہیں۔ بعض اوقات کوئی ایسی رکاوٹ سامنے آجاتی ہے کہ جسے تم جیسے آدمی دور کر سکتے ہیں تو ایسے ہی بعض موقعوں پر تمہیں اس نیک کام میں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ یہ تمہارے لئے باعث اعزاز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایسی صلاحیتیں بخشی ہیں کہ ان صلاحیتوں کی مدد سے تم خیر کی قوتوں کی مدد کر سکو اور شر کی قوتوں کا زور توڑ سکو اور یہی ان صلاحیتوں کا شکرانہ ادا کرنے کا صحیح طریقہ ہے۔ میں نے تمہیں اس وقت اس لئے مجبور نہیں کیا تھا کہ میں

نہیں چاہتا تھا کہ تم وہاں جا کر ضائع ہو جاؤ کیونکہ شر کی قوتوں کے خلاف لڑنا دنیا کا سب سے مشکل کام ہے۔ قدم قدم پر شیطان اپنے جال پھیلاتا رہتا ہے اس لئے اگر اس کے خلاف لڑنے والے کے دل ودماغ پورے خلوص کے ساتھ کام نہ کر رہے ہوں تو کسی بھی لمحے اس کے ضائع ہو جانے کا احتمال ہوتا ہے۔ اب اگر تم اس بڑے مقصد کے لئے پورے خلوص کے ساتھ کام کرنا چاہتے ہو تو ضرور کرو۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت تم پر ہو گی۔ سرداور کی فکر مت کرو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے حفظ وامان میں رکھے گا انشاء اللہ"۔ شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"شاہ صاحب۔ کیا ان قبائلی وچ ڈاکٹروں سے بھی مجھے ویسے ہی لڑنا ہو گا جیسے اب تک میں سفلی طاقتوں کے خلاف لڑتا رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"جادو چاہے افریقہ کا ہو یا کافرستان کا یا کسی اور ملک کا، شیطان کا ہر ہتھکنڈہ تاریکی اور اندھیرے کی پیداوار ہوتا ہے اور تاریکی اور اندھیرا روشنی کا مقابلہ نہیں کر سکتا لیکن تمہیں وہاں وہ سب کچھ کرنا ہو گا جو تم اپنے انداز میں کرتے رہتے ہو۔ مزید تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ حالات وواقعات تمہیں خود ہی سب کچھ بتا دیں گے"...... شاہ صاحب نے کہا۔

"شاہ صاحب مجھے احساس ہے کہ میں آپ کا انتہائی قیمتی وقت لے رہا ہوں۔ یہ آخری سوال کہ میں اپنے ساتھ اپنی ٹیم کو لے جا سکتا

ہوں یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"افریقہ اور اس کے انتہائی جاہل اور پسماندہ قبائیلیوں کی فطر
سوچ کا انداز اور افتادِ طبع کے بارے میں تم مجھ سے زیادہ بہتر جا
ہو اس لئے یہ فیصلہ تم خود کر سکتے ہو کہ تم نے کسے ساتھ لے
ہے اور کسے نہیں۔ بس یہ بات ذہن میں رکھنا کہ تمہارا یہ مشن
دنیاوی مجرم کے خلاف نہیں ہے ایک قبیلے کے پجاری اور جادوگر
خلاف ہے جس کی پشت پر شیطان اور اس کی ذریات ہر وقت مو
رہیں گی"...... شاہ صاحب نے جواب دیا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔
نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر واپس مڑا اور تیز تیز
اٹھاتا مسجد کے دروازے پر پہنچا۔ اس نے جوتے پہنے اور چند لمحوں
اس کی کار تیزی سے واپس شہر کی طرف جا رہی تھی۔

شوشو پجاری اپنی مخصوص جھونپڑی میں آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا
تھا۔ اس کے سامنے دو لکڑیاں زمین میں گڑی ہوئی تھیں۔ ان دو
لکڑیوں کے سروں پر دو انسانی کھوپڑیاں ٹنگی ہوئی تھیں اور دونوں
لکڑیوں کے درمیان ایک قبائلی نوجوان عورت لیٹی ہوئی تھی۔ اس
عورت کے جسم پر سیاہ رنگ کا کپڑا پڑا ہوا تھا۔ صرف اس کا چہرہ اور
سر کھلا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور چہرہ بگڑا ہوا سا تھا۔

"کاشامی مجھے ہر صورت میں اس آدمی کو کافرستان پہنچانا ہے۔
جلدی بندوبست کرو۔ جلدی"...... اچانک پجاری نے زمین پر لیٹی
ہوئی عورت سے چیختی ہوئی آواز میں کہا تو اس عورت کی آنکھیں
آہستہ آہستہ کھلنے لگیں۔ پجاری اس عورت کی آنکھوں میں دیکھ رہا
تھا۔ اس عورت کی آنکھیں بے نور سی لگ رہی تھیں۔ یوں محسوس
ہو رہا تھا جیسے وہ انسانی آنکھوں کی بجائے شیشے کی بنی ہوئی ہوں جن

کے آر پار دیکھا جا سکتا ہو۔

"مشامی جادو کرو شوشو۔ مشامی جادو"...... اس عورت کے منہ سے اچانک کھڑکھڑاتی سی آواز نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں دوبارہ بند ہونے لگ گئیں۔ دوسرے لمحے پجاری اٹھا اور اس نے جھونپڑی کے ایک کنارے میں لگی ہوئی ایک مشعل اٹھائی اور اسے لا کر اس نے اس عورت کے سر کے قریب اس انداز میں رکھ دیا کہ مشعل کا شعلہ اس عورت کے بالوں کو جلانے لگا۔ فضا میں چرچر کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ اس عورت کے بال دھڑا دھڑ جل رہے تھے۔ پھر اس کا سر جلنے لگا اور اس کے ساتھ ہی جھونپڑی میں انسانی گوشت جلنے کی انتہائی ناگوار سی بدبو پھیلنے لگی لیکن وہ عورت اسی طرح ساکت و جامد پڑی ہوئی تھی۔ چند لمحوں بعد پجاری نے مشعل ایک جھٹکے سے ہٹا کر ایک طرف رکھ دی۔ مشعل ہٹتے ہی اس عورت کی جلی ہوئی کھوپڑی میں سے دھواں سا نکلنے لگا اور پھر یہ دھواں فضا میں پھیلتا چلا گیا اور چند لمحوں بعد غائب ہو گیا۔ اس عورت کی جلی ہوئی کھوپڑی ویسے ہی نظر آ رہی تھی جبکہ عورت کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور پجاری کا چہرہ اس عورت کے چہرے پر جھکا ہوا تھا اور اس کی نظریں اس عورت کی آنکھوں میں اس طرح جھانک رہی تھیں جیسے وہ آنکھوں میں کوئی خاص منظر دیکھ رہا ہو۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ دیکھا مشامی کا کام۔ ہا۔ ہا۔ ہا"...... اچانک بوڑھے پجاری نے قلقاری مارتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر فتح اور کامیابی

ے تاثرات نمایاں تھے البتہ اس کی نظریں مسلسل اس عورت کی نکھوں میں گڑی ہوئی تھیں۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ اب کون روک سکتا ہے اسے۔ ہا۔ ہا۔ ہا"...... چند لموں بعد بوڑھے پجاری نے ایک بار پھر مسرت سے بھرپور انداز میں لقاری مارتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی بے حد خوش نظر آ رہا تھا۔ اچانک اس عورت کی آنکھیں ایک جھٹکے سے اس طرح بند ہو گئیں جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ہی بوڑھے پجاری کے حلق سے ایک خوفناک چیخ نکلی اور وہ اچھل کر پشت کے بل گرا ہی تھا کہ اس کا ہاتھ اس جلتی ہوئی مشعل پر پڑا اور دوسرے لمحے جھونپڑی بوڑھے پجاری کی خوفناک چیخوں سے گونج اٹھی۔ اس کے ساتھ ہی جھونپڑی میں ایک بار پھر دھواں سا بھرنے لگا۔ بوڑھا پجاری اب زمین پر کسی ذبح ہوتی ہوئی بکری کی طرح پڑا پھڑک رہا تھا کہ اچانک جھونپڑی ایک خوفناک بدروح کی لرزا دینے والی چیخ سے گونج اٹھی اور اس کے ساتھ ہی تڑپتا ہوا پجاری یکلخت ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے اس کا تکلیف کی شدت سے بگڑا ہوا چہرہ خوف کی شدت سے عجیب و غریب انداز میں بیک وقت پھیلنے اور سکڑنے لگا۔ زمین پر لیٹی ہوئی عورت کا جسم تیزی سے خود بخود دھوئیں میں تبدیل ہوتا جا رہا تھا اور پھر اچانک یہ دھواں غائب ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی لکڑیوں کے سروں پر ٹنگی ہوئی دونوں کھوپڑیوں میں سے نیلے رنگ کے شعلے سے نکلنے لگے اور دوسرے لمحے بوڑھا پجاری زمین پر

گھٹنوں کے بل گر گیا اور اس کے منہ سے عجیب و غریب لیکن انتہائی خوفناک اور مکروہ آوازیں نکلنے لگیں۔ پجاری اسی حالت میں پڑا تھا۔ اس کے منہ سے عجیب و غریب انداز کے الفاظ رک رک کر نکل رہے تھے۔ چند لمحوں بعد خوفناک آوازیں آہستہ آہستہ بند ہو گئیں۔ لکڑیوں پر ٹنگی ہوئی کھوپڑیوں سے نکلنے والے نیلے رنگ کے شعلے بجھ گئے تھے۔ دونوں کھوپڑیاں جل کر راکھ ہو چکی تھیں لیکن ان کی ہیئت ویسے ہی کھوپڑیوں جیسی ہی تھی۔ وہ راکھ بن جانے کے باوجود بکھری نہ تھیں۔ چند لمحوں بعد پجاری نے زمین سے سر اٹھایا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین رنج و ملال کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کے چہرے اور آنکھوں سے ایسے لگ رہا تھا جیسے اس کا کوئی عزیز ترین دوست اچانک ہلاک ہو گیا ہو۔ اس قدر عزیز ترین دوست کا غم اس سے برداشت ہی نہ ہو رہا ہو۔ چند لمحوں تک وہ ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا رہا پھر یکلخت اس نے اپنا دایاں ہاتھ پوری قوت سے زمین پر مارا۔

"آؤ آ جاؤ می می۔ آؤ آ جاؤ"...... پجاری نے چیختے ہوئے کہا تو جھونپڑی کا دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا آدمی اندر داخل ہوا۔ یہ بوڑھا آدمی بھی قبائلی ہی تھا لیکن اس کی آنکھوں میں زندہ انسانوں والی چمک نہ تھی بلکہ اس کی آنکھیں بے نور اور مردہ تھیں۔ وہ پجاری کے سامنے آکر رکوع کے بل جھک گیا۔

"می می حاضر ہے آقا"...... اس بوڑھے کے منہ سے عجیب

لڑکھڑاتی ہوئی آواز نکلی۔

"بیٹھو می می۔ بیٹھو"...... پجاری نے ایک بار پھر زمین پر پوری قوت سے ہاتھ مارتے ہوئے کہا تو وہ بوڑھا جس کا نام می می تھا دوزانو ہو کر مؤدبانہ انداز میں پجاری کے سامنے بیٹھ گیا۔

"تم نے دیکھ لیا می می۔ میرے ساتھ کیا ہوا ہے۔ کتنا بڑا ظلم ہوا ہے۔ کاشامی۔ مشامی سب کچھ ختم ہو گیا۔ میرے دو جادو آن کی آن میں ختم ہو گئے جن کو حاصل کرنے کے لئے میں نے عمر گزار دی تھی۔ ایک لمحے میں وہ سب کچھ فنا ہو گیا جس کا میں نے کبھی تصور بھی نہ کیا تھا۔ بولو می می بولو۔ یہ سب کس نے کیا ہے۔ کیوں کیا ہے اور میں اس سے کیسے انتقام لے سکتا ہوں۔ بولو می می۔ بولو"۔ پجاری نے وحشت بھرے انداز میں بولتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بار بار زمین پر ہاتھ مار رہا تھا۔

"پجاری شو شو۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تم کتنے بڑے خطرے میں گھر گئے ہو۔ تم جو اس سارے علاقے کے سب سے طاقتور پجاری ہو۔ تم جو شیطان کے خاص پجاری ہو، تم پر موت کے سائے منڈلانے لگ گئے ہیں۔ تم نے کافرستان والوں سے لاگوسی کی بوریوں کے عوض موت خریدی ہے شوشو پجاری۔ تم روشنی کی قوتوں کے مقابل آ گئے ہو اور اب روشنی کی قوتوں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ تمہیں راستے سے ہٹا دیا جائے"...... اچانک بوڑھے نے کھڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں کہا تو سامنے موجود پجاری کے چہرے پر

یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" تم می می۔ تم یہ سب کچھ کہہ رہے ہو۔ مجھے۔ شوشو کو۔ تم جانتے ہو کہ موت میرے نزدیک نہیں آسکتی۔ تم جانتے ہو کہ شوشو کتنا طاقتور ہے۔ تم نے یہ بات کہنے کی جرأت کیسے کی۔ میں تمہیں فنا کر دوں گا"...... پجاری نے یکلخت انتہائی غضبناک انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

" جو کچھ میں کہہ رہا ہوں شوشو پجاری وہ تمہارے فائدے کے لئے کہہ رہا ہوں۔ تم خطرے میں ہو۔ تم خطرے میں ہو۔ تم خطرے میں ہو"...... اس بوڑھے نے یکلخت ہی ایک فقرہ مسلسل چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔

" جاؤ دفع ہو جاؤ۔ جاؤ ورنہ ابھی جلا کر راکھ کر دوں گا۔ جاؤ"۔ شوشو پجاری نے اور زیادہ غضبناک انداز میں کہا تو وہ بوڑھا ایک جھٹکے سے اٹھا اور سر جھکا کر تیزی سے چلتا ہوا جھونپڑی سے باہر چلا گیا۔

" ہونہہ۔ شوشو پجاری خطرے میں ہے۔ ہونہہ۔ یہ جانتا ہی نہیں کہ شوشو کتنا طاقتور ہے۔ پوری دنیا کے وچ ڈاکٹر مل کر بھی شوشو کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ ہونہہ۔ شوشو خطرے میں ہے لیکن یہ کیوں ہو گیا۔ یہ سب کیا ہو گیا۔ اوہ۔ اوہ۔ ٹسامی بتائے گا۔ ہاں ٹسامی بتائے گا"...... شوشو پجاری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہوا میں ہاتھ چلانے شروع کر دیئے۔ ساتھ ہی وہ عجیب و غریب

الفاظ بھی دوہرا رہا تھا۔ چند لمحوں بعد ایک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی نیلے رنگ کا دھواں چھت سے نیچے آیا اور پھر وہ شوشو پجاری کے سامنے مجسم ہو گیا۔ وہ ایک نوجوان مقامی مرد تھا۔

" ٹسامی تم بتاؤ کہ یہ سب کیا ہوا ہے۔ کس نے کیا ہے۔ کیوں کیا ہے اور یہ می می مجھے کیوں کسی خطرے سے ڈرا رہا تھا۔ بتاؤ"۔ شوشو پجاری نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

" شوشو پجاری۔ تم نے کافرستانیوں کے لئے جو کام کیا ہے وہ پاکیشیا میں رہنے والی روشنی کی ایک بہت بڑی طاقت نے الٹ دیا ہے اسی لئے کاشامی، مثامی اور سب کچھ ختم ہو گیا ہے اور شوشو پجاری می می ٹھیک کہہ رہا ہے۔ روشنی کی یہ بڑی طاقت پاکیشیا کے ایک آدمی کو یہاں بھجوا رہی ہے اس کا نام عمران ہے۔ اس کے ساتھ ایک افریقی شہزادہ بھی ہے۔ اس کا نام جوزف ہے اور جوزف کے سر پر وچ ڈاکٹر ٹوساکی کا ہاتھ ہے اور وچ ڈاکٹروں کا وچ ڈاکٹر عظیم وچ ڈاکٹر جابلی بھی جوزف کو پسند کرتا ہے۔ وہ بھی اس عمران کے ساتھ آرہا ہے اور اس کے دوسرے ساتھی بھی آرہے ہیں اور وہ تمہیں ختم کرنے آرہے ہیں"...... اس مقامی آدمی نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا تو شوشو پجاری کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے کے قریب ہو گئیں۔

" کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی مجھے نقصان پہنچا سکے۔ میری طرف انگلی بھی اٹھا سکے۔ تمہیں نہیں معلوم کہ موجودہ دور میں اس دنیا کا عظیم وچ ڈاکٹر شوشو ہے۔ ٹوساکی مر چکا ہے اور

جالی بھی۔ سب مر چکے ہیں۔ اب عظیم وچ ڈاکٹر شوشو ہے۔ وہی شوشو جو پوری دنیا کے انسانوں سے زیادہ طاقتور ہے۔ بولو یہ تم کیا کہہ رہے ہو"...... شوشو پجاری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو وچ ڈاکٹر شوشو لیکن جو لوگ تمہارے مقابلے پر آرہے ہیں وہ انتہائی خطرناک حد تک عقلمند اور تیز ہیں اس لئے کسی خوش فہمی میں نہ رہنا اور پوری قوت سے ان کا مقابلہ کرنا۔ میں جا رہا ہوں۔ میں جا رہا ہوں"...... اس مقامی آدمی نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک بار پھر دھوئیں میں تبدیل ہوا اور اس کے ساتھ ہی چھت کی طرف جا کر غائب ہو گیا۔

"اوہ۔ اگر ٹسامی نے یہ سب کچھ کہا ہے تو پھر مجھے سوچنا پڑے گا۔ مجھے کیٹو کی روح سے بات کرنا ہو گی"...... شوشو پجاری نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے جھونپڑی کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ناجریا کے دارالحکومت گاگوس کے ایک ہوٹل کے کمرے میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ ایئرپورٹ سے وہ سیدھے اس ہوٹل میں پہنچے تھے اور پھر اپنے اپنے کمروں میں غسل کرنے اور لباس تبدیل کرنے کے بعد وہ عمران کے کمرے میں پہنچ گئے تھے۔ عمران کے ساتھیوں میں جوزف اور جوانا کے علاوہ صفدر اور کیپٹن شکیل تھے جبکہ جوزف اس وقت کمرے میں موجود نہیں تھا البتہ جوانا وہاں موجود تھا۔ عمران نے کافی کا آرڈر دے دیا تھا اور اس وقت وہ کافی پینے میں مصروف تھے۔

"عمران صاحب اس قدر دور دراز علاقے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کیا مشن ہو سکتا ہے"...... صفدر نے کافی پیتے ہوئے پوچھا۔ انہیں واقعی یہ علم نہ تھا کہ وہ کس مشن پر یہاں آئے ہیں کیونکہ چیف نے جولیا کے ذریعے انہیں صرف اتنا بتایا تھا کہ انہوں

نے عمران کی سرکردگی میں ناجریا ایک اہم مشن پر جانا ہے۔ اگر ایئرپورٹ پر جب صفدر اور کیپٹن شکیل کو تنویر اور جولیا نظر نہ آئے تو انہوں نے حیرت کا اظہار کیا تھا لیکن عمران نے یہ کہہ کر بات ختم کر دی تھی کہ چیف نے اجازت نہیں دی اور پھر سارے راستے عمران اپنی عادت کے مطابق سیٹ سے سر ٹکائے سویا رہا تھا اس لئے راستے میں بھی وہ مشن کے بارے میں اس سے کچھ نہ پوچھ سکے تھے۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مشن۔ کیا مطلب "...... عمران نے اس طرح چونک کر پوچھا جیسے وہ زندگی میں پہلی بار اس سروس کا نام سن رہا ہو۔

" تو کیا کوئی پرائیویٹ مشن ہے "...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ جانتا تھا کہ اب اگر اس نے براہ راست پوچھنا شروع کیا تو عمران نے اسے زچ کر دینا ہے اس لئے اس نے دوسرے انداز میں بات کی تھی۔

" پرائیویٹ سکول اور پرائیویٹ ہسپتال وغیرہ تو سنے تھے لیکن یہ پرائیویٹ مشن کیا ہوتا ہے "...... عمران نے جواب دیا۔ بھلا وہ کہاں اتنی آسانی سے قابو میں آنے والا تھا۔

" تو ہم یہاں تفریح کرنے آئے ہیں "...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تفریح اور اس حبس زدہ علاقے میں اور یہاں ناجریا میں۔ تفریح کا مطلب جانتے ہو یا پھر سمجھانا پڑے گا "...... عمران نے جواب دیا۔

" کیوں خواہ مخواہ بور کر رہے ہو صفدر۔ جب یہاں آئے ہیں تو مشن بھی سامنے آ ہی جائے گا "...... کیپٹن شکیل نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا تو صفدر نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے وہ کیپٹن شکیل کی بات سے متفق ہو گیا ہو۔

" واہ۔ اسے کہتے ہیں دانشوری کہ جو بات سمجھ میں نہ آئے اس پر سوچنا ہی بند کر دیا "...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

" عمران صاحب جوزف اب تک نہیں آیا۔ کیا آپ نے اسے کسی کام بھیجا ہے "...... کیپٹن شکیل نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

" ظاہر ہے یہ افریقہ ہے اور ناجریا کو افریقہ کا حسن بھی کہا جاتا ہے اور جوزف افریقہ کا پرنس ہے۔ اب بھلا پرنس اپنی مملکت میں پہنچنے کے بعد کمرے میں بند ہو کر کافی تو نہیں پی سکتا "...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ اس بار افریقہ کے قدیم جنگلات میں کوئی مشن پیش آگیا ہے۔ کیا وہاں کوئی نایاب دھات دریافت ہوئی ہے "...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" مطلب ہے تم نے سوچنا شروع کر دیا ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" پھر آپ بتا دیں کہ جوزف واقعی کہاں گیا ہے تاکہ مجھے سوچنا نہ پڑے "...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے

اختیار ہنس پڑا۔

"تم واقعی دانشور ہو کیپٹن شکیل اور شاید دنیا کے پہلے اور آخری دانشور ہو جو سوچنے کے ساتھ ساتھ ایکشن میں بھی تیز ہو ورنہ دانشور بے چارے تو بس صرف سوچ ہی سکتے ہیں۔ تمہاری طرح پاور ایجنٹ نہیں بن سکتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ ٹال رہے ہیں۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے"۔ کیپٹن شکیل نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ارے ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ وہ کسی وچ ڈاکٹر کا انتظام کرنے گیا ہو گا تاکہ ہم اطمینان سے افریقہ کے قدیم جنگلات کی سیر کر سکیں"...... عمران نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ افریقہ کے قدیم جنگلات کی سیر۔ اوہ۔ کیا کوئی پراسرار مشن ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اور یہ مشن بہرحال دنیاوی نہیں ہو سکتا"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا تو صفدر کے ساتھ ساتھ عمران بھی چونک پڑا۔

"یہ اندازہ تم نے کیسے لگا لیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"افریقہ کے قدیم جنگلات کا ذکر، جوزف کے کسی وچ ڈاکٹر کی تلاش اور پھر اس بار مشن پر جولیا اور تنویر کے ساتھ نہ ہونے سے یہی اندازہ لگایا جا سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"جولیا اور تنویر کے ساتھ نہ ہونے سے اندازہ۔ کیا مطلب"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی کیپٹن شکیل کی یہ بات سمجھ میں نہ آئی تھی۔

"جولیا سفید فام خاتون ہے جبکہ تنویر ذہنی طور پر ماورائی معاملات پر یقین ہی نہیں رکھتا اور افریقہ کے قدیم جنگلات میں رہنے والے قبائلی سفید فاموں کو قطعاً پسند نہیں کرتے"...... کیپٹن شکیل نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور جوزف اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک قبائلی نوجوان تھا جو جسمانی لحاظ سے خاصا مضبوط آدمی نظر آ رہا تھا لیکن اس کے جسم پر جینز اور پھولدار شرٹ تھی۔

"باس اس کا نام بوگا ہے اور اس کا تعلق کیٹی قبیلے سے ہے"۔ جوزف نے اس آدمی کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"کیا اس سے بنیادی بات چیت ہو گئی ہے"...... عمران نے ان دونوں کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ بوگا کیٹی قبیلے کے ایک سردار کا بیٹا ہے۔ اس کے چچا نے اس کے باپ کو ہلاک کر کے سرداری پر قبضہ کر لیا۔ وہ تو اسے بھی ہلاک کر دیتا لیکن کیٹی قبیلے کا پجاری رگوما نے اسے بچا لیا اور چونکہ یہ وہاں اب سردار کا بیٹا نہ رہا تھا اس لئے یہ ناجریا آ گیا اور یہاں ایک مل میں مزدوری کرنے لگا۔ پھر اس نے ایک سیاحتی کمپنی میں

ملازمت کر لی۔ اب یہ بہترین ڈرائیور بھی ہے اور ان سارے
علاقوں کا گائیڈ بھی، اور باس کیٹی قبیلے کی سرحد سلاکا قبیلے سے ملتی ہے
اور یہ سلاکا قبیلے میں بھی آتا جاتا رہتا ہے اور وچ ڈاکٹر شوشو سے بھی
اچھی طرح واقف ہے"...... جوزف نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا
جبکہ بوگا خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"کیا یہ وچ ڈاکٹر شوشو کے خلاف ہمارے ساتھ کام کرے گا"۔
عمران نے پوچھا۔

"یس باس۔ میں نے بات کر لی ہے۔ وہاں پورے قبیلے میں یہ
بات مشہور ہے کہ اس کے والد نے وچ ڈاکٹر شوشو کے کسی حکم کی
خلاف ورزی کی تھی اس لئے وچ ڈاکٹر شوشو نے اس کے والد کی روح
اپنے قبضے میں کر کے اسے ہلاک کر دیا اور اب بھی اس کے والد کی
روح وچ ڈاکٹر شوشو کے قبضے میں ہے اور یہ اپنے والد کی روح کو اس
وچ ڈاکٹر شوشو کے قبضے سے ہر صورت میں آزاد کرانا چاہتا ہے لیکن
اس کا کہنا ہے کہ وہ براہ راست وچ ڈاکٹر شوشو کے خلاف کوئی
کارروائی نہیں کر سکتا بلکہ صرف رہنمائی کر سکتا ہے"...... جوزف
نے کہا۔

"ہمیں صرف رہنمائی کی ہی ضرورت ہے"...... عمران نے کہا اور
پھر اس نے براہ راست بوگا سے بات چیت شروع کر دی۔ جب
عمران کو اطمینان ہو گیا کہ بوگا واقعی ان کے کام کا آدمی ثابت ہو گا تو
اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

۔ ٹھیک ہے۔ اس علاقے میں جانے کے تمام انتظامات بوگا سے
مل کر طے کر لو"...... عمران نے جوزف سے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے بوگا کو
ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور بوگا سلام کر کے مڑا اور جوزف کے ساتھ
کمرے سے باہر چلا گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کیپٹن شکیل کا اندازہ سو فیصد درست رہا
ہے عمران صاحب"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو مجھے اس سے خوف آتا ہے۔ بہرحال اب چونکہ
آئندہ معاملات انتہائی خطرناک صورت اختیار کر جائیں گے اس لئے
تفصیل سن لو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے
سردار کے ساتھ ہونے والی ساری کارروائی کے علاوہ سید چراغ شاہ
صاحب سے ہونے والی تمام گفتگو بھی دوہرا دی۔ صفدر اور کیپٹن
شکیل دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"چونکہ اس پجاری یا وچ ڈاکٹر شوشو نے سردار پر ہاتھ ڈالا تھا اس
لئے چیف نے اس کے خاتمے کا حکم دیا ہے جبکہ سید چراغ شاہ صاحب
نے اس لئے مجھے اس وچ ڈاکٹر شوشو کے خاتمے کے لئے حکم دیا ہے کہ
وہ خیر کی قوتوں کی راہ میں رکاوٹ بنتا جا رہا ہے اور اس وقت یوں
سمجھو کہ میں دو مشنوں پر کام کر رہا ہوں۔ ایک مشن کے لئے تو مجھے
موٹا سا چیک مل جائے گا لیکن دوسرے مشن میں ظاہر ہے صرف
دعائیں ہی مل سکتی ہیں"...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن

شکیل دونوں ہنس پڑے۔

"عمران صاحب آپ خوش قسمت ہیں کہ شاہ صاحب آپ ک
حق میں دعا کریں۔ ایسی دعا تو پوری دنیا کی دولت دے کر بھی نہ
ملا کرتی"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ چونکہ مجھے معلوم تھا کہ
دونوں کو دعاؤں کی باقی ساتھیوں کی نسبت زیادہ ضرورت ہے ا
لئے میں تم دونوں کو ساتھ لے آیا ہوں"...... عمران نے کہا
صفدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا اور کیپٹن شکیل کی آنکھوں م
بھی مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

"گو آپ نے طنزیہ لہجے میں بات کی ہے لیکن حقیقتاً میں آپ
مشکور ہوں کہ آپ نے اس عظیم مشن میں مجھے اپنے ساتھ شامل کی
ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ سوچ لو کہ وچ ڈاکٹر شوشو مثالی روحوں کا عامل ہے اگر ا
نے ہم سب کی مثالی روحیں قبضے میں کر لیں تو پھر پاکیشیا سیکر
سروس کے مقابل روحانی سیکرٹ سروس قائم ہو جائے گی"۔ عمر
نے کہا تو صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"عمران صاحب آپ نے اس سلسلے میں کیا پلان بنایا ہے۔ ک
آپ اس کے قبیلے میں جا کر اس وچ ڈاکٹر کو گولی مار دیں گے"۔
کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اگر یہ کام اسی طرح ہوتا تو کیا شاہ صاحب یا تمہارا چیف یہ ک

نہ کر سکتا تھا۔ ہم نے وچ ڈاکٹر کو اس انداز میں شکست دینی ہے کہ
اس سارے علاقے کے قبائلیوں پر چھایا ہوا اس کا خوف ختم ہو سکے۔
تم نے دیکھا نہیں کہ بوگا اس کا نام لیتے ہوئے بھی ڈرتا ہے حالانکہ
بوگا چاہتا تو ہم سے زیادہ آسانی سے اس وچ ڈاکٹر کو ہلاک کر دیتا"۔
عمران نے کہا۔

"تو پھر یہ مشن کیسے مکمل ہو گا۔ کیا آپ اس سے جادو کا مقابلہ
کریں گے"...... صفدر نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جادو کرنے والا کافر ہو جاتا ہے اس لئے میں کیسے جادو کر سکتا
ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر آپ آخر کیا کریں گے"...... صفدر نے زچ ہو کر کہا۔

"تم دونوں کو وچ ڈاکٹر کا شاگرد بنا دوں گا۔ اس طرح جوزف کو
ساتھی مل جائیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا
اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہماری سمجھ میں تو واقعی کچھ نہیں آ رہا اس لئے آپ خود ہی
بتائیں کہ آپ کا کیا پروگرام ہے"...... صفدر نے چند لمحے سوچنے کے
بعد ایسے لہجے میں کہا جیسے اس نے شکست تسلیم کر لی ہو۔

"تمہارا کیا خیال ہے کیپٹن شکیل"...... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ آپ کسی دوسرے وچ ڈاکٹر کو
اس شوشو کے مقابل لے آئیں گے اور پھر اس سے اسے شکست دلا

دیں گے"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ۔ ویری گڈ آئیڈیا۔ واقعی تم عمران سے کسی طرح بھی کم نہیں ہو"...... صفدر نے تحسین آمیز لہجے میں کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

" لیکن دوسرا وچ ڈاکٹر کیسے شوشو کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ وہاں تو اس سے سب اس طرح ڈرتے ہیں جیسے موت سے آدمی ڈرتا ہے اور پھر ایسا وچ ڈاکٹر کہاں سے ملے گا جو شوشو سے زیادہ طاقتور ہو اور اگر ایسا ہو بھی جائے تب بھی اصل مسئلہ تو بہرحال وہیں رہ جائے گا کہ پھر وہ وچ ڈاکٹر خیر کی قوتوں کی راہ میں رکاوٹ بن جائے گا"۔ عمران نے جواب دیا تو صفدر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" آپ کی بات بھی درست ہے۔ تو پھر کیا آپ کسی روحانی شخصیت کے ذریعے اسے شکست دیں گے"...... صفدر نے کہا۔

" اگر یہ کام کرنا ہوتا تو شاہ صاحب ہمیں یہاں کیوں بھجواتے۔ ہم سے زیادہ انہیں ایسی شخصیات کا علم ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اب ایسی صورت میں سوائے انتظار کے اور کیا کیا جا سکتا ہے"...... صفدر نے ایک بار پھر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" عمران صاحب یہ وچ ڈاکٹر شوشو بقول آپ کے مثالی روحوں کا

عامل ہے۔ اس کی کیا تفصیل ہے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

" وہ کسی پراسرار اور قدیم جادو کی مدد سے ہر انسان کے ساتھ موجود جسم لطیف یا ہمزاد جسے مثالی روح بھی کہا جاتا ہے، کو قابو میں کرتا ہے اور پھر اس کی مدد سے وہ جو چاہتا ہے کام لیتا ہے۔ مجھے بھی شاہ صاحب نے صرف اتنا ہی بتایا ہے۔ مزید تفصیل نہیں بتائی۔ بہرحال یہ شیطان کا پجاری ہے اس لئے ظاہر ہے ان سے وہ کوئی غلط کام ہی لیتا ہو گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازے پر ایک بار پھر دستک ہوئی۔

" یس کم ان"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور جوزف اندر داخل ہوا۔

" کیا ہوا"...... عمران نے جوزف سے پوچھا۔

" تمام انتظامات مکمل ہو گئے ہیں باس۔ ہم یہاں سے جیپ پر اساوان جائیں گے اور پھر وہاں سے گھوڑوں پر سوار ہو کر کیٹی قبیلے پہنچ جائیں گے اور بوگا کے مہمان ہوں گے۔ تمام انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ ہم کل صبح یہاں سے روانہ ہو جائیں گے"...... جوزف نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے ٹھیک ہے لیکن یہ بتاؤ کہ ہم وہاں جا کر کیا کریں گے"۔ عمران نے معنی خیز نظروں سے صفدر اور کیپٹن شکیل کی طرف

دیکھتے ہوئے کہا۔

" اس شیطان وچ ڈاکٹر کی گردن مروڑیں گے اور کیا کریں گے باس "...... جوزف نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

" لیکن وہ شیطان کا پجاری ہے۔ اس نے لامحالہ اپنے گرد شیطانی حصار قائم کر رکھے ہوں گے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" باس آپ فکر مت کریں میں اس سے نمٹ لوں گا "۔ جوزف نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کس طرح۔ کچھ مجھے بھی تو پتہ چلے "...... عمران نے کہا۔

" یہ تو مجھے بھی نہیں معلوم۔ آپ باس ہیں آپ کو معلوم ہو گا "...... جوزف نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ صفدر اور کیپٹن شکیل بھی اس کی معصومیت پر بے اختیار ہنس پڑے اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سوائے عمران کے باقی سب بے اختیار چونک پڑے لیکن عمران نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس۔ علی عمران بول رہا ہوں "...... عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا کیونکہ یہاں کمرے بھی ان کے اصل ناموں سے ہی بک کرائے گئے تھے۔

" گوزمی بول رہا ہوں عمران صاحب "...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو عمران نے مسکراتے ہوئے لاؤڈر کا بٹن

آن کر دیا۔

" ہاں۔ کیا رپورٹ ہے "...... عمران نے پوچھا۔

" عمران صاحب انتہائی جدوجہد کے بعد جلنگو کے علاقے میں ایک بوڑھے وچ ڈاکٹر کا پتہ چلا ہے جو پہلے ڈکالا میں رہتا تھا اور پھر وہاں سے یہاں منتقل ہو گیا۔ اس کا تعلق سلاگا قبیلے سے ہی ہے "۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کیا نام ہے اس کا "...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" اس کا نام وگوجا ہے اور بے حد بوڑھا ہے لیکن جسمانی طور پر خاصا صحت مند ہے "...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" اس سے ملاقات ہو سکتی ہے۔ کیا وہ یہاں دارالحکومت میں آ سکتا ہے "...... عمران نے کہا۔

" جی نہیں۔ ملاقات وہیں ہو سکتی ہے جہاں وہ رہتا ہے البتہ مجھے بتایا گیا ہے کہ اگر اسے خاصی تعداد میں لاگوسی دی جائے تو وہ آپ کا کام کر سکتا ہے "...... دوسری طرف سے بولنے والے گوزمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ علاقہ دارالحکومت سے کتنے فاصلے پر ہے "...... عمران نے پوچھا۔

" دارالحکومت سے تقریباً پانچ سو کلومیٹر دور شمال کی طرف ایک پسماندہ سا علاقہ ہے۔ چھوٹا سا شہر ہے اور یہ وچ ڈاکٹر وہاں مشہور ہے۔ غریب لوگ اس کے پاس اپنے کاموں کے لئے جاتے رہتے

ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے ٹھیک ہے میں اس سے مل لوں گا۔ بے حد شکریہ"
عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ بھئی سیر بھی کر لیں گے اور اس وچ ڈاکٹر سے گپ شپ بھی ہو جائے گی"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

وچ ڈاکٹر شوشو گھنے جنگل میں ایک درخت کے نیچے گھاس پر آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے سامنے زمین پر رکھے ہوئے تھے اور اس کا سیاہ چہرہ تقریباً بگڑا ہوا سا نظر آ رہا تھا۔ اس کے ارد گرد دور دور تک درختوں کے درمیان سیاہ رنگ کا دھواں سا اس طرح چکراتا پھر رہا تھا جیسے دھواں درختوں کے تنوں سے نکل رہا ہو۔ پھر اس دھوئیں میں سے اچانک عجیب و غریب شور کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ ایسا شور جیسے دور کہیں ویران علاقے میں کچھ لوگ مل کر کوئی المیہ گیت گا رہے ہوں۔ شور آہستہ آہستہ بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ پھر اچانک اس دھوئیں میں عورتوں، مردوں، بچوں اور بوڑھوں کے جسم نمودار ہونے شروع ہو گئے۔ یہ سب مقامی اور قبائلی لوگ تھے۔ وہ وچ ڈاکٹر شوشو کے سامنے مؤدبانہ انداز میں قطاریں باندھ کر بیٹھتے چلے جا رہے تھے۔

ایک قطار کے بعد دوسری قطار اور دوسری قطار کے بعد تیسری قطار، ان سب کے چہرے سپاٹ تھے۔ ان سب کی آنکھیں بے نور سی تھیں اور وہ خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر آہستہ آہستہ دھواں اور شور ختم ہو گیا اور شوشو کے سامنے جہاں تک نظر جاتی تھی قبائلی مرد، عورتیں اور بچوں کی قطاریں نظر آ رہی تھیں۔ پھر سب سے آگے والی قطار میں سے ایک بوڑھا اٹھا اور وچ ڈاکٹر شوشو کی طرف بڑھنے لگا۔

"ٹوگا حاضر ہے مقدس پجاری"...... اس بوڑھے کے حلق سے آواز نکلی تو شوشو پجاری نے آنکھیں کھول دیں اور زمین پر رکھے ہوئے ہاتھ اٹھا کر اپنے گھٹنوں پر رکھ لئے۔ اس کی آنکھیں خون کبوتر سے بھی زیادہ سرخ نظر آ رہی تھیں۔

"تم اپنے لشکر سمیت آ گئے ٹوگا"...... شوشو پجاری نے اپنی مخصوص چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

"ہاں مقدس پجاری۔ ٹوگا اپنے لشکر سمیت حاضر ہے"...... اس بوڑھے نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا تو شوشو پجاری نے نظریں اٹھا کر سامنے موجود افراد کو دیکھا اور اس کے چہرے پر ہلکی سی فاتحانہ مسکراہٹ رینگ گئی۔

"سنو ٹوگا۔ اپنے لشکر کو لے کر پوری دنیا میں پھیل جاؤ۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ روشنی کی طاقتوں نے میرے خاتمے کے لئے پاکیشیا سے کسی وچ ڈاکٹر جس کا نام عمران ہے، کو بھیجا ہے۔ اس عمران کو تلاش کرو۔ بولو کیسے تلاش کرو گے"...... شوشو پجاری نے کہا۔

"ہم دنیا میں جتنے بھی لوگ عمران نامی ہیں ان سب کے ذہنوں میں جھانکیں گے اور جو تمہارے خلاف ہو گا اسے پہچان لیں گے"...... ٹوگا نے جواب دیا۔

"ہاں۔ ٹوگا اور اس کا لشکر یہ کام کر سکتا ہے۔ تم اسے پہچانو اور پھر مجھے اس کی شکل دکھاؤ اور مجھے بتاؤ کہ وہ میرے خلاف کیا کرتا پھر رہا ہے۔ اس کے کتنے ساتھی ہیں اور وہ کیا سوچ رہا ہے اور یہ بھی بتاؤ کہ اس کے اندر روشنی کی کتنی طاقت ہے اور اس کے ساتھیوں کے اندر کتنی طاقت ہے اور وہ کتنا طاقتور وچ ڈاکٹر ہے۔ ساری تفصیل مجھے بتاؤ۔ جاؤ میں تمہارا انتظار کروں گا"...... شوشو پجاری نے ہاتھ اٹھا کر ہوا میں جھٹکتے ہوئے کہا تو ٹوگا اور سامنے بیٹھے ہوئے سارے لوگ ایک بار پھر سیاہ رنگ کے دھوئیں میں تبدیل ہو گئے اور ایک بار پھر ہر طرف درختوں کے درمیان پراسرار سیاہ دھواں نظر آنے لگا لیکن پھر چند لمحوں بعد ہی دھواں غائب ہو گیا تو شوشو پجاری نے ایک بار پھر آنکھیں بند کیں اور پہلے کی طرح دونوں ہاتھ زمین پر رکھ دیئے۔ پھر تھوڑی ہی دیر گذری ہو گی کہ اچانک گھاس میں سرسراہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی ایک مقامی عورت یکلخت ایک جھاڑی سے نکل کر اس طرح کھڑی ہو گئی جیسے وہ پہلے سے اس جھاڑی کے اندر چھپی بیٹھی تھی۔

"سومی حاضر ہے"...... اس عورت نے کہا تو شوشو پجاری نے آنکھیں کھولیں اور دونوں ہاتھ زمین سے اٹھا لیئے۔

"آگے آؤ سومی"...... شوشو پجاری نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا تو وہ عورت اس طرح آگے بڑھنے لگی جیسے وہ اڑتی ہوئی آگے بڑھ رہی ہو اور پھر وہ شوشو پجاری کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی۔

"حکم دو شوشو"...... سومی نے کہا۔

"میرے خلاف روشنی کی طاقتوں نے کام شروع کر دیا ہے اور وہ کسی وچ ڈاکٹر عمران کو یہاں بھیج رہی ہیں جو مجھے مارنے کے لئے آ رہا ہے۔ میں نے ٹوگا اور اس کے لشکر کو کہا ہے کہ وہ میرے دشمن کو پہچان کر میرے سامنے لے آئے تاکہ میں اس کا خاتمہ کر دوں لیکن تم مجھے بتاؤ کہ میں اس کا خاتمہ کیسے کر سکتا ہوں۔ کیا مجھے کوئی خاص عمل کرنا ہو گا"...... شوشو پجاری نے کہا۔

"شوشو۔ روشنی کی طاقتوں نے تمہارے خلاف جس آدمی کو کام کرنے کے لئے بھیجا ہے وہ ذہنی طور پر انتہائی تیز ہے۔ اس کا ساتھی جوزف افریقی وچ ڈاکٹر ہانی کا روحانی بیٹا ہے۔ اس کا سایہ جوزف پر ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ وچ ڈاکٹر ہانی زرتاشی معبد کا سب سے بڑا پجاری ہے اور یہ دونوں اور ان کے ساتھی مل کر تمہیں اس انداز میں شکست دینا چاہتے ہیں کہ پورے افریقہ پر چھائی ہوئی تمہاری دہشت ختم ہو جائے۔ تم چاہے جو بھی عمل کرو تم روشنی پر قابو نہیں پا سکتے البتہ صرف ایک طریقہ ایسا ہے جس سے تم انہیں نہ صرف شکست دے سکتے ہو بلکہ ان کا خاتمہ بھی آسانی سے کر سکتے ہو اور وہ طریقہ یہ ہے کہ جب وہ سوئے ہوئے ہوں تو تم تراشولا کے ذریعے ان کی نیند

طویل کر دو اور پھر قبائلیوں کی مدد سے انہیں اٹھوا کر بوکا ڈوگا کے معبد میں پہنچا دو۔ وہاں پہنچ کر وہ بے بس ہو جائیں گے اور روشنی کی طاقتیں بھی ان کی مدد نہ کر سکیں گی۔ وہاں تم ان پر جمبونا جادو کر کے ان کو اپنے قابو میں کر لو لیکن اس کے بعد تم نے ان پر براہ راست کوئی وار نہیں کرنا بلکہ انہیں ٹینو میں ڈال دینا۔ وہ وہاں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر خود ہی ہلاک ہو جائیں گے لیکن یہ سن لو کہ اگر وہ ٹینو سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے تو پھر وہ تمہارے قابو میں نہیں رہیں گے اس لئے ٹینو کے گرد تم نے مویلا کے تین حصار قائم کر دینے ہیں"...... اس عورت نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"میرا تو خیال تھا کہ میں ان کی روحوں کو قابو میں کر لیتا اور پھر انہیں عبرتناک موت مارتا"...... شوشو پجاری نے کہا۔

"نہیں۔ انہیں روشنی کی طاقتوں نے بھیجا ہے اس لئے تم ان کی روحوں پر قابو نہ پا سکو گے بلکہ الٹا وہ تم پر قابو پا لیں گے اس لئے جس طرح میں نے کہا ہے ویسے کرو"...... اس عورت نے جواب دیا۔

"میں چاہتا ہوں کہ تمام قبیلوں کے پجاریوں اور سرداروں کو اکٹھا کر کے ان سب کے سامنے ان کا خاتمہ کروں۔ اس طرح میرا رعب اور بڑھ جائے گا۔ اس کا کوئی طریقہ بتاؤ"...... شوشو پجاری نے کہا۔

"تو پھر تم انہیں ٹینو کی بجائے سوانکے میں پہنچاؤ اور ان پر کالے

چیونٹے چھوڑ دو۔ سوانگے کے گرد بھی مویلا کے تین حصار قائم کر دو اور ان حصاروں کے پیچھے تمام پجاریوں اور سرداروں کو بٹھا دینا۔ وہ اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھ لیں گے لیکن سن لو کہ تم نے خود کسی اونچی جگہ پر بیٹھنا ہے۔ تمہارے پیر اس وقت زمین سے نہ لگیں جب تک یہ ہلاک نہ ہو جائیں ورنہ وہ نکل جائیں گے"...... اس عورت نے جیسے سوچی کہا گیا تھا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یہ ٹھیک ہے تم جاؤ"...... شوشو پجاری نے خوش ہو کر کہا تو اس عورت نے چیخ ماری اور دوسرے لمحے وہ ایک جھاڑی کے اندر سمٹتی چلی گئی اور چند لمحوں بعد وہ جھاڑی کے اندر غائب ہو گئی۔ اسی لمحے سامنے موجود ایک درخت کے تنے سے سیاہ رنگ کا دھواں نکلنے لگا اور شوشو پجاری نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ دھواں شوشو پجاری کے سامنے چند لمحوں تک لہراتا رہا پھر مجسم ہو گیا۔ یہ بوڑھا ٹوگا تھا۔

"ٹوگا حاضر ہے مقدس پجاری"...... ٹوگا نے کہا۔

"تم نے حکم کی تعمیل کی ہے ٹوگا"...... شوشو پجاری نے کہا۔

"ہاں مقدس پجاری۔ ٹوگا کامیاب لوٹا ہے"...... ٹوگا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا بتاؤ کیا معلوم کر کے آئے ہو"...... شوشو پجاری نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"مقدس پجاری عمران ناجریا کے سب سے بڑے شہر میں پہنچ گیا

ہے۔ اس کے ساتھ ایک افریقی، ایک ایکریمی اور دو پاکیشیائی آدمی ہیں۔ افریقی کا نام جوزف ہے۔ ایکریمی کا نام جوانا ہے جبکہ اس کے پاکیشیائی ساتھیوں کے نام صفدر اور کیپٹن شکیل ہیں اور یہ بڑے شہر کی ایک بڑی سی سرائے میں ٹھہرے ہوئے ہیں اور یہ کھیٹی قبیلے کے پہلے سردار کے بیٹے بوگا کو ساتھ لے کر کھیٹی قبیلے کے پجاری باٹھو کے پاس پہنچیں گے اور باٹھو کے ساتھ مل کر تمہارے خلاف کام کریں گے۔ اس کے علاوہ یہ لوگ تمہارے استاد گوجا کے پاس جلنگو بھی جائیں گے جسے تم نے یہاں سے نکال دیا تھا۔ وہ بھی انہیں تم پر قابو پانے کے طریقے بتائے گا"...... بوڑھے ٹوگا نے کہا تو شوشو پجاری کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ۔ ان کی شکلیں دکھاؤ مجھے۔ ابھی اور اسی وقت"...... شوشو پجاری نے کہا تو ٹوگا نے اپنا ہاتھ ہوا میں لہرایا تو سامنے فضا میں جیسے ایک پردہ سا تن گیا اور اس پر پانچ چہرے نظر آنے لگ گئے۔

"یہ دائیں طرف والا عمران ہے۔ اس کے ساتھ جوزف، اس کے ساتھ جوانا، اس کے ساتھ صفدر اور اس کے ساتھ کیپٹن شکیل ہے۔ اصل آدمی یہی عمران ہے باقی اس کے ساتھی ہیں"...... ٹوگا نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں نے انہیں دیکھ لیا ہے۔ تم اب جاؤ میں خود ہی ان سے نمٹ لوں گا"...... شوشو پجاری نے کہا تو ٹوگا نے ایک بار پھر ہاتھ لہرایا تو فضا میں تنا ہوا پردہ غائب ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی ٹوگا بھی دوبارہ سیاہ دھوئیں میں تبدیل ہو کر درخت کے تنے میں جا

کر غائب ہو گیا تو شوشو پجاری نے آنکھیں بند کیں اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے سامنے زمین پر رکھ لئے۔

" میرے استاد دگوجا میں تمہارا شاگرد شوشو تم سے مخاطب ہوں"...... شوشو پجاری نے یکلخت اپنے مخصوص چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔

" تم شوشو۔ تم کیوں مجھ سے مخاطب ہوئے ہو۔ بولو"۔ اچانک ایک اونچی آواز فضا میں پھیلتی ہوئی سنائی دی۔

" میرے دشمن جو پاکیشیائی ہیں تمہارے پاس آ رہے ہیں تاکہ وہ تم سے میرے بارے میں معلومات حاصل کریں۔ یہ سن لو کہ اگر تم نے ان کی مدد کی تو پھر تم وہاں چین سے نہ رہ سکو گے۔ میں تمہیں ٹنگو مار کی سزا دوں گا اور تم جانتے ہو کہ ٹنگو مار کی سزا کیا ہوتی ہے"...... شوشو پجاری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" تمہارے دشمن اور میرے پاس۔ کون ہیں تمہارے دشمن اور وہ میرے پاس کیوں آئیں گے"...... فضا میں پھیلتی ہوئی آواز نے کہا۔

" انہیں روشنی کی طاقتوں نے میرے خلاف بھیجا ہے۔ ان کے سردار کا نام عمران ہے۔ ان کا ایک افریقی ساتھی ہے جس کا نام جوزف ہے۔ ایک ایکریمی ساتھی ہے جس کا نام جوانا ہے اور دو پاکیشیائی ہیں"...... شوشو پجاری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" لیکن وہ میرے پاس کیوں آ رہے ہیں۔ میں نے تو تمہارا کچھ

نہیں بگاڑا۔ یہ ٹھیک ہے کہ تم میرے شاگرد رہے ہو لیکن اب تم اتنے بڑے وچ ڈاکٹر بن چکے ہو کہ اب تمہارے مقابلے پر کوئی نہیں آسکتا اس لئے تم بے فکر رہو۔ میں ان کی مدد نہیں کروں گا"۔ اسی آواز نے کہا۔

" تم نے انہیں میرے بارے میں تفصیل نہیں بتانی ورنہ میں چاہوں تو ایک لمحے میں تمہیں ٹنگو مار کی سزا دے سکتا ہوں۔ بس میں نے یہی کہنا تھا"...... شوشو پجاری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں کھولیں، ہاتھ اٹھائے اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھ فضا میں لہرانے شروع کر دیئے۔ کافی دیر تک وہ اسی انداز میں ہوا میں ہاتھ لہراتا رہا۔ پھر اس نے ایک بار پھر دونوں ہاتھ اپنے سامنے زمین پر رکھے اور پھر اٹھا کر وہ اطمینان سے بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے سامنے والے درخت کے پیچھے سے ایک مقامی نوجوان نکلا اور تیزی سے شوشو پجاری کی طرف بڑھا۔

" مہوگا حاضر ہے مقدس پجاری"...... آنے والے نوجوان نے کہا۔

" میرے دشمن جن کی تعداد پانچ ہے ناجریا کے بڑے شہر کی بڑی سرائے میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ ٹوگا تمہیں ان کے چہرے دکھا دے گا اور نشاندہی بھی کر دے گا۔ وہ جب سو جائیں تو تم نے مجھے اطلاع دینی ہے"...... شوشو پجاری نے کہا۔

" حکم کی تعمیل ہو گی مقدس پجاری"...... نوجوان نے جواب

دیا۔

"جاؤ"...... شوشو پجاری نے کہا تو مہوگا تیزی سے مڑا اور پھر درخت کی اوٹ میں جا کر غائب ہو گیا جہاں سے وہ نمودار ہوا تھا۔ شوشو ایک طویل سانس لے کر اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بستی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

ایک بڑی جیپ تیزی سے نائجریا کے دارالحکومت سے شمال کی طرف جانے والی سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بوگا تھا جبکہ سائیڈ پر عمران اور عقبی سیٹوں پر صفدر اور کیپٹن شکیل اور سب سے آخر میں موجود سیٹوں پر جوزف اور جوانا بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران بوڑھے وچ ڈاکٹر وگوجا سے ملنے جا رہا تھا جو جلنگو نامی علاقے میں رہتا تھا۔ چونکہ جیپ کا انتظام ہو چکا تھا اور بوگا کی خدمات بھی باقاعدہ ہائر کر لی گئی تھیں اس لئے جلنگو جانے کے لئے عمران نے اس جیپ کو ہی استعمال کیا تھا اور چونکہ بوگا یہاں کے تمام علاقوں کے بارے میں جانتا تھا اس لئے عمران نے اسے بھی ساتھ لے لیا تھا۔

"تم وچ ڈاکٹر وگوجا کو جانتے ہو"...... عمران نے بوگا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" میں نے اس کا نام سنا ہوا ہے۔ میرا باپ اس کے بارے میں جانتا تھا"...... بوگا نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا تم نے شوشو پجاری کو دیکھا ہوا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ کئی بار۔ وہ اس دگوجا کا شاگرد تھا لیکن پھر اس نے اپنی طاقت بہت بڑھا لی اور اس نے دگوجا کو وہاں سے نکال دیا۔ چونکہ دگوجا اس کا استاد تھا اس لئے شوشو نے اسے ہلاک نہیں کیا"۔ بوگا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا تم درست کہہ رہے ہو۔ کیا وہ واقعی اس شوشو کا استاد ہے"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ یہ واقعی اس کے لئے انکشاف تھا۔

"ہاں سردار میں درست کہہ رہا ہوں"...... بوگا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ شوشو پجاری سنا ہے کہ روحوں کا عامل ہے۔ یہ کیا کرتا ہے۔ کیا تم بتا سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

" نہیں۔ میں کیسے جان سکتا ہوں البتہ یہ بات سب جانتے ہیں کہ افریقہ میں شوشو پجاری سے بڑا وچ ڈاکٹر اور کوئی نہیں ہے اور ساری دنیا کی روحوں پر وہ قبضہ کر سکتا ہے اور روحوں کے علاوہ بھی اس کے پاس مختلف طاقتوں کے لشکر کے لشکر ہیں۔ وہ چاہے تو افریقہ کے سارے قبیلوں کو ایک لمحے میں فنا کر دے اس لئے کوئی

اس کے خلاف زبان تک کھولنے کی جرأت نہیں کر سکتا"...... بوگا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا کینی کا پجاری اس کے خلاف ہماری مدد کر سکے گا"۔ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" وہ کھل کر مدد نہیں کر سکتا البتہ وہ خفیہ طور پر مدد کر سکتا ہے۔ وہ بھی شوشو پجاری سے ڈرتا ہے اور وہ کیا سب ڈرتے ہیں اور مجھے یقین ہے سردار کہ شوشو پجاری کا استاد بھی تمہاری کھل کر مدد نہ کرے گا"...... بوگا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" مجھے معلوم ہوا ہے کہ اگر اسے دولت دی جائے تو وہ مدد کرے گا"...... عمران نے کہا۔

" میں کیا کہہ سکتا ہوں سردار۔ جو کچھ میرا خیال تھا وہ میں نے بتا دیا"...... بوگا نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" عمران صاحب آپ اس بوڑھے سے کس قسم کی مدد چاہتے ہیں"۔ عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے اچانک کہا۔

" میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ شوشو کے بارے میں تفصیلی معلومات مل جائیں کہ وہ کس قسم کا جادوگر ہے اور کس قسم کے حربے اختیار کرتا ہے تاکہ اس کا توڑ آسانی سے کیا جا سکے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" سردار اگر آپ اتنی مدد چاہتے ہیں تو ایسا تو نہ صرف استاد دگوجا کر سکتا ہے بلکہ کینی کا پجاری بھی بتا سکتا ہے۔ میں نے سمجھا کہ آپ

چاہتے ہیں کہ یہ دونوں شوشو پجاری کے خلاف آپ کی طرف سے لڑیں"...... بوگا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"لڑائی لڑنے کے لئے تو مجھے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ ہماری مدد کرے گا کیونکہ ہم شیطان کے پجاری کے خلاف کام کر رہے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بوگا نے جواب میں صرف سر ہلا دیا لیکن اس نے زبان سے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر تقریباً تین گھنٹوں کے مسلسل اور انتہائی تیز رفتار سفر کے بعد جیپ ایک چھوٹے سے شہر کی حدود میں داخل ہو گئی۔ شہر میں کچے اور قدیم دور کے مکانات کی کثرت تھی لیکن کہیں کہیں پختہ مکانات بھی نظر آ رہے تھے۔ بوگا نے جیپ ایک دکان کے سامنے روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ اس دکان پر بیٹھے ہوئے بوڑھے آدمی کی طرف بڑھ گیا۔ پھر واپس آ کر وہ سیٹ پر بیٹھا اور اس نے جیپ آگے بڑھا دی۔

"دگوجا کی رہائش گاہ کا پتہ چل گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں سردار۔ وہ یہاں بہت مشہور ہے"...... بوگا نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد شہر کے ایک کنارے پر بنے ہوئے ایک کچے مکان کے سامنے موجود احاطے کے سامنے اس نے جیپ روک دی۔

"اس مکان میں وچ ڈاکٹر دگوجا رہتا ہے سردار"...... بوگا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جیپ سے نیچے اتر آیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی نیچے اترے اور پھر عمران اس احاطے کی اندرونی طرف بڑھ گیا۔ سوائے بوگا کے باقی لوگ اس کے پیچھے

تھے۔ احاطے کا کوئی دروازہ نہ تھا۔ بس صرف چار دیواری تھی اور عمران نے دیکھا کہ احاطے میں مقامی مرد اور عورتوں کی اچھی خاصی تعداد موجود تھی۔ وہ ادھر ادھر ٹولیوں کی صورت میں بیٹھے ہوئے تھے جبکہ سامنے ایک برآمدہ تھا جس میں بھی لوگ بھرے ہوئے تھے اور برآمدے کے پیچھے کمرے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو وہاں موجود سب لوگ حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگے۔

"صاحب صاحب۔ جناب۔ حکم جناب"...... اچانک ایک ادھیڑ عمر مقامی آدمی نے برآمدے سے نکل کر ان کی طرف آتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہم نے وچ ڈاکٹر دگوجا سے ملنا ہے۔ ہم دارالحکومت سے آئے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اچھا۔ اچھا جناب۔ آیئے جناب"...... ادھیڑ عمر نے مرعوب لہجے میں کہا اور پھر وہ انہیں ایک علیحدہ کمرے میں لے آیا۔ یہاں زمین پر پرانی سی دری بچھی ہوئی تھی۔

"بیٹھیں جناب۔ میں مقدس وچ ڈاکٹر کو آپ کی آمد کی اطلاع کرتا ہوں"...... اس ادھیڑ عمر نے کہا اور کمرے سے باہر نکل گیا اور عمران اپنے ساتھیوں سمیت بیٹھ گیا جبکہ جوزف اور جوانا بیٹھنے کی بجائے ان کے پیچھے دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے رہے۔ تھوڑی دیر بعد اس کمرے کا اندرونی دروازہ کھلا اور ایک کافی بوڑھا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے سر تو کیا بھنوں اور پلکوں کے بال بھی سفید تھے

لیکن اس کا چہرہ اور جسم جوانوں جیسا تھا۔ وہ صحت مند تھا۔ وہ مخصوص قبائلی نقش و نگار کا حامل تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑی سی لاٹھی تھی جس کے سرے پر کسی جانور کی سکڑی ہوئی کھوپڑی لگی ہوئی تھی۔ عمران اٹھ کھڑا ہوا تو اس کے ساتھی بھی کھڑے ہو گئے۔

" اوہ۔ اوہ۔ تم لوگ وہی ہو۔ میرے شاگرد شوشو کے دشمن۔ تم میرے پاس کیوں آئے ہو"...... اس بوڑھے نے چونک کر کہا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ ہم شوشو پجاری کے دشمن ہیں"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم جاؤ۔ واپس چلے جاؤ۔ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا"۔ بوڑھے نے کہا اور واپس مڑنے لگا۔

"رک جاؤ بوڑھے لومڑ ورنہ میں ایک لمحے میں تمہاری گردن مروڑ دوں گا"...... اچانک جوزف نے انتہائی غضبناک لہجے میں کہا تو بوڑھا ایک جھٹکے سے مڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت جیسے آگ کا الاؤ سا جل اٹھا تھا۔

" تم۔ تم نے یہ سب کچھ کہا ہے مجھے"...... بوڑھے وگوجا نے جوزف کو گھورتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں نے کہا ہے اور میں ایسا کر بھی سکتا ہوں۔ میں افریقہ کا شہزادہ ہوں۔ میرا نام جوزف ہے اور میرے سر پر عظیم وچ ڈاکٹر جالٹی کا ہاتھ ہے سمجھے۔ میں تم جیسے حقیر وچ ڈاکٹروں کی گردنیں

مروڑ دیا کرتا ہوں۔ چلو بیٹھو یہاں اور جیسے باس کہہ رہا ہے ویسے کرو"...... جوزف نے پہلے سے زیادہ غضبناک لہجے میں کہا۔

" جوزف خاموش رہو"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر سرد لہجے میں کہا۔

" یس باس"...... جوزف نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ خاموش ہو گیا۔

" تم وچ ڈاکٹر جالٹی کے شاگرد ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ پھر تو تم خود عظیم وچ ڈاکٹر ہو۔ پھر تمہارا یہ سردار میرے پاس کیوں آیا ہے"...... اس بار بوڑھے وگوجا کے لہجے میں نرمی کے ساتھ ساتھ حیرت بھی تھی۔

" ہم آپ کے مہمان ہیں اور بہت دور سے آپ سے ملنے آئے ہیں۔ آپ بے شک ہماری کوئی مدد نہ کریں لیکن کم از کم ہم سے بیٹھ کر چند باتیں تو کر لیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ میں شرمندہ ہوں۔ بیٹھو بیٹھو۔ وہ دراصل مجھے شوشو پجاری نے دھمکی دی تھی کہ اگر میں نے تمہاری مدد کی تو وہ مجھے ٹیگو مار کی سزا دے گا اور یہ انتہائی خوفناک سزا ہے اس لئے میں نے یہ سب کچھ کہا ہے"...... بوڑھے وگوجا نے اس بار قدرے معذرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ خود ہی فرش پر بیٹھ گیا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی لاٹھی اپنے ساتھ رکھ لی تھی۔ عمران، صفدر اور کیپٹن شکیل اس کے سامنے فرش پر بیٹھ گئے جبکہ جوزف اور جوانا دونوں ان کے عقب میں کھڑے ہوئے تھے۔

"تم بھی بیٹھو عظیم وچ ڈاکٹر کے شاگرد"...... وگوجا نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ میں باس کا غلام ہوں اس لئے میں کیسے بیٹھ سکتا ہوں"۔ جوزف نے جواب دیا تو بوڑھے وچ ڈاکٹر وگوجا کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا۔

"کیا شوشو پجاری یہاں آیا تھا اور اس نے ہمارے بارے میں کیا بتایا تھا"...... عمران نے بوڑھے وگوجا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اسے یہاں آنے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ بے حد طاقتور وچ ڈاکٹر ہے۔ وہ پہلے میرا شاگرد تھا اس وقت میں سلاگا قبیلے کا پجاری تھا لیکن وہ طاقت میں مجھ سے بہت بڑھ گیا تو اس نے مجھے وہاں سے نکال دیا اور خود پجاری بن گیا۔ میں نے اسے غنیمت سمجھا کہ اس نے مجھے ہلاک نہ کیا تھا۔ اس نے مجھے وہاں سے پیغام بھجوایا تھا کہ اس کے دشمن جن کے سردار کا نام عمران ہے اور اس کے چار ساتھی جن میں ایک افریقی جوزف، ایک ایکریمی جوانا اور دو پاکیشیائی صفدر اور کیپٹن شکیل ہیں میرے پاس پہنچ رہے ہیں تاکہ وہ اس کے خلاف میری مدد حاصل کریں۔ اس نے مجھے تم سب کے چہرے بھی دکھائے تھے۔ اس نے مجھے دھمکی دی کہ اگر میں نے تمہاری مدد کی تو وہ مجھے ٹنگو مار کی عبرتناک سزا دے گا"...... بوڑھے وگوجا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھی بھی اس کی باتیں سن کر حیران رہ گئے۔

"اس کے پاس ایسا کون سا جادو ہے جس کی مدد سے اس نے ہمارے بارے میں جان لیا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ اس وقت دنیا کا سب سے بڑا اور طاقتور وچ ڈاکٹر ہے۔ کسی زمانے میں وچ ڈاکٹر جابلی عظیم وچ ڈاکٹر تھا اور پورے افریقہ میں اس کا ڈنکا بجتا تھا لیکن اب شوشو سب سے عظیم وچ ڈاکٹر ہے۔ اس کے پاس ایک کیا سینکڑوں اور ہزاروں جادو ہیں اور ہزاروں طاقتیں اس کی تابع ہیں۔ وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ مجھے اس نے بتایا تھا کہ تمہیں روشنی کی طاقتوں نے اس کے خلاف بھیجا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ شوشو پجاری کالی طاقت کا پجاری ہے اور وہ اندھیروں کا وچ ڈاکٹر ہے لیکن تم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ تم واپس چلے جاؤ اور اپنی جانیں بچ جانے پر دیوتاؤں کا شکریہ ادا کرو"...... بوڑھے وگوجا نے کہا۔

"وچ ڈاکٹر وگوجا تم مجھے صرف اتنا بتا دو کہ شوشو روحوں کا عامل کیوں مشہور ہے۔ وہ کیا کرتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم کیونکہ میں یہ جادو نہیں جانتا۔ البتہ میں نے سنا ہے کہ اس نے یہ جادو ایک انتہائی طاقتور روح نکنوا کی کئی سالوں تک پوجا کر کے اور اسے نجانے کتنے آدمیوں کی بھینٹ دے کر حاصل کیا ہے۔ یہ نکنوا قدیم دور کی انتہائی طاقتور پجاری کی روح تھی"...... وگوجا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جب ہم اس کے علاقے میں داخل ہوں گے تو وہ ہمارے خلاف کون سا جادو استعمال کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ ویسے وہ چاہے تو بڑے شہر میں بھی تم پر جادو کر سکتا ہے۔ وہ بے حد طاقتور ہے"...... دگوجا نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ یکلخت اٹھ کھڑا ہوا۔

"بس اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کر سکتا۔ میں تو تم سے بات بھی نہ کرتا لیکن تم نے مہمان کہہ کر مجھے مجبور کر دیا ہے"...... وگوجا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تمہارا شکریہ۔ ہم اب واپس جا رہے ہیں اگر ہو سکے تو اپنے شاگرد کو ہمارا پیغام دے دینا کہ ہم اس کی موت بن کر آ رہے ہیں"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا اور پھر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑے۔ تھوڑی دیر بعد جیپ واپس دارالحکومت کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"عمران صاحب جوزف نے تو کمال کر دیا۔ اس کی ایک ہی گھرکی سے وہ بوڑھا اس طرح سہم گیا تھا کہ جیسے شیر کی غراہٹ سن کر بکری سہم جاتی ہے"...... اچانک صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"باس اگر مجھے روک نہ دیتے تو میں اس بوڑھے لومڑ کی واقعی گردن توڑ دیتا"...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے جوزف نے کہا۔

"وہ بوڑھا اصل میں اپنے شاگرد سے انتہائی خوفزدہ ہے اس لئے وہ در تھا۔ بہرحال اس سے ملاقات کا یہ فائدہ ہو گیا ہے کہ ہمیں یہ طوم ہو گیا کہ ہمارا دشمن انتہائی کمزور واقع ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ اندازہ آپ نے کیسے لگا لیا"...... صفدر نے انتہائی حیرت برے لہجے میں کہا۔

"کمزور آدمی ہی اس انداز میں اپنا دفاع کرتا ہے کہ دوسروں کو نع کرتا ہے کہ اس کے دشمن کی امداد نہ کی جائے ورنہ جو طاقتور وتا ہے اسے اس طرح خوفزدہ ہونے کی کیا ضرورت ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ بزدل دشمن ہمیشہ مکاری سے کام لیتا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ شوشو پجاری دھوکے اور مکاری سے ہم پر کوئی وار کرے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ بہرحال کل صبح ہم نے وہاں جانا ہے پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... عمران نے بڑے لاپرواہ سے لہجے میں کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

گھنے جنگل میں موجود ایک جھونپڑی کی چھت پر بنے ہوئے چھوٹے چھوٹے سوراخوں میں سے دھواں باہر نکل رہا تھا۔ جھونپڑی کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اندر ایک مشعل جل رہی تھی۔ جھونپڑی کے ایک کونے میں چولہا جل رہا تھا جس کے اوپر مٹی کی ہانڈی موجود تھی جبکہ چولہے کے سامنے ایک بوڑھی عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ بار بار چولہے میں پھونکیں مار کر آگ بھڑکاتی لیکن آگ چند لمحے بھڑکنے کے بعد بجھ جاتی اور دھواں جھونپڑی میں بھرنا شروع ہو جاتا۔ اچانک باہر سے آہٹ سنائی دی تو اس بوڑھی قبائلی عورت نے مڑ کر دروازے کی طرف دیکھا۔ دوسرے لمحے ایک بوڑھا قبائلی گھڑا اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا مثاسی۔ آگ کیوں نہیں جل رہی"...... بوڑھے نے اندر داخل ہو کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پتہ نہیں۔ دھواں ہی دھواں ہے حالانکہ لکڑیاں بے حد خشک ہیں"...... اس عورت نے جسے مثاسی کہا گیا تھا، جواب دیا تو بوڑھے نے گھڑا ایک طرف رکھا اور پھر عورت کو ایک طرف ہٹنے کا اشارہ کر کے وہ چولہے کی سامنے بیٹھا اور پھر اس نے پھونک ماری تو آگ یکدم بھڑک اٹھی اور پھر مسلسل جلنے لگی اور بوڑھا اٹھ کھڑا ہوا۔

"تمہاری پھونک میں تو جادو ہے گوے۔ اب تو آگ مسلسل جل رہی ہے۔ میں تو پھونکیں مار مار کر عاجز آ گئی تھی"...... مثاسی نے کہا تو بوڑھا بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہاری نیت آگ جلانے کی تھی ہی نہیں اس لئے تم چھوٹی چھوٹی پھونکیں مارتی رہی ہو۔ بہرحال اب آگ بجھے گی نہیں۔ اطمینان رکھو"...... بوڑھے نے ہنستے ہوئے کہا اور ایک طرف بیٹھ گیا جبکہ وہ بوڑھی عورت دوبارہ چولہے کے سامنے بیٹھ گئی۔ اچانک باہر سے تیز سرسراہٹ کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"کون آ رہا ہے"...... مثاسی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ بوڑھا کوئی جواب دیتا اچانک کھلے دروازے سے ایک مقامی قبائلی نوجوان اندر داخل ہوا تو وہ دونوں بے اختیار اچھل کر کھڑے ہو گئے۔

"سردار زاگو تم اور یہاں"...... دونوں کے منہ سے بیک وقت نکلا۔

"ہاں۔ میں سردار زاگو ہی ہوں"...... آنے والے نے قدرے

نرم لہجے میں کہا لیکن نرمی کے باوجود اس کے لہجے میں سختی کا عنصر
بہرحال موجود تھا۔

"ہمیں حکم دیا ہوتا سردار تو ہم سر کے بل چل کر تمہارے سامنے
حاضر ہو جاتے"...... ان دونوں نے اپنے دونوں ہاتھ جوڑ کر اور
جھکا کر انتہائی عاجزانہ لہجے میں کہا۔ ان کے چہروں پر خوف کے
تاثرات بھی ابھر آئے تھے کیونکہ قبیلے کے سردار کا کسی عام آدمی کی
جھونپڑی میں آنا ان کے لئے کوئی اچھا شگون نہ ہو سکتا تھا۔

"اطمینان رکھو۔ میں تمہیں کوئی سزا دینے نہیں آیا بلکہ میں نے
تم سے چند خاص باتیں کرنی ہیں۔ بیٹھو"...... سردار نے اسی طرح
نرم لہجے میں کہا اور پھر وہ خود بھی ایک طرف رکھی ہوئی اونچی سی چوکی
پر بیٹھ گیا جبکہ وہ دونوں اس کے سامنے فرش پر بچھی ہوئی گھاس پر
انتہائی مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گئے۔ ان کے چہروں پر ابھی تک
نامعلوم خوف اور خدشات کے سائے موجود تھے۔ سردار نے اپنے جسم
پر شیر کی کھال پہنی ہوئی تھی۔ سر پر ایک سرخ رنگ کی پٹی تھی جس
میں سرخ رنگ کے کئی پر موجود تھے۔ اس کا جسم انتہائی مضبوط اور
چہرہ کافی بڑا تھا اور وہ چہرے اور آنکھوں کی ساخت سے انتہائی سخت
گیر طبیعت کا آدمی دکھائی دیتا تھا۔ وہ افریقہ کے انتہائی گھنے جنگلات
سے پر علاقے ڈکالا کے ایک بڑے اور طاقتور قبیلے سکاٹا کا سردار تھا۔
اس کا نام سردار زاگو تھا۔ اس جھونپڑی میں رہنے والے دونوں
بوڑھے میاں بیوی بھی سکاٹا قبیلے سے تعلق رکھتے تھے لیکن کسی

معاملے میں ان سے کوئی غلطی ہو گئی تھی جس پر قبیلے کے مقدس
پجاری نے انہیں ایک سال تک قبیلے سے ہٹ کر علیحدہ علاقے میں
رہنے کی سزا دی تھی اور یہ اس قبیلے کی کم سے کم سزا تھی۔ البتہ اس
ایک سال میں یہ قبیلے کی بستی میں داخل نہ ہو سکتے تھے اور نہ قبیلے کا
کوئی آدمی ان سے مل سکتا تھا۔ انہیں یہاں رہتے ہوئے چھ ماہ سے
زیادہ عرصہ گزر گیا تھا کہ آج اچانک قبیلے کا سردار خود چل کر ان کی
جھونپڑی میں آ گیا تھا اور یہ اتنی بڑی اور عجیب بات تھی کہ ان دونوں
کو بار بار ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ خواب دیکھ رہے ہوں۔

"میں مقدس پجاری سے اجازت لے کر تم سے ملنے آیا ہوں اور
مجھے تم سے انتہائی ضروری کام ہے۔ اگر تم میرا یہ کام کر دو تو میں تم
دونوں کو قبیلے کی سب سے بڑی جھونپڑی رہنے کو دوں گا اور تم
دونوں کو اپنے تخت کے قریب بیٹھنے کا اعزاز بخش دوں گا"۔ سردار
نے کہا تو ان دونوں کے چہروں پر ایک بار پھر انتہائی حیرت کے
تاثرات ابھر آئے۔

"سردار تم حکم دو ہم تو حکم کے غلام ہیں"...... بوڑھے مرد گوبے
نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو غور سے سنو۔ تمہیں معلوم ہے کہ ہمارا قبیلہ ڈکالا کا سب سے
طاقتور قبیلہ ہے لیکن ہم سے زیادہ سلاگا قبیلے والوں کو طاقتور سمجھا جاتا
ہے اس لئے کہ سلاگا کا مقدس پجاری وچ ڈاکٹر شوشو دنیا کا سب سے
طاقتور وچ ڈاکٹر ہے۔ گو ہمارے قبیلے کا وچ ڈاکٹر کوٹی بھی بے حد

طاقتور ہے اور اسے بھی بے شمار قدیم جادو آتے ہیں لیکن بہرحال
شوشو پجاری کا مقابلہ نہیں کر سکتا لیکن اب ایک ایسا موقع آگیا
کہ اگر درست انداز میں کام کیا جائے تو شوشو پجاری کا خاتمہ کیا
سکتا ہے اور جیسے ہی سلاگا قبیلے کا مقدس پجاری شوشو ختم ہو گا ہمارا
قبیلہ سارے علاقے کا سب سے طاقتور قبیلہ سمجھا جائے گا اور
زیادہ بچے دینے والی عورتیں دوسرے قبیلوں سے آسانی سے مل جا
کریں گے"...... سردار زاگو نے کہا۔

" ٹھیک ہے سردار۔ واقعی ایسا ہی ہونا چاہئے لیکن ہم اس
معاملے میں کیا کر سکتے ہیں"...... گومے نے کہا۔

" تم دونوں میاں بیوی اگر چاہو تو شوشو پجاری کو شکست دی
سکتی ہے"...... سردار زاگو نے کہا تو وہ دونوں بے اختیار اچھل
پڑے۔

" وہ کیسے سردار۔ ہم تو عام سے لوگ ہیں"...... گومے نے
انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس پورے علاقے میں تم دونوں اس وقت کانوشی سزا کاٹ
رہے ہو اور اس سزا کے مکمل ہونے میں ابھی کئی ماہ باقی رہتے ہیں
اور تمہیں تو معلوم نہیں ہے لیکن پجاری جانتا ہے کہ جو لوگ ایسی
سزا کاٹ رہے ہوں ان پر کوئی جادو کام نہیں کرتا۔ اس طرح تمہاری
اس جھونپڑی اور تم پر شوشو پجاری کا کوئی جادو اثر نہیں کر سکتا بلکہ
تمہاری اس جھونپڑی میں جو بھی آئے گا اس پر بھی جادو اثر نہیں کرے

گا اور اگر پہلے سے جادو ہوا ہو گا تو وہ بھی ختم ہو جائے گا"...... سردار
زاگو نے کہا۔

" اوہ۔ یہ تو انتہائی عجیب بات بتائی ہے تم نے سردار"۔ بوڑھے
مرد اور عورت دونوں نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ مجھے خود بھی اس بات کا علم نہیں تھا۔ مجھے مقدس پجاری
کوٹی نے یہ سب کچھ بتایا ہے"...... سردار زاگو نے کہا۔

" ٹھیک ہے سردار۔ پھر مجھے کیا کرنا ہو گا"...... بوڑھے گومے
نے کہا۔

" ہمارے قبیلے کے مقدس پجاری کوٹی نے اپنے علم سے یہ معلوم
کیا کہ پانچ افراد پاکیشیا سے افریقہ پہنچے ہیں۔ وہ وچ ڈاکٹر شوشو کا خاتمہ
کرنے آئے ہیں اور انہیں روشنی کی طاقتوں نے بھیجا ہے۔ ان کے
سردار کا نام عمران ہے۔ اس سردار کے ساتھ ایک افریقی، ایک
ایکریمی اور دو پاکیشیائی ہیں۔ یہ بڑے شہر کی بڑی سرائے میں ٹھہرے
ہوئے ہیں اور انہوں نے کل یہاں آنا تھا لیکن وچ ڈاکٹر شوشو نے
انہیں رات کو اس وقت جب وہ وہاں بڑی سرائے میں سوئے ہوئے
ہوں گے ان پر جادو کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور مقدس پجاری کوٹی
کے مطابق اس نے اپنی ایک خاص طاقت سہوگا کو کہہ دیا ہے کہ
جب یہ لوگ سو جائیں تو وہ اسے اطلاع دے۔ اس کے بعد شوشو
پجاری ان پر کوئی خصوصی جادو کر کے ان کی نیند طویل کر دے گا
اور پھر اپنی طاقتوں کی مدد سے انہیں وہاں سے اٹھوا کر سوانکے میں

ڈال دے گا اور اس کے بعد سوانکے میں وہ ان پر کالے چیونٹے چھوڑ دے گا۔ اس طرح یہ سب انتہائی عبرتناک انداز میں ہلاک ہو جائیں گے"...... سردار زاگو نے کہا تو بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت دونوں کالے چیونٹوں کا سن کر بے اختیار خوف سے کانپنے لگے۔

"اب یہاں سے تمہارا کام شروع ہو گا۔ سوانکے یہاں سے قریب ہے۔ تم نے اسے دیکھا ہوا ہے۔ بولو کیا اسے دیکھا ہوا ہے"۔ سردار زاگو نے کہا۔

"ہاں سردار۔ وہ ایک بہت گہرا گڑھا ہے"...... گوے نے جواب دیا۔

"وہی۔ شوشو پجاری اس کے گرد مویلا جادو کے تین حصار قائم کر کے انہیں باہر نکلنے سے روک دے گا اور اس کا ارادہ ہے کہ تمام قبیلوں کے سرداروں اور پجاریوں کو اکٹھا کر کے وہ انہیں اپنے دشمنوں کی عبرتناک موت کا نظارہ کرائے گا۔ اس طرح اس کا خوف اور دہشت پورے افریقہ پر چھا جائے گی اور وہ نہ صرف افریقہ بلکہ پوری دنیا کا سب سے بڑا وچ ڈاکٹر بن جائے گا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کا قبیلہ سلاگا عظیم قبیلہ بن جائے گا اور ہمارا قبیلہ پہلے کی نسبت اور کمزور ہو جائے گا اور ہماری اپنی زیادہ بچے دینے والی عورتیں سلاگا قبیلے کے پاس چلی جائیں گی اس لئے مقدس پجاری کوٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ شوشو پجاری کے دشمنوں کو سوانکے سے نکالا جائے اور ان کی مدد کی جائے تاکہ وہ شوشو پجاری کو شکست دے سکیں اور یہ کام

م نے کرنا ہے کیونکہ تم کانوشی سزا کاٹ رہے ہو اور جیسا کہ پہلے
ی نے بتایا ہے کہ کانوشی سزا کاٹنے والوں پر کوئی جادو اثر نہیں کرتا
س لئے مویلا جادو کے حصار تمہیں نہ روک سکیں گے اور سوانکے
ے کالے چیونٹے بھی تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ تم ان پانچوں کو
اٹھا کر سوانکے سے باہر نکالو گے اور پھر انہیں اس جھونپڑی میں لے آؤ
گے۔ جب وہ یہاں پہنچیں گے تو ان پر سے شوشو پجاری کا جادو ختم ہو
جائے گا اور وہ ہوش میں آ جائیں گے۔ پھر مقدس پجاری کوٹی یہاں
ئے گا اور پھر وہ ان اجنبی لوگوں سے مل کر شوشو پجاری کے خاتمے کا
منصوبہ تیار کرے گا"...... سردار زاگو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن سردار کیا ان ساری باتوں کا علم وچ ڈاکٹر شوشو کو نہیں ہو جائے گا۔ وہ تو سنا ہے ہر بات جان لیتا ہے"...... بوڑھی عورت متاسی نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

"اس جھونپڑی میں تم دونوں رہتے ہو اس لئے اس جھونپڑی کے اندر ہونے والی باتیں اور یہاں پر موجود افراد کو کوئی اس وقت تک نہ دیکھ سکتا ہے اور نہ ان کی باتیں سن سکتا ہے جب تک کوئی اندر داخل نہ ہو۔ اسی لئے تو میں خود چل کر یہاں آیا ہوں"...... سردار زاگو نے کہا۔

"سردار۔ ہم تیار ہیں اپنے قبیلے کے لئے، تمہارے لئے اور مقدس پجاری کوٹی کے لئے۔ ہم دونوں اپنی جانیں دینے کے لئے تیار ہیں لیکن وہ پانچ آدمی ہوں گے اور سوانکے بے حد گہرا گڑھا ہے۔ ہم

انہیں کیسے وہاں سے نکالیں گے"...... بوڑھے گوے نے کہا۔

"یہ کام بہرحال تمہیں ہی کرنا ہوگا کیونکہ تم دونوں کے علاوہ اگر کوئی اور وہاں گیا تو شوشو پجاری کو فوراً معلوم ہو جائے گا اور وہ وہاں پہنچ جائے گا۔ تم ایک ایک کو اٹھا کر اوپر لے آؤ گے اور پھر ایک ایک کو وہاں سے اٹھا کر یہاں جھونپڑی میں لے آؤ گے"...... سردار زاگو نے جواب دیا۔

"مثاسی کیا کرے گی"...... بوڑھے گوے نے پوچھا۔

"مثاسی تمہاری مدد کرے گی اور بس"...... سردار نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہمیں کس وقت جانا ہوگا"...... گوے نے کہا۔

"تم ابھی روانہ ہو جاؤ۔ رات پڑنے تک تم وہاں پہنچ جاؤ گے۔ ارے ہاں۔ ایک کام ہو سکتا ہے۔ شکار ڈھونے والی گاڑی یہاں پہنچا دی جائے گی تم دونوں اس گاڑی کو ساتھ لے جاؤ اور اس میں ان افراد کو یہاں لے آؤ۔ اس طرح تمہیں آسانی ہو گی"...... سردار نے کہا۔

"ہاں سردار۔ لیکن بڑی گاڑی بھجوانا"...... گوے نے کہا۔

"اگر ہو سکے سردار تو خچر والی گاڑی بھجوا دو۔ گوے اب بوڑھا ہو گیا وہ شاید پانچ آدمیوں کو گاڑی میں ڈال کر اسے نہ گھسیٹ سکے"۔ مثاسی نے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"میں مقدس پجاری سے مشورہ کروں گا پھر جیسے وہ کہے گا ویسے ہی ہو گا۔ ویسی ہی گاڑی بھجوا دوں گا۔ تم گاڑی کا انتظار کرو اور پھر

وانہ ہو جانا"...... سردار نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ دونوں بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور پھر سردار تیز تیز قدم ٹھاتا جھونپڑی کے دروازے سے باہر نکل گیا تو ان دونوں نے بے ختیار طویل سانس لیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہوٹل کے کمرے میں ایک بار پھر موجود تھا۔ بوگا کو واپس بھجوا دیا گیا تھا تاکہ وہ صبح سویرے جیپ لے کر آئے اور وہ اساداں کی طرف روانہ ہو سکیں۔ جہاں سے انہیں ڈاکالا کی طرف آگے بڑھنا تھا وہ وچ ڈاکٹر شوشو کے استاد وگوجا سے مل کر واپس آئے تھے لیکن وگوجا سے انہیں بظاہر کچھ بھی حاصل نہ ہو سکا تھا البتہ یہ معلوم ہو گیا تھا کہ شوشو پجاری کسی پراسرار جادو کی مدد سے ان کے بارے میں سب کچھ جان چکا ہے۔

"عمران صاحب ہو سکتا ہے کہ یہ شیطان کا پجاری ہمارے خلاف یہاں بھی کوئی کارروائی کرے اس لئے ہمیں بہرحال محتاط رہنا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"کس قسم کی احتیاط"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہی کہ ہم سب ایک ہی کمرے میں سوئیں اور ایک آدمی جاگتا

رہے"...... صفدر نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ وہ پیشہ ور قاتلوں کی ٹیم بھجوا کر ہمیں ہلاک کرنے کی کوشش کرے گا"...... عمران نے کہا۔

"تو اور کیا کرے گا"...... صفدر نے کہا تو عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"میں تمہیں اور کیپٹن شکیل کو صرف اس لئے چیف سے خاص طور پر فرمائش کر کے ساتھ لایا ہوں کہ میرا خیال تھا کہ تم دونوں ان ماورائی معاملات کو بہرحال باقی ممبروں سے زیادہ سمجھتے ہو اس لئے تم انہیں اچھی طرح ڈیل کر سکو گے لیکن تمہاری یہ بات سن کر مجھے احساس ہو رہا ہے کہ تم اسے بھی سیکرٹ سروس کا کوئی عام سا مشن سمجھ رہے ہو۔ ہم پر اگر کوئی وار کیا گیا تو وہ جادو کا ہو سکتا ہے، اسلحہ سے نہیں کیا جائے گا اور یہ سب کچھ بھی اس وقت ہو سکتا ہے جب ہم وہاں اس کے علاقے میں پہنچ جائیں گے۔ یہاں ہمیں کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہے ورنہ وہ اپنے استاد کو صرف منع کرنے تک ہی محدود نہ رہتا۔ ہم پر اب تک کچھ نہ کچھ کر چکا ہوتا"...... عمران نے جواب دیا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر ان سب نے وہیں کمرے میں ہی رات کا کھانا منگوا لیا اور کھانا کھانے کے بعد وہ سب سونے کے لئے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تو عمران نے کمرہ بند کر لیا اور پھر ڈاکالا اور اس علاقے کا نقشہ کھول کر اپنے سامنے رکھا اور اس پر جھک گیا۔ وہ اس نقشے کی مدد سے اس سارے علاقے کو

لپنے ذہن میں محفوظ کر لینا چاہتا تھا۔ پھر نجانے کتنی دیر تک وہ اس نقشے کو مختلف پہلوؤں سے دیکھتا رہا کہ اچانک اسے اونگھ سی محسوس ہوئی لیکن اونگھ کا یہ وقفہ مختصر سا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں دوبارہ کھلیں تو اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسے محسوس ہوا کہ اس کا جسم اس کے ذہن کا ساتھ نہیں دے رہا۔ حیرت کی شدت سے اس کی آنکھیں پھیلتی چلی جا رہی تھیں کیونکہ اونگھ آنے سے پہلے تو اسے یاد تھا کہ وہ ہوٹل کے کمرے میں کرسی پر بیٹھا ہوا میز پر پڑے ہوئے نقشے کو مختلف زاویوں سے دیکھنے میں مصروف تھا لیکن اب اونگھ کے بعد جب اس کی آنکھیں کھلیں تو منظر ہی بدلا ہوا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ کسی عمیق گہرائی میں موجود ہو اور اوپر ہر طرف تاریکی چھائی ہوئی تھی لیکن اس تاریکی کے باوجود ہلکی ہلکی روشنی بھی محسوس ہو رہی تھی جس کی مدد سے اسے یہ گڑھا نظر آ رہا تھا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کا جسم معمولی سی حرکت نہ کر رہا تھا۔ وہ صرف آنکھیں کھول اور بند کر سکتا تھا۔ اس کا سر بھی جامد تھا۔

" اوہ۔ کیا اس شیطان نے لپنے جادو کا وار کر دیا"...... اچانک عمران کے ذہن میں آیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں فوراً آیت الکرسی کا خیال آگیا تو اس نے آیت الکرسی پڑھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کا ذہن جیسے بھک سے اڑ گیا کیونکہ اسے آیت الکرسی کے الفاظ ہی یاد نہ آ رہے تھے۔ بس آیت الکرسی کا نام یاد تھا۔

وہ مسلسل سوچتا رہا، کوشش کرتا رہا لیکن بے سود۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے ذہن پر دبیز پردہ پڑ گیا ہو۔ اس نے لپنے ذہن کو ایک نقطے پر مرکوز کرنے اور اس پردے کو پھاڑنے کی کوشش کی لیکن باوجود شدید کوشش کے بھی وہ ایسا نہ کر سکا تھا۔ اسے کسی قسم کی آواز بھی سنائی نہ دے رہی تھی۔ ہر طرف انتہائی پراسرار سا سکوت چھایا ہوا تھا۔ اچانک عمران کے کانوں میں ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی چیز اوپر سے نیچے آ رہی ہو۔ اس نے آنکھیں گھما کر اوپر دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں حیرت کا جھٹکا سا ہوا کیونکہ اس نے ایک انسانی ہیولے کو کافی بلندی سے نیچے انتہائی تیز رفتاری سے آتے دیکھا۔ وہ بڑے ماہرانہ انداز میں نیچے اتر رہا تھا۔ اندھیرے میں وہ صرف سایہ سا ہی نظر آ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ نیچے اتر کر عمران کے قریب پہنچ گیا اور پھر اچانک وہ اس پر جھپٹا۔ دوسرے لمحے عمران کا جسم فضا میں اٹھا اور چند لمحوں بعد اس نے محسوس کیا کہ وہ اس آدمی کے کاندھے پر سوار ہے۔ اس کے ساتھ ہی وہ آدمی ایک بار پھر تیزی سے اوپر چڑھنے لگا۔ اب چونکہ عمران کا منہ نیچے کی طرف تھا اس لئے اب وہ نیچے گہرائی کو ہی دیکھ سکتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ آدمی جو خاصے مضبوط جسم کا تھا گڑھے سے باہر نکل کر ہموار زمین پر چلتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ کچھ فاصلے پر پہنچ کر اس نے عمران کو الٹ کر اچھال دیا اور عمران کا جسم کسی سخت چیز پر گرا اور پھر ساکت ہو گیا۔ اب اس کا چہرہ اوپر کی طرف تھا اور اسے درختوں

کے سائے نظر آنے لگ گئے تھے۔ اچانک اسے محسوس ہوا کہ اس کا جسم جس سخت چیز پر پڑا تھا وہ حرکت میں آ رہی تھی۔ ساتھ ہی ایسی عجیب و غریب سی آوازیں بھی سنائی دینے لگیں جیسے کسی پرانے ماڈل کی کار میں سے چوں چوں کی مخصوص آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ایسی آوازیں سنائی دیں جیسے کوئی گھوڑا چلتے ہوئے آوازیں نکالتا ہے اور عمران سمجھ گیا کہ وہ کسی قدیم دور کی گاڑی میں ہے جس میں شاید کوئی گھوڑا یا خچر وغیرہ جتا ہوا تھا لیکن چونکہ وہ سوائے اوپر دیکھنے کے جہاں صرف درخت اور ان کی پھیلی ہوئی شاخیں ہی نظر آ رہی تھیں اور کچھ نہ دیکھ سکتا تھا۔ پھر نجانے کتنی دیر تک وہ سفر جاری رہا۔ اس کے بعد گاڑی اچانک رک گئی۔ تھوڑی دیر بعد اچانک عمران پر پھر وہی ہیولہ سا جھکا جس نے اسے گڑھے سے اٹھایا تھا اور عمران ایک بار پھر اسی آدمی کے کاندھے پر سوار تھا۔ اب اس کا چہرہ ایک بار پھر نیچے کی طرف تھا۔ چند لمحوں بعد اسے کسی گھاس پر لٹا دیا گیا اور اب اس نے دیکھا کہ وہ کسی جھونپڑی میں تھا جہاں خاصی روشنی ہو رہی تھی۔ اچانک اسے محسوس ہوا کہ اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے ہیں۔

" مثاسی ان کا خیال رکھنا میں گاڑی کو بستی کے قریب چھوڑ دوں اور سردار کو بھی اطلاع کر دوں"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ زبان قدیم افریقی تھی لیکن عمران اس زبان کو نہ صرف سمجھتا تھا بلکہ روانی سے بول بھی لیتا تھا۔

" بستی میں داخل نہ ہونا گوے۔ ابھی ہماری سزا ختم نہیں ہوئی"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" میں سمجھتا ہوں"...... اس مرد کی آواز سنائی دی جسے گوے کہا گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے آہستہ سے گردن موڑی اور پھر اس نے اٹھنے کی کوشش شروع کر دی۔

" اوہ۔ اوہ۔ اس پر سے شوشو پجاری کا جادو ختم ہو رہا ہے"۔ اچانک وہی نسوانی آواز سنائی دی اور پھر کسی عورت نے اسے بازو سے پکڑ کر اٹھنے میں مدد دینا شروع کر دی اور پھر عمران اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے دیکھا کہ وہ عورت مقامی قبائلی تھی اور بوڑھی تھی جبکہ اس کے سارے ساتھی اس کے ساتھ ہی گھاس پر پڑے ہوئے تھے لیکن وہ سب بے حس و حرکت تھے۔

" یہ ہم کہاں ہیں اور تم کون ہو"...... عمران نے کہا تو وہ عورت جس کا نام مثاسی لیا گیا تھا بے اختیار اچھل پڑی۔

" تم۔ تم ہماری زبان بول لیتے ہو لیکن تم تو اجنبی ہو۔ کسی ایشیائی ملک کے رہنے والے ہو"...... اس بوڑھی عورت نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ میں تمہاری زبان بول بھی لیتا ہوں اور سمجھ بھی لیتا ہوں۔ تمہارا نام شاید مثاسی ہے اور تمہارا ساتھی کوئی گوے تھا جو اب گاڑی بستی تک پہنچانے اور سردار کو اطلاع دینے گیا ہے اور تم کسی سزا کی بات کر رہی تھی"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم پر شوشو پجاری کے جادو نے اثر نہیں کیا تھا لیکن تم تو سوانکے کے اندر تھے اور تمہارا جسم بے حس و حرکت تھا"...... مثاسی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پتہ نہیں کیا ہوا ہے اور کیا نہیں ہوا۔ تم نے شوشو پجاری کا نام لیا ہے۔ کیا تمہارا تعلق شوشو سے ہے۔ تم سلاگا قبیلے کی ہو"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ہمارا تعلق سکاٹا قبیلے سے ہے۔ سردار زاگو ہمارا سردار ہے البتہ سلاگا قبیلے کی سرحدیں ہمارے قبیلے کی سرحدوں سے ملتی ہیں اور ہمارے قبیلے کا مقدس پجاری کوٹی ہے"...... مثاسی نے جواب دیا۔

"تم مجھے تفصیل بتاؤ۔ ہم یہاں کیسے پہنچے"...... عمران نے کہا تو پہلے مثاسی نے اپنے اور اپنے خاوند کی غلطی کی سزا ملنے اور یہاں علیحدہ جگہ پر جھونپڑی میں رہنے سے لے کر سردار زاگو کے اچانک آنے سے لے کر سردار زاگو کی بتائی ہوئی سب باتوں کی تفصیل بتا دی تو عمران کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن وہ خاموش رہا۔

"پھر ہم شکار ڈھونے والی خچر گاڑی لے کر سوانکے کی طرف چل پڑے۔ سوانکے ہمارے قبیلے کی سرحد کے قریب واقع ہے۔ یہ ایک بہت بڑا اور بہت گہرا گڑھا ہے جس میں دنیا کے انتہائی خوفناک کالے چیونٹے رہتے ہیں۔ یہ چیونٹے آدمخور ہیں۔ شوشو پجاری جسے

عبرتناک سزا دیتا ہے اسے سوانکے میں ڈال دیتا ہے اور چیونٹے اسے کھا جاتے ہیں۔ وہ انتہائی عبرتناک موت مرتا ہے۔ سوانکے کے گرد مویلا جادو کے تین حصار تھے تاکہ تم وہاں سے نکل نہ جاؤ لیکن تم ویسے ہی سوئے ہوئے تھے"...... مثاسی نے کہا۔

"میں ہوش میں تھا لیکن وہاں کالے چیونٹے تو موجود نہیں تھے"...... عمران نے کہا۔

"چیونٹے رات کو اپنی بلوں کی گہرائی میں چھپ جاتے ہیں۔ صبح کی روشنی میں باہر آتے ہیں"...... مثاسی نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پھر گوے سوانکے میں اترا اور اس نے ایک ایک کر کے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو اٹھایا اور سوانکے سے باہر نکال کر گاڑی میں ڈالا۔ پھر ہم تم لوگوں کو یہاں لے آئے۔ تمہارے یہ دو ساتھی بہت وزنی تھے انہیں باہر نکالنے کے لئے مجھے بھی گوے کی مدد کرنا پڑی اور ہم دونوں نے بڑی مشکلوں سے انہیں گھسیٹ کر باہر نکالا"۔ مثاسی نے کہا۔

"لیکن شوشو پجاری کو اس کا علم کیوں نہیں ہوا"...... عمران نے کہا۔

"پجاری کوٹی کا کہنا ہے کہ ہم دونوں چونکہ یہ مخصوص سزا کاٹ رہے ہیں اس لئے ہم پر جادو کا اثر نہیں ہو سکتا اور نہ ہمیں کوئی دیوتا ڈاکٹر دیکھ سکتا ہے اور چونکہ ہم اس جھونپڑی میں رہتے ہیں اس لئے جو

یہاں پہنچ جائے اس پر بھی جادو اثر نہیں کرتا اور دوسری بات یہ کہ اگر جادو ہوا بھی ہو تو وہ بھی ختم ہو جاتا ہے اس لئے تمہاری نیند بھی ختم ہو گئی ہے"...... مثاسی نے کہا۔ اس کی بات سن کر عمران کو معلوم ہوا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا تھا اور وہ کیسے ہوش میں رہا۔ اس کے ساتھی چونکہ گہری نیند سو گئے تھے اس لئے ان کی نیند کے دوران جادو کیا گیا۔ عمران سویا نہیں تھا صرف اونگھ آئی تھی اس لئے جادو نے اس پر اتنا اثر کیا کہ وہ دارالحکومت سے اس گرجے سوانکے تک تو پہنچ گیا لیکن اس کی آنکھیں کھل گئیں اور اس جھونپڑی میں پہنچنے کے بعد چونکہ جادو ختم ہو گیا تھا اس لئے وہ پوری طرح ٹھیک ہو گیا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو نیند سے جگانے کے لئے انہیں جھنجھوڑنا شروع کر دیا اور تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے اس کے سارے ساتھی واقعی اس طرح جاگ گئے جیسے نیند سے بیدار ہوئے ہوں لیکن ظاہر ہے جاگنے کے بعد ان کی جو حالت ہونی تھی ویسے ہی ہوئی۔ وہ سوئے تو ہوٹل کے کمروں میں تھے لیکن وہ جاگے اس جھونپڑی میں تھے۔ چنانچہ عمران کو انہیں پوری تفصیل بتانی پڑی اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازے سے ایک قبائلی بوڑھا اندر داخل ہوا اور عمران اسے دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہی گومے ہے اس مثاسی کا خاوند کیونکہ جب اس نے اسے اٹھایا تھا تو اس کا ہیولا اس کے ذہن میں تھا۔

"اوہ۔ یہ سب جاگ گئے ہیں"...... گومے نے حیرت بھرے لہجے میں

کہا۔

تمہارا بے حد شکریہ گومے"...... عمران نے کہا تو گومے بے اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی شدید حیرت کے تاثرات ئے تھے۔

کیا۔ کیا تم ہماری زبان بول لیتے ہو"...... گومے نے انتہائی ت بھرے لہجے میں کہا۔

مجھے بھی حیرت ہوئی تھی لیکن یہ واقعی حیرت انگیز لوگ ہیں"۔ ی نے کہا اور پھر اس نے ساری تفصیل بتا دی۔

تم لوگ شوشو پجاری کے خلاف کام کرنے آئے ہو۔ کیا تم بھی ڈاکٹر اور جادوگر ہو"...... گومے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے ا کہا۔

"نہیں۔ ہم نہ وچ ڈاکٹر ہیں اور نہ جادوگر"...... عمران نے ب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی باہر سے عجیب زیب آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی گومے اور مثاسی وں بے اختیار اچھل کر کھڑے ہو گئے۔

"مقدس پجاری آ رہا ہے۔ مقدس پجاری"...... دونوں کے منہ ، نکلا اور اسی لمحے جھونپڑی کے دروازے سے ایک سوکھا سڑا سا ی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر سیاہ ریچھ کی کھال تھی۔ اس کے ، میں ایک ٹیڑھی میڑھی سی لکڑی تھی جس پر اس نے کسی عجیب ، جانور کی کھوپڑی رکھی ہوئی تھی۔ البتہ اس کی آنکھوں میں تیز

سرخی تھی۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی گوبے اور مشاسی دونوں بے اختیار اس کے سامنے جھک گئے۔ پجاری کے ساتھ سردار زاگو بھی تھا۔

" تم نے قبیلے کے لئے کام کیا ہے اس لئے تمہاری باقی سزا معاف کر دی گئی ہے اور تمہیں انعامات بھی دیئے جائیں گے۔ اب تم دونوں واپس بستی میں جا سکتے ہو۔ جاؤ"...... پجاری نے اپنا ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا تو وہ دونوں ایک بار پھر اس کے سامنے جھکے اور پھر مسکراتے ہوئے تیزی سے جھونپڑی سے باہر نکل گئے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت خاموش بیٹھا انہیں دیکھ رہا تھا۔ سردار زاگو اور پجاری دونوں آگے بڑھے اور پھر ایک طرف پڑی ہوئی اونچی چوکی پر وہ اکٹھے بیٹھ گئے۔ اچانک جوزف ایک جھٹکے سے اٹھا اور دوسرے لمحے پجاری اور سردار زاگو دونوں بری طرح چیختے ہوئے ہوا میں اڑتے ہوئے نیچے فرش پر جا گرے۔ جوزف نے ایک لمحے میں ایک ایک ہاتھ سے ان دونوں کی گردن پکڑ کر انہیں ہوا میں اچھال دیا تھا۔

" تمہاری یہ جرأت کہ تم باس کے سامنے اس سے اونچی جگہ پر بیٹھو"...... جوزف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" یہ کیا حماقت ہے جوزف۔ یہ ہمارے محسن ہیں ورنہ ہم وہاں کالے چیونٹوں کی خوراک بن جاتے"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" جو کچھ بھی ہو لیکن جوزف یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ یہ تھرڈ

ﮦ لوگ جوزف کے باس کے سامنے اونچی جگہ پر بیٹھیں"۔ جوزف

یاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

. تم۔ تمہاری یہ جرأت کہ تم نے ہم پر ہاتھ اٹھایا ہے"۔ سردار

ﺍور پجاری کوئی دونوں وحشیوں کی طرح چیخ رہے تھے۔

. سنو۔ زیادہ چیخنے چلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ سمجھے۔ جوزف

م وچ ڈاکٹر جالبی کا شاگرد ہے اور اگر تم نے زیادہ شور مچایا تو

ہاری گردنیں بھی ٹوٹ سکتی ہیں اس لئے ادھر ہمارے سامنے

ﺅ۔ میں نے تم سے انتہائی ضروری باتیں کرنی ہیں"...... عمران

خشک لہجے میں ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران کے

ے نکلنے والے الفاظ عظیم وچ ڈاکٹر جالبی نے واقعی ان دونوں پر

نائی حیرت انگیز اثرات مرتب کئے تھے۔ ان دونوں کے چہرے یکلخت

بڑ گئے تھے۔

" تم۔ تم عظیم وچ ڈاکٹر جالبی کے شاگرد ہو۔ اوہ۔ پھر تو تم خود

اعظیم ہو اور تم ہماری زبان بھی بول لیتے ہو"...... سردار زاگو

پجاری دونوں یکلخت جوزف کے سامنے رکوع کے بل جھک گئے۔

" جیسے باس کہہ رہا ہے ویسے کرو۔ میں باس کا غلام ہوں اور باس

ظیم وچ ڈاکٹر جالبی سے بھی زیادہ عظیم ہے"...... جوزف نے منہ

اتے ہوئے کہا تو وہ دونوں تیزی سے مڑے اور پھر وہ عمران کے

امنے فرش پر بیٹھ گئے۔

"جوزف تم ایک ہزار ڈنڈ نکالو کیونکہ تم نے محسنوں پر ہاتھ اٹھایا

ہے"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر سرد لہجے میں کہا۔

"بب۔ بب۔ باس۔ میں"...... جوزف نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"دو ہزار ڈنڈ"...... عمران کا لہجہ مزید خشک ہو گیا تو جوزف نے انتہائی بے بسی کے سے انداز میں سر جھکایا اور پھر وہیں کھڑے کھڑے ڈنڈ نکالنے شروع کر دیئے۔

"یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ عظیم وچ ڈاکٹر جالبی کا شاگرد۔ یہ کیا کر رہا ہے"...... سردار زاگو اور پجاری کوٹی دونوں نے جوزف کو ڈنڈ نکالتے دیکھ کر بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"عظیم وچ ڈاکٹر جالبی کی روح کو سلام کر رہا ہے۔ تم اپنی بات کرو۔ تم نے ہمیں یہاں اس انداز میں بلایا ہے۔ ہم تم دونوں کے بے حد مشکور ہیں۔ کیا واقعی اس جھونپڑی کی وجہ سے شوشو پجاری یہاں کی باتیں معلوم نہ کر سکے گا"...... عمران نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ جب تک تم لوگ یہاں موجود ہو اسے معلوم نہ ہو سکے گا کہ تم سوانکے سے کہاں غائب ہو گئے ہو اور ویسے بھی ابھی رات ہے۔ وہ پوری طرح مطمئن ہو گا کہ تم سوانکے سے باہر جا ہی نہیں سکتے کیونکہ اس نے سوانکے کے گرد مویلا جادو کے تین حصار قائم کر رکھے ہیں۔ یہ تو صبح اسے معلوم ہو گا کہ تم غائب ہو چکے ہو تو پھر اس پر پاگل پن کا دورہ پڑے گا"...... پجاری کوٹی نے تفصیل سے

اب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے ہماری خاطر یہ سب کچھ کیا ہے۔ تمہارا مقصد کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"عمران صاحب پلیز جوزف کی خطا معاف کر دیں"...... اچانک فدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران نے مڑ کر جوزف کی رف دیکھا جو مسلسل ڈنڈ نکالے چلے جا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر ہلکا کا پسینہ نظر آنے لگ گیا تھا۔

"کتنے ڈنڈ ہوئے ہیں"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر وچھا۔

"پچاس"...... جوزف نے جواب دیا۔

"اور پچاس ڈنڈ میں تمہیں پسینہ آنے لگ گیا ہے۔ کیوں"۔ مران کی آواز سرد تھی۔

"یہ پسینہ شرمندگی کا ہے باس"...... جوزف نے مسلسل ڈنڈ نکالتے ہوئے کہا۔

"شرمندگی۔ کس بات کی شرمندگی"...... عمران نے چونک کر وچھا۔

"ظاہر ہے جوزف کو شرمندگی تو ہونی ہے کہ ان دونوں اجنبیوں کے سامنے اسے یہ سب کچھ کرنا پڑ رہا ہے"...... صفدر نے آہستہ سے کہا۔

"باس۔ اس بات کی شرمندگی کہ مجھ سے خطا ہو گئی ہے اور آپ

ناراض ہو گئے ہیں"...... جوزف نے جواب دیا تو صفدر حیران ہو کر اسے دیکھنے لگا۔ شاید اس کے ذہن میں جوزف کی اس حد تک عمران سے عقیدت کا تصور نہ تھا حالانکہ وہ بے شمار بار جوزف کی عمران سے بے پناہ اور ناقابل یقین عقیدت کے مناظر دیکھ چکا تھا لیکن یہ بات اس کے لئے واقعی حیران کن تھی۔

"ٹھیک ہے اگر تمہیں غلطی کا احساس ہو گیا ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ تمہاری باقی سزا معاف اور اب تم اس اونچی چوکی پر بیٹھو گے"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں باس۔ میں آپ کے سامنے اونچی چوکی پر نہیں بیٹھ سکتا"۔ جوزف نے اسی طرح ڈنڈ نکالتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا تم میرے حکم کی خلاف ورزی کرو گے"...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ مزید سزا سنا دیں باس۔ میں باقی ساری عمر سزا میں ڈنڈ نکال سکتا ہوں، اپنا گلا خود کاٹ سکتا ہوں لیکن یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ میں آپ کے سامنے اونچی جگہ پر بیٹھوں"...... جوزف نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا اور صفدر اور جوانا کے چہروں پر بے پناہ حیرت کے تاثرات ابھر آئے جبکہ کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں حیرت کی شدید ترین جھلکیاں واضح نظر آ رہی تھیں۔

"اوکے۔ یہاں میرے قریب آ کر بیٹھ جاؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم عظیم ہو باس کہ تم نے اپنے غلام کو بخش دیا ہے"۔ جوزف نے انتہائی تشکر بھرے لہجے میں کہا اور پھر عمران کے قریب آ کر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔ چونکہ عمران اور جوزف کی گفتگو پاکیشیائی زبان میں ہوئی تھی اس لئے پجاری اور سردار ان کی باتوں کو سمجھ نہ سکے تھے۔

"ہاں۔ اب تم بتاؤ کہ یہ سب کچھ کرنے سے تمہارا مقصد کیا ہے"...... عمران نے دوبارہ پجاری اور سردار سے مخاطب ہو کر اپنا سوال دوہرایا۔

"ہم تمہاری مدد کر کے شوشو پجاری کو شکست دینا چاہتے ہیں تاکہ ہمارا قبیلہ یہاں کا سب سے زیادہ طاقتور بن جائے"...... سردار زاگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ہماری کس انداز میں مدد کر سکتے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"تمہارا شوشو پجاری سے مقابلہ کرایا جا سکتا ہے۔ جادو میں تمہاری مدد کی جا سکتی ہے"...... ار، بار پجاری کوٹی نے جواب دیا۔

"لیکن تم خود کھل کر اس کے سامنے کیوں نہیں آتے۔ تم نے یہ سب کارروائی کی ہے اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ تم خود بھی شوشو پجاری کی طرح وچ ڈاکٹر اور جادوگر ہو"...... عمران نے کہا۔

"شوشو پجاری بے حد طاقتور ہے اور اس کا براہ راست مقابلہ میں نہیں کر سکتا۔ وہ اس دور کا عظیم وچ ڈاکٹر ہے۔ مجھے چونکہ میری

طاقتوں نے تمہارے اور شوشو پجاری کے درمیان ہونے والی لڑائی کے بارے میں اطلاع دی تھی اور مجھے بتایا گیا تھا کہ تمہیں روشنی کی انتہائی طاقتور طاقتوں کی پشت پناہی حاصل ہے اس لئے میں نے سوچا کہ درپردہ تمہاری مدد کی جائے اور شوشو پجاری کو شکست دی جائے اور اتفاق سے گوبے اور مثاسی کانوشی سزاکاٹ رہے تھے اور اس وقت پورے افریقہ میں یہی لوگ یہ سزاکاٹ رہے تھے اور یہ سزا کاٹنے والوں پر کسی جادو کا اثر نہیں ہوتا"...... پجاری کوٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہم نہ تو وچ ڈاکٹر ہیں اور نہ ہی جادوگر ہیں اور نہ ہی ہم دیوی دیوتاؤں کے پجاری ہیں۔ ہم تو مسلمان ہیں اور چونکہ شوشو پجاری اپنی شیطانی قوتوں سے خیر کی راہ میں رکاوٹ بننے لگ گیا تھا اور اپنی حدوں سے باہر نکل آیا تھا اس لئے اسے ختم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے اور ہم اس سلسلے میں ناجریا پہنچے ہیں۔ ہم نے شوشو پجاری کے استاد وگوجا سے بھی جلنگو جا کر ملاقات کی تھی لیکن اسے شوشو پجاری پہلے ہی خبردار کر چکا تھا اور دھمکی دے چکا تھا اس لئے اس نے کسی قسم کی مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد ہم واپس ہوٹل میں آ گئے۔ ہم نے کل صبح وہاں سے اسادان پہنچنا تھا اور پھر ہم کیٹی قبیلے میں پہنچتے کیونکہ کیٹی قبیلے کے ایک آدمی نے ہمارے ساتھ جانا تھا لیکن ہمارے ساتھ ہوٹل میں ہی واردات ہو گئی اور ہم سوانکے پہنچ گئے۔ میرے ساتھی سو گئے تھے اس لئے وہ تو ویسے ہی یہاں پہنچنے تک

سوتے رہے ہیں اور میں نے انہیں جھنجوڑ کر جگایا لیکن مجھے اس گڑھے میں ہی ہوش آ گیا تھا کیونکہ جس وقت شوشو پجاری نے وار کیا میں اس وقت سو نہیں رہا تھا بلکہ اونگھ رہا تھا۔ تم سمجھ لو کہ یہ نیند کا عارضی وقفہ تھا اس لئے مجھ پر جادو سے سلانے کا وقفہ بھی کم رہا۔ مجھے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس ہوٹل سے ہمیں کیسے نکالا گیا اور اس قدر جلد ہم اس گڑھے میں کیسے پہنچ گئے لیکن گڑھے سے یہاں تک گوبے نے ہمیں جس طرح پہنچایا اس کا علم مجھے بہرحال ہے اور پھر مثاسی نے مجھے تفصیل بھی بتا دی تھی اس لئے ہم تمہارے شکرگزار ہیں کہ تم نے بہرحال ہماری مدد کی ہے اور تم ہمارے محسن ہو"۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کیا واقعی تم خود بخود جاگ اٹھے تھے"...... پجاری کوٹی نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو تم واقعی بے حد طاقتور ہو کہ شوشو پجاری جیسے وچ ڈاکٹر کا انتہائی طاقتور جادو بھی تم پر زیادہ دیر تک اثر نہیں کر سکا اس لئے جو کچھ بھی ہو ہم اور ہمارا قبیلہ تمہارے ساتھ رہے گا"۔ پجاری کوٹی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور سردار زاگو نے بھی اس کی تائید کر دی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

شوشو پجاری کی بڑی سی جھونپڑی کے اندر تیز روشنی ہو رہی تھی۔ جھونپڑی میں تین مشعلیں جل رہی تھیں۔ فرش پر بچھی ہوئی جانوروں کی کھالوں پر سلاگا قبیلے کے سردار ماٹو کے ساتھ اس کے چار نائب سردار بھی موجود تھے جبکہ شوشو پجاری ایک لکڑی کی اونچی سی چوکی پر اکڑا ہوا بیٹھا تھا۔ اس کے جسم پر سرخ رنگ کی کھال تھی یوں لگتا تھا جیسے اس نے سفید رنگ کے کسی جانور کی کھال کو تیز سرخ رنگ میں رنگ دیا ہو۔ سر پر سیاہ رنگ کے پروں کا تاج تھا۔ اس نے اپنے گلے میں انسانی کھوپڑیوں پر مشتمل ہار پہن رکھا تھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں ٹیڑھی سی لکڑی تھی جس پر عجیب سے نقش و نگار بنائے گئے تھے۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ سردار پورے ڈکالا میں لوگوں کو بھجوادو اور سب کو اطلاع دو کہ شوشو کے دشمن اس کی قید میں عبرتناک موت مرنے

ے لئے پہنچ چکے ہیں"...... شوشو پجاری نے بڑے فاخرانہ لہجے میں

ہا۔

"ہم نے پہلے ہی آدمی بھیج دیئے ہیں عظیم وچ ڈاکٹر۔ صبح ہونے ے پہلے سب قبیلوں کے سردار اور پجاری یہاں پہنچ جائیں گے"۔ ردار ماٹو نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ سب دیکھیں گے کہ ہم روشنی کی ان طاقتوں کو کیسے شکست دیتے ہیں۔ سب کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ میں عظیم ہوں۔ ہمارا مقابلہ اب اس پوری دنیا میں کوئی نہیں کر سکتا۔ ہا۔ ہا۔ ہا"...... شوشو پجاری نے اور زیادہ اکڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مقدس پجاری۔ کیا تم ان اجنبیوں کی روحوں پر قبضہ کرو گے"...... اچانک ایک سردار نے کہا تو شوشو پجاری بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہاں۔ واقعی یہ اچھی بات ہے۔ تو ٹھیک ہے۔ میں پہلے ان کی روحوں کو قبضے میں کروں گا پھر ان کو کالے چیونٹوں کی سزا دوں گا"...... شوشو پجاری نے کہا اور سب نے اس انداز میں سر ہلا دیئے جیسے وہ شوشو پجاری کی بات سے پوری طرح متفق ہوں لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک جھونپڑی کے باہر سے کسی کی کربہہ چیخ سنائی دی۔ یہ چیخ ایسی تھی جیسے کسی انسان کو ذبح کیا جا رہا ہو اور اس کے حلق سے آخری اور انتہائی کربناک چیخ نکلی ہو۔

"اوہ۔ اوہ۔ باباٹو کی چیخ۔ اوہ۔ اوہ"...... شوشو پجاری نے بے اختیار اچھلتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے بائیں ہاتھ کو فضا میں لہراتے ہوئے زور سے نیچے کی طرف جھٹکا دیا تو جھونپڑی کا بند دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور اس کے ساتھ ہی ایک سیاہ رنگ کا ہیولہ سا اندر داخل ہوا۔ وہ فضا میں تیرتا ہوا آگے بڑھا اور پھر شوشو پجاری کے سامنے پہنچ کر زمین پر منہ کے بل گر پڑا۔

"باباٹو حاضر ہے مقدس پجاری۔ باباٹو حاضر ہے"...... اس ہیولے نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

"تم اچھی خبر نہیں لائے۔ بولو کیا خبر ہے"...... شوشو پجاری نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو وہ ہیولہ اٹھا اور پھر شوشو پجاری کے سامنے جھک کر کھڑا ہو گیا۔ سردار خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ ہیولے کی ان کی طرف پشت تھی۔

"تمہارے دشمن سوانکے سے غائب ہو گئے ہیں مقدس پجاری"۔ ہیولے کے منہ سے نکلا تو یوں محسوس ہوا جیسے جھونپڑی میں زلزلہ سا آگیا ہو۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ وہاں سے کیسے نکل سکتے ہیں۔ نہیں۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ میں تمہیں فنا کر دوں گا"...... شوشو پجاری نے بے اختیار اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ایک ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے ہیولے کے منہ سے

انتہائی کربناک چیخیں نکلنے لگیں۔ وہ سیاہ رنگ کا ہیولہ یکلخت کسی بھڑکتے ہوئے شعلے میں تبدیل ہوا اور چند لمحوں میں غائب ہو گیا۔ البتہ اس کی کربناک چیخیں اب جھونپڑی سے باہر سنائی دینے لگی تھیں اور پھر یہ چیخیں آہستہ آہستہ معدوم ہوتی چلی گئیں۔

"تاکورا۔ تاکورا۔ حاضر ہو جاؤ۔ تاکورا حاضر ہو جاؤ"...... شوشو پجاری نے یکلخت عجیب سے انداز میں چیختے ہوئے کہا تو اس کے سامنے زمین میں سے سیاہ رنگ کا دھواں سا نکلا اور پھر فوراً ہی مجسم ہو گیا۔ اب وہ ایک مقامی بچہ نظر آ رہا تھا جس کا چہرہ اس کے جسم سے بھی زیادہ سیاہ تھا۔ البتہ اس کی آنکھیں قطعاً سفید تھیں۔ سردار بھی باباٹو کی بات سن کر بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے اور ابھی تک کھڑے تھے۔ ان کے چہروں پر بھی ایسی کیفیات تھیں جیسے انہیں بھی باباٹو کی بات کا یقین نہ آیا ہو۔

"تاکورا حاضر ہے آقا"...... بچے نے منمناتی ہوئی آواز میں کہا۔

"باباٹو نے یہاں آکر جو کچھ کہا ہے وہ ممکن ہی نہیں ہے۔ میں نے اسے فنا کر دیا ہے۔ تم بتاؤ کہ باباٹو نے ایسی بات کیوں کی ہے"...... شوشو پجاری نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باباٹو نے جو کچھ کہا ہے وہ صحیح ہے آقا۔ تمہارے دشمن سوانکے سے غائب ہیں"...... اس بچے نے اسی طرح منمناتی ہوئی آواز میں جواب دیا تو شوشو پجاری کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

" کیا۔ کیا تم بھی یہی کہہ رہے ہو۔ تم تاکورا۔ تم بھی"۔ شوشو پجاری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ہاں آقا۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ درست ہے۔ سوانکے خالی پڑا ہوا ہے"...... اس بچے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ تم غلط کہہ رہے ہو۔ جھوٹ بول رہے ہو۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ یہ میری طاقتیں کیوں جھوٹ بولنے پر تل گئی ہیں۔ اوہ۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے"...... شوشو پجاری نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنا منہ نوچتے ہوئے کہا۔

" آقا آپ خود جا کر سوانکے کو دیکھ سکتے ہیں"...... بچے نے جواب دیا۔

" لیکن اس کے گرد تو مویلا جادو کے تین حصار ہیں اور پھر دشمنوں پر گہری نیند طاری تھی۔ وہ کیسے وہاں سے جا سکتے ہیں۔ اگر جاتے تو مویلا جادو کے حصار تو وہ پار ہی نہیں کر سکتے تھے"۔ شوشو پجاری نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

" وہ سب کچھ موجود ہے آقا لیکن دشمن پھر بھی غائب ہو گئے ہیں"...... بچے نے جواب دیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ میں ابھی وہاں جاؤں گا۔ ابھی۔ تم سب میرے ساتھ آؤ"...... شوشو پجاری نے چیختے ہوئے لہجے میں سرداروں سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا ہاتھ تیزی سے اس بچے کی طرف کر کے جھٹکا تو بچہ ایک بار پھر سیاہ دھوئیں میں تبدیل ہو گیا اور پھر یہ

ھواں زمین میں غائب ہو گیا جبکہ شوشو پجاری بجلی کی سی تیزی سے ونپڑی سے باہر نکلا تو اس کے پیچھے سردار بھی باہر آ گئے۔ البتہ ایک ردار نے جھونپڑی میں جلنے والی ایک مشعل بھی اٹھا لی تھی۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ نہیں۔ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا"...... شوشو باری مسلسل چیختا چلا جا رہا تھا جبکہ سردار خاموشی سے اس کے پیچھے لے جا رہے تھے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد وہ سوانکے کے ریب پہنچ گئے۔

" ہاں۔ مویلا جادو کے تینوں حصار موجود ہیں۔ ہاں۔ وہ موجود ہیں"...... اس بار شوشو پجاری کے منہ سے اطمینان بھری آواز سنائی ی۔ پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا جبکہ سردار وہیں رک گئے تھے۔ شوشو پجاری دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر وہ گڑھے کے کنارے پر جا کر رک گیا۔

" اوہ۔ وہ واقعی نہیں ہیں۔ وہ نہیں ہیں۔ وہ غائب ہیں۔ مویلا جادو کے حصاروں کے باوجود موجود نہیں ہیں"...... یکلخت شوشو پجاری نے مڑ کر سرداروں کی طرف دیکھتے ہوئے پاگلوں کے سے انداز میں کہا۔ مشعل کی روشنی میں اس کے چہرے پر چھا جانے والی وحشت نمایاں طور پر نظر آ رہی تھی اور اس کی بات سن کر سردار بھی بے اختیار اچھل پڑے۔

" غائب ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے مقدس پجاری"...... سردار مانو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم کرنا ہو گا۔ چلو واپس چلو۔ معبد میں چلو"...... شوشو پجاری نے کہا اور پھر وہ تیزی سے مڑا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس طرح دوڑنے لگا جیسے پاگل کتا دوڑتا ہے۔ وہ دوڑتا ہوا کبھی ادھر چلا جاتا اور پھر مڑ کر دوسری طرف چلا جاتا۔ اس کے دوڑنے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ ذہنی طور پر واقعی پاگل ہو چکا ہے۔ سردار بھی اس کے پیچھے دوڑ رہے تھے اور پھر وہ بستی کے قریب پہنچ کر ایک طرف موجود لکڑی کے بنے ہوئے ایک بڑے سے قلعہ نما مکان کے دروازے کے سامنے پہنچ کر رک گئے جس پر سرخ رنگ کا بڑا سا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ یہ سلاگا قبیلے کا معبد تھا۔ اس کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور شوشو پجاری تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ بڑے سے احاطے کے بعد لکڑی کا ایک برآمدہ تھا جس کے پیچھے کئی کمرے تھے۔ شوشو پجاری جیسے ہی معبد میں داخل ہوا برآمدے میں سے تین آدمی تیزی سے آگے بڑھے اور انہوں نے رکوع کے بل جھک کر شوشو پجاری کا استقبال کیا۔ شوشو پجاری کے پیچھے سردار ماٹو اور اس کے نائب سردار بھی اندر داخل ہو گئے تھے۔ شوشو پجاری اپنے استقبال کی پرواہ کئے بغیر بجلی کی سی تیزی سے درمیانی کمرے میں داخل ہوا۔ اس کمرے میں لکڑی کا بنا ہوا ایک بڑا سا بت تھا جس کی شکل کسی وحشی سانڈ جیسی تھی جس کے سینگ اتنے بڑے تھے کہ چھت تک پہنچ رہے تھے۔ اس وحشی سانڈ کے سامنے لکڑی کا ایک بڑا چوڑا سا تختہ موجود تھا جس پر سوکھے ہوئے خون کی دبیز تہیں نظر آ رہی تھیں اور کمرے میں انتہائی تیز بدبو موجود

شوشو پجاری نے آگے بڑھ کر اس خون آلود تختے پر اس طرح سر دیا جیسے وہ اس سانڈ کو سجدہ کر رہا ہو۔ شوشو پجاری کے سر رکھتے اس کے پیچھے آنے والے سردار ماٹو اور اس کے نائبوں نے بھی فرش پر ہی اپنے سر رکھ دیئے جبکہ شوشو پجاری کا استقبال کرنے لے نوجوان باہر ہی رہ گئے تھے۔ وہ اندر نہ آئے تھے۔ شوشو پجاری دیر تک سر رکھے پڑا رہا۔ پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھا اور اس نے بت کے سامنے عجیب و غریب انداز میں ناچنا شروع کر دیا۔ اس انداز ایسا تھا جیسے اسے کسی پاگل کتے نے کاٹ لیا ہو اور اب وہ ل پن میں ہوا میں ہاتھ پیر مار رہا ہو۔ کافی دیر تک یہ سب کچھ نے کے بعد شوشو پجاری فرش پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا۔ جبکہ دار ماٹو اور اس کے نائب بھی اٹھ کر اس کے پیچھے اسی انداز میں بیٹھ گئے۔

"مقدس ڈوگو دیوتا تمہارا پجاری شوشو تمہاری خدمت میں حاضر ہے۔ مقدس ڈوگو دیوتا تمہارے پجاری کے دشمن سوانگے سے سرار طور پر غائب ہو گئے ہیں اور مجھے پتہ نہیں چل رہا کہ وہ کہاں گئے ہیں اور کس طرح گئے ہیں۔ مقدس ڈوگو دیوتا اپنی خاص الخاص اقت بوگوتی کو سامنے لاؤ تاکہ وہ مجھے بتا سکے کہ میرے دشمن کہاں ہیں"۔ شوشو پجاری نے اونچی آواز میں بولتے ہوئے کہا اور ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ اس وحشی سانڈ کے عقب میں موجود لکڑی کی دیوار میں سرر کی آواز کے ساتھ ہی ایک دروازہ کھلا اور دوسرے لمحے

ایک گہرے سیاہ رنگ کی بوڑھی مقامی عورت نمودار ہوئی اور وہ اس وحشی سانڈ کے آگے والے پیروں کے ساتھ فرش پر انتہائی مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گئی۔

"مقدس پجاری شوشو۔ بوگوتی حاضر ہے۔ پوچھو کیا پوچھنا چاہتے ہو"...... اس بوڑھی عورت نے کھڑکھڑاتی ہوئی آواز میں کہا۔

"مقدس بوگوتی میں نے اجنبی دشمنوں کو بڑے شہر سے سزا دینے کے لئے اٹھوا کر سوانکے میں قید کر دیا تھا لیکن وہ وہاں سے غائب ہو چکے ہیں اور میری کوئی طاقت اس قابل نہیں ہے کہ مجھے بتا سکے کہ وہ کہاں گئے ہیں اور کس طرح گئے ہیں۔ تم مقدس دیوتا کی مقدس طاقت ہو۔ تم مجھے بتاؤ"...... شوشو پجاری نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"پجاری شوشو۔ تمہارے دشمن اس وقت سکاٹا قبیلے کی تحویل میں ہیں۔ سکاٹا قبیلے کا پجاری کوٹی تمہیں شکست دے کر خود افریقہ کا سب سے بڑا وچ ڈاکٹر بننا چاہتا ہے اور طاقتوں کے لحاظ سے وہ تم سے کم بھی نہیں ہے البتہ تمہارے پاس ٹکنوا جادو موجود ہے جو اس کے پاس نہیں ہے۔ اسے اس کی طاقتوں نے تمہارے دشمنوں کے بارے میں سب کچھ بتا دیا تھا۔ پھر تمہارے دشمن بڑے شہر میں پہنچ گئے اور تم نے انہیں جس طرح سوانکے میں ڈال کر کالے جیوتشوں کی سزا دینے کا منصوبہ بنایا تھا اس کا بھی اسے علم ہو گیا۔ اب یہ اس کی خوش قسمتی تھی کہ اس نے چند ماہ پہلے اپنے قبیلے کے ایک بوڑھے

مرد اور ایک بوڑھی عورت کو کانوشی سزا دے رکھی تھی اور اسے معلوم تھا کہ جس جھونپڑی میں کانوشی کی سزا پانے والے رہتے ہوں اس پر کوئی جادو اثر نہیں کرتا اور کانوشی کی سزا پانے والوں پر بھی کوئی جادو اثر نہیں کرتا۔ چنانچہ وہ اپنے قبیلے کے سردار کے ساتھ وہاں گیا۔ سردار نے اس مرد کو شکار ڈھونے والی گاڑی دی اور یہ مرد اور عورت گاڑی لے کر سوانکے پہنچ گئے۔ مویلا جادو کے حصار بھی انہیں نہ روک سکتے تھے جبکہ تمہارے دشمن وہاں گہری نیند سوئے ہوئے تھے۔ البتہ ان کا سردار جس کا نام عمران ہے وہ جاگ رہا تھا کیونکہ جب تم نے ان پر طویل نیند کا جادو کیا تھا تو وہ اس وقت سو نہیں رہا تھا بلکہ اونگھ رہا تھا۔ چونکہ اونگھ کا وقفہ مختصر ہوتا ہے اور نیند کا زیادہ اس لئے وہ سوانکے تک پہنچتے ہوئے تو سویا رہا لیکن سوانکے میں پہنچ کر جاگ گیا مگر جادو کی وجہ سے وہ حرکت نہ کر سکتا تھا۔ بہرحال کانوشی سزا پانے والا بوڑھا گوبے سوانکے میں اترا اور پھر اس نے ایک ایک کر کے تمہارے دشمنوں کو اٹھایا اور شکار ڈھونے والی گاڑی میں ڈال دیا اور پھر وہ گاڑی لے کر واپس اپنی جھونپڑی میں پہنچ گیا وہاں پہنچتے ہی ان سب پر جادو ختم ہو گیا اور وہ نیند سے بیدار ہو گئے۔ پھر سکاٹا قبیلے کا پجاری کوٹی اور سردار زاگو وہاں پہنچ گئے اور انہوں نے تمہارے دشمنوں سے بات چیت کی۔ تم جس وقت سوانکے پہنچے تھے اس وقت چونکہ وہ سب لوگ کانوشی کی سزا پانے والوں کی جھونپڑی میں تھے اس لئے تمہاری طاقتیں انہیں تلاش نہ کر سکیں اور اب وہ

سب اس جھونپڑی سے نکل کر سکاٹا قبیلے کی بستی میں پہنچ چکے ہیں"...... اس عورت نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کوئی پجاری اور سردار کی یہ جرأت کہ وہ شوشو کے مقابل آئیں۔ میں انہیں عبرتناک سزا دوں گا"...... شوشو پجاری نے انتہائی غضبناک لہجے میں کہا۔

"سنو شوشو پجاری۔ دیوتا کا حکم سنو۔ تمہارے دشمن روشنی کے نمائندے ہیں۔ تمہاری طاقتیں ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ تمہارا جادو اس بڑے شہر میں اس لئے چل گیا تھا کہ اس وقت وہ محتاط نہیں تھے لیکن اب وہ پوری طرح محتاط ہیں اور انہوں نے روشنی کا مقدس اور عظیم کلام لکھ کر اپنے پاس رکھ لیا ہے اور اس کا حصار بھی کر لیا ہے اس لئے اب تمہاری طاقتیں ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں لیکن دیوتا جانتے ہیں کہ اگر تم ان سے شکست کھا گئے تو پھر روشنی کی طاقتیں ڈکالا کے علاقے میں تیزی سے پھیلتی چلی جائیں گی اور آہستہ آہستہ یہاں کے تمام قبیلے دیوی دیوتاؤں کو چھوڑ کر روشنی کے عظیم مذہب کو اختیار کر لیں گے اور اب چونکہ بڑے شیطان کو اس سارے علاقے میں خطرہ لاحق ہو گیا ہے اس لئے بڑے شیطان نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہیں اس کے مقابلے کے لئے تیار کیا جائے اور اس کے لئے باقاعدہ تمہیں ہدایات دی جائیں"...... اس بوڑھی عورت نے کہا۔

"میں حاضر ہوں بوگوتی۔ میں حاضر ہوں"...... شوشو پجاری نے اونچی آواز میں کہا۔

"تو سنو۔ تم ان لوگوں کا مقابلہ اپنی طاقتوں سے نہیں کر سکتے۔ ...ے خلاف تمہیں عیاری اور مکاری سے کام لینا ہو گا اور اس کے ... تمہیں کوپیلا کا حربہ اختیار کرنا ہو گا۔ اگر تم نے یہ حربہ کامیابی ...استعمال کر لیا تو یہ سب ناپاک ہو جائیں گے اور ان سے روشنی ...تمام طاقتیں علیحدہ ہو جائیں گی۔ اس کے بعد تم نے انہیں معبد ...ے نیچے موسنجو کمرے میں بند کر دینا ہے۔ یہ وہاں سے نہ نکل سکیں ...ے اور وہاں بھوک پیاس سے خود بخود ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جائیں ...ے"...... بوگوتی نے کہا۔

"میں انہیں خود ہلاک نہیں کر سکتا"...... شوشو پجاری نے ...یرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ جب یہ موسنجو میں قید ہو جائیں تو پھر تم نے ان کے ...یب نہیں جانا ورنہ تمہارے ذریعے وہ سب کچھ ختم کرا دیں گے اور ...کسی اور کو جانے دینا"...... بوگوتی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ایسا ہی کروں گا"...... شوشو پجاری نے کہا تو ...گوتی اٹھی اور پھر تیزی سے مڑ کر عقبی دروازے سے غائب ہو گئی ...ں کے ساتھ ہی عقبی دیوار برابر ہو گئی۔

"تم نے میری مدد کی ہے دیوتا میں تمہیں بھینٹ دوں گا"۔ شوشو ...جاری نے کہا اور اٹھ کر واپس مڑا تو اس کے پیچھے بیٹھے ہوئے سردار ...ٹو اور اس کے نائب بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"آؤ اب جھونپڑی میں چل کر بات ہو گی"...... شوشو پجاری نے

کہا اور انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑی جھونپڑی میں پہنچ گئے۔ یہ شوشو پجاری کی جھونپڑی تھی۔ شوشو پجاری اپنی مخصوص اونچی لکڑی کی چوکی پر بیٹھ گیا جبکہ سردار ماٹو اور اس کے نائب اس کے سامنے فرش پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گئے۔

"سردار ماٹو تم نے بھی بوگوتی کی باتیں سنی ہوں گی۔ اب تم بتاؤ کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے"...... شوشو پجاری نے کہا۔

"مقدس پجاری جیسے دیوتا نے حکم دیا ہے ویسے ہی کرو۔ ہم دیوتا کی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتے"...... سردار ماٹو نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تم نے درست فیصلہ کیا ہے۔ میں بھی دیوتا اور بڑے شیطان کی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتا کیونکہ میری آدھی طاقتیں دیوتا کی بخشی ہوئی ہیں اور باقی آدھی شیطان کی۔ یہی وجہ ہے کہ میں دنیا کا سب سے بڑا وچ ڈاکٹر ہوں لیکن اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ روشنی کی طاقتیں شیطان کی طاقتوں سے بہت زیادہ طاقتور ہوتی ہیں اس لئے بڑے شیطان نے مجھے ان دشمنوں کے خلاف اپنی طاقتیں آزمانے کی بجائے عیاری اور مکاری سے کام لینے اور کوپیلا حربہ استعمال کرنے کا کہا ہے۔ تم جانتے ہو کہ کوپیلا کیا ہوتا ہے"۔ شوشو پجاری نے کہا۔

"ہاں مقدس پجاری۔ کوپیلا بھینٹ دینے کو کہتے ہیں"...... سردار ماٹو نے جواب دیا۔

"ہاں۔ کوپیلا کا خون ان روشنی والوں کو ناپاک کر سکتا ہے لیکن ہمیں عیاری اور مکاری سے کام لینے کو کہا گیا ہے اس لئے ہم ان سے براہ راست بھینٹ کی بات نہیں کریں گے بلکہ ہم جشن منائیں گے جس میں سکاٹا قبیلے کے بڑوں کو بھی شامل کریں گے اور پھر تمہیں معلوم ہے کہ ہم جب جشن مناتے ہیں تو ہم دیوتاؤں کے نام کی بھینٹ دیتے ہیں۔ ہم یہ بھینٹ دیں گے لیکن اس انداز میں کہ اس کا خون ہمارے دشمنوں پر پڑ جائے۔ اس طرح وہ ناپاک ہو جائیں گے اور پھر معبد کے نیچے سیاہ کمرہ جسے موتسنجو کہا جاتا ہے اور جو شیطان کا کمرہ ہے وہاں انہیں قید کر دیا جائے گا اور پھر یہ وہیں مر جائیں گے۔ اس طرح ہم اپنے دشمنوں کو شکست دیں گے اور جب یہ شکست کھا جائیں گے تو پھر ہم سکاٹا قبیلے پر ٹوٹ پڑیں گے کیونکہ انہوں نے ہمارے دشمنوں کی مدد کی ہے"...... شوشو پجاری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے عظیم پجاری کا حکم"...... سردار ماٹو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر ان کے درمیان جشن منانے کے بارے میں مزید تفصیلات طے کرنے کے لئے گفتگو ہونے لگی۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت سکاٹا قبیلے کی بستی میں ایک بڑی سی جھونپڑی میں موجود تھا۔ صبح ہو چکی تھی اور عمران اور اس کے ساتھی اب اپنے آئندہ کے اقدام کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے کہ اچانک جھونپڑی کا دروازہ کھلا اور ایک قبائلی اندر داخل ہوا۔

"آپ کو مقدس پجاری اور سردار نے یاد کیا ہے"...... آنے والے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کہاں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اپنی جھونپڑی میں"...... آنے والے نے کہا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور پھر وہ اس آنے والے قبائلی کے پیچھے جھونپڑی سے باہر آئے۔ باہر اب بے شمار مرد اور عورتیں ادھر ادھر آ جا رہی تھیں۔ وہ سب انہیں حیرت بھری نظروں سے دیکھتے لیکن کسی نے ان سے کچھ نہیں کہا اور

وہ سب ایک بڑی جھونپڑی میں پہنچ گئے۔ یہاں سردار زاگو اور پجاری کوٹی دونوں موجود تھے۔ انہیں ساتھ لے آنے والا قبائلی باہر ہی رہ گیا تھا۔

"ہم تم سے علیحدگی میں بات چیت کرنا چاہتے ہیں سردار۔ انتہائی اہم بات چیت"...... سردار زاگو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم باہر گھومو پھرو میں آ رہا ہوں"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو وہ سب خاموشی سے مڑے اور جھونپڑی سے باہر چلے گئے۔

"ہاں اب بولو کیا بات ہے"...... عمران نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ایک انتہائی اہم اور حیران کن خبر ہے"...... اس پجاری نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کیسی خبر"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"سلاگا قبیلے والے آج دوپہر کو اپنا مخصوص جشن ہوشاب منا رہے ہیں اور انہوں نے اس جشن میں شرکت کے لئے سردار زاگو اور میرے علاوہ تم سب کو بھی بلایا ہے اور ساتھ یہ پیغام دیا ہے کہ چونکہ آج ہوشاب جشن منایا جا رہا ہے اس لئے آج کسی سے کوئی دشمنی نہیں ہو سکتی اور نہ پورے چاند کے دن ختم ہونے تک دشمنی رہ سکتی ہے اس لئے بے فکر ہو کر جشن میں شرکت کریں"...... کوٹی پجاری نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ کس قسم کا جشن ہے۔اس کی کیا تفصیلات ہیں"...... عمران نے پوچھا کیونکہ اس نے ہوشاب نامی جشن کے بارے میں کبھی نہیں سنا تھا۔

"یہ اس سارے علاقے کا بہت قدیم جشن ہے۔ ہر قبیلہ اپنے دیوتا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے سال میں ایک بار یہ جشن منایا کرتا ہے اور اس کے لئے کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوتی۔ جب قبیلے والے مناسب سمجھتے ہیں اس کا اعلان کر دیا جاتا ہے اور یہ جشن تین روز تک منایا جاتا ہے اور یہ بھی یہاں کی قدیم روایت ہے کہ ہوشاب جشن کے دوران قبیلے کی تمام دشمنیاں نئے چاند تک ختم کر دی جاتی ہیں اور یہ بات بھی درست ہے کہ اس سال سلاگا قبیلے میں ہوشاب جشن منایا جانا تھا لیکن اس طرح اچانک ہوشاب جشن منانے اور تمہیں اور ہمیں دعوت دینے سے میرا خیال ہے کہ شوشو پجاری کوئی چال چل رہا ہے۔ میں نے اپنی طاقتوں کے ذریعے کوشش کی ہے کہ اصل وجہ معلوم کر سکوں لیکن کوئی بات واضح نہیں ہو سکی اس لئے میں نے سوچا کہ تمہیں بتایا جائے۔شاید تم اس بارے میں کچھ معلوم کر سکو"...... کوٹی پجاری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس جشن میں کیا ہوتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"پورا قبیلہ مختلف ناچ دیوتا کے حضور پیش کرتا ہے اور دیوتا کو بھینٹ دی جاتی ہے اور ہوشاب جشن کے دوران قبیلے کے لوگ

یک دوسرے سے مقابلے کرتے ہیں۔ مختلف جانوروں کی کھالیں بن کر بہروپ بھرے جاتے ہیں۔ بس ایسے ہی کھیل تماشے ہوتے ہیں"...... کوٹی پجاری نے کہا۔

"کیا انہیں اس بات پر غصہ نہیں آیا کہ تم نے ہمیں اس گڑھے سے نکال کر اپنے پاس رکھا ہے اور ان کا ہمیں سزا دینے کا منصوبہ ناکام ہو گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو مجھے خدشہ ہے کہ وہ ہوشاب جشن کی آڑ میں کچھ اور کرنا چاہتے ہیں کیونکہ میرا خیال تھا کہ جب شوشو پجاری اور سردار ماٹو کو اس بات کا علم ہو گا تو وہ غصے سے پاگل ہو جائیں گے لیکن وہ غصہ کرنے کی بجائے الٹا جشن منا رہے ہیں۔ ایسا تو ان کی فطرت کے خلاف ہے"...... کوٹی پجاری نے کہا۔

"تمہارے ذہن کے مطابق وہ کیا چال چل سکتے ہیں"...... عمران نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"قبائلی روایات کے مطابق وہ کچھ بھی نہیں کر سکتے کیونکہ ہوشاب جشن کے دوران اگر وہ کسی کو نقصان پہنچا دیں یا کسی سے دشمنی کریں تو دیوتاؤں کا غضب پورے قبیلے پر ٹوٹ پڑتا ہے اس لئے بظاہر تو وہ کچھ بھی نہیں کر سکتے کیونکہ چاہے کچھ ہو، کمزور نہ ہو جائے وہ دیوتاؤں کو ناراض نہیں کر سکتے ورنہ قبیلہ ان کی ۔ٹیاں اڑا دے گا"...... کوٹی پجاری نے کہا۔

"سنو سردار ڑاگو اور کوٹی پجاری۔ تم ہمارے بارے میں کوئی

خدشہ ذہن میں نہ لاؤ بلکہ ہمیں خوشی ہے کہ ہم اس طرح آزادی سے وہاں جائیں گے اور پھر وہاں جو کچھ بھی ہو گا ہم اس سے خود ہی نمٹ لیں گے بلکہ مجھے دراصل تمہارے بارے میں فکر تھی کہ ہماری وجہ سے تمہارے قبیلے پر کوئی آفت نہ آئے جو اب نہیں آئے گی اس لئے ہم وہاں جانے کے لئے تیار ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال اس کے باوجود تم نے ہوشیار رہنا ہے لیکن ہم وہاں صرف آج کا دن رہیں گے اس کے بعد ہم واپس آ جائیں گے۔ کیا تم بھی ہمارے ساتھ واپس آؤ گے"...... کوٹی پجاری نے کہا۔

"اس کا فیصلہ وہاں جا کر ہو گا"...... عمران نے کہا تو سردار زاگو اور کوٹی پجاری نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا اور حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کی چھت پر چھوٹے چھوٹے کئی سوراخ تھے جن میں سے روشنی اندر آ رہی تھی جس کی وجہ سے یہاں کافی روشنی تھی اور اس کے سارے ساتھی بھی اس کے قریب ہی کمرے کے فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔

"یہ سب کیا ہے۔ یہ کون سی جگہ ہے اور ہم یہاں کیسے پہنچ گئے ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسے یاد آ گیا تھا کہ وہ سردار زاگو اور کوٹی پجاری کے ہمراہ سلاگا قبیلے میں پہنچا تھا۔ یہاں ان کا استقبال انتہائی دوستانہ انداز میں کیا گیا تھا۔ شوشو پجاری نے خود آگے بڑھ کر ان کا استقبال اس انداز میں کیا تھا جیسے وہ ان کے انتہائی معزز مہمان ہوں۔ پورے قبیلے کی

جھونپڑیاں بے حد سجائی گئی تھیں اور قبیلے کے لوگوں نے بھی اپنے آپ کو اس انداز میں سنوار رکھا تھا کہ جیسے واقعی وہاں کوئی جشن منایا جانا ہو۔ شوشو پجاری نے انہیں بتایا تھا کہ وہ سب کچھ بھول جائیں چونکہ ہوشاب جشن منایا جا رہا ہے اس لئے وہ ان کے ساتھ کسی قسم کی دشمنی نہیں کر سکتے۔ پھر پورا قبیلہ ایک جگہ پر جمع ہوا اور پھر وہاں خوب روایتی ناچ ہوئے۔ اس کے بعد دیوتاؤں کی بھینٹ دینے کا کام شروع ہوا اور میدان میں مختلف جانور ذبح کئے گئے اور ان کا خون اور گوشت قبیلے والے بانٹ کر لے گئے۔ عمران اور اس کے ساتھی یہ سب کچھ دیکھتے رہے۔ پھر معبد میں بڑی بھینٹ کا اعلان کیا گیا اور پورا قبیلہ لکڑی کے بنے ہوئے اس معبد میں پہنچ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی وہاں لے جایا گیا۔ پھر اس احاطہ میں بے شمار جانور ذبح کئے گئے اور خوب دھما چوکڑی مچائی گئی۔ عمران اور اس کے ساتھی دلچسپی سے یہ سب کچھ دیکھتے رہے۔ اس کے بعد سردار زاگو اور کوٹی پجاری واپس چلے گئے جبکہ عمران نے اپنے ساتھیوں سمیت یہیں رہنے کا فیصلہ کیا تھا۔ جوزف نے بھی انہیں یہی بتایا تھا کہ اس جشن کے دوران پجاری یا کوئی بھی ان کے خلاف کوئی غلط حرکت نہیں کر سکتا اس لئے عمران مطمئن تھا۔ جانور اب وقفے وقفے سے ذبح کئے جا رہے تھے۔ پھر ایک سفید رنگ کی بڑی سی گائے لائی گئی جس کے گلے میں عجیب و غریب پتھروں کے ہار پڑے ہوئے تھے۔ وہ سب اس گائے کے گرد ناچتے رہے حتیٰ کہ اس بار شوشو پجاری اور

ردار مانو نے بھی اس گائے کے گرد رقص کیا۔ انہیں بتایا گیا کہ یہ
ںتا کو دی جانے والی سب سے بڑی بھینٹ ہے کیونکہ اس گائے کو
را سال پالا جاتا ہے۔ اس بھینٹ کے بعد دیوتا ان سے خوش ہو
تے ہیں اور ان کے سامنے اس گائے کو ذبح کیا گیا اور پجاری اور
ب قبیلے والے اس کے خون کو اپنے جسموں اور چہروں پر ملنے لگے
ر ایک دوسرے پر اچھالنے لگے اور وہ سب ایک سائیڈ پر کھڑے یہ
ب کچھ ہوتا دیکھ رہے تھے کہ اچانک عمران کو محسوس ہوا کہ اس
ے ذہن پر جیسے اچانک سیاہ چادر سی پڑ گئی ہو۔ اس نے اپنے آپ کو
نبھالنے کی بے حد کوشش کی تھی لیکن بے سود اور اب اسے ہوش
یا تھا تو وہ اس کمرے کے فرش پر موجود تھا اور اس کے ساتھی بھی
اں پڑے ہوئے تھے۔

" اس کا مطلب ہے کہ ہمارے ساتھ واقعی کوئی کھیل کھیلا گیا
ہے"...... عمران نے سوچا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ساتھ پڑے
ہوئے صفدر کو جھنجوڑنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد صفدر ہوش میں
نے لگ گیا تو اس نے یہی کارروائی باقی ساتھیوں کے ساتھ دوہرانا
روع کر دی اور تھوڑی دیر بعد سب ساتھی ایک ایک کر کے ہوش
میں آگئے۔

" یہ۔ یہ ہم کہاں ہیں۔ یہ سب کیا ہے"...... ان سب نے ہی
رت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہمارے ساتھ کوئی شیطانی کھیل کھیلا گیا ہے"...... عمران نے

کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے معوذتین پڑھنے کے بارے میں سوچا لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن میں یہ محسوس کر کے دھماکے سے ہونے لگے کہ اس کا ذہن اس معاملے میں مکمل طور پر بند ہو چکا تھا۔ اسے روشنی کی کوئی آیت یاد نہ آ رہی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ اس بارے میں کچھ جانتا ہی نہ ہو۔

"باس۔ باس۔ یہ کمرہ ٹوگاسو شیطان کا معبد ہے۔ سرخ آنکھوں والے شیطان کا معبد جو کالی دلدل کی سرخ جھاڑیوں میں رہتا ہے"...... جوزف نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"اگر مسئلہ صرف سرخ آنکھوں کا ہے تو پھر تو یہاں موجود ہم سب ہی شیطان ہو سکتے ہیں کیونکہ یہاں موجود سب کی آنکھوں میں بے ہوشی یا گہری نیند کی وجہ سے سرخی نظر آ رہی ہے اور یہ یقیناً میری آنکھوں میں بھی ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس یہاں ہر طرف دیواروں پر سرخ آنکھیں بنی ہوئی ہیں اور یہ اس شیطان کے معبد کی نشانی ہے۔ یہ بہت کمینہ اور گندہ شیطان ہے"...... جوزف نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران نے چونک کر دیواروں کو دیکھنا شروع کر دیا۔

"واقعی عمران صاحب یہاں بڑی بڑی آنکھیں بنی ہوئی ہیں جن میں تیز سرخی ہے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ جوزف نے درست کہا ہے لیکن یہ سب ہوا کیسے اور اب یہ بات سامنے آئی ہے کہ میرے ذہن میں روشن کلام کا کوئی لفظ بھی

ہو د نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب۔ واقعی میں نے بھی کوشش کی ہے
ں کچھ یاد نہیں آ رہا"...... اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمارے ساتھ دھوکہ کیا گیا ہے"۔ صفدر
ے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس بات میں کوئی شک بھی نہیں رہا۔ لیکن ہم سب تو
ضو تھے اور ہم نے باقاعدہ روشن آیات کا حصار کیا ہوا تھا۔ پھر یہ
ب کیسے ہو گیا"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ میں بتاتا ہوں کہ کیا ہوا ہے۔ انہوں نے شیطان کو دی
نے والی بھینٹ کا خون ہم پر ڈالا ہے جس کی وجہ سے ہم اس کمینے
ر گندے شیطان کی گرفت میں آ گئے ہیں"...... جوزف نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی خون کے قطرے اور دھبے ہمارے لباسوں پر
جود ہیں لیکن وہ بہرحال گائے تھی۔ کوئی ناپاک جانور نہیں تھا۔
ر یہ کیسے ہو گیا"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب بہرحال وہ کسی دیوتا کی بھینٹ تھی اور ویسے بھی
ن تو حرام ہوتا ہے"...... صفدر نے کہا تو عمران نے ایک طویل
انس لیا۔

"لیکن ہمیں یہاں کیوں رکھا گیا ہے۔ اگر ہم بے ہوش ہو گئے
ھے تو وہ لوگ ہمیں ہلاک بھی تو کر سکتے تھے"...... عمران نے کہا۔

"باس جب تک نیا چاند نظر نہیں آتا وہ ہمیں براہ راست ہلاک

نہیں کر سکتے کیونکہ یہ ان کی روایت کے خلاف ہے اس لئے انہوں نے ہمیں یہاں بند کر دیا ہے"...... جوزف نے جواب دیا۔

"تو پھر اب ہم نے یہاں سے نکلنا ہے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"لیکن یہاں تو نہ کسی طرف دروازہ ہے اور نہ کوئی کھڑکی ہے۔ ٹھوس دیواریں ہیں یا پھر چھت پر روشنی دینے والے چھوٹے چھوٹے سوراخ ہیں"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب ظاہر ہے ہمیں اندر تو کسی طرح لایا گیا ہو گا۔ ان سوراخوں سے تو ہم اندر نہیں گزر سکتے۔ چلو ہم تو گزر بھی جاتے لیکن جوزف اور جوانا تو بہرحال کسی صورت بھی نہیں گزر سکتے تھے"۔ عمران نے کہا اور سب اس کی بات سن کر اس ماحول میں بھی ہنس پڑے۔

"تم ہنس رہے ہو۔ ہنس لو۔ جتنا جی چاہے ہنس لو لیکن تمہاری موت تمہارے سر پر آ چکی ہے۔ تمہیں یہاں نہ کھانے کو کچھ ملے گا اور نہ ہی پینے کو۔ تم یہیں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جاؤ گے"۔ اچانک چھت کے سوراخوں میں سے شوشو پجاری کی فاتحانہ آواز سنائی دی۔

"تم نے دھوکہ کیا ہے شوشو پجاری۔ اس لئے تمہاری موت اب میرے ہی ہاتھوں ہو گی"...... عمران یا کسی اور کے بولنے سے پہلے ہی جوزف نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ شوشو عظیم وچ ڈاکٹر ہے۔ عظیم وچ ڈاکٹر۔ تمہاری

یہاں کوئی حیثیت نہیں ہے اور سن لو کہ یہاں سے نہ تم باہر جا سکتے ہو اور نہ ہی تمہاری مدد کو کوئی آئے گا۔ یہ بڑے شیطان کا معبد ہے اس کا نام موسنجو ہے۔ تم پر کوپیلا کا حربہ استعمال کیا گیا ہے۔ تم پر دیوتا کی بھینٹ کا خون ڈالا گیا اور تم ہمارے قبضے میں آ گئے اور یہی دیوتاؤں اور بڑے شیطان کا حکم تھا۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔ اب بلاؤ اپنی روشنی کی طاقتوں کو۔ بلاؤ جس کو بلانا چاہتے ہو۔ ہا۔ ہا۔ ہا"...... شوشو پجاری کے فاتحانہ قہقہوں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

"اب ہمیں یہاں سے نکلنا ہے۔ چلو دیواروں کو تھپتھپاؤ۔ کہیں نہ کہیں دروازہ موجود ہو گا"...... عمران نے کہا تو سب نے اس کے حکم کی تعمیل شروع کر دی لیکن دیواریں نہ صرف ٹھوس تھیں بلکہ انتہائی موٹی اور مضبوط تھیں۔

"عمران صاحب ہمیں دیواروں کو کھودنا پڑے گا۔ یہ کچی مٹی کی بنی ہوئی ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"کس چیز سے کھودیں"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس۔ یہ اس طرح نہیں ٹوٹیں گی۔ یہ کچی مٹی کی انتہائی موٹی دیواریں ہیں اور ہمارے پاس انہیں کھودنے کے لئے کچھ نہیں ہے اس لئے مجھے کچھ کرنا ہو گا"...... جوزف نے کہا۔

"کیا کرو گے"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"باس۔ آپ مجھے اجازت دیں میں عظیم وچ ڈاکٹر جالی کی روح

سے پوچھتا ہوں"...... جوزف نے کہا۔

"تم پوچھتے رہو میں نے منع تو نہیں کیا لیکن ہمیں بہرحال کچھ نہ کچھ سوچنا ہو گا"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دیواروں کی بجائے اب چھت کا جائزہ لینا شروع کر دیا لیکن چھت میں نہ ہی کوئی کڑیاں تھیں اور نہ کوئی شہتیر بلکہ وہ ہموار اور سیدھی چھت تھی جس میں بے شمار چھوٹے چھوٹے سوراخ تھے اور ان سوراخوں کی گہرائی بتا رہی تھی کہ چھت چاہے جس میٹریل کی بھی بنی ہوئی تھی بہرحال خاصی موٹی تھی۔

"عمران صاحب یہ چھت لکڑی کی ہے اور میرے پاس لائٹر موجود ہے"...... کیپٹن شکیل نے اچانک کہا۔

"لکڑی کا کیسے خیال آیا تمہیں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"عمران صاحب ان سوراخوں کی کٹائی بتا رہی ہے اور پھر یہ لوگ ظاہر ہے لنٹر تو ڈلنے سے رہے اس لئے ایسی صاف اور ہموار چھت لکڑی کی ہی ہو سکتی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن کیا اس لکڑی کو آگ لگ جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"کوشش تو کی جا سکتی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوکے کرو کوشش۔ جوانا کے کاندھے پر سوار ہو جاؤ"۔ عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے ہدایت پر عمل شروع کر دیا لیکن لکڑی نجانے کس قسم کی تھی یا اس پر کوئی مصالحہ چڑھایا ہوا تھا کہ آگ کسی صورت بھی اسے لگنی تو

ایک طرف دھبہ بھی نہ پڑ سکا تھا اور آخرکار کیپٹن شکیل نے ناکامی کا اعلان کر دیا۔ جوزف ایک طرف آنکھیں بند کئے اکڑوں بیٹھا ہوا تھا اور پھر اس نے اچانک آنکھیں کھول دیں۔

"نہیں باس۔ اس شیطانی معبد کی وجہ سے کسی نیک روح سے رابطہ نہیں ہو سکا"...... جوزف نے کہا۔

"کسی بدروح سے رابطہ کر لو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ باس۔ آپ واقعی عظیم ہیں۔ آپ نے جوزف کو درست راہ دکھا دی ہے"...... جوزف نے یکلخت اچھلتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ کیا بدروح سے رابطے کا مشورہ درست راہ ہے"۔ صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ان حالات میں باس کا یہ مشورہ درست ہے۔ مجھے وچ ڈاکٹر باباتی نے ایک بار بتایا تھا کہ جب شیطان حاوی ہو تو کسی شیطانی روح کی مدد حاصل کی جا سکتی ہے"...... جوزف نے کہا۔

"تم اس شوشو پجاری کی روح سے رابطہ کر لو۔ اس وقت اس سے بڑی شیطانی روح اور کون سی ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں باس۔ شوشو کمینہ پجاری ہے اور کمینے پجاری کی روح سے میں رابطہ نہیں کر سکتا"...... جوزف نے صاف جواب دیتے ہوئے

کہا۔

"عمران صاحب حالات بے حد سنجیدہ ہیں۔ اگر ہم یہاں سے نکل نہ سکے تو واقعی بھوک پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جائیں گے۔ ہمیں سنجیدگی سے کچھ سوچنا چاہئے"...... اچانک صفدر نے کہا۔

"تم سوچو۔ میں نے تمہیں سوچنے سے منع تو نہیں کیا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب میرا خیال ہے کہ فرش بڑے بڑے چٹان نما پتھروں سے بنایا گیا ہے۔ اگر ہم ان میں سے کوئی ایک پتھر اکھاڑ لیں تو پھر اس پتھر کی مدد سے دیوار توڑی جا سکتی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ ہاتھوں سے یہ پتھر نہیں اکھاڑے جا سکتے اور ہمارے پاس خنجر تک نہیں ہے۔ میری جیب میں خنجر موجود تھا لیکن شاید ہمیں یہاں لانے سے پہلے انہوں نے باقاعدہ ہماری تلاشی لے کر سب کچھ نکال لیا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر اگر آپ حکم دیں تو میں کاندھے سے ٹکریں مار مار کر دیوار توڑنے کی کوشش کروں"...... اچانک جوانا نے کہا۔

"کیا تمہارا خیال ہے کہ تم اس قدر موٹی اور مضبوط دیوار توڑ لو گے"...... عمران نے کہا۔

"کوشش تو کی جا سکتی ہے"...... جوانا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ کرو کوشش"...... عمران نے کہا تو جوانا نے ثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ تیزی سے سامنے والی دیوار کی طرف دوڑ پڑا۔ اس نے اچھل کر پوری قوت سے کاندھے کی ضرب دیوار پر لگائی لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ اچھل کر ایک دھماکے سے فرش پر گرا اور پھر اس طرح پھڑکنے لگا جیسے اس کی روح کو کسی نے اپنی مٹھی میں پکڑ کر بھینچ دیا ہو۔ اس کی یہ حالت دیکھ کر سب اس کی طرف دوڑ پڑے۔

"کیا ہوا"...... عمران نے اسے اٹھا کر بٹھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ماسٹر۔ یہ تو واقعی شیطانی جگہ ہے۔ مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں نے ٹکر نہ ماری ہو بلکہ کسی نے میرے جسم پر لاکھوں وولٹیج کا کرنٹ چھوڑ دیا ہو"...... جوانا نے کراہتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا۔

"یہ واقعی شیطانی کمرہ ہے۔ یہ لوگ ویسے ہی اتنا بڑا دعویٰ نہیں کر سکتے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس اگر آپ اجازت دیں تو میں یہاں سے نکلنے کے لئے شیطانی عمل کروں"...... اچانک جوزف نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"شیطانی عمل۔ کیا مطلب۔ کیا کرو گے"...... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ ایک خاص عمل ہے باس۔ جو کراسکا دیوتا کا شیطان پجاری

کیا کرتا تھا۔ یہ عمل مضبوط سے مضبوط چٹانوں کو بھی توڑ دیتا ہے۔ شیطان بچاری ایک بار ایک خوفناک شیر کے قابو میں آگیا تھا۔ اس شیر پر اس کا کوئی عمل کام نہ دے رہا تھا پھر میں نے اسے اس شیر سے بچایا تو اس نے مجھے خاص طور پر یہ عمل بتایا لیکن مجھے کاشو بچاری نے جو بے حد نیک آدمی تھا یہ عمل کرنے سے منع کر دیا تھا۔ اس کا کہنا ہے کہ اس عمل کو کرنے والا خود شیطان کا آدمی بن جاتا ہے اور پھر شیطان اس سے اپنی مرضی کے کام لیتا ہے"...... جوزف نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو تم اب شیطان کے آدمی بننا چاہتے ہو۔ کیوں"...... عمران نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نن۔ نن۔ نو باس۔ آپ سب کو یہاں سے نکالنے کے لئے ایسا سوچ رہا ہوں باس"...... جوزف نے عمران کے پھنکارنے پر مزید سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس بار تو معاف کر رہا ہوں کیونکہ تم نے نیک نیتی سے یہ بات کی ہے لیکن اگر پھر تمہاری زبان سے اس قسم کے الفاظ نکلے تو دوسرا سانس نہ لے سکو گے۔ میں مر جانا تو پسند کر سکتا ہوں لیکن یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ میرا کوئی ساتھی شیطان کا پیروکار بن جائے"۔ عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں معافی چاہتا ہوں باس۔ آئندہ میں اس بارے میں سوچوں گا بھی نہیں"...... جوزف نے انتہائی منت بھرے لہجے

میں کہا۔

"انسان کو آخری لمحے تک جدوجہد کرنی چاہیئے۔ جدوجہد سے گھبرا کر شیطان کی پناہ لے لینے میں وہ انسانیت کی صف سے بھی نکل جاتا ہے"...... عمران کا لہجہ اسی طرح خشک اور کھردرا تھا۔

"عمران صاحب۔ بہرحال یہاں سے نکلنے کے لئے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑے گا لیکن بظاہر تو کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا"...... صفدر نے کہا۔ اس نے شاید عمران کا موڈ بدلنے کے لئے یہ بات کی تھی۔

"راستہ ہمیشہ موجود ہوتا ہے چاہے وہ نظر آئے یا نہ آئے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا موڈ واقعی تبدیل ہو گیا تھا۔

"راستہ نظر نہ آئے تو پھر اسے کیسے تلاش کیا جائے"...... صفدر نے کہا۔

"آنکھیں بند کر کے۔ آخر نابینا حضرات کو بھی تو راستہ مل ہی جاتا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔ جوانا اب اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا لیکن وہ ایک ہاتھ سے مسلسل اپنا کاندھا دبا رہا تھا جو اس نے دیوار پر مارا تھا۔

"عمران صاحب۔ اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ ہمارے ذہنوں میں روشن کلام بھی نہیں آ رہا۔ شیطانی عمل ہم کر نہیں سکتے اور صفدر کی بات درست ہے کہ بظاہر کوئی راستہ بھی نہیں ہے۔ جوانا جیسے آدمی کا حشر ہم دیکھ چکے ہیں اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں ناخنوں کی مدد سے اب واقعی فرش میں موجود چٹانوں کو ہی اکھاڑنا پڑے

گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ٹھیک ہے کوشش کرنا فرض ہے۔ آؤ پہلے کوئی ایسی چٹان تلاش کریں جس پر کام کیا جا سکتا ہو"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر فرش پر موجود چٹانوں کے کناروں کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ پھر ایک چٹان ایسی نظر آ گئی جس کے کنارے فرش سے قدرے اوپر کو اٹھے ہوئے تھے۔

"اس پر کوشش کی جا سکتی ہے"...... عمران نے کہا اور پھر سب نے مل کر واقعی اپنے ناخنوں کی مدد سے اس چٹان کے کناروں کو گہرا کرنے کی کوشش شروع کر دی لیکن باوجود انتہائی کوشش کے وہ کنارے کو معمولی سا بھی نہ کھود سکے۔ یوں لگتا تھا جیسے صدیوں سے بنی ہوئی یہ جگہ اب پہلے سے بھی زیادہ مضبوط ہو چکی ہو۔

"نہیں۔ یہ مشن بے کار ہے۔ ہمیں کچھ اور سوچنا ہو گا۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اب کوئی ایسا ڈرامہ کرنا چاہئے جس کی وجہ سے یہ لوگ راستہ کھولنے پر مجبور ہو جائیں"...... عمران نے کہا تو سب ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

"ڈرامہ۔ کیسا ڈرامہ"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جوزف"...... عمران نے صفدر کی بات کا جواب دینے کی بجائے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے جواب دیا۔

"تمہیں افریقہ کا وہ قدیم گیت آتا ہے جو موسم بہار میں اس وقت گایا جاتا ہے جب درختوں کے نئے پتے نکلنے لگتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ میں بچپن میں یہ گیت گایا کرتا تھا لیکن باس ان دنوں تو بہار کا موسم نہیں ہے اور اس گیت کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اگر اسے موسم بہار کے علاوہ گایا جائے تو دیوتا ناراض ہو جاتے ہیں اور پھر درخت پھلوں سے اور جنگل شکار سے محروم ہو جاتے ہیں اور ہر طرف بھوک اور قحط کی بلائیں نازل ہونا شروع ہو جاتی ہیں اور قبیلے کے قبیلے جنگلوں سے ہجرت کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں اور پھر ہلاک ہو جاتے ہیں اور موسم بہار میں بھی مقدس پجاری باقاعدہ دیوتاؤں سے اس گیت کے گانے کی اجازت لیتے ہیں اور پھر اسے گایا جاتا ہے"...... جوزف نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے اس لئے مزید بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم یہ گیت اپنی پوری آواز میں گانا شروع کر دو اور جب تک میں نہ روکوں تم نے مسلسل گیت گاتے رہنا ہے اور باقی سب افراد چھت میں موجود سوراخوں سے ہٹ کر ایک طرف کھڑے ہو جائیں گے۔ ایسی جگہوں پر کہ ان سوراخوں سے اگر کوئی چیز اندر پھینکی جائے تو وہ اس کی زد میں نہ آئیں"...... عمران نے کسی ماہر ہدایت کار کی طرح باقاعدہ ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ آپ انہیں خوفزدہ کرنا چاہتے ہیں۔ ویری

گڈ۔ یہ واقعی بہترین تجویز ہے لیکن سوراخوں سے وہ کیا چیز اندر پھینک سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"وہ کھولتا ہوا پانی یا ایسی ہی کوئی چیز اندر پھینک سکتے ہیں کیونکہ وہ ہر صورت میں جوزف کو خاموش کرانے کی کوشش کریں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن اگر پورے قبیلے نے مل کر ہم پر حملہ کر دیا تو پھر"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ قبیلہ اپنی روایت سے نہیں ہٹ سکتا۔ جشن کے دوران وہ لوگ کھل کر ہمیں ہلاک نہیں کر سکتے۔ اگر وہ ایسا کر سکتے تو ہمیں یہاں لے آنے کی انہیں ضرورت ہی نہ تھی۔ وہ ہمیں بے ہوشی کے دوران یا پھر اس سے پہلے ہی جب ہم ان کے درمیان موجود تھے آسانی سے ہلاک کر سکتے تھے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس بار سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے کیونکہ عمران کی بات ان کی سمجھ میں آ گئی تھی۔

"لیکن کیا جوزف کی آواز ان تک پہنچ جائے گی۔ نجانے وہ یہاں سے کتنی دور ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں یہ بات واقعی قابل غور ہے۔ جوزف تم میرے کاندھوں پر سوار ہو کر سوراخ سے منہ لگا کر اور پھر جس قدر اونچی آواز میں گا سکو گاؤ"...... عمران نے کہا۔

"نہیں باس۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اپنی پوری قوت

سے گاؤں گا تو میری آواز پورے قبیلے میں گونجے گی"...... جوزف نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ پھر شروع ہو جاؤ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ ایک انتہائی چیختی ہوئی آواز سے گونج اٹھا۔ یہ آواز اس قدر اونچی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو یوں محسوس ہونے لگا جیسے جوزف کسی طاقتور لاؤڈ سپیکر پر گا رہا ہو اور لاؤڈ سپیکر ان کے کانوں سے لگا ہوا ہو۔ وہ سب تیزی سے ہٹ کر کمرے کے دوسرے کونے میں کھڑے ہو گئے جبکہ جوزف ان کے مقابل دوسرے کونے میں موجود تھا۔ عجیب و غریب لے اور عجیب و غریب الفاظ پر مشتمل یہ گانا واقعی انتہائی ردھم میں تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے بے شمار افراد مل کر یہ گانا گا رہے ہوں۔ اب چونکہ عمران اور اس کے ساتھی فاصلے پر تھے اس لئے اب ان کے کانوں میں شور کی بجائے اس کی لے آنے لگ گئی تھی۔ پھر انہیں دور سے بے شمار دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور عمران کے چہرے پر مسکراہٹ تیرنے لگی۔

"بند کرو۔ چاکاسا گانا بند کرو ورنہ سارا قبیلہ تباہ ہو جائے گا۔ بند کرو۔ یہ چاکاسا کا موسم نہیں ہے۔ بند کرو"...... ایک سوراخ سے سردار ماٹو کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی لیکن نہ ہی جوزف نے گانا بند کیا اور نہ ہی عمران نے اسے کوئی جواب دیا۔

"بند کرو۔ بند کرو ورنہ ہم تباہ ہو جائیں گے۔ بند کرو اسے"۔

چند لمحوں بعد شوشو پجاری کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اگر تم میں ہمت ہے تو بند کرا لو"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"نہیں۔ نہیں۔ یہاں میں کچھ نہیں کر سکتا۔ یہ تو بڑے شیطان کا معبد ہے۔ میں کیا کر سکتا ہوں۔ تم بند کرو۔ خود ہی بند کر دو"۔ شوشو پجاری نے کہا۔

"تم اپنے اس بڑے شیطان سے کہو کہ وہ بند کرا دے۔ اب تو یہ اس وقت تک گایا جاتا رہے گا جب تک تمہارے پورے قبیلے کے جنگل پھلوں سے خالی نہیں ہو جاتے۔ جب تک تمہارے جنگل شکار سے محروم نہیں ہو جاتے اور جب تک تمہارے قبیلے کے سارے چشمے سوکھ نہیں جاتے۔ یہ گایا جاتا رہے گا"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"نہیں۔ نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ بند کرو اسے"...... شوشو پجاری اور سردار ماٹو نے بیک آواز ہو کر چیخنا شروع کر دیا لیکن ظاہر ہے جوزف کس طرح یہ گانا بند کر سکتا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہم تباہ ہو جائیں گے۔ ہم برباد ہو جائیں گے۔ تمہیں دیوتاؤں کا واسطہ اسے بند کرو"...... اچانک سردار ماٹو نے کہا۔

"ہم تمہارے دیوتاؤں کو مانتے ہی نہیں اس لئے ہمیں اپنے ان جھوٹے دیوتاؤں کا واسطہ مت دو"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر بتاؤ تم جس کو بھی مانتے ہو اس کا واسطہ۔ بتاؤ کہ یہ کیسے بند ہو سکتا ہے"...... شوشو پجاری نے وحشت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک شرط پر ختم ہو سکتا ہے کہ تم ہمیں اس کمرے سے باہر نکالو"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ مجھے تمہاری شرط منظور ہے۔ بند کراؤ اسے۔ بند کراؤ"...... شوشو پجاری نے کہا۔

"یہ سن لو کہ اگر تم نے دھوکہ کیا تو پھر یہ دوبارہ شروع ہو جائے گا اور پھر کبھی بند نہیں ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں نہیں۔ مجھے دیوتا کی قسم میں دھوکہ نہیں کروں گا"۔ شوشو پجاری نے کہا تو عمران نے ہاتھ اٹھا کر جوزف کو اشارہ کیا تو جوزف یکلخت خاموش ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی انہیں یوں محسوس ہونے لگا جیسے وہ کسی بے پناہ شور والی جگہ سے یکلخت کسی پرسکون جگہ پر پہنچ گئے ہوں۔ یہ سکوت واقعی عجیب سا لگ رہا تھا۔

"میں اوپر سے بڑے شیطان کا عمل لے آؤں تاکہ کمرہ کھل سکے۔ میرا انتظار کرو"...... شوشو پجاری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں دور جاتی سنائی دینے لگیں۔ دوڑنے والے کافی تعداد میں تھے۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ یہ اب کوئی اور ترکیب سوچیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"دیکھو۔ بہرحال اس شیطانی جگہ سے تو باہر جانے کا موقع مل

جائے گا پھر جو ہوگا دیکھا جائے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ کا ذہن واقعی کام کرتا ہے ماسٹر۔ آپ نے انہیں واقعی مجبور کر دیا ہے"...... جوانا نے کہا۔

"میں نے کہا تھا کہ کوئی نہ کوئی راستہ بہرحال موجود ہوتا ہے اس لئے جدوجہد کبھی نہیں چھوڑنی چاہئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد اچانک ایک بار پھر کسی کے چھت پر چلنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ چھت واقعی لکڑی کی تھی اس لئے اس پر چلنے کی آوازیں اندر سنائی دیتی تھیں۔

"میں راستہ کھول رہا ہوں"...... شوشو پجاری کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ہلکا سا دھماکہ ہوا اور پھر سامنے والی دیوار درمیان سے یکلخت اس طرح غائب ہو گئی جیسے اس کا وجود ہی نہ ہو۔ دوسری طرف اب کھلا علاقہ نظر آ رہا تھا۔

"آؤ"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ اس غائب شدہ حصے سے وہ سب جیسے ہی باہر پہنچے ایک بار پھر دھماکہ ہوا اور دیوار برابر ہو گئی۔

"یہاں تو باقاعدہ میکنزم ہے۔ حیرت ہے"...... صفدر نے کہا۔

"یہ جادوئی یا شیطانی میکنزم ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد ایک طرف سے شوشو پجاری آتا دکھائی دیا۔ اس کے پیچھے سردار ساٹو اور اس کے چار نائب بھی تھے اور ان کے پیچھے پچاس کے قریب مشین گنوں سے مسلح افراد نظر آئے تو عمران اور

اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔ ان کے شاید تصور میں بھی نہ تھا کہ ان قبائلیوں کے پاس بھی مشین گنیں ہوں گی اور پھر وہ انہیں جس انداز میں اٹھائے ہوئے تھے اس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ ان کا استعمال بھی بخوبی جانتے ہیں۔

"تم نے اپنی جانیں تو بچا لی ہیں لیکن اب تم ہمارے قبیلے میں نہیں رہ سکتے۔ اگر جشن کے دن نہ ہوتے تو ہم تمہیں ایک لمحے میں ہلاک کر دیتے لیکن اب ایسا نہیں ہو سکتا۔ یہ لوگ تمہیں ساکاٹا قبیلے کی سرحد پر چھوڑ آئیں گے اور سنو تمہارے لئے آخری موقع ہے کہ تم خاموشی سے اپنے ملک واپس لوٹ جاؤ ورنہ نئے چاند کے ساتھ ہی تمہیں اس جنگل میں کہیں پناہ نہ مل سکے گی"...... شوشو پجاری نے قریب آ کر انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"اور اگر ہم نہ جائیں تو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں ہر صورت میں جانا ہوگا کیونکہ یہ قبیلے کے بڑوں کا فیصلہ ہے اور اگر تم نے قبیلے کے بڑوں کا فیصلہ نہ مانا تو پھر روایت کے مطابق تمہیں جشن کے باوجود موت کی سزا دی جا سکتی ہے"۔ شوشو پجاری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے ہمارے خلاف یہ ساری کارروائی کرنے کے لئے خصوصی طور پر جشن کا چکر چلایا تھا۔ تم نے ایسا کیوں کیا حالانکہ تمہارے پاس جدید اسلحہ بھی موجود ہے۔ تم اس کے ذریعے اچانک ہم پر فائر بھی کھول سکتے تھے"...... عمران نے کہا۔

"میں تمہیں اپنی طاقتوں سے شکست دینا چاہتا تھا تاکہ تمام علاقے پر میری طاقتوں کی دھاک بیٹھ جائے لیکن اب میں سمجھ گیا ہوں کہ تم انتہائی چالاک اور عیار لوگ ہو۔ تم نے جس انداز میں موسنجو سے رہائی حاصل کی ہے اس کا میرے ذہن میں تصور تک نہ تھا اور اب چونکہ ہم جشن کا اعلان کر چکے ہیں اس لئے اب ہم اس کی پابندی کرنے پر مجبور ہیں۔ چنانچہ بڑوں نے فیصلہ کیا ہے کہ تم ہمارے قبیلے سے چلے جاؤ۔ فوراً اور جلدی"...... شوشو پجاری نے کہا۔

"کیا ہم جشن کے اختتام تک تمہارے مہمان نہیں رہ سکتے"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ فیصلہ ہو چکا ہے۔ اب نہیں"...... شوشو پجاری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر تمہیں ہمارے ساتھ سرحد تک چلنا ہو گا"۔ عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"کیوں۔ مجھے کیوں۔ میں تو نہیں جا سکتا"...... شوشو پجاری نے چونک کر کہا۔

"تمہیں جانا ہو گا کیونکہ تم نے ہمیں باقاعدہ پلان بنا کر بلایا تھا اور مجھے افریقہ کی تمام قدیم روایات کا علم ہے۔ مہمانوں کو واپس چھوڑنے قبیلے کی سرحد تک پجاری یا سردار یا دونوں کو جانا پڑتا ہے اور یہ مہمانوں کی عزت کے مطابق ہوتا ہے اس لئے تمہیں ہمارے ساتھ جانا ہو گا ورنہ جو کچھ چاکاسا گیت سے ہونے والا تھا وہی کچھ اس

روایت کے توڑنے سے بھی ہو سکتا ہے"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ سردار ماٹو تمہارے ساتھ جائے گا۔ میں نہیں جاؤں گا"...... شوشو پجاری نے کہا۔

"نہیں۔ یہ ہماری بے عزتی ہے کہ تم ہمیں سرحد تک نہ چھوڑو۔ تم نے خود ہمیں مہمان کہا ہوا ہے۔ چلو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم بے حد چالاک اور عیار آدمی ہو۔ تم مجھے وہاں کیوں لے جانا چاہتے ہو"...... شوشو پجاری نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اپنی شیطانی اور کالی طاقتوں کو بلا کر ان سے پوچھ لو۔ مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کاش۔ یہ جشن کا مسئلہ درمیان میں نہ ہوتا تو تم جس طرح خون سے ناپاک ہوئے تھے میں تمہاری روحوں پر قبضہ کر لیتا لیکن جشن کے دنوں میں روحوں کا عمل نہیں کیا جا سکتا۔ وہ صرف کالوسی راتوں میں کیا جا سکتا ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں"...... شوشو پجاری نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ اس نے شاید اچانک یہ ارادہ کچھ سوچ کر کیا تھا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو چلنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ اطمینان سے شوشو پجاری کے پیچھے چل پڑا۔

"عمران صاحب میری سمجھ میں اب تک یہ بات نہیں آئی کہ آخر آپ چاہتے کیا ہیں"...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔ وہ سب اس وقت سکاٹا قبیلے کی بستی کی ایک بڑی سی جھونپڑی میں موجود تھے۔ شوشو پجاری نے انہیں اپنے قبیلے کی سرحد پر چھوڑ دیا تھا اور وہ جیسے ہی سکاٹا قبیلے کی سرحد میں داخل ہوئے وہاں قبیلے کے لوگ پہنچ گئے اور وہ انہیں اپنے ساتھ بستی میں لے آئے۔ یہاں قبیلے کا پجاری کوٹی اور سردار زاگو دونوں نے ان سے بات چیت کر کے وہاں کے حالات معلوم کرنے کی کوشش کی لیکن عمران نے انہیں یہ کہہ کر خاموش کر دیا کہ چونکہ جشن کے درمیان وہاں شوشو پجاری کا خاتمہ نہیں کیا جا سکتا تھا اس لئے وہ واپس آگئے ہیں۔ جب نیا چاند ہو گا تو پھر وہ واپس جا کر اس شوشو پجاری کا خاتمہ کر دیں گے۔ کوٹی پجاری اس بات پر خوش تھا کیونکہ اسے معلوم تھا

کہ اگر شوشو پجاری کا کسی طرح خاتمہ ہو جائے تو پھر وہ افریقہ کا سب سے بڑا وچ ڈاکٹر اور پجاری بن جائے گا اس لئے اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنے قبیلے کے مہمان قرار دے دیا اور ساتھ ہی ان کے رہنے کے لئے بڑی سی جھونپڑی بھی خالی کرا دی اور اس وقت وہ اس جھونپڑی میں موجود تھے۔ وہ شوشو پجاری اور اس کے قبیلے کے بارے میں باتیں کر رہے تھے کہ اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے یہ سوال کر دیا تھا۔

"شوشو پجاری کا خاتمہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ کام تو انتہائی آسان ہے۔ اسے آسانی سے گولی سے اڑایا جا سکتا ہے۔ ہم واپس جا کر اسلحہ حاصل کر سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اسلحے سے نہیں۔ اس کی طاقتوں کا خاتمہ کر کے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ کس طرح ہوں گی۔ وہ تو شیطانی طاقتیں ہیں"...... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ عمران صاحب کے ذہن میں اسے چیلنج کرنے کا خیال ہے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ خیر و شر میں اس طرح مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ میں دراصل یہ چاہتا ہوں کہ اسے اس کے پورے قبیلے اور ارد گرد کے قبیلوں کے

"عمران صاحب میری سمجھ میں اب تک یہ بات نہیں آئی کہ آخر آپ چاہتے کیا ہیں"...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔ وہ سب اس وقت سکاٹا قبیلے کی بستی کی ایک بڑی سی جھونپڑی میں موجود تھے۔ شوشو پجاری نے انہیں اپنے قبیلے کی سرحد پر چھوڑ دیا تھا اور وہ جیسے ہی سکاٹا قبیلے کی سرحد میں داخل ہوئے وہاں قبیلے کے لوگ پہنچ گئے اور وہ انہیں اپنے ساتھ بستی میں لے آئے۔ یہاں قبیلے کا پجاری کوٹی اور سردار زاگو دونوں نے ان سے بات چیت کر کے وہاں کے حالات معلوم کرنے کی کوشش کی لیکن عمران نے انہیں یہ کہہ کر خاموش کر دیا کہ چونکہ جشن کے درمیان وہاں شوشو پجاری کا خاتمہ نہیں کیا جا سکتا تھا اس لئے وہ واپس آ گئے ہیں۔ جب نیا چاند ہو گا تو پھر وہ واپس جا کر اس شوشو پجاری کا خاتمہ کر دیں گے۔ کوٹی پجاری اس بات پر خوش تھا کیونکہ اسے معلوم تھا

کہ اگر شوشو پجاری کا کسی طرح خاتمہ ہو جائے تو پھر وہ افریقہ کا سب سے بڑا وچ ڈاکٹر اور پجاری بن جائے گا اس لئے اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنے قبیلے کے مہمان قرار دے دیا اور ساتھ ہی ان کے رہنے کے لئے بڑی سی جھونپڑی بھی خالی کرا دی اور اس وقت وہ اس جھونپڑی میں موجود تھے۔ وہ شوشو پجاری اور اس کے قبیلے کے بارے میں باتیں کر رہے تھے کہ اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے یہ سوال کر دیا تھا۔

"شوشو پجاری کا خاتمہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ کام تو انتہائی آسان ہے۔ اسے آسانی سے گولی سے اڑایا جا سکتا ہے۔ ہم واپس جا کر اسلحہ حاصل کر سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اسلحے سے نہیں۔ اس کی طاقتوں کا خاتمہ کر کے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ کس طرح ہوں گی۔ وہ تو شیطانی طاقتیں ہیں"...... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ عمران صاحب کے ذہن میں اسے چیلنج کرنے کا خیال ہے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ خیر و شر میں اس طرح مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ میں دراصل یہ چاہتا ہوں کہ اسے اس کے پورے قبیلے اور ارد گرد کے قبیلوں کے

بڑے سرداروں یا پجاریوں کے سامنے اس بات کا اعلان کرنے پر مجبور کر دیا جائے کہ اس کی شیطانی اور کالی طاقتیں بے بس ہیں اور وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ یہ میرے خیال میں اس کی موت ہو گی"۔ عمران نے کہا۔

"جبکہ وہ ہم پر کامیاب وار کر چکا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے مقابلے کا آغاز کر دیا ہے۔ اس پہلے حربے میں وہ ناکام ہو گیا ہے اور پورے قبیلے کے سامنے اسے ہمیں سرحد تک چھوڑنے پر مجبور ہونا پڑا ہے۔ یہ اس کی پہلی شکست ہے لیکن یہ آغاز ہے انجام نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو آپ دوبارہ وہاں جائیں گے۔ میرے خیال میں نئے چاند کے ہونے میں تو ابھی کافی دن باقی ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ماسٹر آپ مجھے اور جوزف کو اجازت دیں۔ ہم دونوں جا کر اس کی گردن توڑ دیتے ہیں"...... اچانک جوانا نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم یہاں آنے کے بعد مسلسل کیا سوچتے رہتے ہو۔ یہی سوچتے ہو کہ تم بے کار آئے ہو۔ تم سے کوئی کام نہیں لیا جا رہا لیکن تمہاری یہ سوچ غلط ہے۔ تمہیں بہرحال کام کرنا ہو گا اور وہ وقت بہت جلد آ جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا کہ اچانک جھونپڑی کا دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا مقامی قبائلی اندر داخل ہوا اور وہ سب چونک کر اسے دیکھنے لگے اور بوڑھے نے مقامی

انداز میں ہی انہیں سلام کیا۔

"میرا نام ٹاکو ہے۔ میں آپ کے لئے ایک پیغام لایا ہوں۔ کیا میں بیٹھ جاؤں"...... بوڑھے نے کہا۔

"ہاں۔ آؤ بیٹھو"...... عمران نے کہا تو بوڑھا عمران کے قریب آ کر بیٹھ گیا۔

"جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے کہ میرا نام ٹاکو ہے۔ میرا تعلق بھی اسی قبیلے سے ہے اور میں نائب سردار رہا ہوں لیکن اب بوڑھا ہونے کی وجہ سے میں نے سرداری چھوڑ دی ہے کیونکہ سرداری کے لئے بڑے جانوروں کا شکار کھیلنا پڑتا ہے جو ان دنوں میں نہیں کھیل سکتا"...... ٹاکو نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ ہمیں کس کا پیغام دینا چاہتے ہیں اور کیا پیغام ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کا نام علی عمران ہے ناں"...... ٹاکو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے کیونکہ پورا نام تو یہاں انہوں نے کسی کو بتایا ہی نہ تھا جبکہ یہ مقامی آدمی اسے پورے نام سے پکار رہا تھا۔

"آپ کو کیسے معلوم ہوا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے آپ کا حلیہ بتایا گیا اور آپ کا نام بھی اس لئے میں نے یہاں اندر آتے ہی آپ کو پہچان لیا تھا"...... ٹاکو نے جواب دیا۔

"کس نے بتایا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسادان میں رہنے والے ناسطور نے۔ وہ آپ کے ملک جا چکا ہے اور اس کا کہنا ہے کہ اس کی آپ سے ملاقات بھی ہو چکی ہے"...... ٹاکو نے کہا تو عمران اور زیادہ حیران ہو گیا۔ اس کے ذہن میں ایسا کوئی آدمی نہ آ رہا تھا۔

"کہاں ملاقات ہوئی ہے اس کی مجھ سے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا کہنا ہے کہ پاکیشیا میں کوئی شاہ صاحب ہیں۔ ان کے مکان پر آپ سے ملاقات ہوئی تھی"...... ٹاکو نے کہا تو عمران کے ذہن میں یکلخت جھماکا سا ہوا۔ اسے یاد آ گیا تھا کہ جب پہلی بار وہ سید چراغ شاہ صاحب کے بلانے پر ان کے ہاں گیا تھا تو وہاں ایک افریقی موجود تھا اور اب اسے یاد آ گیا تھا کہ شاہ صاحب نے اس کا نام ناسطور ہی بتایا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہاں۔ مجھے یاد آ گیا ہے۔ ان سے ملاقات ہوئی تھی۔ وہ اسادان میں رہتے ہیں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ وہ اسادان میں رہتا ہے"...... ٹاکو نے جواب دیا۔

"انہوں نے کیا پیغام دیا ہے"...... عمران نے اس بار دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا۔

"انہوں نے کہا ہے کہ آپ ان سے اسادان میں مل لیں۔ وہ شوشو پجاری کے سلسلے میں آپ کو کچھ خاص باتیں بتانا چاہتے ہیں"۔

ٹاکو نے کہا۔

"وہ یہاں نہیں آ سکتے کیا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی نہیں"...... ٹاکو نے جواب دیا۔

"کیوں۔ کیا وہ اس قبیلے کے کسی دشمن قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے لیکن وہ چونکہ مسلمان ہیں اس لئے وہ ڈکالا میں داخل نہیں ہو سکتے ورنہ ان کا پورا قبیلہ شوشو پجاری کے عتاب میں آ جائے گا اور یہاں لوگ اتنا موت سے نہیں ڈرتے جتنا شوشو پجاری سے ڈرتے ہیں"...... ٹاکو نے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ یہ تو شوشو پجاری کا قبیلہ نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کو معلوم نہیں ہے جناب کہ شوشو پجاری کی اس پورے علاقے میں کتنی دہشت ہے۔ شوشو پجاری روحوں کا عامل ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ انتہائی خوفناک طاقتوں کا مالک ہے۔ وہ چاہے تو پورے قبیلے کو ایک لمحے میں جلا کر راکھ کر دے اور کئی بار وہ ایسا کر بھی چکا ہے"...... ٹاکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ بھی مسلمان ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ابھی نہیں ہوں۔ اگر شوشو پجاری کا مسئلہ نہ ہوتا تو میں تو کیا ڈکالا کے آدھے سے زیادہ قبیلے دیوی دیوتاؤں کو چھوڑ کر مسلمان ہو

چکے ہوتے لیکن شوشو پجاری کی وجہ سے اس پورے علاقے میں کسی کا مسلمان ہونا تو ایک طرف کوئی مقامی آدمی بطور مسلمان داخل ہی نہیں ہو سکتا اس لئے ناسطور بھی اسادان میں ہی رہتا ہے"۔ ٹاکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب کیا آپ کی باتیں شوشو پجاری کو معلوم نہیں ہو جائیں گی اور کیا اسادان میں آپ جب ناسطور سے ملتے ہیں تو اسے علم نہیں ہو جاتا"...... عمران نے کہا۔

"ہو جاتا ہو گا لیکن وہ اس وقت حرکت میں آتا ہے جب کوئی مسلمان ہو جاتا ہے۔ ویسے نہیں۔ یہاں ایک قبیلہ ماسوگا کے چند افراد مسلمان ہو گئے تو شوشو پجاری نے انہیں ان کے بیوی بچوں سمیت جلا کر راکھ کر دیا۔ ان کی جھونپڑیوں میں آگ بھڑک اٹھی اور وہ سب جل کر راکھ ہو گئے۔ اسی طرح دوسرے قبیلوں کے ساتھ بھی ہوا۔ اس لئے یہاں دیوی دیوتاؤں کے خلاف بات زبان سے نکالتے ہوئے بھی لوگ سہم جاتے ہیں"...... ٹاکو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہم تو اس کے قبیلے سے ہو کر واپس آئے ہیں۔ اس نے ہم پر تو کوئی حملہ نہیں کیا حالانکہ الحمد للہ ہم مسلمان ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ بہرحال ناسطور کا پیغام میں نے آپ کو دے دیا ہے اور اگر آپ وہاں جانا چاہیں تو میں آپ کے ساتھ جا سکتا ہوں"...... ٹاکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ہم ناسطور سے ضرور ملیں گے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر آپ تیار ہو جائیں میں سردار سے اجازت لے کر آتا ہوں"۔ ٹاکو نے اٹھتے ہوئے کہا اور عمران کے سر ہلانے پر وہ تیزی سے مڑ کر جھونپڑی سے باہر چلا گیا۔

"یہ ناسطور کون ہے عمران صاحب"...... ٹاکو کے جانے کے بعد صفدر نے پوچھا۔

"تفصیلی تعارف تو نہیں ہے البتہ سید چراغ شاہ صاحب کے پاس یہ صاحب موجود تھے اور شاہ صاحب نے ان کا تعارف کرایا تھا۔ بہرحال اب ٹاکو کے ذریعے جو پیغام آیا ہے لگتا ہے کہ یہ بہرحال مسلمان ہی ہیں اور ہو سکتا ہے کہ کوئی روحانی شخصیت ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"تو اب آپ اسادان جائیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ ابھی نئے چاند میں کچھ دن باقی ہیں اور تب تک شوشو پجاری جشن کی وجہ سے ہمارے مقابلے پر نہیں آ سکتا۔ دراصل بات یہ ہے کہ میں اس ناسطور سے اس معاملے کو تفصیل سے ڈسکس کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں کیا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہئے اور کس انداز میں کام کرنا چاہئے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

گھنے جنگل میں موجود ایک جھونپڑی میں مشعل کی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ جھونپڑی میں شوشو پجاری اپنے مخصوص انداز میں آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور وہ منہ ہی منہ میں مسلسل کچھ پڑھ رہا تھا کہ اچانک جھونپڑی کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور انتہائی مضبوط جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس آدمی کے جسم پر ریچھ کی طرح بڑے بڑے سیاہ بال تھے۔ اس کا منہ کسی لومڑ کی تھوتھنی جیسا تھا۔ آنکھیں چھوٹی لیکن انتہائی تیز اور سرخ رنگ کی تھیں۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی جھونپڑی میں انتہائی ناگوار اور تیز بو پھیل گئی تو شوشو پجاری نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھولیں اور پھر اس آنے والے کو دیکھ کر اس کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ پھیل گئی۔

"چانگو حاضر ہے آقا"...... آنے والے نے غراتی ہوئی آواز میں کہا۔

اس کے لہجے میں درندوں جیسی غراہٹ تھی۔

"بیٹھو چانگو۔ تم بڑے شیطان کی خاص طاقت ہو اور میں نے تمہیں خاص طور پر بلایا ہے"...... شوشو پجاری نے کہا۔

"آقا پہلے چانگو کو بھینٹ دے دو پھر چانگو بات کرے گا"۔ آنے والے نے اسی طرح غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ جاؤ جھونپڑی کے پیچھے بندھے ہوئے دو آدمی موجود ہیں ان کی بھینٹ لے لو اور پھر جلدی آؤ۔ میں نے تم سے انتہائی ضروری باتیں کرنی ہیں"...... شوشو پجاری نے کہا۔

"ابھی آیا آقا"...... اس بار چانگو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس مڑ کر جھونپڑی سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد چانگو دوبارہ اندر داخل ہوا تو اس کے منہ سے خون ٹپک رہا تھا۔ اس کے سینے کے بالوں پر بھی خون لگا ہوا تھا اور دونوں ہاتھ بھی خون سے بھرے ہوئے تھے لیکن اب اس کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"بہت شکریہ آقا۔ اب تم بتاؤ کہ میں تمہاری کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... چانگو نے اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ بھینٹ لینے کے بعد اس کے لہجے میں موجود کرختگی اور غراہٹ غائب ہو گئی تھی۔

"تمہیں معلوم ہے کہ روشنی کی طاقتوں نے میرے خلاف ایشیائی آدمی بھیجے ہیں۔ میں نے ان پر بھینٹ کا خون ڈال کر اور پھر ان پر کالی

طاقتوں کا عمل کر کے انہیں بڑے شیطان کے کمرے موسنجو میں قید کر دیا تھا لیکن پھر انہوں نے ایسا چکر چلایا کہ مجھے خود انہیں وہاں سے نکالنا پڑا"...... شوشو پجاری نے کہا۔

"مجھے سب معلوم ہے آقا اس لئے تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں ہے لیکن تم نے انہیں ہلاک کیوں نہ کر دیا۔ تم انہیں آسانی سے ہلاک کر سکتے تھے"...... چانگو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جشن کی وجہ سے میرے ہاتھ بندھ گئے تھے اگر میں جشن کے دوران انہیں ہلاک کر دیتا تو دیوتا مجھ سے ناراض ہو جاتے اور نہ صرف مجھ سے بلکہ سارے قبیلے سے اور پھر ہم سب تباہ و برباد ہو جاتے۔ مجھے پورا یقین تھا کہ وہ سب وہاں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جائیں گے لیکن وہ انتہائی چالاک اور مکار لوگ ہیں۔ انہوں نے ایسا طریقہ اختیار کیا جس کا مجھے تصور بھی نہ تھا اور اب جشن کی وجہ سے نئے چاند تک میں ان کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا۔ نیا چاند آج رات کو نکل آئے گا لیکن میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ میں ان کا خاتمہ کیسے کروں کیونکہ میری طاقتوں نے مجھے بتایا ہے کہ ان کے خلاف میری طاقتیں کام ہی نہیں کر سکتیں۔ میں چاہتا ہوں کہ انہیں اسلحے کی مدد سے ہلاک کرا دوں لیکن پھر میں سوچتا ہوں کہ اگر ایسا ہوا تو ڈکالا پر میرا رعب و دبدبہ ختم ہو جائے گا اور سب قبیلے والے یہی سمجھیں گے کہ میری طاقتیں ناکام رہیں ہیں اس لئے میں نے تمہیں بلایا ہے اور تمہیں تمہاری مطلوبہ بھینٹ دی ہے کہ تم بڑے شیطان کا دماغ ہو۔

تم مجھے بتاؤ کہ میں کس طرح ان کا خاتمہ کروں کہ میری طاقت اور دہشت میں کمی ہونے کی بجائے اضافہ ہو"...... شوشو پجاری نے کہا۔

"آقا آپ نے اچھا کیا کہ مجھے بلا لیا۔ آپ کی کوئی طاقت بھی اس آدمی عمران پر استعمال نہیں ہو سکتی کیونکہ اس کے پاس روشنی کا عظیم کلام موجود ہے اور اب چونکہ اسے معلوم ہو چکا ہے کہ آپ نے اس پر بھینٹ کا خون ڈال کر اس پر قبضہ کر لیا تھا اس لئے اب وہ آسانی سے داؤ میں بھی نہیں آئے گا۔ دوسری بات یہ کہ وہ اگر چاہتا تو اسلحہ کی مدد سے آپ کو آسانی سے ہلاک کر دیتا لیکن اس کی بھی یہی خواہش ہے کہ آپ کو تمام قبیلوں کے سرداروں اور پجاریوں کے سامنے اس انداز میں شکست دے کہ سب کو معلوم ہو جائے کہ آپ کی طاقتیں روشنی کی طاقتوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں اور اس طرح روشنی کا دین اس پورے علاقے میں آسانی سے پھیل جائے اور اس وقت بھی عمران اپنے ساتھیوں سمیت اسادان میں روشنی کی طاقتوں کے ایک نمائندے سے مل رہا ہے اور وہ بھی یہی بات اس سے کر رہا ہے کہ وہ آپ کو کس طرح اس انداز میں شکست دے سکے"۔ چانگو نے کہا۔

"تو کیا تمہیں یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ وہ کیا باتیں کر رہے ہیں"۔ شوشو پجاری نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ میں ان کے قریب نہیں جا سکتا اور نہ مجھے ان کی باتیں سنائی دے سکتی ہیں"...... چانگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم کیا کہتے ہو۔ مجھے کیا کرنا چاہئے"۔ شوشو پجاری نے کہا۔

"آقا بڑی آسان سی ترکیب ہے"...... چانگو نے کہا تو شوشو پجاری بے اختیار چونک پڑا۔

"کون سی"...... شوشو پجاری نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران کے دو ساتھی ایسے ہیں جو روشنی کے دین میں شامل نہیں ہیں۔ ان پر آپ کا خادم چانگو آسانی سے ہاتھ ڈال سکتا ہے۔ آپ ان کی روحوں پر قبضہ کر لیں اور پھر ان کے ذریعے عمران اور اس کے دوسرے ساتھیوں کو ہلاک کرا دیں اس طرح وہ اپنے ہی ساتھیوں کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گے"...... چانگو نے کہا تو شوشو پجاری بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ بہت خوب۔ تم واقعی بڑے شیطان کا دماغ ہو۔ لیکن قبیلے والوں کو کیسے معلوم ہو گا کہ یہ کام میں نے کیا ہے۔ وہ تو یہی سمجھیں گے کہ اسے اس کے ساتھیوں نے ہلاک کر دیا ہے"۔ شوشو پجاری نے کہا۔

"آقا۔ آپ ان دونوں کی روحوں کو تمام قبیلے والوں بلکہ تمام قبیلوں کے سرداروں اور پجاریوں کو بلا کر پہلے ہی دکھا دیں اور انہیں بتا دیں کہ آپ نے ان پر قبضہ کر لیا ہے اور آپ ان کے ذریعے انہیں ہلاک کرا دیں گے اور پھر ایسا کر دیں۔ اس طرح سب کو آپ

طاقتوں کا علم ہو جائے گا"...... چانگو نے کہا۔

"لیکن اس طرح تو اسے بھی معلوم ہو جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں کو خود ہی ہلاک کر دے"...... شوشو پجاری نے کہا۔

"یہ تو اور بھی اچھا ہو گا۔ اس طرح جب ان کی روحیں مکمل طور پر آپ کے قبضے میں آ جائیں گی اور پھر آپ صرف اسے کیا ان کی مدد سے اس عمران کے پورے خاندان سے انتقام لے سکتے ہیں"۔ چانگو نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ واقعی بہترین اور کامیاب ترکیب ہے۔ یہ کام فوری ہونا چاہئے"...... شوشو پجاری نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔ میں ان دونوں کو اٹھا کر یہاں لے آتا ہوں۔ آپ ان کی روحیں قبضے میں کر لیں پھر میں انہیں واپس چھوڑ آؤں گا۔ اس کے بعد آپ اپنا کام کریں لیکن آقا کوشش کریں کہ آخری لمحے تک انہیں یہ معلوم نہ ہو سکے کہ آپ نے ان دونوں کی روحوں پر قبضہ کر رکھا ہے ورنہ وہ ان روحوں کو آپ کے قبضے سے نکالنے کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہے"...... چانگو نے کہا۔

"لیکن جب میں سب کو یہ روحیں دکھاؤں گا اور بتاؤں گا تو پھر اس تک بھی یہ اطلاع پہنچ جائے گی"...... شوشو پجاری نے کہا۔

"تو پھر آپ کوئی ایسا انتظام کریں کہ ان کی روحیں کسی طرح

"تو پھر میں اسے ہلاک نہ کر دوں"...... شوشو پجاری نے کہا۔

"نہیں آقا۔ اگر آپ نے ایسا کیا تو پھر اس کی روح پر وہ وچ ڈاکٹر قبضہ کر لیں گے اور اسے آپ کے خلاف استعمال کریں گے۔ وہ آپ سے اپنے شاگرد کا انتقام لیں گے اس لئے آپ ایسا نہ کریں ورنہ آپ دونوں طرف سے مشکل میں پھنس جائیں گے"...... چانگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر وچ ڈاکٹروں نے مداخلت کی تو پھر"...... شوشو پجاری نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آقا آپ کو تو معلوم ہے کہ اب یہ سارا علاقہ آپ کا ہے۔ کوئی وچ ڈاکٹر اس وقت تک یہاں مداخلت نہیں کر سکتا جب تک اسے آپ سے انتقام لینے کا موقع نہ مل جائے اور چونکہ یہ جوزف زندہ رہے گا صرف اس کی روح آپ کے قبضے میں ہو گی اس لئے وہ یہاں مداخلت نہ کر سکیں گے"...... چانگو نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی ٹھیک ہے۔ اب میں مطمئن ہوں"...... شوشو پجاری نے کہا تو چانگو مسکرا دیا جبکہ شوشو پجاری نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے سامنے پڑے ہوئے جوزف اور جوانا کے سینوں پر رکھ دیئے اور اس کے ساتھ ہی اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک وہ پڑھتا رہا پھر اس نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور انہیں ان دونوں کے منہ پر رکھ کر واپس اٹھائے اور پھر ان دونوں کھوپڑیوں پر رکھ دیئے۔ اس کے ساتھ ہی جھونپڑی میں جلنے والی

مشعل کی روشنی یکلخت مدھم پڑ گئی۔ اس قدر مدھم کہ وہ سب ہیولے سے نظر آنے لگے لیکن شوشو پجاری اور چانگو دونوں کی نظریں جوزف اور جوانا پر جمی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد ان دونوں کی ناک کے نتھنوں سے دھواں سا نکلا اور لکیر کی صورت میں ان کھوپڑیوں میں داخل ہو گیا۔ یہ کھوپڑیاں خود بخود فضا میں اٹھیں اور چند لمحوں بعد دوبارہ زمین پر ٹک گئیں اور اس کے ساتھ ہی مشعل کی روشنی یکلخت پہلے کی طرح تیز ہو گئی تو شوشو پجاری نے یکلخت عجیب و غریب الفاظ میں مسرت بھرے انداز میں نعرہ مارا اور پھر دونوں کھوپڑیوں کو اٹھا کر دیکھنے لگا۔ کھوپڑیاں یوں لگ رہی تھیں جیسے شفاف شیشے کی بنی ہوئی ہوں اور ان کے اندر جوزف اور جوانا دونوں سوئے ہوئے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے باہر موجود جوزف اور جوانا کے ہم شکل چھوٹے چھوٹے پتلے ان کھوپڑیوں کے اندر وجود میں آ گئے ہوں۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ اب یہ دونوں میرے قبضے میں ہیں اور اب میرا حکم ماننے پر مجبور ہوں گے۔ ہا۔ ہا۔ ہا"...... شوشو پجاری نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آقا ابھی آپ انہیں حکم نہ دیں ورنہ یہ ان ایشیائیوں کو وہیں اساوان میں ہی ہلاک کر دیں گے۔ آپ انہیں اس وقت حکم دیں جب سارے قبیلوں کے پجاری اور سردار موجود ہوں"...... اچانک چانگو نے کہا۔

"اوہ۔ تم نے اچھا کیا کہ مجھے بروقت روک دیا ورنہ میں واقعی انہیں حکم دینے ہی والا تھا"...... شوشو پجاری نے کہا۔

"مجھے معلوم ہو گیا تھا آقا کہ آپ انہیں حکم دینا چاہتے ہیں۔ اسی لئے تو میں نے آپ کو روکا ہے"...... چانگو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم ان دونوں کو چھوڑ آؤ"...... شوشو پجاری نے کہا۔

"میں مزید بھینٹ کا حقدار ہو گیا ہوں آقا"...... چانگو نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"ابھی نہیں۔ جب میرے دشمن ہلاک ہو جائیں گے تو اس وقت۔ ابھی تم جاؤ"...... شوشو پجاری نے کہا۔

"جیسے آپ کا حکم آقا"...... چانگو نے کہا اور پھر اس نے جھک کر جوزف کو اٹھا کر ایک کاندھے پر ڈالا اور پھر جوانا کو اٹھا کر دوسرے کاندھے پر اور تیزی سے مڑ کر جھونپڑی سے باہر نکل گیا تو شوشو پجاری کے چہرے پر شیطنیت بھری مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ واقعی اب تماشہ ہو گا جب یہ روشنی کے نمائندے اپنے ہی ساتھیوں کے ہاتھوں ہلاک ہوں گے۔ ہا۔ ہا۔ ہا"...... شوشو پجاری نے ہذیانی انداز میں قہقہے لگاتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں کھوپڑیاں اٹھا کر تیزی سے جھونپڑی کے دروازے سے باہر نکل گیا۔

ختم شد

عمران سیریز
مظہر کلیم ایم اے
ویلاگو
سپیشل نمبر

زنی کرنا سورج کو موم بتی دکھانے کے مترادف ہے البتہ موجودہ ناولوں میں ایکشن کی کمی نظر آتی ہے۔ برائے کرم اس میں اضافہ کریں"۔

محترم پرنس محمد انیس صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ بے ساختہ قاری کی اصطلاح واقعی دلچسپ ہے یعنی آپ ساختہ قاری نہیں ہیں بلکہ بے ساختہ قاری ہیں اور شاید اسی لئے آپ نے محاورے میں یہ تبدیلی کر دی ہے کہ چراغ کی بجائے موم بتی کا استعمال کیا ہے۔ یہ واقعی آپ کی بے ساختگی کی واضح دلیل ہے۔ جہاں تک ایکشن کی کمی کا تعلق ہے تو بعض کہانیوں میں واقعی اس کی کمی نمایاں ہوتی ہے لیکن اگر آپ غور کریں تو ایسے ناول ایسی سچوئیشنز اور موضوعات پر مبنی ہوتے ہیں جن میں ایکشن واقعی کم ہونا چاہئے البتہ جہاں ایکشن کی ضرورت ہوتی ہے وہاں ایکشن موجود ہوتا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا وہ وہاں موجود قبائلی آدمی کو دیکھ کر پہچان گیا کہ یہ واقعی وہی آدمی ہے جس کا تعارف سید چراغ شاہ صاحب نے کرایا تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت گھوڑوں پر سوار ہو کر اسادان پہنچا تھا۔ ٹاکو ان کے ساتھ آیا تھا۔ گو اسادان پہنچتے ہی ٹاکو کی خواہش تھی کہ وہ سیدھے اس مکان پر جائیں جہاں ناسطور رہتا تھا لیکن گھوڑوں پر طویل اور مسلسل سفر کی وجہ سے وہ نہ صرف خاصے تھک گئے تھے بلکہ ان کے چہرے بھی گرد آلود ہو گئے تھے اس لئے عمران نے پہلے کسی ہوٹل میں ٹھہرنے اور غسل وغیرہ کر کے تازہ دم ہو کر ناسطور سے ملنے کا فیصلہ کیا تھا۔ سردار کا ایک آدمی ساتھ تھا تاکہ وہ گھوڑوں کو واپس لے جا سکے اس لئے عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک اچھے ہوٹل میں پہنچ کر گھوڑوں سے اتر گیا اور سردار کا آدمی گھوڑے واپس لے گیا۔ ٹاکو ان کے ساتھ تھا۔

عمران نے اپنے لئے اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ ٹاکو کے لئے بھی ایک کمرہ بک کرا لیا تھا اور پھر انہوں نے غسل کیا اور ہوٹل کے ڈائیننگ ہال میں پہنچ کر انہوں نے کھانا کھایا اور چائے وغیرہ پی کر عمران نے جوزف اور جوانا کو تو وہیں رہنے کے لئے کہا اور اپنے ساتھ صفدر اور کیپٹن شکیل کو لے کر وہ ٹاکو کی رہنمائی میں ہوٹل سے نکل کر اس مکان پر پہنچ گیا جہاں ناسطور رہتا تھا اور اب اس مکان کے کمرے میں داخل ہوتے ہی عمران ناسطور کو پہچان گیا تھا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"...... ناسطور نے اٹھ کر جواب دیا اور مسکراتے ہوئے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"میں معذرت خواہ ہوں علی عمران صاحب کہ میری وجہ سے آپ کو طویل سفر کرنا پڑا"...... ناسطور نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ بڑے عرصے سے اتنا طویل سفر گھوڑوں پر طے نہ کیا تھا۔ آج یہ بھی ہو گیا اور ہم نے دنیا کے ان قدیم ترین جنگلات کی سیر بھی کر لی۔ جہازوں میں تو ایسا نہ ہو سکتا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ناسطور نے اس انداز میں اثبات میں سر ہلا دیا جیسے اسے پہلے ہی سب کچھ معلوم ہو۔

"عمران صاحب آپ اس شیطان کے ہاتھ تو لگ گئے تھے لیکن جشن کی روایات اور آپ کی ذہانت دونوں نے مل کر آپ کو بچا لیا

ورنہ وہ شیطان شوشو واقعی آپ کا عبرتناک حشر کر دیتا"...... ناسطور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کو کیسے علم ہوا۔ کیا آپ بھی سید چراغ شاہ صاحب کی قبیل کے بزرگ ہیں"...... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں عمران صاحب۔ شاہ صاحب تو بہت بڑے بزرگ ہیں۔ میں تو ان کے پیروں کی خاک بھی نہیں بن سکتا۔ مجھے تو ٹاکو نے اور وہاں سے آنے والے ایک آدمی نے ساری تفصیل بتائی ہے"...... ناسطور نے جواب دیا۔

"بہرحال آپ کا یہاں سے پاکیشیا جانا اور سید چراغ شاہ صاحب سے ملنا تو یہی ظاہر کرتا ہے کہ بہرحال آپ کا تعلق بھی اسی لائن سے ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے اور اس کی دی ہوئی توفیق ہے کہ اس نے مجھ جیسے ناچیز آدمی پر اپنی بے پایاں رحمت کی ہے"۔ ناسطور نے انتہائی عاجزانہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ناسطور صاحب اب آپ کو تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں ہے اس لئے آپ مجھے یہ بتائیں کہ اس شوشو پجاری کے خلاف ہم کیا کارروائی کریں۔ اگر مقصد صرف اسے ہلاک کرنا ہو تو وہ تو ہم انتہائی آسانی سے کر سکتے ہیں۔ اگر مقصد اسے جادو میں شکست دینا ہے تو یہ کام ہمارے بس سے باہر ہے کیونکہ ہم نہ جادو جانتے ہیں اور

نہ ہی اس کا توڑ"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" نعوذ باللہ۔ جادو کرنے والا تو کافر ہو جاتا ہے۔ آپ تو صاحب ایمان ہیں۔ آپ کیوں جادو کریں گے"...... ناسطور نے کہا۔

" تو پھر ہمیں بتائیں کہ ہم کیا کریں۔ میں تو سوچ سوچ کر پاگل ہو چکا ہوں"...... عمران نے کہا تو ناسطور بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہی بات کرنے کے لئے تو میں نے آپ کو یہاں آنے کی زحمت دی ہے۔ میں خود وہاں جا نہیں سکتا ورنہ میں آپ کو زحمت نہ دیتا۔ جو مسئلہ آپ کو درپیش ہے وہی مسئلہ شوشو پجاری کو درپیش ہے۔ وہ اپنی بے پناہ طاقتوں کے باوجود آپ پر ہاتھ نہیں ڈال سکتا کیونکہ روشنی کے مقابل اندھیرا کچھ نہیں کر سکتا اور وہ آپ کا خاتمہ بھی کرنا چاہتا ہے اس لئے وہ اپنی شیطانی طاقتوں سے بار بار مشورہ کر رہا ہے"...... ناسطور نے کہا۔

" لیکن اس نے تو ہم پر ہاتھ ڈال لیا تھا۔ ہمیں بے ہوش کر کے اس شیطانی کمرے میں پہنچا دیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ جشن کا مسئلہ نہ ہوتا تو شاید ہمیں بے ہوشی کے دوران ہی ہلاک کر دیا جاتا"۔ عمران نے کہا۔

" آپ درست کہہ رہے ہیں۔ وہ واقعی ایسا کرتا۔ آپ نے دراصل ناپاک خون کے چھینٹوں کی پرواہ نہ کی تھی اس لئے اسے آپ پر ہاتھ ڈالنے کا موقع مل گیا تھا"...... ناسطور نے جواب دیا۔

" تو اب آپ بتائیں کہ ہمیں کیا کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب مجھے حیرت ہے کہ آپ یہ سب کچھ کہہ رہے ہیں حالانکہ سید چراغ شاہ صاحب کے بقول آپ کی ذہانت تمام شیطانی جادوؤں اور طاقتوں کا خاتمہ کر سکتی ہے اور پھر آپ کا اپنا ہی قول ہے کہ ذہانت اور اس کا بروقت استعمال دنیا کا سب سے بڑا جادو ہے۔ شوشو پجاری شیطان کا پجاری ہے۔ اس کے پاس واقعی شیطانی طاقتیں ہیں لیکن وہ ذہانت میں آپ کے پاسنگ بھی نہیں ہے۔ وہ آپ کے خلاف اپنی پوری شیطانی قوت استعمال کرے گا لیکن آپ نے اس کا توڑ اپنی ذہانت اور کارکردگی سے کرنا ہے اور اس کے لئے آپ کا انتخاب کیا گیا ہے تاکہ اس پورے علاقے کو واضح طور پر معلوم ہو سکے کہ جادو اور شیطانی طاقتیں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں اور ایک آدمی صرف اپنی ذہانت اور کارکردگی سے انہیں واضح طور پر شکست دے سکتا ہے اس طرح ان شیطانی طاقتوں کا ان قبائیلوں پر صدیوں سے قائم کردہ طلسم خودبخود ٹوٹ جائے گا اور پھر یہاں حق کی روشنی آسانی اور تیزی سے پھیل سکے گی"...... ناسطور نے کہا۔

" آپ کی یہ ساری باتیں درست ہیں لیکن مجھے آخر کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑے گا یا میں اپنے ساتھیوں سمیت وہاں جا کر خاموشی سے بیٹھ جاؤں اور صرف اس شیطان کے حربوں کا توڑ کرتا رہوں"...... عمران نے قدرے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب آپ نے وہاں جادو وغیرہ نہیں کرنا اور نہ ہی روحانی طاقتوں کا استعمال کرنا ہے کیونکہ قبائلی روحانی طاقتوں کے

استعمال کو بھی جادو اور دیوتاؤں کی طاقتوں کے زمرے میں ڈال دیں گے۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ ان پجاریوں اور قبائلیوں کا سب سے بڑا مرکز ان کا معبد اور اس کے اندر موجود دیوتا کا بت ہے۔ اگر آپ اپنی ذہانت اور کارکردگی سے اس معبد کو تباہ کر دیں اور اس بت کو توڑ دیں تو یقیناً قبیلے کے لوگوں پر اس کا مثبت اثر پڑے گا۔ آپ نے شوشو پجاری اور اس کے معبد کو دیکھ لیا ہے اس میں لکڑی کا بت موجود ہے اس لئے آپ قبیلے میں اعلان کر دیں کہ یہ معبد اور یہ بت سب بے بس اور لاچار ہیں اور ایک عام آدمی بھی انہیں تباہ کر سکتا ہے اور آپ ایسا کر دکھائیں گے تو یقیناً آپ کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے"...... ناسطور نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی تھی۔

" اوہ۔ واقعی آپ نے درست لائن آف ایکشن دی ہے۔ میں بھی ایسی ہی لائن آف ایکشن چاہتا تھا لیکن اس طرح سارا قبیلہ ہم پر ٹوٹ نہیں پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

" آپ اس اعلان کے ساتھ ساتھ شوشو پجاری کو بھی چیلنج کر دیں کہ اگر شوشو پجاری اور اس کی طاقتیں آپ کو روک سکتی ہیں تو روک لیں اس طرح ساری بات شوشو پجاری پر آ جائے گی اور قبیلہ صرف تماشائی بن جائے گا کیونکہ انہیں سو فیصد یقین ہو گا کہ آپ ناکام رہیں گے اور شوشو پجاری کامیاب رہے گا"...... ناسطور نے کہا۔

" ہاں۔ لیکن یہ تو واقعی ہمارے لئے انتہائی آسان کام ہو گا کیونکہ

وہ لکڑی کا بنا ہوا ہے۔ اسے آگ لگائی جا سکتی ہے"...... عمران نے کہا تو ناسطور بے اختیار ہنس پڑا۔

" آپ اسے آسان نہ سمجھیں عمران صاحب۔ یہ شیطان کا معبد ہے اس لئے اس کی حفاظت کے لئے شیطانی طاقتوں کے علاوہ بھی بہت کچھ کیا گیا ہو گا۔ یہ بت اور معبد جس لکڑی سے بنایا گیا ہے اس لکڑی کو آگ نہیں لگتی"...... ناسطور نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" شیطانی طاقتوں کی تو مجھے پرواہ نہیں ہے۔ ہمارے پاس روشنی کا مقدس کلام ہے جس کا ایک حرف ہی پوری دنیا کی شیطانی طاقتوں کا خاتمہ کر سکتا ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ ہم اسے تباہ کیسے کریں گے۔ کیا ہمیں کلہاڑیوں سے اسے کاٹنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

" آپ کلہاڑیوں کی بات کر رہے ہیں۔ آپ اس پر مشینی آرے بھی استعمال کریں تو آپ اس پر خراش تک نہ ڈال سکیں گے۔ یہ خصوصی ساخت کی لکڑی ہے۔ عام لکڑی نہیں ہے۔ اس لکڑی کا نام بیرا ہے۔ یہ لکڑی بحر ہند کے ایک جزیرہ مالاگوس میں پیدا ہوتی ہے۔ وسیع و عریض جنگل میں اس کے چند درخت ہوتے ہیں۔ بیرا لکڑی سے صرف افریقہ میں معبد اور دیوتاؤں کے بت بنائے جاتے ہیں"۔ ناسطور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آخر معبد بنانے اور بت بنانے کے لئے اسے کاٹا تو جاتا ہو گا۔ یہ درخت بھی کاٹے جاتے ہوں گے۔ وہ کیسے کٹتے ہیں"...... عمران نے

کہا۔

"اس کے لئے طویل کام کرنا پڑتا ہے۔ پہلے ان درختوں پر ایک خاص قسم کی گوند لگائی جاتی ہے جسے فیانا کہا جاتا ہے اور یہ گوند انگولا میں واقع درختوں سے نکالی جاتی ہے اور یہ انتہائی نایاب اور قیمتی ہوتی ہے۔ اس گوند کو ان درختوں پر کئی ماہ تک مسلسل لگایا جاتا ہے۔ پھر ان درختوں کی لکڑی نرم ہوتی ہے۔ پھر ان درختوں کو لوہے کے کلہاڑے سے نہیں بلکہ افریقہ میں پائی جانے والی ایک خاص دھات جسے یہاں افریقہ میں کماسی کہا جاتا ہے لیکن آپ کے ہاں اسے چقماق کہا جاتا ہے، اس کماسی سے خصوصی ساخت کے کلہاڑے بنائے جاتے ہیں اور ان کلہاڑوں کی مدد سے اسے کاٹا جاتا ہے اور پھر کماسی کے مختلف اوزاروں کی مدد سے اس سے معبد اور بت وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔ اس کے بعد یہ گوند اس پر سے مخصوص انداز میں اتار لی جاتی ہے اور پھر یہ لکڑی اور بت ایک لحاظ سے ناقابل تسخیر ہو جاتے ہیں۔ آپ ان پر بم مار دیں تب بھی ان کو خراش تک نہ پہنچے گی"...... ناسطور نے جواب دیا تو عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ جو کچھ ناسطور نے بتایا تھا وہ واقعی حیرت انگیز تھا۔ انہیں پہلے اس کا علم ہی نہ تھا وہ اسے عام لکڑی سمجھتے تھے لیکن اب جو کچھ ناسطور بتا رہا تھا اس لحاظ سے تو واقعی یہ سب کچھ بظاہر ناقابل تسخیر ہی تھا۔

"اوہ۔ پھر تو یہ واقعی ایک اچھا چیلنج ہو گا"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا تو ناسطور بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہاں عمران صاحب۔ میں نے جو کچھ آپ کو بتایا ہے یہ سب کچھ میں نے اپنے طور پر نہیں بتایا بلکہ مجھے باقاعدہ سید چراغ شاہ صاحب کی طرف سے حکم دیا گیا تھا کہ میں آپ تک یہ لائحہ عمل پہنچا دوں"۔ ناسطور نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ کا رابطہ رہتا ہے شاہ صاحب سے"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں"...... اس بار ناسطور نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا فون پر رابطہ ہوتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اوہ نہیں۔ یہ روحانی رابطہ ہوتا ہے۔ فون پر نہیں"۔ ناسطور نے جواب دیا۔

"یہاں فون تو ہو گا۔ میں شاہ صاحب سے بات کر لوں۔ پہلے مجھے خیال ہی نہیں آیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"وہ اپنی رہائش گاہ پر نہیں ہیں جناب۔ وہ تبلیغی دورے پر ہیں۔ انہوں نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں آپ کو یہ سب کچھ بتا دوں کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ آپ لائحہ عمل کے لئے پریشان ہیں"...... ناسطور نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے۔ ویسے وہاں ہم نے مشین گن بردار مسلح افراد کو بھی دیکھا تھا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ مسلح افراد کو سامنے لے آئیں۔ ایسی

صورت میں تو پھر ہمیں بھی اسلحہ استعمال کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"آپ چیلنج کے دوران یہ شرط بھی طے کرا لیں۔ پھر ایسا نہیں ہو گا"...... ناسطور نے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ کیا باقاعدہ شرائط طے ہوں گی"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"جی ہاں۔ آپ اب سکاٹا قبیلے میں جائیں گے تو اس قبیلے کے پجاری کوٹی سے مل کر اس کے ذریعے باقاعدہ سلاگا قبیلے کو چیلنج کر دیں۔یہاں مقامی طور پر اس چیلنج یا مقابلے کو آستون کہا جاتا ہے۔ اس کی شرائط طے ہوتی ہیں۔ دونوں قبیلے، ان کے پجاری اور سردار اور قبیلے کے لوگ سب کے سامنے یہ شرائط طے کرتے ہیں اور باقاعدہ اس کی مدت مقرر ہوتی ہے جو زیادہ سے زیادہ سات دن ہوتی ہے"...... ناسطور نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ اب میں سمجھ گیا ہوں۔ آستون کے لفظ سے مجھے ساری بات سمجھ میں آ گئی ہے۔ اب میں خود ہی سب کچھ کر لوں گا"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ ناسطور بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر ناسطور سے اجازت لے کر وہ سب واپس اپنے ہوٹل پہنچ گئے۔ جوزف اور جوانا کے کمرے بند تھے اور رات بھی کافی ہو چکی تھی اس لئے عمران اپنے ساتھیوں سے کہہ کر کہ گذشتہ تجربے کے پیش نظر وہ سونے سے پہلے باقاعدہ وضو کریں اور پھر آیت الکرسی تین تین

بار پڑھ کر سوئیں اس طرح وہ ہر شیطانی حربے سے محفوظ رہیں گے اور صفدر اور کیپٹن شکیل سر ہلاتے ہوئے اپنے اپنے کمروں کی طرف بڑھ گئے جبکہ ٹا کو پہلے ہی اپنے کمرے میں سونے کے لئے جا چکا تھا۔

شوشو پجاری دونوں کھوپڑیوں کو سامنے رکھے معبد کے اس بڑے کمرے میں موجود تھا جس میں دیوتا کا بت موجود تھا۔ وہ آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ ہوا میں عجیب سے انداز میں لہرا رہے تھے جبکہ ساتھ ساتھ وہ اونچی آواز میں نامانوس سے الفاظ کی گردان بھی کئے چلا جا رہا تھا البتہ اس کی نظریں سامنے رکھی ہوئی کھوپڑیوں پر جمی ہوئی تھیں جن میں جوزف اور جوانا کے پتلے نظر آ رہے تھے۔ پھر ان کھوپڑیوں میں سیاہ رنگ کا دھواں سا ابھرتا نظر آنے لگا۔ چند لمحوں بعد یہ دھواں ان کھوپڑیوں سے باہر آ کر فضا میں چند لمحوں تک لہراتا رہا اور پھر وہ دھواں آگے بڑھا اور پجاری کے سامنے فرش پر پھیل کر مجسم ہو گیا۔ اب وہاں بھی جوزف اور جوانا کے پتلے نظر آ رہے تھے جبکہ کھوپڑیوں کے اندر موجود پتلے ویسے ہی موجود تھے۔

" تم دونوں میرے قبضے میں ہو اور اب جو حکم میں دوں گا تمہیں

ماننا پڑے گا"...... شوشو پجاری نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھ فرش پر موجود پتلوں کی طرف جھٹکے تو وہ دونوں ایک بار پھر دھوئیں میں تبدیل ہونے لگ گئے اور پھر تیزی سے ہوا میں اڑ کر غائب ہو گئے تو شوشو پجاری کے چہرے پر انتہائی اطمینان و مسرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ جو کچھ ہوا تھا اس کا مطلب تھا کہ انہوں نے شوشو پجاری کا حکم تسلیم کر لیا ہے اور اب ان دونوں کی روحیں اس کے قبضے میں آ گئی تھیں۔ شوشو پجاری نے ایک بار پھر اونچی آواز میں کچھ پڑھا اور پھر اپنے دونوں ہاتھ زور سے زمین پر مارے تو زمین سے سرخ رنگ کا دھواں باہر نکلا اور مجسم ہو کر ایک مقامی عورت کے روپ میں آ گیا۔ اس عورت کا رنگ گہرا سرخ تھا اور اس نے سرخ رنگ کا قبائلی انداز کا لباس پہنا ہوا تھا۔

" کیری حاضر ہے آقا"...... اس مقامی عورت کے منہ سے آواز نکلی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

" کیری۔ میں نے چانگو کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے اپنے دشمنوں کے ان دونوں آدمیوں کی روحوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ تم بتاؤ کہ کیا یہ میرے حکم پر ان ایشیائی دشمنوں پر وار کریں گے یا نہیں"...... شوشو پجاری نے کہا۔

" آقا یہ اس وقت تک تمہارے حکم پر عمل نہیں کریں گے جب تک تمہارے دشمن اس معبد کے اندر نہیں پہنچ جاتے"...... کیری

نے جواب دیا۔

" کیا مطلب۔ کیوں "...... شوشو پجاری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" آقا۔ ان دونوں کے دل و دماغ بلکہ روحیں بھی اپنے آقا عمران کی غلام ہیں۔ یہ اس سے شدید محبت کرتے ہیں اور اس کے حکم پر پہاڑوں سے بھی ٹکرا سکتے ہیں اس لئے تمہارے جادو کا اثر پوری طرح ان پر نہیں ہو سکتا۔ ہاں جب یہ معبد کے اندر موجود ہوں اور ان کا آقا بھی اندر موجود ہو تب تمہارا جادو ان پر پوری طرح چھا جائے گا۔ اس وقت یہ تمہارا حکم ماننے پر مجبور ہوں گے لیکن آقا تمہیں ان کی روحوں پر قبضے کی پوری طرح حفاظت کرنا ہو گی کیونکہ یہ اپنی روحوں کو واپس حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اس لئے آقا تم ان دونوں کھوپڑیوں کو معبد کے حصہ خاص میں رکھ دو اور تم نے کیری کو بلا کر اچھا کیا ہے آقا۔ کیری کو سب کچھ معلوم ہے اس لئے کیری تمہیں بتانا چاہتی ہے کہ تم، یہ معبد اور دیوتا تینوں خطرے میں ہیں۔ یہ ایشیائی معبد، دیوتا اور تمہیں تباہ کرنے کے لئے آستون کرنے والے ہیں "...... کیری نے کہا تو شوشو پجاری بے اختیار اچھل پڑا۔

" آستون۔ کیا کہہ رہی ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ دیوتا اور معبد کے لئے آستون کریں۔ دیوتا تو انہیں عبرتناک سزا دیں گے "۔ شوشو پجاری نے کہا۔

" وہ دیوتا کو نہیں مانتے آقا۔ وہ روشنی کا مذہب رکھتے ہیں اور تم اور تمہاری طاقتیں ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں اس لئے آقا تمہیں محتاط رہنا ہو گا "...... کیری نے کہا۔

" تو کیا وہ دیوتاؤں سے ٹکر لے سکتے ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے "...... شوشو پجاری نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے کیری کی بات پر قطعاً یقین نہ آ رہا ہو۔

" ہاں آقا۔ وہ اس سے بھی زیادہ کر سکتے ہیں۔ وہ دنیا کے انتہائی خطرناک لوگ سمجھے جاتے ہیں "...... کیری نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب۔ کیا ان کے پاس بھی طاقتیں ہیں "...... شوشو پجاری نے چونک کر پوچھا۔

" ان کے پاس روشنی کی طاقت ہے جس کی وجہ سے ان پر آپ کی طاقتیں حملہ نہیں کر سکتیں۔ اس کے علاوہ ان کے پاس عقل کی طاقت بھی ہے اور تجربہ بھی اس لئے وہ دنیا بھر میں انتہائی خطرناک لوگ سمجھے جاتے ہیں "...... کیری نے جواب دیا۔

" ہونہہ۔ عقل کی طاقت۔ تجربہ۔ ہونہہ۔ یہ میرے سامنے کیا حیثیت رکھتے ہیں لیکن اگر وہ آستون کریں گے تو کس پر "...... شوشو پجاری نے کہا۔

" آقا وہ معبد اور دیوتا کو تباہ کرنے پر آستون کریں گے "۔ کیری نے کہا تو کمرہ شوشو پجاری کے حلق سے نکلنے والے طنزیہ اور بلند قہقہے،

سے گونج اٹھا۔

"ہا۔ہا۔ہا۔ معبد اور دیوتا کو تباہ کرنے۔ہا۔ہا۔ہا۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ معبد اور دیوتا ہیرا کے بنائے جاتے ہیں۔ پھر تم یہ بات کر رہی ہو"...... شوشو پجاری نے ہنستے ہوئے کہا۔

" مجھے معلوم ہے آقا اور اسی لئے تو اطمینان ہے کہ وہ آستون میں لازماً شکست کھا جائیں گے"...... کیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ ہر صورت میں۔ لیکن انہیں ہلاک کیسے کیا جائے گا۔ یہ بتاؤ"...... شوشو پجاری نے دوبارہ سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" آقا آپ آستون قبول کر لیں پھر جب یہ معبد میں داخل ہوں تو آپ ان کے ساتھیوں کو جن کی روحیں آپ کے قبضے میں ہیں انہیں حکم دے دیں۔ وہ آسانی سے انہیں ہلاک کر دیں گے"...... کیری نے جواب دیا تو شوشو پجاری بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ۔اوہ۔ واقعی یہ بہترین تجویز ہے۔اوہ کیری۔ تم واقعی بے حد عقلمند ہو۔بہت خوب۔اب مجھے اطمینان ہو گیا ہے۔اب میں ان کا خاتمہ کرا دوں گا۔ تم جا سکتی ہو کیری"...... شوشو پجاری نے کہا تو وہ عورت دوبارہ دھوئیں میں تبدیل ہو گئی اور پھر زمین میں غائب ہو گئی۔ شوشو پجاری اٹھا اور اس نے سامنے پڑی ہوئی دونوں کھوپڑیاں اٹھائیں اور انہیں محفوظ کرنے کے لئے ایک کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اساوان سے واپس سکاٹا قبیلے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ ٹاکو نے ایک بار پھر ان کے لئے گھوڑوں کا انتظام کر دیا تھا۔

" عمران صاحب میں آپ سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں"۔ اچانک صفدر نے گھوڑا عمران کے گھوڑے کے برابر لے آتے ہوئے کہا۔

" کیا ریس لگانے کا ارادہ ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہاں اس گھنے جنگل میں کیا ریس لگانی ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ناسطور نے اس معبد کی لکڑی کے بارے میں جو کچھ بتایا ہے اس کے بعد آپ آخر اسے کیسے تباہ کریں گے"...... صفدر نے کہا۔

" میری جوزف سے اس بارے میں تفصیلی بات ہوئی ہے۔

جوزف نے مجھے بتایا ہے کہ اس لکڑی کو ویسے تو کسی صورت بھی نہ کاٹا جا سکتا ہے اور نہ تباہ کیا جا سکتا ہے البتہ اس نے ایک پتے کی بات بتائی ہے۔اس نے بتایا ہے کہ ایک بار دو قبیلوں کے پجاریوں کے درمیان ایک دوسرے کے معبدوں کو ختم کرنے کا مقابلہ ہوا تھا اور پھر ایک پجاری نے دوسرے قبیلے کے معبد کو جلا کر راکھ کر دیا اور اس نے اس کے لئے اپنے قبیلے میں موجود چمکتی ہوئی چٹانوں کو توڑ کر ان کا آمیزہ بنایا اور پھر انہیں مخالف معبد کے اندر ڈھیر کر دیا۔ پھر اس نے وہاں بہت ساری مشعلیں جلائیں تو جیسے آسمانی بجلی چمکتی ہے اس طرح بجلیاں چمکیں اور پورا معبد جل کر راکھ ہو گیا۔ اس سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ یہ سارا کام سلیکون سے کیا گیا۔ وہ آمیزہ سلیکون کا تھا۔ اس پر جب روشنی ڈالی جاتی ہے تو انتہائی طاقتور بجلی کی رو پیدا ہوتی ہے اور وہ اس لکڑی کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تو آپ اس انداز میں اس معبد کو جلانے کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں لیکن کیا وہاں جنگل میں سلیکون مل جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

" اس قبیلے میں جہاں ہم جا رہے ہیں وہاں میں نے سلیکون کے ٹیلے دیکھے ہیں۔ یہ بالکل ریت کے ٹیلوں کی طرح ہوتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

" ظاہر ہے کیونکہ سلیکون میں ریت ہی غالب عنصر ہوتا ہے"۔

صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب کیا آپ نے غور کیا ہے کہ جوزف اور جوانا دونوں کے چہرے پژمردہ سے ہو رہے ہیں اور وہ خلاف معمول بالکل خاموش ہیں"...... اچانک کیپٹن شکیل نے اپنا گھوڑا ان کے قریب لاتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" جوانا کی تو یہ حالت ہو سکتی ہے کیونکہ اسے اپنے لئے کوئی کام نظر نہیں آ رہا لیکن جوزف کے تو جنگل میں پہنچتے ہی سارے حواس جاگ پڑتے ہیں۔ وہ کس طرح پژمردہ ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گردن موڑ کر اپنے پیچھے گھوڑوں پر آتے ہوئے جوزف اور جوانا کی طرف دیکھا۔ وہ خاموش تھے اور واقعی ان کے چہروں پر عجیب سی اور پراسرار سی سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔

" جوزف"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

" یس باس"...... جوزف نے چونک کر جواب دیا۔

" یہاں میرے قریب آؤ"...... عمران نے کہا تو جوزف گھوڑا بڑھاتا ہوا عمران کے قریب آ گیا۔

" کیا بات ہے۔ کیا یہ جنگل تمہیں پسند نہیں ہے"...... عمران نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" باس۔ شاشاری کی جھاڑیوں پر اڑنے والی سرخ چیل نے کالی دلدل کے کونے میں سفید پھولوں پر زرد انڈا دے دیا ہے"۔ جوزف نے اس انداز میں کہا جیسے بچے کوئی رٹا ہوا سبق پڑھتے ہیں۔

" واہ۔ بڑی ملٹی کلر منظر نگاری ہے۔ سرخ چیل، کالی دلدل، سفید پھول اور زرد انڈا۔ واہ۔ پھر کیا نکلا اس انڈے سے۔ جوزف یا اس کا کوئی نیا وچ ڈاکٹر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" باس۔ جب سرخ چیل سفید پھولوں پر زرد انڈا دے دے تو پھر غلام اپنے آقاؤں سے بغاوت کرنے پر مجبور کر دیئے جاتے ہیں اور غلام آقاؤں کی گردن کاٹ کر انہیں بانسوں پر چڑھا کر کالی دلدل میں کود جاتے ہیں"...... جوزف نے پہلے جیسے انداز میں کہا۔

" تو اس سے تمہاری اور میری صحت پر کیا اثر پڑے گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" باس میں آپ کا غلام ہوں اور جب مجھے آپ کی گردن کاٹ کر بانس پر چڑھانی پڑے گی تو پھر میں کیا کروں گا"...... جوزف نے جواب دیا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں بے اختیار ہنس پڑے لیکن عمران کے چہرے پر یکلخت انتہائی سنجیدگی طاری ہو گئی۔

" ہونہہ۔ تو تم اب مجھ سے بغاوت کرنے کی سوچ رہے ہو"۔ عمران نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کا فقرہ سن کر صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ ان کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" نہ باس۔ میں نے کہا ہے کہ غلام اس پر مجبور کر دیئے جاتے ہیں"۔ جوزف نے سادہ سے لہجے میں جواب دیا۔

" ہونہہ۔ تو پھر اس کا علاج کیا ہے"...... عمران نے ہونٹ

چباتے ہوئے کہا۔

" غلاموں کو بغاوت سے پہلے ہلاک کر دیا جائے"...... جوزف نے سادہ سے لہجے میں جواب دیا تو صفدر کے چہرے پر اور کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں انتہائی شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ جوانا سب سے پیچھے تھا اور وہ اسی طرح خاموش تھا جیسے اسے ان کی باتوں سے کوئی دلچسپی ہی نہ ہو۔

" اس کے علاوہ اور کوئی حل"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

" کالے ہرن کا سینگ پیس کر غلاموں کو کھلایا جائے تو زرد انڈا ٹوٹ جاتا ہے اور غلام آزاد ہو جاتے ہیں۔ ٹاٹاسی وچ ڈاکٹر نے مجھے یہی بتایا تھا باس"...... جوزف نے جواب دیا۔

" ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ پیچھے جاؤ"...... عمران نے کہا اور جوزف نے گھوڑے کی رفتار آہستہ کر دی اور پھر وہ ان سے پیچھے آنے والے جوانا کے ساتھ مل کر آگے بڑھنے لگا۔

" یہ کس قسم کا مذاق ہے عمران صاحب"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ مذاق نہیں ہے صفدر۔ کیپٹن شکیل کی ریڈنگ درست رہی ہے۔ جوزف اور جوانا دونوں کے ساتھ کوئی خاص حرکت کی گئی ہے اور اب انہیں کسی بھی وقت ہمارے خلاف استعمال کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے عمران صاحب کہ جوزف کو آپ کے خلاف استعمال کیا جائے۔ نہیں اس بات کا تو تصور بھی نہیں کیا جا سکتا"...... صفدر نے کہا۔

"جوزف کی باتیں اس طرف اشارہ کر رہی ہیں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"عمران صاحب میرا خیال ہے کہ جب ہم ناسطور سے ملنے اس کے مکان پر گئے تھے تو ہماری عدم موجودگی میں جوزف اور جوانا کے ساتھ کچھ ہوا ہے کیونکہ دوسرے روز صبح سے ہی میں نے محسوس کیا ہے کہ یہ دونوں پہلے جیسے نہیں رہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس شوشو پجاری نے ان دونوں پر اپنا کوئی خاص عمل کیا ہو"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے کیونکہ ہم تو آیت الکرسی پڑھ کر سوئے تھے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"تمہاری بات درست ہے کیپٹن شکیل۔ واقعی ایسا ہوا ہے اور جوزف کا مطلب بھی یہی تھا کہ اس کے اور جوانا کے ساتھ کوئی خاص جادوئی عمل کیا گیا ہے اور اس کا علاج کالے ہرن کے سینگ کا سفوف ہے"...... عمران نے کہا تو اس بار صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اب ہم نے جوزف اور جوانا سے محتاط رہنا ہے کیونکہ شوشو پجاری کسی بھی وقت کوئی بھی حرکت ان سے کرا سکتا ہے لیکن میرا

مقصد صرف چوکنا رہنا ہے اور بس"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب خاموشی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ ان تینوں کے چہروں پر اب انتہائی سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ جوزف اور جوانا کی بابت شک نے انہیں واقعی انتہائی مشکل میں ڈال دیا تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اساوان سے واپس سکاٹا قبیلے میں پہنچ چکا تھا اور پھر سردار نے انہیں وہی جھونپڑی دوبارہ دے دی تھی جس میں پہلے وہ رہ رہے تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں کو وہاں چھوڑ کر خود اکیلا جھونپڑی سے نکلا اور سکاٹا قبیلے کے پجاری کوٹی کی جھونپڑی کی طرف بڑھ گیا۔ جب عمران پجاری کوٹی کی جھونپڑی کی پاس پہنچا تو اسی لمحے جھونپڑی کا دروازہ کھلا اور پجاری کوٹی خود باہر آگیا۔

"میں تمہاری طرف ہی آ رہا تھا۔ مجھے اطلاع مل گئی تھی کہ تم واپس آگئے ہو لیکن اس وقت میں دیوتاؤں کے ایک خاص عمل میں مصروف تھا"....... کوٹی پجاری نے عمران کو دیکھتے ہی کہا۔

"کیا ہم اکیلے میں چند باتیں کر سکتے ہیں"....... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ آؤ میری جھونپڑی میں آؤ"....... کوٹی پجاری نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"کیا اس جھونپڑی میں ہونے والی بات چیت سے شوشو پجاری آگاہ تو نہیں ہو جائے گا"....... عمران نے کہا۔

"وہ نہیں۔ یہ کوٹی پجاری کی جھونپڑی ہے اور کوٹی پجاری شوشو پجاری سے کسی صورت کم نہیں ہے۔ بس اس کی دہشت سب پر چھائی ہوئی ہے"....... کوٹی پجاری نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا تم شوشو پجاری کی جگہ لینا چاہتے ہو"....... عمران نے فرش پر بیٹھتے ہوئے کہا تو کوٹی پجاری بے اختیار اچھل پڑا۔

"ہاں۔ میں نے تمہاری مدد اسی لئے تو کی تھی لیکن"۔ کوٹی پجاری نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"فکر مت کرو۔ ہم اس وقت تک یہاں سے واپس نہیں جائیں گے جب تک اپنا مشن پورا نہ کر لیں اور ہمارا اصل مشن اس شوشو پجاری کو اس انداز میں شکست دینا ہے کہ ڈکالا کے سارے قبیلے سمجھ لیں کہ شوشو پجاری ایک انسان ہے جسے موت بھی آسکتی ہے اور جو شکست بھی کھا سکتا ہے"....... عمران نے کہا۔

"لیکن تم اسے کیسے شکست دو گے۔ وہ تمہارے بس کا نہیں ہے"....... کوٹی پجاری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ اگر ہمارے ساتھیوں میں سے کسی پر شوشو پجاری کوئی عمل کرے تو کیا تم اس عمل کو پہچان سکتے ہو"۔ عمران نے کہا۔

" ہاں۔ کیوں"...... کوٹی پجاری نے ایک بار پھر چونک کر پوچھا۔

" تو اپنے کسی آدمی کو بلاؤ اور اسے کہو کہ وہ ہماری جھونپڑی میں موجود میرے دو ساتھیوں جوزف اور جوانا کو یہاں بلا لائے اور تم انہیں دیکھ کر مجھے بتاؤ کہ کیا ان پر کوئی جادوئی عمل کیا گیا ہے یا نہیں "...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ ان دونوں پر۔ لیکن پھر مجھے تمہاری جھونپڑی میں جانا ہو گا کیونکہ یہاں اگر ان پر عمل کیا گیا ہو گا تب بھی وہ باہر رہ جائے گا۔ یہ میری جھونپڑی ہے۔ کوٹی پجاری کی جھونپڑی"...... کوٹی پجاری نے کہا۔

" تو پھر آؤ میرے ساتھ ۔ لیکن تم نے وہاں کوئی بات نہیں کرنی۔ بعد میں یہاں آ کر مجھے بتانا ہے"...... عمران نے کہا تو کوٹی پجاری نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں اس جھونپڑی سے باہر آئے اور اس جھونپڑی کی طرف بڑھنے لگے جس میں عمران کے ساتھی موجود تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس جھونپڑی میں پہنچ گئے ۔

" میں کوٹی پجاری کو اس لئے ساتھ لیا ہوں کہ ہم آئندہ کے لائحہ عمل کے بارے میں ڈسکس کر سکیں"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔

" سردار عمران اگر تم شوشو پجاری کے بارے میں کوئی بات کرنا

چاہتے ہو تو پھر وہ بات یہاں نہیں ہو سکتی۔ تمہیں میری جھونپڑی میں جانا ہو گا ورنہ یہاں ہونے والی بات خودبخود اس تک پہنچ جائے گی"...... کوٹی پجاری نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اوہ اچھا۔ پھر میں خواہ مخواہ تمہیں یہاں لے آیا ہوں۔ آؤ چلو تمہاری جھونپڑی میں بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس مڑ گیا۔

" تم نے کیا دیکھا ہے"...... عمران نے راستے میں ہی کوٹی پجاری سے پوچھا۔

" جھونپڑی میں بات ہو گی سردار"...... کوٹی پجاری نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" سردار عمران۔ تمہارے دونوں ساتھیوں کی روحیں شوشو پجاری نے اپنے قبضے میں کر رکھی ہیں اور وہ جس وقت چاہے ان سے اپنی مرضی کا کام کرا سکتا ہے"...... کوٹی پجاری نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

" روحیں قبضے میں کر رکھی ہیں۔ وہ کیسے۔ وہ تو اس کے پاس نہیں گئے "...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس نے اپنی خاص طاقتوں کی مدد سے انہیں بڑے شہر سے اٹھوا لیا تھا اور پھر ان کی روحیں قبضے میں کر کے انہیں واپس بھجوا دیا تھا تاکہ تمہیں ان کے بارے میں معلوم ہی نہ ہو سکے اور اب یہ دونوں آدمی اس کے غلام بن چکے ہیں اور جس وقت وہ چاہے ان کے ذریعے

تمہیں اور تمہارے دوسرے ساتھیوں کو آسانی سے ہلاک کرا سکتا ہے"...... کوٹی پجاری نے کہا۔

" لیکن اس نے اب تک تو ایسا نہیں کیا"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" وہ انتہائی سازشی ذہن کا آدمی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے ذہن میں کوئی خاص منصوبہ ہو"...... کوٹی پجاری نے کہا۔

" کیا اس کا کوئی توڑ ہے"...... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ صرف ایک ہی توڑ ہے کہ ان دونوں کو فوری طور پر ہلاک کر دیا جائے"...... پجاری کوٹی نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" اوہ نہیں۔ یہ کوئی حل نہیں ہے۔ وہ میرے ساتھی ہیں اور میں اپنے ساتھیوں کی ہلاکت تو ایک طرف ان کے جسم پر پڑ جانے والی ایک خراش بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ کیا تم کالے ہرن کا سینگ منگوا سکتے ہو"...... عمران نے کہا تو کوٹی پجاری بے اختیار چونک پڑا۔

"کالے ہرن کا سینگ۔ کیا مطلب"...... کوٹی پجاری نے کہا۔

" کس کا مطلب۔ ہرن کا یا سینگ کا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" مم۔ میرا مطلب ہے کہ تم نے اس کا کیا کرنا ہے"...... کوٹی پجاری نے کہا۔

" اس سے ان دونوں کا علاج کرنا ہے کیونکہ وچ ڈاکٹر ٹاٹاسی نے بتایا ہے کہ جب شاشاری جھاڑیوں پر اڑنے والی سرخ چیل کالی دلدل کے کونے میں سفید پھولوں پر زرد انڈا دے دے تو اس کا توڑ یہی ہوتا ہے کہ کالے ہرن کا سینگ پیس کر کھلا دیا جائے تو زرد انڈا ٹوٹ جاتا ہے"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو کوٹی پجاری کی آنکھیں حیرت سے پھٹ کر حقیقتاً کانوں سے جا لگی تھیں۔

" اوہ۔ اوہ۔ تم تو خود عظیم وچ ڈاکٹر ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ سب کچھ جو صرف عظیم وچ ڈاکٹروں کو معلوم ہوتا ہے تمہیں بھی معلوم ہے"۔ کوٹی پجاری نے انتہائی عقیدت مندانہ لہجے میں کہا۔

" تم اب بتاؤ کہ کیا کالے ہرن کا سینگ مل سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

" ہاں۔ کیوں نہیں۔ سردار زاگو کو کالے ہرنوں کے سینگ اکٹھے کرنے کا بے حد شوقین ہے کیونکہ کالے ہرن کے سینگ سرداروں کی نشانی ہوتے ہیں"...... کوٹی پجاری نے کہا۔

" تو پھر اس سے ایک سینگ منگواؤ اور اسے پیس کر میری جھونپڑی میں لے آؤ"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں ابھی بندوبست کرتا ہوں"...... کوٹی پجاری نے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا کوٹی پجاری کی جھونپڑی سے نکل کر اپنی جھونپڑی کی طرف بڑھ گیا۔

" کیا بات ہوئی ہے عمران صاحب"...... صفدر نے بے چین سے

لہجے میں کہا۔

" وچ ڈاکٹر ناٹاسی کا بتایا ہوا علاج ابھی ہو گا۔ پھر آگے بات ہو گی"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ کیا یہ علاج کامیاب رہے گا"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

" امید تو یہی ہے کیونکہ وچ ڈاکٹر ہی ایسے افریقی جادوؤں کا توڑ جانتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔ جوزف اور جوانا دونوں جھونپڑی کی دیوار سے پشت لگائے خاموش کھڑے ہوئے تھے۔

" عمران صاحب مجھے صورت حال کچھ پراسرار سی لگتی ہے"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ظاہر ہے ہم افریقہ کے قدیم ترین جنگلات میں ہیں اور یہاں رہنے والے قبیلے بھی اپنے قدیم ترین تمدن کے حامل ہیں اس لئے صورت حال تو پراسرار لگنی ہی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ بات نہیں ہے عمران صاحب۔ میں اس پوائنٹ پر سوچتا ہوں کہ جوزف اور جوانا پر اگر شوشو پجاری نے کوئی خاص عمل کیا ہے تو پھر ان دونوں کو اب تک آپ کے یا ہمارے خلاف استعمال کیوں نہیں کیا گیا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" پھر کس نتیجے پر پہنچے ہو تم"...... عمران نے کہا۔

" میرا خیال ہے عمران صاحب کہ جو بھی عمل کیا گیا ہے اس کا

طاقتور اثر اس شوشو پجاری کے قبیلے کی حدود کے اندر ہی ہوتا ہو گا اس لئے اب وہ اس انتظار میں ہو گا کہ ہم اس کے قبیلے میں داخل ہوں تو وہ کوئی حرکت کرے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" کوٹی پجاری کے مطابق شوشو پجاری نے جوزف اور جوانا کی روحوں کو اپنے قبضے میں کر لیا ہے اور یہ بات اس لئے ممکن ہو سکتی ہے کہ اس سے پہلے یہی کام سرداور کے ساتھ بھی کیا گیا تھا جس کا توڑ سید چراغ شاہ صاحب نے بغیر کالے ہرن کے سینگ کے کر دیا تھا لیکن اب ظاہر ہے ہم تو ان جیسا درجہ نہیں رکھتے اس لئے ہمیں اسی انداز کا توڑ کرنا ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ پھر تو واقعی معاملات انتہائی خطرناک ہیں"...... صفدر نے کہا۔

" اگر کیپٹن شکیل اس طرف اشارہ نہ کرتا تو پھر واقعی معاملات بے حد خطرناک ثابت ہو سکتے تھے کیونکہ یہ بات میرے تصور میں بھی نہ آ سکتی تھی کہ جوزف اور جوانا کوئی ایسا کام کر سکتے ہیں لیکن اب ہم محتاط ہیں اس لئے اب وہ پہلے جیسا خطرہ بہرحال نہیں رہا"...... عمران نے جواب دیا اور اسی لمحے جھونپڑی کا دروازہ کھلا اور کوٹی پجاری اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے سردار زاگو تھا جس کے ہاتھ میں مٹی کا بنا ہوا برتن تھا۔

" کیا مل گیا ہے وہ سینگ"...... عمران نے کہا۔

" ہاں سردار۔ میں لے آیا ہوں لیکن کوٹی پجاری نے جو کچھ مجھے

بتایا ہے وہ انتہائی خطرناک ہے"...... سردار زاگو نے ایک طرف کھڑے جوزف اور جوانا کی طرف کن انکھیوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا۔ کہاں ہے وہ سفوف"...... عمران نے کہا تو سردار زاگو نے ہاتھ میں پکڑا ہوا برتن عمران کی طرف بڑھا دیا۔ اس برتن میں واقعی سیاہ رنگ کا سفوف موجود تھا۔

"جوزف"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے چونک کر کہا۔

"یہ سفوف منہ میں ڈالو اور جوانا تم بھی ایسا ہی کرو"۔ عمران نے کہا۔

"کیوں ماسٹر"...... جوانا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"تاکہ زرد انڈا ٹوٹ جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ تم نے بہت اچھا کیا۔ اپنے غلام کو ہلاک ہونے سے بچا لیا"...... جوزف نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے عمران سے مٹی کا بنا ہوا برتن لے لیا۔ اس نے پہلے اسے ناک سے لگا کر سونگھا۔

"ہاں باس۔ یہ سیاہ ہرن کے سینگ کا سفوف ہے"...... جوزف نے پہلی بار مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چٹکی بھر کر سفوف منہ میں ڈال لیا اور پھر برتن جوانا کی طرف بڑھا دیا۔

"ماسٹر یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ یہ کس قسم کا سفوف ہے"۔ جوانا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جیسا میں کہہ رہا ہوں ویسے کرو۔ حکم کی تعمیل کی جاتی ہے وضاحتیں نہیں مانگی جاتیں"...... عمران کا لہجہ یکلخت درشت ہو گیا تھا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے برتن میں موجود سفوف کی چٹکی بھری اور منہ میں ڈال لی اور پھر برتن واپس سردار زاگو کو دے کر وہ پیچھے ہٹ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی اب غور سے جوزف اور جوانا کو دیکھ رہے تھے۔ ان دونوں کے سیاہ رنگ میں تیزی سے سرخی کی آمیزش ہوتی جا رہی تھی لیکن چند لمحوں بعد ان دونوں نے یکے بعد دیگرے جھٹکے کھائے اور پھر سیدھے ہو کر کھڑے ہو گئے۔

"اب کیا پوزیشن ہے جوزف اس زرد انڈے کی"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس۔ زرد انڈا سیاہ دھول میں ڈوب چکا ہے اور اب وہ باہر نہیں آ سکتا"...... جوزف نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"جوزف کی اس بات کا کیا مطلب ہے عمران صاحب"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"مطلب ہے کہ اس سفوف سے بھی کام نہیں ہو سکا"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو صفدر کے چہرے پر بھی تشویش کے تاثرات ابھر آئے۔

"سردار عمران۔ میرے ساتھ آؤ جلدی"...... اچانک کوٹی پجاری نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا اور تیزی سے جھونپڑی کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے پیچھے قبیلے کا سردار زاگو بھی جھونپڑی سے باہر آگیا۔

"تم لوگ یہیں رکو گے"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر خاموشی سے جھونپڑی سے باہر آگیا۔

"کیا بات ہے۔ عمران نے پجاری کوٹی سے پوچھا جو بڑا بے چین نظر آرہا تھا۔

"میرے ساتھ میری جھونپڑی میں آؤ جلدی"...... کوٹی پجاری نے کہا اور تقریباً دوڑتے ہوئے انداز میں اپنی جھونپڑی کی طرف بڑھنے لگا۔ عمران اور سردار زاگو بھی اس کے پیچھے چل رہے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ سردار عمران تمہارے ساتھیوں کی روحیں ابھی تک تک شوشو پجاری کے قبضے میں ہیں۔ وچ ڈاکٹر ٹاٹاسی بھی اس کا توڑ نہیں کر سکا اور اب شوشو پجاری کو بھی اس بات کا علم ہو چکا ہو گا اس لئے وہ کسی بھی لمحے ان دونوں کے ذریعے تمہیں اور تمہارے دوسرے ساتھیوں کو ہلاک کرا سکتا ہے اس لئے میری بات مانو اور ان دونوں کو فوراً ہلاک کرا دو"...... کوٹی پجاری نے اپنی جھونپڑی میں داخل ہوتے ہی کہا۔

"آئندہ میرے ساتھیوں کے بارے میں دوبارہ ہلاکت کے الفاظ منہ سے نہ نکالنا۔ میں نے پہلے بھی تمہیں بتایا ہے کہ میں اس کا تصور

بھی نہیں کر سکتا۔ تم بھی شوشو پجاری کی طرح ہو۔ کیا تمہارے پاس ایسی کوئی صلاحیت نہیں ہے کہ تم معلوم کر سکو کہ شوشو پجاری نے میرے ساتھیوں کے ساتھ کیا کیا ہے اور کیا سوچ رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے معلوم کر لیا ہے۔ شوشو پجاری نے تمہارے دونوں ساتھیوں کی روحوں کو قبضے میں کر کے سوروں کی پرانی کھوپڑیوں میں بند کر کے انہیں معبد میں دیوتا کے قدموں کے نیچے ایک کمرے میں رکھ دیا ہے جہاں سوائے شوشو پجاری کے اور کوئی آدمی تو کیا کوئی طاقت بھی داخل نہیں ہو سکتی اور جب تک ان کھوپڑیوں کو نہ توڑا جائے اس وقت تک تمہارے ساتھیوں کی روحیں آزاد نہیں ہو سکتیں"...... کوٹی پجاری نے کہا۔

"اوہ۔ اسی لئے جوزف کہہ رہا تھا کہ زرد انڈا سیاہ دھول میں ڈوب چکا ہے"...... عمران نے کہا لیکن کوٹی پجاری خاموش رہا۔

"سردار عمران تم آخر شوشو پجاری کے خلاف کیا کرو گے۔ میری بات سنو۔ ہم تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو زیادہ عرصہ اپنے پاس نہیں رکھ سکتے کیونکہ جیسے ہی نیا چاند کچھ بڑا ہو گا شوشو پجاری کو ہمارے قبیلے پر حملہ کرنے کی کھلی چھٹی مل جائے گی اور اب تو اس نے تمہارے دو ساتھیوں کی روحوں پر بھی قبضہ کر رکھا ہے۔ اب تو تم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور وہ کسی بھی وقت تمہارے ساتھیوں کی روحوں کو حکم دے کر نہ صرف تمہیں بلکہ ہمارے قبیلے کو بھی تباہ

کر سکتا ہے۔ اس کے قبضے میں آئی ہوئی روحیں تو انسانوں کو خرگوشوں کی طرح مار ڈالتی ہیں"...... خاموش بیٹھے ہوئے سردار زاگو نے اچانک انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"تو تم کیا چاہتے ہو کہ ہم یہاں سے چلے جائیں"...... عمران نے کہا۔

"یا تو تم شوشو کو شکست دے دو یا پھر یہاں سے چلے جاؤ"۔ سردار زاگو نے جواب دیا۔

"سردار عمران۔ شوشو پجاری کو شکست نہیں دے سکتا سردار زاگو۔ یہ بات طے ہے اور اب جبکہ شوشو پجاری نے اس کے ساتھیوں کی روحیں بھی اپنے قبضے میں کر لی ہیں اب تو شوشو پجاری کسی بھی وقت سردار عمران اور اس کے ساتھیوں کو صرف اشارہ کر کے ہلاک کر سکتا ہے اس لئے اب آخری صورت یہی رہ گئی ہے کہ سردار عمران اپنے ساتھیوں سمیت واپس چلا جائے"...... کوٹی پجاری نے سردار زاگو کی کھل کر حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"میں شوشو پجاری سے آستون کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا تو کوٹی پجاری اور سردار زاگو دونوں اس طرح چونک کر عمران کو دیکھنے لگے جیسے زندگی میں پہلی بار اسے دیکھ رہے ہوں۔

"آستون اور شوشو پجاری سے۔ کیا کہہ رہے ہو۔ وہ تو ایک لمحے میں تمہیں ہلاک کر دے گا۔ اس سے آستون کون جیت سکتا ہے"۔ سردار زاگو نے کہا۔

"اگر میں آستون کروں تو مجھے اس کے لئے کیا طریقہ اختیار کرنا ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"سردار عمران۔ تم کس بات میں آستون کرنا چاہتے ہو"۔ کوٹی پجاری نے کہا۔

"میں شوشو پجاری کے دیوتا اور اس کے معبد کو تباہ کروں گا۔ اسے جلا کر راکھ کر دوں گا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا۔ دیوتا اس سے پہلے تمہیں ہلاک کر دیں گے"...... کوٹی پجاری نے کہا۔

"یہ سوچنا میرا کام ہے تمہارا نہیں۔ تم صرف یہ بتاؤ کہ یہ آستون تمہارے قبیلے میں رہ کر ہو سکتا ہے یا نہیں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہو تو سکتا ہے لیکن ہم دیوتاؤں کے خلاف تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتے"...... کوٹی پجاری نے جواب دیا۔

"مجھے تم سے یا تمہارے ان دیوتاؤں سے کوئی مدد نہیں چاہئے مجھے۔ تم سے اس لئے نہیں کہ تم بھی شیطانی طاقتوں کے پجاری ہو۔ یہ اور بات ہے کہ شوشو پجاری اس معاملے میں حد سے بڑھ چکا ہے جبکہ تم ابھی اپنی حد میں ہو اور دیوتاؤں سے اس لئے نہیں کہ وہ بے چارے دیوتا تو خود بے بس اور لاچار ہیں۔ انہیں تو خود تم لوگوں نے بنایا ہوا ہے۔ وہ اپنی ناک پر بیٹھی ہوئی مکھی تو اڑا نہیں سکتے وہ کسی کی کیا مدد کریں گے۔ میں تو صرف اس شوشو پجاری سے

مقابلہ کر کے اس پورے علاقے کے رہنے والوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ حق کیا ہے اور باطل کیا ہے"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" سنو سردار عمران۔ اگر تم واقعی شوشو پجاری سے آستون کرنا چاہتے ہو تو پھر تمہیں بابان آستون کرنا ہو گا"...... کوٹی پجاری نے کہا۔

" بابان آستون۔ وہ کیا ہوتا ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" اس آستون میں ڈکالا کے تمام قبیلوں کے سردار اور پجاری شامل ہوتے ہیں اور وہی آستون کا فیصلہ بھی کرتے ہیں۔ یہ اس لئے ضروری ہے کہ ہم اکیلے یہ کام نہیں کر سکتے کیونکہ تم ہمارے دیوتاؤں کے خلاف باتیں کرتے ہو"...... کوٹی پجاری نے کہا۔

" اس بابان آستون کا کیا طریقہ ہوتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" اس کا اعلان کر دیا جاتا ہے اور پھر جب چاند گول ہو جاتا ہے تو پھر آستون ہوتا ہے اور ہارنے والے کو سب کے سامنے زندہ جلا دیا جاتا ہے"...... کوٹی پجاری نے کہا۔

" ٹھیک ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تم یہ اعلان کر دو لیکن اس کے لئے شوشو پجاری کے قبیلے میں جا کر آستون کے لئے کام کرنے کے لئے کتنا موقع ملے گا"...... عمران نے پوچھا۔

" صرف ایک روز اور ایک شام سے دوسری شام تک۔ چاند طلوع ہونے تک"...... کوٹی پجاری نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ پھر تم یہ اعلان کر دو۔ مجھے یہ آستون منظور ہے لیکن ایک بات بتا دوں اس کے لئے شرائط طے کر لینا۔ اگر شوشو پجاری نے ہمارے مقابلے پر اسلحہ استعمال کیا تو پھر ہم بھی جواب میں اسلحہ استعمال کرنے میں آزاد ہوں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

" لیکن تم کس طرح کام کرو گے۔ تم معبد میں تو داخل نہیں ہو سکتے کیونکہ کوئی اجنبی معبد میں داخل نہیں ہو سکتا سوائے شوشو پجاری کی اجازت کے اور ظاہر ہے وہ اس کی اجازت نہیں دے گا"۔ اس بار سردار زاگو نے کہا۔

" لیکن مجھے بہرحال کام تو کرنا ہے اس لئے مجھے اندر تو جانا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" بابان آستون میں یہ بات شوشو پجاری سے طے کرائی جا سکتی ہے"...... کوٹی پجاری نے کہا۔

" ہاں"...... سردار زاگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" مجھے کب اطلاع ملے گی کہ یہ بابان آستون طے ہو گیا ہے"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" اس میں دو روز لگ جائیں گے۔ پہلے میں جا کر شوشو پجاری سے بات کروں گا پھر سارے قبیلوں کے پجاریوں اور سرداروں کو بلایا

جائے گا اور پھر آستون کا فیصلہ ہو گا"....... کوئی پجاری نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں انتظار کروں گا"....... عمران نے کہا اور جھونپڑی سے باہر نکل کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا واپس اپنی جھونپڑی کی طرف بڑھ گیا۔

شوشو پجاری اپنی جھونپڑی میں موجود تھا کہ اچانک جھونپڑی کی چھت کی طرف سے کسی کے انتہائی کریہہ انداز میں چیخنے کی آواز سنائی دی اور شوشو پجاری نے بے اختیار چونک کر چھت کی طرف دیکھا اور پھر ایک ہاتھ اٹھا کر اس نے اس انداز میں ہوا میں جھٹکا جیسے کسی چیز کو اوپر سے نیچے لے آرہا ہو اور اس کے ساتھ ہی دھپ کی آواز کے ساتھ ہی ایک کافی بڑی سی لیکن گہرے سیاہ رنگ کی چھپکلی اس کے سامنے فرش پر آگری۔ اس کے نیچے گرتے ہی اس کے گرد سیاہ رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد جب دھواں چھٹا تو ایک عجیب سی مخلوق اس کے سامنے تھی۔ یہ مخلوق بندر نما تھی۔ اس کا چہرہ عورت جیسا تھا۔ اس کی آنکھیں گہرے سرخ رنگ کی تھیں اور بڑے بڑے سفید رنگ کے کئی دانت منہ سے باہر اس طرح نکلے ہوئے تھے جیسے گینڈے کے سینگ ہوتے ہیں۔

" پٹاکی حاضر ہے آقا"....... اس بندر نما مخلوق کے منہ سے چیختی ہوئی سی آواز سنائی دی۔ انداز ایسا تھا جیسے کوئی عورت کسی انتہائی گہرے کنوئیں کی تہہ میں بول رہی ہو۔

" کیا بات ہے۔ کیوں آئی ہو"....... شوشو پجاری نے قدرے ناگوار سے لہجے میں کہا۔

" آقا۔ تم نے اپنے جن دشمنوں کی روحیں سوروں کی کھوپڑیوں میں ڈال کر راگو میں بند کر رکھی ہیں ان کے بارے میں اطلاع دینے آئی ہوں"....... اس عورت نے اپنے مخصوص انداز میں کہا تو شوشو پجاری بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا مطلب۔ کیسی اطلاع"....... شوشو پجاری نے چونک کر پوچھا۔

" آقا۔ تمہارے دشمنوں کو اس بات کا علم ہو چکا ہے کہ تم نے اس کے دو ساتھیوں کی روحیں اپنے قبضے میں کر رکھی ہیں اور انہوں نے ان روحوں کو آزاد کرانے کے لئے وچ ڈاکٹر ٹاٹاسی کا بتایا ہوا حل کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے کالے ہرن کے سینگ کا سفوف اپنے ان دونوں ساتھیوں کو کھلا دیا جن کی روحیں تمہارے قبضے میں ہیں لیکن توڑ اس لئے نہ ہو سکا کہ تم نے ان دونوں کی روحوں کو سوروں کی کھوپڑیوں میں بند کر کے راگو کمرے میں رکھا ہوا ہے"....... پٹاکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پھر"....... شوشو پجاری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" آقا۔ اب وہ ان کھوپڑیوں کو راگو سے نکال کر لے جانے کا سوچ رہے ہیں"....... پٹاکی نے جواب دیا۔

" یہ کیسے ممکن ہے۔ راگو میں کوئی داخل نہیں ہو سکتا۔ انسان تو ایک طرف کوئی طاقت بھی داخل نہیں ہو سکتی"....... شوشو پجاری نے جواب دیا۔

" تمہارے دشمنوں کو علم ہے آقا لیکن اس کے باوجود اگر انہیں نہ روکا گیا تو وہ ایسا کر لیں گے"....... پٹاکی نے کہا۔

" کیا تم پاگل ہو چکی ہو پٹاکی۔ جب کوئی راگو میں داخل ہی نہیں ہو سکتا تو پھر کیسے وہ ایسا کر لیں گے"....... شوشو پجاری نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" آقا وہ لوگ کچھ بھی کر سکتے ہیں"....... پٹاکی نے جواب دیا۔

"یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی کہ وہ کیا کر سکتے ہیں۔ بہرحال تمہارے کہنے پر میں وہاں مسلح افراد کا پہرہ لگوا دیتا ہوں"۔ شوشو پجاری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ہاں آقا۔ کچھ نہ کچھ کرو بلکہ اگر تم چاہو تو ان کے آنے سے پہلے ان کو ہلاک کر دو جن کی روحیں تم نے قبضے میں کر رکھی ہیں"۔ پٹاکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ میں ان کے ذریعے ان کے ساتھیوں کو ہلاک کرانا چاہتا ہوں اور اس کا موقع جلد ہی آ رہا ہے کیونکہ مجھے اطلاع مل چکی ہے کہ عمران نے کوئی پجاری کی مدد سے بابان آستون میرے ساتھ کرنے کا

اعلان کیا ہے"...... شوشو پجاری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ آقا پھر تم محتاط رہنا"...... پٹاکی نے کہا۔

"آستون میرے خلاف نہیں ہے معبد اور دیوتا کے خلاف ہے اس لئے لامحالہ یہ لوگ ناکام رہیں گے اور پھر انہیں زندہ جلا دیا جائے گا۔ اس طرح سارے قبیلوں کو معلوم ہو جائے گا کہ روشنی کی طاقتیں ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ بہرحال تم جا سکتی ہو"...... شوشو پجاری نے کہا تو اس بندر کے گرد دھواں سا پھیلتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد جب دھواں چھٹا تو اب وہاں سیاہ رنگ کی بڑی سی چھپکلی موجود تھی جو تیزی سے دوڑتی ہوئی جھونپڑی کی دیوار پر چڑھی اور پھر چھت پر جا کر غائب ہو گئی۔ شوشو پجاری نے تالی بجائی تو جھونپڑی کا دروازہ کھلا اور ایک مقامی آدمی اندر داخل ہو کر شوشو پجاری کے سامنے رکوع کے بل جھک گیا۔

"سردار کو بلاؤ"...... شوشو پجاری نے کہا تو وہ آدمی اسی طرح جھکے جھکے انداز میں مڑا اور جھونپڑی سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد قبیلے کا سردار اندر داخل ہوا۔

"آؤ بیٹھو سردار"...... شوشو پجاری نے کہا تو سردار خاموشی سے اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

"تمہیں بابان آستون کی اطلاع تو مل گئی ہو گی"...... شوشو پجاری نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن شوشو تم نے اس آستون کو کیوں مانا ہے۔ کیا اب

معبد اور دیوتا اس قدر کم حیثیت ہو گئے ہیں کہ اجنبی ان کی تباہی کا آستون کرتے پھریں"...... سردار نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ وہ لازماً اس آستون میں شکست کھا جائیں گے"...... شوشو پجاری نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن"...... سردار نے کہا۔

"لیکن کیا۔ جب ڈکالا کے سارے قبیلوں کے سرداروں اور پجاریوں کے سامنے دشمن شکست کھا جائیں گے اور انہیں زندہ جلا دیا جائے گا تو کیا ہمارے قبیلے کا رعب سارے علاقے پر نہ پڑے گا اور سب ہمیں زیادہ بچے دینے والی عورتیں دینے پر مجبور نہ ہو جائیں گے"...... شوشو پجاری نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بات تو درست ہے"...... سردار نے اس بار ڈھیلے سے لہجے میں کہا کیونکہ زیادہ بچے دینے والی عورتیں ان قبائلیوں میں دنیا کی سب سے قیمتی عورتیں ہوتی تھیں کیونکہ زیادہ بچوں کا مطلب قبیلے کی طاقت میں اضافہ سمجھا جاتا تھا۔

"تو پھر تمہیں کیا اعتراض ہے"...... شوشو پجاری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب تو واقعی کوئی اعتراض نہیں ہے"...... اس بار سردار نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب میری بات سنو۔ میری طاقت پٹاکی نے مجھے اطلاع دی ہے کہ دشمن راگو سے وہ دونوں کھوپڑیاں نکالنا چاہتے ہیں جن میں

دشمنوں کے دو ساتھیوں کی روحیں بند ہیں۔ گو یہ ناممکن ہے لیکن دشمن بے حد چالاک ہیں اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ان دشمنوں کو آستون سے پہلے ہی ہلاک کر دیا جائے۔ اس لئے تم اس کمرے اور معبد کے گرد مسلح افراد کو پہرے پر لگا دو۔ جو بھی اس کام کے لئے آئے وہ اسے گرفتار کر کے میرے سامنے پیش کریں"۔ شوشو پجاری نے کہا۔

"لیکن پھر آستون کا کیا ہو گا"...... سردار نے چونک کر پوچھا۔

"اسی لئے تو میں انہیں پکڑنے کی بات کر رہا ہوں تاکہ جب بابان آستون کے لئے سب اکٹھے ہوں تو اس وقت انہیں سب کے سامنے پیش کر کے سب کو بتایا جائے کہ شوشو پجاری کتنا طاقتور ہے"...... شوشو پجاری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کیا سارے قبیلے والوں کو نہ بتا دیا جائے کہ وہ جیسے ہی قبیلے میں داخل ہوں انہیں پکڑ لیا جائے"...... سردار نے کہا۔

"نہیں۔ انہیں معبد میں داخل ہونے کی کوشش کرتے ہوئے پکڑا جانا چاہئے تاکہ انہیں عبرتناک سزا دی جائے۔ اس طرح ان کو پناہ دینے والا سکاٹا قبیلے کا پجاری کوٹی اور سردار زاگو بھی ان کی حمایت کر سکیں گے بلکہ ان کو بھی سزا دی جائے گی اور ان کے قبیلے میں موجود تمام زیادہ بچے دینے والی عورتیں ہم تاوان میں طلب کر لیں گے"...... شوشو پجاری نے کہا تو سردار بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی یہ بہترین ترکیب ہے۔ تم واقعی دیوتا کے سچے پجاری ہو"...... سردار نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں میرا نام شوشو پجاری ہے۔ یہ سلاگا قبیلے کی خوش قسمتی ہے کہ میں ان کے قبیلے میں موجود ہوں"...... شوشو پجاری نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا اور سردار نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ اٹھ کر جھونپڑی سے باہر چلا گیا۔

" عمران صاحب۔ تو آپ کا خیال ہے کہ ان دونوں کھوپڑیوں کو اس معبد کے کمرے سے باہر نکالا جائے اور انہیں توڑ دیا جائے"۔ صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ عمران کوئی پجاری سے آستون کی بات کر کے واپس جھونپڑی میں پہنچا تھا اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو اب تک ہونے والی ساری بات چیت بتا دی تھی۔

" ہاں۔ جوزف اور جوانا دونوں کو اس شوشو پجاری سے آزادی دلانے کے لئے یہ انتہائی ضروری ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" باس۔ آپ مجھے حکم دیں میں اس شوشو پجاری کے سر پر شپلائی جھاڑی باندھ دوں گا۔ پھر وہ ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جائے گا"۔ اچانک جوزف نے کہا۔

" نہیں۔ تم دونوں پر اس کا وار چل چکا ہے اس لئے تم دونوں وہاں نہیں جاؤ گے بلکہ تم دونوں یہیں رہو گے۔ میرا خیال ہے کہ

میں صفدر کے ساتھ وہاں جاؤں"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب آپ نے چونکہ مقابلے کا چیلنج دیا ہے اس لئے آپ کا وہاں جانا ٹھیک نہیں ہے۔ آپ مجھے اور کیپٹن شکیل کو اجازت دیں ہم یہ کام کر لیں گے"...... صفدر نے کہا۔

" نہیں۔ تم دونوں ان کی زبان نہیں جانتے اور پھر تمہیں ان معبدوں کے سلسلے میں بھی معلومات نہیں ہیں اس لئے اگر تم دونوں اکیلے وہاں گئے تو تم پھنس جاؤ گے"...... عمران نے کہا۔

" ماسٹر آپ مجھے اجازت دیں"...... اچانک جوانا نے کہا۔

" میں نے کہا ہے کہ تم دونوں وہاں نہیں جاؤ گے"...... عمران نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو جوانا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

" عمران صاحب میرا خیال ہے کہ اس مشن کے لئے ہم سب کو جانا چاہئے کیونکہ جوزف اور جوانا اکیلے وہاں نہیں جا سکتے۔ میں اور صفدر اکیلے وہاں نہیں جا سکتے اور اگر آپ سمیت ہم دونوں وہاں جائیں تو جوزف اور جوانا یہاں اکیلے رہ جائیں گے اور ان کی جو پوزیشن ہے ان کے ساتھ کچھ بھی ہو سکتا ہے اس لئے ہم سب کو جانا چاہئے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" میں جوزف اور جوانا کو اس لئے نہیں بھیجنا چاہتا کہ وہ شوشو پجاری ان سے کام لے سکتا ہے۔ یہ اس وقت شوشو پجاری کے قبضے میں ہیں۔ ابھی تو یہ اس لئے حرکت میں نہیں آ رہے کہ وہ ان سے

کام نہیں لے رہا"...... عمران نے کہا۔

" باس۔ اگر ہم اپنے سروں پر کسائی باندھ لیں تو جب تک کسائی ہمارے سروں پر موجود رہے گی وہ شوشو پجاری بھی ہماری روحوں سے کام نہ لے سکے گا"...... اچانک جوزف نے کہا۔

" کسائی کیا ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" ایک جھاڑی ہے سرخ پتوں والی اور وہ یہاں موجود ہے"۔ جوزف نے جواب دیا۔

" تو ٹھیک ہے۔ پھر ہم سب اکٹھے جائیں گے ۔ تم دونوں یہ جھاڑیاں باندھ لینا"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

" لیکن ہمیں وہاں جانے کے لئے گائیڈ کی ضرورت تو ہو گی"۔ صفدر نے کہا۔

" اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں چونکہ وہاں جا چکا ہوں اس لئے مجھے معلوم ہے۔ میں جو راستہ ایک بار دیکھ لوں پھر اسے نہیں بھولتا"...... جوزف نے جواب دیا۔

" ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ تم پہلے جا کر وہ جھاڑیاں تو توڑ لاؤ پھر کوئی اور بات ہو گی"...... عمران نے کہا تو جوزف تیزی سے جھونپڑی کے دروازے سے باہر نکل گیا۔

" عمران صاحب۔ ہو سکتا ہے کہ اس معبد کے گرد مسلح پہرے دار موجود ہوں اور ہمارے پاس تو اسلحہ نہیں ہے"...... صفدر نے

کہا۔

" تو کیا ہوا۔ ان کے پاس تو ہو گا"...... عمران نے کہا اور صفدر نے اس انداز میں سرہلا دیا جیسے بات اس کی سمجھ میں آ گئی ہو۔ تھوڑی دیر بعد جوزف واپس آیا تو اس کے دونوں ہاتھوں میں سرخ پتوں والی جھاڑیاں تھیں اور اس کے ساتھ ہی زرد رنگ کی بیلوں کا ایک گچھا بھی تھا۔

" کیا ان جھاڑیوں میں ایسی طاقت ہو سکتی ہے عمران صاحب کہ یہ اس شیطان پجاری کے جادو کو روک سکیں"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جوزف وہ کچھ جانتا ہے جو شاید یہ پجاری بھی نہ جانتا ہو گا اس لئے جو کچھ یہ کرتا ہے اسے کرنے دو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سرہلا دیا۔ پھر جوزف نے پہلے اپنے سر پر ایک مخصوص انداز میں وہ جھاڑی رکھ کر اسے بیل کی مدد سے اس انداز میں باندھ لیا کہ وہ کسی صورت بھی نہ کھل سکے۔ اس کے بعد یہی عمل اس نے جوانا کے ساتھ دوہرایا۔ ان جھاڑیوں کی وجہ سے وہ دونوں عجیب سے نظر آ رہے تھے لیکن عمران اور اس کے ساتھی یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ جھاڑیاں بندھتے ہی ان دونوں کے ستے ہوئے چہرے نہ صرف ہشاش بشاش ہو گئے بلکہ ان کی آنکھوں میں بھی پہلے جیسی چمک آ گئی تھی۔

" ماسٹر۔ یہ کیا ہے۔ مجھے تو یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میں کسی

گہرے کنوئیں کی تہہ سے باہر آ گیا ہوں"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں بھی اس شوشو پجاری کے قبضے سے آزاد ہو چکا ہوں"...... جوزف نے بھی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب اس معبد کے اس کمرے میں پہنچا کیسے جائے گا"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"جس طرح خفیہ کمروں میں پہنچا جاتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ نے کہا ہے کہ کوٹی پجاری کے مطابق شوشو پجاری کی اجازت کے بغیر وہاں کوئی داخل نہیں ہو سکتا"...... صفدر نے کہا۔

"یہ ان کی توہم پرستی ہے۔ تم دیکھنا ہم وہاں کیسے پہنچ جاتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہمیں ابھی روانہ ہونا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ میں صبح ہونے سے پہلے اپنا کام مکمل کر کے واپس آ جانا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

شوشو پجاری اپنی جھونپڑی میں پیر پھیلائے اطمینان سے لیٹا ہوا تھا۔ اسے یقین تھا کہ کھوپڑیاں چوری کرنے والے مسلح محافظوں کے ہاتھوں پکڑے جائیں گے اور پھر وہ انہیں عبرتناک سزا بھی دے گا کہ اچانک باہر سرسراہٹ کی تیز آواز ابھری تو شوشو پجاری بے اختیار اچھل کر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر قدرے خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ یہ سرسراہٹ افریقہ کے قدیم ترین اور انتہائی طاقتور جادو جوانگ کی سب سے بڑی طاقت کے ساتھ مخصوص تھی۔ شوشو پجاری نے کئی بار جوانگ جادو حاصل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ اسے حاصل کرنے میں ناکام رہا تھا اور اب وہ جوانگ کی مخصوص سرسراہٹ خود اپنی جھونپڑی کے باہر سن رہا تھا۔ جھونپڑی میں مشعل روشن تھی اس لئے جھونپڑی میں تیز روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ اسی لمحے جھونپڑی کے کھلے دروازے سے ایک خوفناک اژدھا رینگتا ہوا اندر داخل ہوا۔ یہ گہرے سیاہ رنگ کا اژدھا تھا۔ اس کی آنکھیں زرد

تھیں۔ وہ اندر داخل ہو کر اپنے طویل جسم کو لپیٹ کر پھن اٹھا کر بیٹھ گیا۔

" شوشو پجاری۔ کیا تم چاہتے ہو کہ دیوتا خطرے میں پڑ جائیں "۔ اچانک اس اژدھے کے منہ سے پھنکارتی ہوئی سی انسانی آواز نکلی۔

" نہیں "...... شوشو پجاری نے حیران ہو کر کہا۔

" تو پھر تم نے کیوں آستون منظور کر لیا ہے۔ تمہیں معلوم نہیں ہو سکتا لیکن جوانگ کو معلوم ہے کہ تمہارے دشمن معبد اور دیوتا دونوں کو تباہ و برباد کر دیں گے اور پھر تم نہ صرف آستون ہار جاؤ گے بلکہ تم اور تمہارا قبیلہ دونوں برباد ہو جاؤ گے "...... اس اژدھے نے اسی طرح پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" یہ کیسے ممکن ہے جوانگ کہ کوئی معبد اور دیوتا کو تباہ کر سکے "...... شوشو پجاری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جو کچھ جوانگ جانتا ہے وہ تم نہیں جانتے اسی لئے تو جوانگ بڑے شیطان کا درباری ہے۔ جو لوگ یہاں آئے ہیں وہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ یہ پہلے بھی بڑے شیطان کو کئی بار شکست دے چکے ہیں اور اب بھی ایسا ہی ہو گا اس لئے مجھے خود یہاں آنا پڑا ہے "...... جوانگ نے کہا۔

" اوہ۔ پھر مجھے کیا کرنا چاہئے۔ کیا میں ان کے ساتھیوں کو حکم دے دوں کہ وہ فوراً انہیں ہلاک کر دیں "...... شوشو پجاری نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

" تم نے ایک اچھا موقع ضائع کر دیا ہے شوشو۔ اب وہ اپنے سروں پر کسائی جھاڑیاں باندھ چکے ہیں اور جب تک کسائی جھاڑیاں ان کے سروں پر موجود ہیں تمہارے قبضے میں موجود ان کی روحیں حرکت میں نہیں آ سکتیں اور یہ بھی بتا دوں کہ وہ سکاٹا قبیلے سے یہاں آنے کے لئے روانہ بھی ہو چکے ہیں۔ وہ اب ان کھوپڑیوں کو حاصل کر کے توڑ دیں گے اس طرح وہ تمہارے جادو سے آزاد ہو جائیں گے "...... جوانگ نے کہا۔

" لیکن وہ راگو کمرے میں داخل تو ہو ہی نہیں سکتے "...... شوشو پجاری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ داخل ہو جائیں گے۔ ان کے پاس روشنی کا ایسا مقدس کلام موجود ہے کہ شیطانی طاقتیں ان کا راستہ نہیں روک سکیں گی اور خفیہ کمروں کو کھولنا وہ جانتے ہیں "...... جوانگ نے جواب دیا تو شوشو پجاری کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

" اوہ۔ پھر مجھے کیا کرنا چاہئے۔ انہوں نے تو مجھے آستون کا کہا ہے اور آستون بھی بابان آستون۔ میں تو اس لئے خاموش تھا کہ آستون کے دوران جب وہ معبد میں داخل ہوں گے تو میں انہیں ان ساتھیوں کے ہاتھوں جن کی میں نے روحیں قبضے میں کر لی ہیں انہیں ہلاک کرا دوں گا۔ اس طرح میں آستون جیت جاؤں گا اور بڑے شیطان کی طاقت کا بول بالا ہو جائے گا "...... شوشو پجاری نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"نہیں شوشو۔ تم غلطی پر ہو۔ تمہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ یہ
لوگ کس قدر ذہین اور تیز ہیں۔ روشنی کی طاقتوں نے انہیں یہاں
ویسے ہی نہیں بھجوایا۔ انہیں معلوم ہے کہ یہ لوگ کس طرح کام
کرتے ہیں اور یہ بھی بتادوں کہ انہوں نے معبد اور دیوتا کی تباہی کی
باقاعدہ منصوبہ بندی کر لی ہے۔ اس علاقے سے دور مہذب دنیا
ایک ایسے جادو میں بہت آگے جا چکی ہے جسے وہ لوگ سائنس کہتے
ہیں اور انہوں نے معلوم کر لیا ہے کہ سکاٹا قبیلے میں موجود ٹیلوں
سے ملنے والی چٹانوں کو توڑ کر جب وہ یہاں معبد میں پھیلا دیں گے
اور پھر ان پر مشعلوں کی روشنی ڈالیں گے تو آسمان پر چمکنے والی
خوفناک بجلی سے بھی زیادہ طاقتور بجلی پیدا ہو گی اور معبد اور دیوتا
سب کچھ جل کر راکھ ہو جائے گا اور تم اور تمہارے دوسرے پجاری
منہ دیکھتے رہ جائیں گے۔ اس وقت تم خود بتاؤ کہ ڈکالا میں بسنے
والے قبائل کیا روشنی کے مذہب پر یقین نہیں لے آئیں گے۔ وہ
اس وقت تمہاری بات مانیں گے یا ان کی"...... جوانگ نے کہا تو
شوشو پجاری کا منہ حیرت اور خوف سے بگڑ سا گیا۔

"یہ تم کہہ رہے ہو جوانگ۔ تم کہہ رہے ہو۔ تم۔ جو بڑے
شیطان کے بڑے درباری ہو۔ تم کہہ رہے ہو کہ دیوتا اور معبد جل
کر راکھ ہو جائیں گے"...... شوشو پجاری نے انتہائی حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔

"ہاں میں کہہ رہا ہوں کیونکہ جو کچھ بڑا شیطان اور میں جانتا ہوں

وہ تم نہیں جانتے۔ پہلی بات یہ بتا دوں کہ تم ابھی تک زندہ ہو وہ
اس لئے کہ وہ تمہیں مارنا نہیں چاہتے۔ پہلے تمہیں شکست دینا چاہتے
ہیں ورنہ ان کے پاس تمہیں ہلاک کرنے کے ایک ہزار ایک طریقے
ہیں اور تمہاری طاقتیں مل کر بھی ان کے ہاتھوں تمہاری موت کو
نہیں روک سکتیں۔ ویسے اگر تم شکست کھا گئے تب بھی تم زندہ نہ
رہو گے اس لئے میں یہاں آیا ہوں اور میں یہاں خود نہیں آیا مجھے
بڑے شیطان نے حکم دیا ہے کہ میں جاؤں کیونکہ خطرہ اب سروں پر
آن پہنچا ہے"...... جوانگ نے کہا۔

"تو پھر تم بتاؤ کہ میں کیا کروں۔ کس طرح انہیں ہلاک کروں
یا شکست دوں اور اب تو میں آستون بھی قبول کر چکا ہوں"۔ شوشو
پجاری نے کہا۔

"یہی بات تو میں تمہیں بتانے آیا ہوں۔ تم یہاں کی قدیم اور
افریقی طاقتوں کے مالک ہو۔ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ افریقہ میں
قدیم دور سے جو جادو استعمال ہو رہا ہے اسے کانگا جادو کہا جاتا ہے۔
کانگا جادو اندھیری راتوں کا جادو ہے۔ وہ روشنی کے مقابل نہیں ٹھہر
سکتا جبکہ افریقہ سے دور ایک ایسے ریگستانی علاقے میں جہاں قدیم
ترین دور سے روشنی کا دریا بہتا رہا ہے وہاں قدیم دور سے ایک ایسا
جادو استعمال کیا جاتا ہے جسے بابلی جادو کہا جاتا ہے۔ گو یہ بابلی جادو
بھی روشنی کے خلاف ہے لیکن اس میں یہ صفت ہے کہ روشنی کے
نمائندوں پر بھی اس کے اثرات مرتب ہو جاتے ہیں۔ گو اس کا توڑ

روشنی کے مقدس ترین کلام میں دیا جا چکا ہے لیکن یہ توڑ اس وقت
کام کرتا ہے جبکہ اسے پڑھنے والا پاک صاف ہو۔ تم نے پہلے ان
لوگوں پر بھینٹ کا خون ڈال کر ان کو ناپاک کیا تھا اور پھر انہیں
شیطانی کمرے میں بند کر دیا تھا۔ اس وقت یہ چونکہ ناپاک تھے اور پھر
وہ شیطان کے اس خاص کمرے میں تھے جہاں شیطان کی براہ راست
طاقت موجود تھی اس لئے انہیں وہاں روشنی کا کلام تک یاد نہ رہا تھا
لیکن انہوں نے اپنی عقلمندی سے تمہیں مجبور کر دیا کہ تم خود انہیں
وہاں سے نکال دو اور چونکہ ایک بار وہ اس کمرے سے نکل جانے میں
کامیاب ہو چکے ہیں اس لئے اب اس کمرے میں موجود شیطانی طاقتیں
بھی ان پر پہلے کی طرح اثر انداز نہیں ہو سکتیں اس لئے اب تمہارے
پاس آخری چارہ کار یہی ہے کہ تم بابلی جادو کا سب سے خوفناک حربہ
سیکھ لو اور پھر یہ جادو ان پر استعمال کرو لیکن ایک بات کا خیال
رکھنا کہ جیسے ہی جادو ان پر اثر انداز ہو تم نے انہیں موقع نہیں دینا
بلکہ انہیں فوری طور پر ہلاک کر دینا ہے"...... جوانگ نے تفصیل
بتاتے ہوئے کہا۔

" بابلی جادو۔ وہ کیا ہوتا ہے۔ کیا یہ شیطان کی کوئی نئی طاقت
ہے"...... شوشو پجاری نے حیران ہو کر کہا۔

" ہاں۔ شیطان نے پوری دنیا میں ایسے ایسے جال اور پھندے
پھیلائے ہوئے ہیں کہ تمہارے تصور میں بھی نہیں آسکتے اور یہ جال
اور پھندے ہر علاقے کے حالات کے مطابق علیحدہ علیحدہ ہوتے

ہیں"...... جوانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن میں اتنی جلدی کیسے یہ جادو سیکھ سکتا ہوں"...... شوشو
پجاری نے کہا۔

" اسی لئے تو بڑے شیطان نے مجھے یہاں بھیجا ہے کہ میں تمہیں
اس کی طرف سے بابلی جادو کے بڑے بڑے حربے سکھا دوں اور تم
یہ حربے ان پر استعمال کرو کیونکہ اب بڑا شیطان بھی ان لوگوں کو
فوری ہلاک کرانا چاہتا ہے"...... جوانگ نے جواب دیا۔

" مجھے اس کے لئے کیا کرنا ہو گا"...... شوشو پجاری نے خوش ہو
کر کہا۔

" کچھ نہیں۔ میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال دو۔ میں بابلی جادو
تمہارے اندر پہنچا دوں گا اور تم اس میں ماہر ہو جاؤ گے"۔ جوانگ
نے کہا تو شوشو پجاری نے اس کی چمکدار اور تیز آنکھوں میں آنکھیں
ڈال دیں۔ اسے محسوس ہوا کہ جوانگ کی آنکھوں سے زرد رنگ کا
دھواں لکیر کی صورت میں نکل کر اس کی آنکھوں مین داخل ہو رہا ہے
اور پھر یہ دھواں نجانے کتنی دیر تک اس کی آنکھوں کے راستے اس
کے جسم میں تحلیل ہوتا رہا۔

" بس اتنا کافی ہے۔ اب تم نہ صرف کالنگا جادو کے ماہر ہو چکے ہو
بلکہ تم افریقہ کے پہلے آدمی ہو جو بابلی جادو میں بھی ماہر ہو چکے ہو۔
اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ تم حالات کے مطابق بابلی جادو استعمال
کرو یا کالنگا۔ ویسے میرا مشورہ ہے کہ تم ان کے خلاف بابلی جادو

استعمال کرو اور پھر ان کے بے بس ہوتے ہی انہیں فوری طور پر ہلاک کر دو"....... جوانگ نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہاں میں نے دیکھ لیا ہے۔ میں نے بابلی جادو کے نمونے دیکھ لئے ہیں۔ہا۔ہا۔ہا۔اب میں افریقہ کا سب سے بڑا جادوگر بن گیا ہوں۔ہا۔ہا۔ہا۔اب مجھے کسی کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ تمہارا اور بڑے شیطان کا شکریہ جوانگ۔ اب میں ان دشمنوں کا ایسا عبرتناک حشر کروں گا کہ پورا افریقہ ان سے عبرت حاصل کرے گا"....... شوشو پجاری نے یکلخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو شوشو پجاری۔ابھی انہیں معلوم نہیں ہے کہ تم بابلی جادو کے ماہر بن چکے ہو اس لئے وہ یہی سمجھیں گے کہ روشنی کے کلام کا حصار کر کے وہ تمہارے کانگا جادو کا توڑ کر لیں گے اس لئے تم خاموش رہو۔ پھر جیسے ہی ڈکالا کے تمام سردار اور پجاری اکٹھے ہوں تم اچانک ان پر بابلی جادو کر کے انہیں بے بس کر دینا اور پھر فوراً ان کا خاتمہ کر دینا"....... جوانگ نے کہا۔

"کیا مطلب۔یہ کیسے ہو سکتا ہے جوانگ۔انہوں نے تو دیوتا اور معبد کی تباہی کے لئے آستون کیا ہے۔ میرے ساتھ مقابلے کا تو آستون نہیں کیا"....... شوشو پجاری نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن بابان آستون مکمل تو نہیں ہوا۔پہلے ڈکالا کے تمام سردار اور پجاری اکٹھے ہوں گے پھر یہ سب طے ہو گا تم وہاں کہہ سکتے ہو کہ تم ذاتی طور پر ان کا مقابلہ کرنا چاہتے ہو اور پھر ایسا کر

گزرنا سب کے سامنے۔اس طرح تمہاری فتح زیادہ شاندار ہو جائے گی"....... جوانگ نے کہا۔

"ہاں۔ایسا ہو سکتا ہے لیکن وہ کھوپڑیاں لینے آج آ رہے ہیں پھر مجھے کیا کرنا چاہئے"....... شوشو پجاری نے کہا۔

"تم انہیں کوشش کرنے دو۔اگر وہ ناکام ہو جائیں تو ٹھیک ہے اور اگر کامیاب ہو جائیں تو بھی ٹھیک ہے۔ تمہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا"....... جوانگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے جیسے تم کہو گے میں ویسے ہی کروں گا کیونکہ اب تم میرے استاد ہو"....... شوشو پجاری نے جھک کر اس کے سامنے اپنا سر رکھتے ہوئے کہا۔

"معبد میں جا کر دیوتا کے سامنے جھک جاؤ اور اس سے شیطانی عقل مانگو۔اگر جادو کے ساتھ ساتھ تمہیں شیطانی عقل بھی مل گئی تو پھر تم ان دشمنوں سے تو کیا پوری دنیا میں کسی سے شکست نہ کھا سکو گے۔اب میں جا رہا ہوں"....... جوانگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا سر نیچے جھکایا۔اس کا لپٹا ہوا جسم کھلا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ گہرے سیاہ رنگ کا اژدھا جھونپڑی سے باہر جا چکا تھا۔کچھ دیر تک سرسراہٹوں کی آوازیں سنائی دیتی رہیں اور پھر خاموشی چھا گئی تو شوشو پجاری اٹھا اور جھونپڑی کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔وہ اب جلد از جلد معبد میں داخل ہو کر دیوتا کے سامنے جھک جانا چاہتا تھا تاکہ دیوتا اسے شیطانی عقل دے سکے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت سکاٹا قبیلے سے نکل کر سلاگا قبیلے کی سرحد میں داخل ہو کر اس معبد کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ یہاں جنگل ویسے ہی گھنا تھا اور رات کے وقت تو وہاں ہر طرف گہرا اندھیرا چھا جاتا تھا لیکن اس گہرے اندھیرے میں بھی انہیں بہرحال اس لئے دکھائی دے رہا تھا کہ ان کی آنکھیں اندھیرے کی عادی ہو چکی تھیں۔ جوزف ان کی رہنمائی کر رہا تھا اور جوزف انہیں ایسے راستوں سے لے جا رہا تھا جن پر قبیلے کے لوگ آتے جاتے رہتے تھے اور شاید اسی وجہ سے ان راستوں پر بڑے درندے داخل نہیں ہوتے تھے۔ گو جنگل میں درندوں کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں لیکن بہرحال انہیں اب تک کسی درندے سے واسطہ نہیں پڑا تھا اور وہ بڑے محتاط انداز میں آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ مسلسل سفر کرنے کے بعد وہ سلاگا قبیلے کی بستی تک پہنچ گئے اور وہ بستی کی سائیڈ سے ہو

کر اس معبد کی طرف بڑھنے لگے۔ ابھی انہوں نے تھوڑا فاصلہ ہی طے کیا تھا کہ اچانک جوزف ٹھٹھک کر رک گیا اور اس کے رکتے ہی عمران اور باقی ساتھی بھی رک گئے۔

"کیا ہوا"....... عمران نے آہستہ سے پوچھا۔

"باس۔ کوئی آدمی معبد کی طرف جا رہا ہے۔ وہ بستی سے نکلا ہے"....... جوزف نے جواب دیا۔

"اوہ۔ کہیں وہ شوشو پجاری نہ ہو کیونکہ اس وقت پجاری ہی معبد میں جا سکتا ہے"....... عمران نے کہا۔

"آپ یہیں رکیں باس میں آگے جا کر دیکھتا ہوں"....... جوزف نے کہا۔

"سنو۔ اسے پکڑنے کی کوشش نہ کرنا ورنہ یہاں سے بستی قریب ہے اور اس کی آواز بستی تک پہنچ گئی تو پوری بستی ہمارے سروں پر پہنچ جائے گی"....... عمران نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ درختوں کی اوٹ لیتا ہوا تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ درختوں کی اوٹ میں غائب ہو گیا جبکہ عمران اپنے باقی ساتھیوں سمیت وہیں رکا رہا۔ کچھ دیر بعد جوزف واپس آ گیا۔

"باس میں نے اچھی طرح دیکھ لیا ہے۔ وہ شوشو پجاری ہی تھا اور وہ معبد میں داخل ہو گیا ہے اور باس میں نے سارے معبد کے گرد چکر لگا کر دیکھ لیا ہے معبد کے قریب مشین گنوں سے مسلح دو افراد چھپے ہوئے ہیں"....... جوزف نے واپس آ کر باقاعدہ رپورٹ دیتے

ہوئے کہا۔

" کیا معبد کا دروازہ کھلا ہوا ہے یا بند ہے"....... عمران نے پوچھا۔

" کھلا ہوا ہے باس۔ پجاری نے اندر جاتے ہوئے اسے بند نہیں کیا"....... جوزف نے جواب دیا۔

" کیا مسلح افراد سامنے کے رخ پر ہیں"....... عمران نے پوچھا۔

" یہ دونوں آدمی دونوں طرف اونچی جھاڑیوں کی اوٹ میں ہیں"۔ جوزف نے جواب دیا۔

" جوانا تم جوزف کے ساتھ جاؤ۔ تم دونوں نے ان دونوں آدمیوں کو اس انداز میں گردنیں توڑ کر ہلاک کرنا ہے کہ ان کی آوازیں ان کے ساتھیوں تک نہ پہنچ سکیں"....... عمران نے کہا۔

" یس ماسٹر"....... جوانا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ جوزف کے ساتھ آگے بڑھ گیا۔

" جوانا کو جنگل کا تجربہ نہیں ہے عمران صاحب"....... صفدر نے کہا۔

" نسلی تجربہ تو بہرحال ہو گا اس کی جبلت میں"....... عمران نے جواب دیا اور صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

" اگر اس شوشو پجاری کو اس معبد کے اندر ہی گھیر لیا جائے تو میرے خیال میں کام زیادہ آسانی سے ہو جائے گا"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" کیا مطلب۔ اب ایسا ممکن نہیں رہا۔ اب ہم چیلنج کر چکے ہیں"....... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی اور بات کرتے اچانک جوانا واپس آتا دکھائی دیا۔ وہ اکیلا تھا۔

" جوزف کہاں ہے"....... عمران نے پریشان ہو کر پوچھا۔

" جوزف معبد میں چلا گیا ہے اور ان دونوں پہریداروں کو ختم کر دیا گیا ہے"....... جوانا نے جواب دیا۔

" اوہ کہیں وہ اس شوشو پجاری پر ہاتھ نہ ڈال دے۔ آؤ"۔ عمران نے پریشان ہو کر کہا اور تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے جبکہ جوانا ان سے آگے چل رہا تھا۔ پھر وہ معبد میں داخل ہو گئے اور عمران کے کہنے پر صفدر نے معبد کا دروازہ اندر سے بند کر دیا۔ ابھی وہ معبد کے وسیع و عریض صحن کو کراس کرتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے کہ معبد کی عمارت میں سے جوزف نکلا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف بڑھنے لگا۔

" تم نے شوشو پجاری پر تو ہاتھ نہیں ڈال دیا"....... عمران نے اس سے پوچھا۔

" میں نے اسے بے ہوش کر دیا ہے باس۔ وہ لکڑی کے دیوتا کے سامنے سجدے میں پڑا ہوا تھا۔ میں نے اس کے سر پر ضرب لگا کر اسے بے ہوش کر دیا ہے"....... جوزف نے جواب دیا تو عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا اور پھر وہ جوزف کی رہنمائی میں اس کمرے میں داخل ہوئے جس میں شوشو پجاری موجود تھا۔ کمرے

میں مشعل کی تیز روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ سامنے لکڑی کی دیوار کے ساتھ لکڑی کا بنا ہوا وحشی سانڈ کا مجسمہ نصب تھا جو ان کا دیوتا تھا اور اس کے پیروں کے سامنے شوشو پجاری ٹیڑھے میڑھے انداز میں بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

"یہ آسانی سے کیسے بے ہوش ہو گیا۔ اس کی شیطانی طاقتوں نے کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کی"...... عمران نے شوشو پجاری کو دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس معبد مقدس جگہ ہوتی ہے۔ یہاں کوئی طاقت خود داخل نہیں ہو سکتی"...... جوزف نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے پہلے وہ تہہ خانہ تلاش کرو جس میں سور کی کھوپڑیاں موجود ہیں۔ صفدر اور کیپٹن شکیل تم دونوں جوزف اور جوانا کے ساتھ مل کر یہ کام کرو گے میں اس دوران اس شوشو پجاری کو ہوش میں لا کر اس سے مذاکرات کرتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"کیسے مذاکرات باس"...... جوزف نے چونک کر پوچھا۔

"ان کھوپڑیوں میں تمہاری روحیں بند ہیں اور یہ شیطانی عمل ہے۔ ظاہر ہے کہ انہیں عام سے انداز میں تو توڑا نہ جا سکے گا اور تمہاری روحوں کو آزاد کرایا جا سکے گا اور یہ کام شوشو پجاری خود کرے گا"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"باس یہ شیطان کا پجاری ہے اس لئے اس کی طرف سے محتاط رہنا"...... جوزف نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو یہ اگر شیطان کا پجاری ہے تو میں شیطان کا دشمن ہوں اس لئے مجھ میں اور اس میں بہرحال کوئی نہ کوئی بات تو مشترک ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو سب مسکرا دیئے اور پھر وہ سب تیزی سے اس کمرے سے باہر نکل گئے تو عمران آگے بڑھا۔ اس نے شوشو پجاری کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد شوشو پجاری کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹا دیئے اور پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد شوشو پجاری نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"اطمینان سے بیٹھ جاؤ شوشو پجاری"...... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا تو شوشو پجاری بے اختیار اچھل پڑا۔

"تم۔ تم۔ دشمن تم اور یہاں۔ یہ۔ یہ"...... شوشو پجاری کے منہ سے سوچے سمجھے بغیر الفاظ نکل رہے تھے۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت تھی۔

"یہ معبد ہے۔ چونکہ معبد تمہارے نزدیک مقدس ہوتا ہے اس لئے تمہاری شیطانی طاقتیں اس کے اندر داخل نہیں ہو سکتیں اور جس طرح تم بے ہوش پڑے ہوئے تھے اگر میں چاہتا تو ایک لمحے میں تمہاری گردن توڑ دیتا لیکن میں چاہتا ہوں کہ پہلے تم سے چند

باتیں کر لوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم۔ تم معبد میں داخل کیسے ہو گئے۔ تم یہاں کیسے آ گئے۔ کیا باہر موجود پہرے داروں نے تمہیں نہیں روکا"...... شوشو پجاری نے پہلے سے زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ان باتوں کو چھوڑ شوشو۔ تمہارے یہ قبائلی بے چارے اس قابل نہیں ہیں کہ ہمیں روک سکیں۔ ہماری ساری زندگی اسی طرح کے کاموں میں گزری ہے"...... عمران نے کہا۔

" تو تم کیا چاہتے ہو۔ تم یہاں کیوں آئے ہو"...... شوشو پجاری نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تم نے میرے دو آدمیوں کی روحوں پر قبضہ کر کے آستون میں دھوکہ کیا ہے شوشو اور میں اس کی سزا تمہیں دینے آیا ہوں"۔ عمران کا لہجہ انتہائی سنجیدہ ہو گیا۔

" وہ۔ وہ تو آستون سے پہلے کی بات ہے۔ آستون تم نے اب کیا ہے"...... شوشو پجاری نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" لیکن تم نے آستون کرتے ہوئے اس بات کا اعلان نہیں کیا تھا اس لئے کہ تم دھوکہ دینا چاہتے تھے"...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو شوشو پجاری بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

" تم مجھ پر غرا رہے ہو۔ مجھ پر۔ شوشو پجاری پر جو اب دنیا کا سب سے بڑا وچ ڈاکٹر ہے جو اب کانگا کے ساتھ ساتھ بابلی جادو کا بھی ماہر ہے۔ اس پر غرا رہے ہو"...... شوشو پجاری نے یکلخت غصے سے چیختے

ہوئے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" بابلی جادو۔ کیا مطلب۔ یہاں افریقہ میں تو کانگا اور جوجو دو ہی جادو استعمال ہوتے ہیں۔ بابلی تو افریقہ کا جادو نہیں ہے"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ مجھے یہ بات پہلے معلوم نہیں تھی لیکن بڑے شیطان اور دیوتا نے مجھ پر مہربانی کی ہے اور اس نے اپنے خاص درباری جوانگ کو میرے پاس بھیجا ہے۔ اس نے مجھے بابلی جادو دے دیا۔ اس نے مجھے بتایا کہ بابلی جادو کا اثر تم روشنی کے نمائندوں پر ہو جاتا ہے جبکہ کانگا جادو کا اثر تم لوگوں پر نہیں ہوتا اس لئے میں تمہارے خلاف بابلی جادو استعمال کروں"...... شوشو پجاری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تو تم اب آستون میں ہم پر بابلی جادو استعمال کرو گے۔ کیوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ کروں گا اور تم سب کو عبرتناک موت ماروں گا"۔ شوشو پجاری نے کہا۔

" بشرطیکہ تم اس وقت تک زندہ رہو تو"...... عمران نے یکلخت لہجے کو سرد بناتے ہوئے کہا۔

" کیا۔ کیا مطلب۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو"...... شوشو پجاری نے بے اختیار اچھلتے ہوئے کہا۔

" اگر میں تمہاری گردن پکڑ کر تمہارا سر اس جھوٹے دیوتا کے مجسمے

پر ماروں تو تمہاری کھوپڑی کئی ٹکڑوں میں تبدیل ہو جائے گی۔ پھر بتاؤ کہ کہاں جائے گا وہ تمہارا بابلی جادو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" نہیں نہیں۔ تم ایسا نہیں کر سکتے۔ تم آستون کر چکے ہو۔ اب تم مجھے ہلاک نہیں کر سکتے"...... شوشو پجاری نے کہا۔

" یہ آستون وغیرہ تمہارے اس علاقے کا سلسلہ ہے۔ ہمارا نہیں اور ویسے بھی تم نے خود آستون کی خلاف ورزی کی ہے۔ تم نے اپنے مسلح آدمی اس معبد کے گرد تعینات کر رکھے ہیں تاکہ وہ ہمیں گولی مار دیں حالانکہ تمہارے اپنے قول کے مطابق آستون کے بعد تم ہمیں ہلاک نہیں کر سکتے"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ تم"...... شوشو پجاری نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ اس وقت اس لئے بے بس ہو رہا تھا کہ وہ معبد میں تھا اور عمران اور اس کے ساتھیوں پر حملے میں نہ کسی شیطانی طاقت کو بلا سکتا تھا اور نہ عمران کے خلاف کچھ کر سکتا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک جوزف کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک کھوپڑی موجود تھی جو آئینے کی طرح شفاف تھی اور اس کے اندر جوزف کا ہمشکل پتلا صاف نظر آ رہا تھا۔ اس کے پیچھے جوانا اندر آیا تو اس کے ہاتھ میں بھی ایسی ہی کھوپڑی تھی۔ اس کھوپڑی میں جوانا کا پتلا موجود تھا۔

" ارے یہ ناپاک جانور کی کھوپڑیاں ہیں۔ اب تم نے مجھے ہاتھ

نہیں لگانا"...... عمران نے کہا۔

" ماسٹر یہ میرا ہم شکل پتلا اس کھوپڑی میں رکھا ہے۔ یہ سب کیا چکر ہے"...... جوانا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ تمہارا ہمزاد ہے جسے اس شوشو پجاری نے اپنے کسی عمل سے قید کر رکھا ہے اور اب جب یہ چاہتا اس کو حکم دے کر تمہیں ہمارے خلاف استعمال کر سکتا تھا"...... عمران نے کہا۔

" باس اس پجاری کی یہ جرأت کہ یہ میری سوچ پر قبضہ کرے"۔ اچانک جوزف نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی کچھ سمجھتا جوزف نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کھوپڑی سامنے کھڑے شوشو پجاری کے سر پر مار دی۔ اس کے ساتھ ہی کمرہ شوشو پجاری کے حلق سے نکلنے والی چیخ کے ساتھ ساتھ دھماکے کی آواز سے گونج اٹھا۔ شوشو پجاری ضرب کھا کر نیچے گرا لیکن عمران یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ شوشو پجاری کے سر سے ٹکراتے ہی کھوپڑی اس طرح ریزہ ریزہ ہو گئی جیسے وہ ریت کی بنی ہوئی ہو۔ اس کے ساتھ ہی ان ٹکڑوں میں سے دھواں سا نکل کر تیزی سے جوزف کی ناک سے ٹکرایا اور دوسرے لمحے جوزف بے اختیار اچھل کر پشت کے بل نیچے گرا اور دھواں اس کی ناک میں داخل ہو کر غائب ہو گیا۔ یہ سب کچھ صرف پلک جھپکنے میں ہو گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی جوزف بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔

" باس۔ باس وہ زرد انڈا ٹوٹ گیا۔ وہ زرد انڈا ٹوٹ گیا"۔

جوزف نے بے اختیار چیختے ہوئے کہا۔

"تم بھی اپنا زرد انڈا توڑ دو جوانا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"زرد انڈا۔ کیا مطلب"....... جوانا نے حیران ہو کر کہا۔

"جس طرح جوزف نے کارروائی کی ہے تم بھی کرو"....... عمران نے کہا تو جوانا تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے شوشو پجاری کے سر پر اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کھوپڑی مار دی اور پھر یہ کھوپڑی بھی پہلی کھوپڑی کی طرح ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو گئی اور اس میں سے بھی سیاہ رنگ کا دھواں سا نکلا اور سیدھا جوانا کی ناک سے ٹکرایا اور پھر جوانا بھی اسی طرح پشت کے بل زمین پر گر گیا جس طرح جوزف گرا تھا اور دھواں اس کی ناک میں داخل ہو کر غائب ہو گیا تو دوسرے لمحے جوانا بھی یکلخت اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"مم۔ مم۔ ماسٹر مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے کہ جیسے پہلے میرے اندر خلا پیدا ہو گیا تھا جو اب اچانک بھر گیا ہے"....... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ عمل ختم ہو گیا ہے اور اب تمہاری مثالی روحیں واپس تمہارے اندر پہنچ چکی ہیں۔ اب تم یہ جھاڑیاں سروں سے اتار سکتے ہو"....... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب اس شوشو پجاری کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اس وقت موقع ہے"....... اچانک صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ پھر ہمارا مشن ناکام ہو جائے گا۔ ہم نے اسے ابھی ہوش دلانا ہے اور پھر سب کے سامنے اس کو بے بس کرنا ہے۔ ہمارا یہاں آنے ڈ مقصد صرف جوزف اور جوانا پر اس شیطانی عمل کا خاتمہ کرانا تھا وہ ہو گیا۔ آؤ اب چلیں۔ لیکن جوزف اور جوانا تم دونوں نے ہم میں سے کسی کو ہاتھ نہیں لگانا۔ جب تک تم راستے میں کسی چشمے پر نہا نہ لو کیونکہ تم نے ناپاک جانور کی کھوپڑیاں ہاتھوں میں پکڑ رکھی تھیں"....... عمران نے کہا اور ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ تیزی سے مڑے اور اس کمرے سے نکل کر معبد کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

شوشو پجاری سیاہ رنگ کے گھوڑے پر سوار انتہائی تیز رفتاری سے گھنے جنگل میں سے گزرتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے معبد سے واپس جانے کے بعد وہ معبد سے نکلا اور سیدھا اپنی جھونپڑی میں آنے کی بجائے وہ بستی کے اس حصے کی طرف بڑھ گیا جہاں سرداروں کے لئے خصوصی گھوڑے موجود رہتے تھے۔ وہاں پہرے دار بھی موجود تھے لیکن ظاہر ہے وہ شوشو پجاری کو تو نہ روک سکتے تھے۔ شوشو پجاری نے اصطبل کا سب سے طاقتور اور تیز رفتار گھوڑا کھولا اور پھر اس پر سوار ہو کر اس نے پہرے داروں سے صرف اتنا کہا کہ سردار کو بتا دیا جائے کہ وہ اپنے استاد کے پاس جا رہا ہے اور کل کسی بھی وقت واپس آجائے گا اور اس کے بعد اس نے انتہائی تیز رفتاری سے گھوڑا دوڑاتے ہوئے جنگل میں سفر کرنا شروع کر دیا۔ چونکہ گھوڑے جنگل اور اس کے مخصوص راستوں سے پوری

طرح مانوس تھے اس لئے شوشو پجاری نے صرف اس کا رخ مطلوبہ سمت میں کیا تھا۔ اس کے بعد سدھایا ہوا گھوڑا خود بخود اپنی منزل کی طرف بڑھنے لگ گیا تھا۔ شوشو پجاری کا ایک استاد تو وگوجا تھا جسے اس نے خود پجاری بن کر بستی سے نکال دیا تھا اور وہ بڑے شہر سے دور ایک چھوٹے سے علاقے میں رہتا تھا اور جس سے عمران اپنے ساتھیوں سمیت مل چکا تھا لیکن اس کا ایک اور استاد بھی تھا جو انتہائی سازشی ذہن کا آدمی تھا اور اس نے ہی شوشو پجاری کو اپنے استاد کو بستی سے نکال کر خود پجاری بننے کی ہمت دلائی تھی۔ اس کا نام لوساکا تھا۔ یہ کسی قبیلے کا پجاری نہیں تھا بلکہ شیطان کا خاص پجاری تھا اور علیحدہ جنگل میں رہتا تھا لیکن ڈکالا علاقے کے تمام پجاری اس کو اپنا استاد مانتے تھے اس لئے اسے مہاپجاری کہا جاتا تھا اور ہر میلے میں اس کی شرکت ضروری سمجھی جاتی تھی اور کہا جاتا تھا کہ لوساکا شیطان کا اوتار ہے۔ شوشو پجاری اس وقت لوساکا کے پاس ہی جا رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی جس طرح معبد میں داخل ہوئے اور انہوں نے مخصوص کمرے سے روحوں والی کھوپڑیاں نکال کر انہیں شوشو پجاری کے سر پر مار کر توڑا اور اپنی اپنی روحوں کو آزاد کرا لیا اور شوشو پجاری ان کا کچھ نہ بگاڑ سکا تھا اس ساری کارروائی نے شوشو پجاری کو انتہائی خوفزدہ کر دیا تھا حالانکہ اس سے پہلے جب جوانگ اژدھے نے اسے بابلی جادو سکھایا تھا اس وقت شوشو پجاری یہی سمجھ رہا تھا کہ اب پوری دنیا میں اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے گا لیکن معبد میں

عمران اور اس کے ساتھیوں نے جس انداز میں کارروائی کی تھی اس سے اس کا یہ زعم ٹوٹ گیا تھا۔ چنانچہ اس نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ وہ مہا پجاری لوساکا کے پاس جا کر ان سے مشورہ کرے۔ اسے یقین تھا کہ مہا پجاری لوساکا اسے دشمنوں سے نمٹنے کا یقیناً ایسا طریقہ بتائے گا جس سے وہ آسانی سے انہیں ہلاک کر سکے گا۔ پھر تقریباً دو گھنٹوں کے تیز رفتار سفر کے بعد وہ اس علاقے میں پہنچ گیا جہاں مہا پجاری رہتا تھا۔ یہاں اس کی بڑی سی جھونپڑی تھی جس کے گرد اس کے محافظوں کی جھونپڑیاں تھیں اور مہا پجاری نے اپنے علاقے کے گرد ایک دائرہ کھینچ رکھا تھا جس میں اس کی اجازت کے بغیر اگر کوئی داخل ہوتا تو وہ مہا پجاری کی طاقت سے خود بخود جل کر راکھ ہو جاتا تھا۔ اس دائرہ میں ایک جگہ دو لکڑیاں گاڑ کر باقاعدہ دروازہ بنایا گیا تھا۔ آنے والا یہاں رک کر مہا پجاری سے آنے کی اجازت طلب کرتا تھا اور پھر اجازت ملنے پر وہ آدمی اندر جا سکتا تھا لیکن جب شوشو پجاری اس دروازے پر پہنچا تو وہاں مہا پجاری کا خاص خادم کوشو پہلے سے موجود تھا۔

"آؤ شوشو۔ جلدی آؤ مہا پجاری تمہارا انتظار کر رہا ہے"۔ خاص خادم نے اس کے دروازے پر پہنچتے ہی آگے بڑھ کر کہا تو شوشو پجاری سر ہلاتا ہوا گھوڑے سے اترا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا اس دروازے سے اندر داخل ہو کر مہا پجاری کی جھونپڑی کی طرف بڑھ گیا۔ جب وہ جھونپڑی میں داخل ہوا تو وہاں تین مشعلیں جل رہی تھیں اور بوڑھا

مہا پجاری دونوں ہاتھوں میں کسی جانور کی ہڈیاں پکڑے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور وہ مخصوص انداز میں دونوں ہڈیوں کو ایک دوسرے سے ٹکرا رہا تھا اور ان کے ٹکرانے سے عجیب سی آوازیں پیدا ہوتی تھیں۔ شوشو پجاری اس کے سامنے مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔ اس کی نظریں مہا پجاری لوساکا پر جمی ہوئی تھیں جو آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا اور مسلسل دونوں ہاتھوں میں پکڑی ہوئی ہڈیاں ایک دوسرے سے ٹکرا رہا تھا کہ اچانک کٹک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایک ہڈی درمیان سے دو ٹکڑے ہو گئی۔ ایک ٹکڑا مہا پجاری کے ہاتھ میں رہ گیا جبکہ دوسرا نیچے گر گیا تو مہا پجاری نے آنکھیں کھولیں اور اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"مبارک ہو شوشو۔ تم نے اپنے دشمن کو ہلاک کر دیا ہے۔ یہ ہڈی جو ٹوٹی ہے یہ تمہارے دشمن کے نام کی تھی اور دوسری ہڈی تمہارے نام کی اور تمہارے دشمن کے نام کی ہڈی ٹوٹنے کا مطلب ہے کہ تم نے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا ہے"...... مہا پجاری نے آنکھیں کھولتے ہی کہا تو شوشو پجاری بے اختیار مہا پجاری کے قدموں میں گر پڑا۔

"استاد تم نے یہ بات کہہ کر میرا حوصلہ جنگل کے سب سے اونچے درخت سے بھی اونچا کر دیا ہے"...... شوشو پجاری نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو مہا پجاری نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ دیا۔

" تم میرے شاگرد ہو شوشو اور تم نے جس طرح ڈکالا میں شیطان کے اثرات پھیلائے ہیں اس پر شیطان تم پر بے حد خوش ہے اور میری خصوصی سفارش پر بڑے شیطان نے تمہارے پاس جوانگ کو بھیجا تھا تاکہ تمہیں وہ بابلی جادو دے سکے جو ان روشنی والوں پر بھی اثر کر جاتا ہے"...... مہاپجاری نے کہا تو شوشو پجاری اٹھ کر بیٹھ گیا۔

" لیکن استاد یہ لوگ تو معبد میں گھس آئے تھے اور انہوں نے وہاں مجھے بے بس کر دیا اور ان کھوپڑیوں کو بھی نکال کر توڑ دیا تھا جن میں ان کے ساتھیوں کی روحیں میں نے بند کی تھیں اور استاد مجھے حیرت اس بات پر ہے کہ انہیں یہ بات کس نے بتائی ہو گی کہ یہ کھوپڑیاں صرف اس صورت میں ہی ٹوٹ سکتی ہیں جب انہیں میرے سر پر مارا جائے ورنہ پوری دنیا کی طاقت مل کر بھی انہیں نہ توڑ سکتی تھیں۔ اس سے میں پریشان ہو گیا تھا استاد اور اسی لئے میں تمہاری خدمت میں حاضر ہوا ہوں"...... شوشو پجاری نے تیز لہجے میں کہا۔

" ان کا ساتھی جوزف افریقہ کے بڑے بڑے وچ ڈاکٹروں کا شاگرد رہا ہے شوشو۔ تم نے اس کی اور دوسرے ساتھی کی روحوں پر تو قبضہ کر لیا تھا لیکن تم ان سے کام نہ لے سکے تھے۔ اگر تم کام لیتے تو بہت برا ہوتا۔ یہ بجائے اپنے سردار کو ہلاک کرنے کے الٹا تمہیں ہلاک کر دیتے اس لئے اگر ان کی روحیں آزاد ہو گئی ہیں تو یہ تمہارے حق میں

اچھا ہوا ہے"...... مہاپجاری نے کہا۔

" مجھے ہلاک کر دیتے۔ وہ کیسے استاد۔ ان کی روحیں تو میرے قبضے میں تھیں پھر وہ مجھے کیسے ہلاک کر دیتے"...... شوشو پجاری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جس طرح انہوں نے تمہارے سر پر کھوپڑیاں توڑ کر اپنی روحیں آزاد کرا لی ہیں اسی طرح وہ تمہیں بھی ہلاک کر دیتے۔ تمہیں ابھی تک اس بات کا علم نہیں ہے کہ جن کی روحیں تمہارے قبضے میں ہوں ان کے خلاف تمہارا جادو اور تمہاری طاقتیں کام نہیں کرتیں"...... مہاپجاری نے کہا تو شوشو پجاری بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ استاد یہ تو میرے لئے نئی بات ہے۔ مجھے تو اس کا کبھی خیال ہی نہ آیا تھا"...... شوشو پجاری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس سے پہلے کبھی کسی نے اس طرح تمہارا مقابلہ ہی نہیں کیا تھا شوشو"...... مہاپجاری نے جواب دیا۔

" ہاں استاد۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو اب تم سے تو کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہے۔ میرے دشمنوں نے معبد اور دیوتا کو تباہ کرنے کا آستون کیا ہے۔ کیا ایسا ہو جائے گا۔ مجھے بتاؤ"...... شوشو پجاری نے کہا۔

" ہاں۔ وہ ایسا کر لیں گے۔ وہ معبد اور دیوتا کو سب کے سامنے جلا کر راکھ کر دیں گے۔ انہوں نے اس کے لئے مہذب دنیا کا جادو استعمال کرنا ہے اور تم اور تمام پجاری دیکھتے رہ جائیں گے اور یہ

بھی بتادوں کہ جب معبد اور دیوتا سب جل کر راکھ ہو جائیں گے تو
تمہاری جادوئی طاقتیں بھی ختم ہو جائیں گی اور تمہارے دشمن تمہیں
کسی مکھی کی طرح مسل کر ہلاک کر دیں گے"...... مہاپجاری نے
جواب دیا تو شوشو پجاری کا چہرہ یکلخت زرد پڑ گیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ مجھے جوانگ نے بتایا تھا لیکن مجھے اس کی بات پر
یقین نہ آیا تھا لیکن تم نے بھی یہی بات کی ہے اس لئے یقیناً یہ
درست ہے۔ پھر کیا ہو گا مجھے کیا کرنا چاہئے"...... شوشو پجاری نے
حواس باختہ ہوتے ہوئے کہا۔

" تم نے ان سے آستون نہیں کرنا بلکہ ان سے ذاتی مقابلہ کرنا
ہے اور خاص طور پر اس سردار عمران سے اگر تم نے عمران کو بے
بس کر دیا تو پھر تمہاری جیت ہو گی"...... مہاپجاری نے کہا۔

" کس طرح۔ مجھے تفصیل بتاؤ"...... شوشو پجاری نے کہا۔

" تمہارے دشمن سکاٹا قبیلے میں موجود ہیں اور انہوں نے سکاٹا
قبیلے کے پجاری کوٹی کی مدد سے تمہیں بابان آستون کے لئے کہا ہے۔
اصل میں کوٹی پجاری تمہیں ختم کرا کر تمہاری جگہ خود لینا چاہتا ہے
اور طاقتوں میں بھی وہ کم نہیں ہے اس لئے پہلے اس کوٹی پجاری کا کچھ
بندوبست کرنا ہو گا"...... مہاپجاری نے کہا۔

" کیا بندوبست۔ بتاؤ۔ کیا اسے ہلاک کر دیا جائے"...... شوشو
پجاری نے کہا۔

" نہیں اس طرح سکاٹا قبیلے کے لوگ اپنے پجاری کی موت پر بگڑ

جائیں گے اور پھر حالات خراب ہو جائیں گے۔ ہم نے ایسا کام کرنا
ہے کہ ہمارا کام بھی ہو جائے اور کوٹی پجاری بھی تمہاری جگہ نہ لے
سکے"...... مہاپجاری نے کہا۔

" تم خود ہی بتاؤ استاد۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا"۔ شوشو
پجاری نے بے بس سے لہجے میں کہا۔

" سنو۔ کوٹی پجاری کو بلاؤ اور اس سے وعدہ کرو کہ اگر وہ ان
دشمنوں کے خلاف تم سے مل جائے تو تم اسے اپنی جگہ دے کر خود
میرے پاس آ جاؤ گے۔ میں تمہاری بات کی تصدیق کر دوں گا اس
طرح کوٹی پجاری فوراً ہی اس جال میں آ جائے گا۔ اس کے بعد کوٹی
پجاری کی مدد سے تم اپنے دشمنوں کے کھانے میں سور کی چربی شامل
کر دو اس طرح روشنی کی تمام طاقتیں ان سے دور ہو جائیں گی اور وہ
عام انسان رہ جائیں گے۔ کوٹی پجاری کی مدد سے اس سردار عمران
کے بالوں کا گچھا حاصل کرو اور پھر ان بالوں کے گچھے پر بابلی جادو کا
خاص عمل جو جوانگ نے تمہیں بتایا ہے وہ پڑھ کر اس کو گانٹھ دے
دو اور اس گچھے کو سوانکے میں دفن کر دو اس طرح یہ سردار عمران
تمہارے قابو میں آ جائے گا اور تم اسے بابلی جادو کی مدد سے بے بس
اور بے ہوش کر کے قید کر سکتے ہو اور جب اس قید کو دو چاند گزر
جائیں تو پھر تم سب کے سامنے اسے ہلاک کر دو اس طرح یہ دشمن
ختم ہو جائیں گے"...... مہاپجاری نے کہا۔

" میں اسے بے ہوش کیوں کروں۔ اسے ہلاک کیوں نہ کروں"۔

شوشو پجاری نے کہا۔

" تمہیں جوانگ نے بتایا نہیں کہ باطلی جادو جس پر کیا جائے اسے جادو کے بعد دو چاندوں تک تم ہلاک نہیں کر سکتے ورنہ جادو الٹ جاتا ہے اور تم ہلاک ہو سکتے ہو اس لئے تم اسے بے ہوش کر سکتے ہو۔ جب دو چاند گزر جائیں تو پھر تم آسانی سے اسے ہلاک کر سکتے ہو"...... مہا پجاری نے کہا۔

"لیکن اس کے ساتھی۔ ان کا کیا ہو گا۔ خاص طور پر اس افریقی جوزف کا"...... شوشو پجاری نے کہا۔

"اس کو اور اس کے دوسرے ساتھیوں کو تم آسانی سے سوانگے میں قید کر سکتے ہو۔ وہ وہاں سے کسی صورت بھی نہ نکل سکیں گے"...... مہا پجاری نے کہا۔

"تو پھر آستون کا کیا ہو گا"...... شوشو پجاری نے کہا۔

" تم کہہ دینا کہ دو چاند گزرنے کے بعد آستون کا فیصلہ ہو گا"۔ مہا پجاری نے کہا۔

" اگر ان سب کے بال کوٹی پجاری کے ذریعے حاصل کر لئے جائیں اور ان سب کو بے ہوش کر کے سوانگے میں قید کر دیا جائے تو زیادہ بہتر نہیں ہو گا استاد"...... شوشو پجاری نے کہا۔

" نہیں۔ اس طرح کمزوری ہو جائے گی ۔ صرف ان کے سردار عمران کے ساتھ یہ عمل کرو۔ وہی سب سے طاقتور ہے۔ باقیوں کو تم آسانی سے سوانگے میں قید کر سکتے ہو"...... مہا پجاری نے کہا۔

" ٹھیک ہے استاد۔ جیسے آپ حکم دیں میں بہرحال انہیں انتہائی عبرتناک سزا دینا چاہتا ہوں اور اس کوٹی پجاری کو بھی جو میری جگہ حاصل کرنا چاہتا ہے"...... شوشو پجاری نے کہا۔

" بعد میں اس سے آسانی سے تم نمٹ لو گے۔ وہ تو گھر کا پرندہ ہے جس وقت چاہو اس کی گردن مروڑ دینا۔ اصل کام دشمنوں سے نمٹنا ہے"...... مہا پجاری نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں ابھی جا کر پجاری کوٹی کو بلا کر اس سے بات کرتا ہوں اور پھر اسے تمہارے پاس بھجوا دوں گا باقی تم خود کر لینا"...... شوشو پجاری نے کہا۔

" تم فکر مت کرو۔ تمہارے دشمن تمہارے ہاتھوں ہی ہلاک ہوں گے۔ میں نے دیکھ لیا ہے"...... مہا پجاری نے کہا تو شوشو پجاری کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔ وہ ایک بار پھر مہا پجاری کے قدموں میں گر گیا اور پھر اٹھ کر اس نے واپسی کی اجازت لی اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر گھوڑے پر سوار انتہائی تیز رفتاری سے واپس اپنی بستی کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا لیکن اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ جھونپڑی میں موجود تھا کہ دروازہ کھلا اور کوٹی پجاری اندر داخل ہوا۔

" آؤ کوٹی۔ سناؤ کیا خبر لائے ہو۔ ہم تو تمہارے اس بابان آستون کا انتظار کرتے کرتے بوڑھے ہوتے جا رہے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" شوشو پجاری نے بابان آستون کی حتمی منظوری تو دے دی ہے لیکن اس کا کہنا ہے کہ وہ آستون سے پہلے تم سے اور تمہارے ساتھیوں سے سب کے سامنے مقابلہ کرنا چاہتا ہے"...... کوٹی پجاری نے عمران کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔

" مقابلہ۔ کس چیز کا مقابلہ۔ کیا جادو کا مقابلہ کرنا چاہتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ تم پر اپنا جادو کرے گا اگر تم پر اس کا

جادو اثر کر گیا تو تم ہار جاؤ گے اور اگر نہ ہوا تو پھر بابان آستون ہو گا"...... کوٹی پجاری نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے کہ اس نے کیوں یہ شرط لگائی ہے۔ بہرحال اسے کہو کہ ہم تیار ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ پھر کل یہ کام ہو جائے گا۔ کل صبح ڈکالا کے تمام پجاری اور سردار سلاگا قبیلے میں اکٹھے ہوں گے اور وہاں یہ مقابلہ ہو گا"...... کوٹی پجاری نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ہم تیار رہیں گے وہاں جانے کے لئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کوٹی پجاری سر ہلاتا ہوا جھونپڑی سے باہر چلا گیا۔

" عمران صاحب آپ کو اور ہمیں تو جادو نہیں آتا اور نہ ہی ہم جادو وغیرہ کے قائل ہیں پھر یہ مقابلہ کیسے ہو گا"...... صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" معبد میں اس کے منہ سے ایک فقرہ نکل گیا تھا کہ کسی شیطان طاقت نے اسے بابلی جادو سکھا دیا ہے اور اب وہ کانگا جادو کے ساتھ ساتھ بابلی جادو کا بھی ماہر بن چکا ہے اور یہ بات مجھے معلوم ہے کہ بابلی جادو مسلمانوں پر اثر کرتا ہے جبکہ کانگا جادو جو افریقہ کا خاص جادو ہے وہ مسلمانوں پر اثر انداز نہیں ہو سکتا"...... عمران نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ بابلی جادو ہم سب پر اثر انداز ہو جائے گا۔ پھر ہم اس کا مقابلہ کیسے کریں گے"...... صفدر نے پریشان ہوتے

ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" قرآن مجید میں ہر قسم کے جادو اور سحر کا توڑ مسلمانوں کو بتلا دیا گیا ہے اور یہ توڑ قیامت تک کے لئے ہے۔ اس کے سامنے بابلی جادو تو کیا کوئی جادو بھی نہیں ٹھہر سکتا اور معوذتین یعنی قرآن مجید کی آخری دو سورتیں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس ہر سحر کے لئے انتہائی اکسیر ہیں۔ ان سورتوں کو پڑھنے والا ہر قسم کے جادو، سحر اور شیطانی اثرات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجاتا ہے اور ظاہر ہے اس پر کسی قسم کا جادو اثر کر ہی نہیں سکتا۔ لیکن بزرگوں نے معوذتین کے ساتھ ساتھ دو سورتیں اور بھی شامل کی ہیں جو عربی لفظ قل سے شروع ہوتی ہیں جن میں ایک سورۃ اخلاص ہے اور ایک سورۃ الکافرون ہے۔ چونکہ یہ چاروں سورتیں لفظ قل سے شروع ہوتی ہیں اس لئے عام طور پر انہیں چہار قل کہا جاتا ہے اور ان کو پڑھنے والا ہر قسم کے جادو، سحر اور شیطانی اثرات سے محفوظ رہتا ہے اور یہ بات بہرحال شوشو پجاری کو معلوم نہیں ہے اس لئے جب ہم یہ سب پڑھ کر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں لے آئیں گے تو پھر شوشو پجاری تو کیا دنیا کا کوئی جادو ہم پر اثر نہیں کرے گا"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" لیکن جوزف اور جوانا کا کیا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

" انہیں لکھ کر یہ سورتیں دے دی جائیں گی۔ ویسے بھی مقابلہ میرا اور شوشو پجاری کا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب ایک بات بتائیں۔ اگر آدمی ناپاک ہو تو کیا پھر بھی یہ سورتیں پڑھنے سے وہ پناہ میں رہتا ہے یا نہیں"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

" کیوں۔ تم نے یہ بات کیوں پوچھی ہے۔ کیا جوزف اور جوانا کی وجہ سے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

" نہیں۔ ویسے ہی ایک خیال آگیا تھا"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

" مجھے تو معلوم نہیں ہے اور نہ کبھی بزرگوں سے اس بارے میں پوچھا ہے۔ بہرحال چونکہ یہ مسئلہ ہمارے ساتھ نہیں ہے اور جوزف اور جوانا بھی غسل کر لیں گے اس لئے خواہ مخواہ اندیشہ ہائے دور دراز میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ دوسرے روز صبح اٹھ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ جوزف اور جوانا نے بھی چشمے پر جا کر غسل کیا۔ چونکہ عمران کے پاس کاغذ اور قلم موجود تھا اس لئے اس نے غسل کرنے کے بعد باقاعدہ کاغذ پر دو بار چاروں قل لکھے اور پھر ایک ایک کاغذ اس نے خود جوزف اور جوانا کے پرس کی جیبوں میں رکھ دیا جبکہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے اسے پڑھ کر اپنے گرد حصار کر لیا۔

" جب مقابلہ ہو تو تم نے باقاعدہ دل ہی دل میں ان آیات کی تلاوت کرتے رہنا ہے"...... عمران نے کہا اور صفدر اور کیپٹن

شکیل دونوں نے اثبات میں سرہلا دیئے۔ سورج نکلتے ہی کوٹی پجاری اور سردار زاگو دونوں جھونپڑی میں آئے اور انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنے ساتھ چلنے کے لئے کہا۔ چونکہ وہ سب پہلے سے تیار تھے اس لئے وہ سب گھوڑوں پر سوار ہو کر سلاگا قبیلے کی طرف روانہ ہوئے۔ وہاں بستی کے قریب ایک کھلے حصے میں ڈکالا کے آٹھ بڑے قبیلوں کے پجاری اور سردار جمع تھے۔ شوشو پجاری بھی وہاں موجود تھا اور پھر یہ سب وہاں پہنچے تو سلاگا قبیلے کے لوگ بھی وہاں اکٹھے ہو گئے اور اس کے ساتھ ہی ڈھول بجنے شروع ہو گئے۔

"یہ تو باقاعدہ کشتی کا مقابلہ لگتا ہے۔ جیسے میلے میں ہوتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔ سرداروں اور پجاریوں کے لئے لکڑی کے سٹول بنائے گئے تھے اور وہ سب ان سٹولوں پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے بھی سٹول رکھے گئے تھے لیکن عمران، صفدر اور کیپٹن شکیل تو ان سٹولوں پر بیٹھ گئے لیکن جوزف اور جوانا نے سٹولوں پر بیٹھنے سے انکار کر دیا اور وہ دونوں عمران کے پیچھے دربانوں کے سے انداز میں کھڑے ہو گئے۔

"عمران صاحب کوٹی پجاری یہاں آتے ہی شوشو پجاری کے ساتھ چلا گیا ہے۔ مجھے تو یہ دونوں کوئی سازش کرتے نظر آ رہے ہیں"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"انہوں نے کیا سازش کرنی ہے۔ شاید مقابلے کی شرائط طے

کرنے گئے ہوں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل خاموش ہو گیا لیکن اس کی آنکھوں میں الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یہ عجیب مقابلہ ہے عمران صاحب۔ میری چھٹی حس خطرے کا سائرن بجا رہی ہے"...... اچانک صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ظاہر ہے یہ سب کچھ ہمارے لئے نامانوس ہے اس لئے چھٹی کیا چھ ہزارویں حس بھی خطرے کا سائرن نہیں بجائے گی تو اور کیا کرے گی۔ ویسے مجھے تو یہ سب کچھ کسی جنگل پر بنی ہوئی فلم کا سین لگ رہا ہے۔ اب تم خود بتاؤ کہ اگر یہ منظر دنیا کے سیکرٹ ایجنٹوں کے سامنے لایا جائے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دو مایہ ناز ایجنٹ اور علی عمران جو اپنی سائنسی ڈگریاں بتاتے ہوئے تھکتا نہیں ہے ان جاہل اور وحشی قبائلیوں کے ساتھ اس انداز میں مقابلہ کر رہے ہیں تو یقین کرو کہ تمہاری چھٹی حس خطرے کا سائرن بجا رہی ہے ان کی چھٹی کیا ساری حسوں کا مکمل فیوز ہی اڑ جائے گا"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔ اسی لمحے کوٹی پجاری اور شوشو پجاری واپس آ گئے۔

"سنو۔ میرا مقابلہ تم سے ہے سردار عمران اس لئے اپنے ساتھیوں کو اپنے سے علیحدہ کر دو"...... شوشو پجاری نے اچانک اونچی آواز میں کہا۔

"کس قسم کا مقابلہ کرنا چاہتے ہو تم"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جادو کا۔ کیا کوئی پجاری نے تمہیں نہیں بتایا"...... شوشو پجاری نے حیران ہو کر کہا۔

"لیکن ہم تو نہ جادو جانتے ہیں اور نہ ہی جادو کرنا جانتے ہیں۔ ہم مسلمان ہیں اور مسلمان یہ تو جانتے ہیں کہ جادو ہوتا بھی ہے اور کیا بھی جاتا ہے لیکن مسلمان جادو کرنے والے کو کافر سمجھتے ہیں اس لئے ہم تو جادو نہیں کر سکتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"جادو میں کروں گا تم اس کا تحفظ کرو گے کیونکہ تمہارا دعویٰ ہے کہ تم روشنی کے ماننے والے ہو اور روشنی کے ماننے والوں پر جادو اثر نہیں کرتا۔ اگر میرے جادو نے تم پر اثر کیا تو میں جیت جاؤں گا اور اگر نہ کیا تو تم جیت جاؤ گے"...... شوشو پجاری نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر میں جیت جاؤں گا تو پھر مجھے کیا کرنا ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر تم بابان آستون کرو گے"...... شوشو پجاری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کرو اپنا جادو میرے ساتھی میرے ساتھ ہی رہیں گے۔ بے شک ان پر بھی جادو کر لو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں پہلے تم اکیلے سے مقابلہ کرنا چاہتا ہوں۔ تم اپنے

ساتھیوں کو ہٹا دو"...... شوشو پجاری نے ضد کرتے ہوئے کہا۔

"تم لوگ ہٹ جاؤ۔ شاید بے چارے شوشو کا جادو نحیف و ناتواں قسم کا ہے کہ زیادہ آدمیوں پر اثر نہیں کر سکتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل سر ہلاتے ہوئے اٹھے اور ایک طرف جا کر کھڑے ہو گئے۔ عمران کے کہنے پر جوزف اور جوانا بھی اس کے پیچھے سے ہٹ کر صفدر اور کیپٹن شکیل کے قریب جا کر کھڑے ہو گئے۔

"چلو اب کرو کوشش"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو شوشو پجاری نے بڑے فاتحانہ انداز میں سر ہلایا اور پھر ایک قدم آگے بڑھ کر اس نے اپنی بند مٹھی پر کچھ پڑھ پڑھ کر پھونکنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ بڑے عجیب سے انداز میں ناچ بھی رہا تھا۔ عمران بڑی دلچسپی سے اسے یہ سب کچھ کرتے دیکھ رہا تھا کہ اچانک شوشو پجاری آگے بڑھا اور پھر اس نے اپنی بند مٹھی عمران کے سامنے کر کے اس پر پھونک ماری اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور بھاگتا ہوا میدان سے باہر چلا گیا۔

"کیا مطلب۔ کیا یہ فرار ہو گیا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ شوشو پجاری فرار نہیں ہوا۔ وہ جادو مکمل کرنے گیا ہے۔ ابھی آ جائے گا"...... ایک بوڑھے پجاری نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ ڈھول مسلسل بج

رہے تھے لیکن سب قبیلے والے خاموش کھڑے تھے۔ پجاری اور سردار بھی خاموش بیٹھے تھے۔ عمران بڑی دلچسپی سے یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا کہ اچانک شوشو پجاری بھاگتا ہوا واپس آیا۔ اس کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا۔ آنکھوں میں بھی مسرت کی چمک تھی اور پھر وہ عمران کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔

"اب تم بھی آجاؤ میرے دشمنو۔ آجاؤ اور دیکھو اپنے سردار کا تماشہ"...... شوشو پجاری نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں صفدر، کیپٹن شکیل، جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم نے کیا تماشہ دکھانا ہے۔ اگر باس مجھے اجازت دے دے تو میں ابھی ان سب کو تمہارا تماشہ دکھا دوں۔ تم کالی دلدل کے سیاہ مینڈک۔ تم سمجھ رہے ہو کہ اس طرح اچھل کود کر کے تم شیروں سے ٹکرا لو گے"...... جوزف نے انتہائی چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آجاؤ کالے ریچھ۔ ادھر آجاؤ اور اپنے سردار کا حشر دیکھو"۔ شوشو پجاری نے بھی غصیلے لہجے میں کہا اور پھر جیسے ہی جوزف، جوانا، کیپٹن شکیل اور صفدر قریب آئے اس نے اپنے ایک ہاتھ کی بند مٹھی اچانک ان کی طرف جھٹکا دے کر کھولی اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوسرے ہاتھ کی بند مٹھی عمران کی طرف اسی طرح جھٹکا دے کر کھول دی اور اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے یہ دھماکہ اس کے ذہن کے اندر ہوا ہو اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم لہرایا اور دوسرے لمحے وہ لکڑی کے

اس سٹول سے جس پر وہ بیٹھا ہوا تھا نیچے زمین پر گرا۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن یہ محسوس کر کے اس کے ذہن کو شدید ترین دھچکا لگا کہ اس کا جسم سرے سے حرکت ہی نہ کر رہا تھا۔ فضا میں بجتے ہوئے ڈھولوں کی آواز یکلخت انتہائی تیز ہو گئی تھی اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر جیسے سیاہ چادر سی پھیلتی چلی گئی۔ پھر جس طرح آہستہ آہستہ تاریکی چھٹتی ہے اس طرح اس کے ذہن پر موجود تاریکی بھی دور ہونے لگی اور اس کے ساتھ ہی اس کا شعور بھی بے اختیار جاگ اٹھا۔

"باس۔ باس آپ ہوش میں آ رہے ہیں باس۔ ہوش میں آئیں باس"...... اچانک اس کے کانوں میں جوزف کی آواز پڑی تو اس کا شعور ایک جھٹکے سے بیدار ہو گیا۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کی آواز ہی نہ نکل رہی تھی۔ اس نے دیکھا کہ وہ کسی گہرے گڑھے میں زمین پر چت لیٹا ہوا ہے۔ دن کی روشنی ہر طرف موجود تھی۔

"باس۔ یہ منہ میں ڈال لیں"...... اچانک جوزف کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کوئی سیاہ رنگ کا گول سا بیج اس کے منہ میں ڈالا گیا لیکن عمران نے محسوس کیا کہ اس کے جبڑے کام ہی نہ کر رہے تھے لیکن یہ سیاہ رنگ کا بیج خود بخود اس کے حلق سے نیچے اتر گیا اور پھر چند لمحوں بعد اسے محسوس ہوا کہ اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات پیدا ہونے لگ گئے ہیں۔

"ج۔ ج۔ جوزف"...... عمران نے کہا اور پہلے تو اس کی آواز لڑکھڑائی لیکن پھر وہ لفظ صحیح انداز میں بولنے میں کامیاب ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی اور پھر جوزف نے اسے اٹھنے میں مدد دی اور عمران اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک گڑھے میں موجود ہے۔ اس کے ساتھی بھی وہاں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔

"یہ ہم کہاں ہیں۔ یہ ہمیں کیا ہوا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اس پجاری کا جادو آپ پر اثر کر گیا ہے اور آپ کے ساتھ ساتھ ہم سب پر بھی اور انہوں نے ہمیں اٹھا کر اس گڑھے میں پھینک دیا ہے۔ یہ وہی گڑھا ہے جسے یہ سوانکے کہہ رہا تھا"۔ جوزف نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے جوزف۔ نہیں ایسا ممکن ہی نہیں ہے کہ کلام مقدس پر کوئی جادو اثر کر سکے۔ نہیں یہ ہمارے ساتھ کچھ اور ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جو کچھ بھی ہوا ہے باس بہرحال ہو گیا ہے۔ مجھے دراصل پہلے ہی یہ خدشہ تھا اس لئے میں نے گوٹامی بوٹی کے بیج توڑ کر اپنے پاس رکھ لئے تھے اور جب میں وہاں گیا تھا تو میں نے یہ بیج کھا لئے تھے اس لئے مجھ پر اس کے جادو کا اثر تو ہوا لیکن زیادہ دیر تک نہ رہا تھا اور میں ہوش میں آ گیا اور میں نے گوٹامی بوٹی کا ایک بیج آپ کو بھی کھلایا

ہے اس سے آپ بولنے بھی لگے ہیں اور اٹھ کر بیٹھ گئے ہیں"۔ جوزف نے کہا۔

"کیا اور بیج نہیں ہیں تمہارے پاس"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ہیں باس"...... جوزف نے کہا۔

"تو جوانا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل کو بھی کھلا دو"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ میں نے ایسا آپ کی وجہ سے نہیں کیا تھا۔ میں چاہتا تھا کہ پہلے آپ کو ہوش میں لے آؤں"...... جوزف نے کہا اور پھر وہ دوسرے ساتھیوں کی طرف مڑ گیا جبکہ عمران کے ذہن میں یہ سوچ سوچ کر مسلسل دھماکے ہو رہے تھے کہ کلام مقدس پڑھنے کے باوجود اس پر شیطانی جادو کا اثر کیسے ہو گیا۔ وہ بار بار یہی سوچ رہا تھا کہ شوشو پجاری نے ان پر جادو نہیں کیا کچھ اور حرکت کی ہے۔ پھر چند لمحوں بعد ایک ایک کر کے باقی ساتھی بھی ہوش میں آ گئے اور پھر انہیں بھی جوزف نے اٹھ کر بیٹھنے میں مدد دی۔

"عمران صاحب یہ جادو کا اثر ہم پر کیسے ہو گیا"...... صفدر نے کہا۔

"جادو کا اثر تو ہو ہی نہیں سکتا۔ ہمارے ساتھ کوئی اور کارروائی کی گئی ہے۔ میرا خیال ہے کہ شوشو پجاری جب میدان سے گیا تھا تو اس کے کسی پجاری یا سردار نے کوئی گیس وغیرہ تیار کی تھی جس

سے ہم پہلے بے بس اور پھر بے ہوش ہوئے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"نہیں عمران صاحب۔ گیس کی بو بہرحال ہمیں آجاتی اور پھر گیس بند مٹھی میں کیسے رہ سکتی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"عمران صاحب کا خیال درست ہے صفدر۔ کلام مقدس کے سامنے جادو تو ٹھہر ہی نہیں سکتا اس لئے گیس نہ سہی بہرحال کچھ اور حرکت ضرور کی گئی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک دور سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور وہ سب چونک کر اس طرف دیکھنے لگے اور چند لمحوں بعد گڑھے کے کنارے پر دو آدمی نظر آنے لگے اور عمران اور اس کے ساتھی ان دونوں کو دیکھتے ہی پہچان گئے۔ یہ شوشو پجاری اور کوٹی پجاری تھے۔ ان دونوں کے چہروں پر استہزائیہ اور طنزیہ مسکراہٹ دور سے صاف نظر آرہی تھی۔

"تمہیں ہوش آگیا۔ ٹھیک ہے اب تم سے باتیں تو ہو سکیں گی"...... شوشو پجاری نے انتہائی فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"شوشو کیا تم نے واقعی ہم پر جادو کیا تھا یا کچھ اور حرکت کی تھی"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"میں نے بابلی جادو کیا تھا اور دیکھا تم ہار گئے ہو۔ تم پر جادو نے اثر کیا ہے اور سب کے سامنے کیا ہے اور اب تم سوانکے میں قید ہو۔ اب تم یہاں سے باہر نہیں جا سکتے اور دو چاند گزرنے کے بعد میرے

قبیلے کے لوگ آکر تمہیں یہاں سے باہر نکالیں گے اور پھر میں تم سب کو دیوتا کے سامنے بھینٹ چڑھا دوں گا۔ اس طرح پورے افریقہ کو معلوم ہو جائے گا کہ شوشو پجاری کتنا طاقتور ہے"...... شوشو پجاری نے چیختے ہوئے انداز میں کہا۔

"لیکن شوشو پجاری تم نے تو وعدہ کیا تھا کہ دو چاند سے پہلے مجھے اپنی جگہ دے دو گے جبکہ اب تم کہہ رہے ہو کہ تم خود انہیں دیوتا کی بھینٹ چڑھاؤ گے"...... اچانک شوشو پجاری کے ساتھ کھڑے ہوئے کوٹی پجاری نے شوشو پجاری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہا۔ہا۔ہا۔ تم احمق ہو کوٹی۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ کوئی پجاری کسی دوسرے کو اپنی جگہ دے سکتا ہے"...... شوشو پجاری نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"لیکن مہا پجاری نے بھی مجھے یقین دلایا تھا اور مہا پجاری غلط نہیں کہہ سکتا"...... کوٹی پجاری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسی نے تو مجھے یہ ترکیب بتائی تھی اور تم نے اس پر عمل کرنے میں مدد دی اور تم نے دیکھا کہ ہم کامیاب رہے ہیں"...... شوشو پجاری نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم نے اور مہا پجاری نے میرے ساتھ دھوکہ کیا ہے"...... کوٹی پجاری نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں اور چونکہ تم نے اپنے مہمانوں سے دھوکہ کیا ہے اس لئے تمہاری موت یقینی ہو گئی ہے"...... شوشو پجاری نے کہا اور اس کے

ساتھ ہی یکلخت اس کے ہاتھ میں بجلی سی چمکی اور دوسرے لمحے کوٹی پجاری کے حلق سے ایک کربناک چیخ نکلی اور وہ گڑھے میں گر کر لڑھکتا ہوا ایک دھماکے سے نیچے گہرائی میں آگرا۔ اس کے سینے میں ایک تیز دھار خنجر پیوست تھا۔ وہ مر چکا تھا۔

" ہا۔ ہا۔ دیکھا اس پجاری کا انجام۔ یہی انجام اب تمہارا ہو گا۔ شوشو پجاری کو کوئی شکست نہیں دے سکتا۔ ہا۔ ہا۔ ہا"...... شوشو پجاری نے انتہائی فاتحانہ انداز میں قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔

" اس نے ہمارے ساتھ کیا دھوکہ کیا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے مہا پجاری نے بتا دیا تھا کہ تمہارے پاس روشنی کا ایسا مقدس کلام ہے جس پر نہ بابلی جادو اثر کر سکتا ہے اور نہ کانگا جادو لیکن اس نے اس کا توڑ بھی بتا دیا تھا۔ اس نے بتایا تھا کہ اگر تمہارے کھانے میں سور کی چربی شامل کر دی جائے تو تم ناپاک ہو جاؤ گے اور پھر تم پر جادو کے اثرات مرتب ہو جائیں گے اور یہ کام کوٹی پجاری کر سکتا ہے کیونکہ تم اس کے مہمان تھے۔ چنانچہ میں نے کوٹی پجاری کو بلایا اور اسے لالچ دیا کہ وہ ایسا کرے اور جب میں تمہیں شکست دے دوں گا تو اسے اپنی جگہ دے دوں گا اور اس کی ضمانت مہا پجاری نے دی جس پر کوٹی پجاری تیار ہو گیا اور پھر اس نے تمہارے کھانے میں خاموشی سے سور کی چربی شامل کرا دی۔ اس طرح تم ناپاک ہو گئے اور تمہارا روشنی کا مقدس کلام تمہاری ناپاکی

کی وجہ سے تمہارے کام نہ آسکا اور تم سب پر بابلی جادو نے اثر کر دیا اور تم بے حس اور بے ہوش ہو گئے۔ اگر تم روشنی کے مذہب کے ماننے والے نہ ہوتے تو تم اس جادو سے فوراً ہلاک ہو جاتے لیکن چونکہ تم روشنی کے مذہب کے ماننے والے ہو اور تم نے روشنی کا کلام پڑھا ہوا تھا اس لئے تم پر صرف اتنا اثر ہوا کہ تم پہلے بے بس ہوئے اور پھر بے ہوش ہو گئے اور پھر شاید یہ بھی روشنی کے کلام کے اثرات ہیں کہ تم خود بخود ہوش میں بھی آگئے۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارے اس افریقی ساتھی جوزف کی جیب میں گوٹامی بوٹی کے بیج موجود تھے۔ مجھے میری طاقت نے بتا دیا تھا۔ میں نے مہا پجاری سے بات کی تھی۔ مہا پجاری نے مجھے بتایا تھا کہ گوٹامی بوٹی کے بیج کانگا جادو کے خلاف تو کام کرتے ہیں لیکن بابلی جادو کے خلاف کام نہیں کرتے اس لئے میں نے ان کی پرواہ نہ کی تھی اور یہ بھی سن لو کہ کل رات تمہیں جب کھانا دیا گیا تھا اس میں سور کی چربی کے ساتھ ساتھ ایک بوٹی کا رس بھی شامل کر دیا گیا تھا جس سے تم گہری نیند سوئے رہے اور پجاری کوٹی نے تمہاری جھونپڑی میں داخل ہو کر تمہارے سر کے بالوں کی ایک لٹ کاٹ لی اور وہ اس نے مجھے لا کر دی۔ میں نے اس لٹ پر بابلی جادو پڑھا اور پھر میں نے اس لٹ کو دفن کر دیا ہے تاکہ تم ٹھیک نہ ہو سکو اور چونکہ تم ان سب کے سردار ہو اس لئے تمہارے بالوں پر ہونے والے جادو نے ان پر اثرات مرتب کر دیئے تھے۔ جب میں میدان سے گیا تھا تو میں اس لٹ کو دفن کرنے

گیا تھا۔ اب تم دو چاندوں تک یہیں بھوکے پیاسے پڑے رہو گے۔ پھر تمہیں دیوتا کی بھینٹ چڑھا دیا جائے گا"...... شوشو پجاری نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور تیزی سے دوڑتا ہوا غائب ہو گیا۔

"ہونہہ۔ تو یہ مسئلہ ہے کہ ہمیں سور کی چربی کھلائی گئی ہے"۔ عمران نے ہنکارا بھرتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب ہمیں کھانا کھاتے ہوئے کسی بدبو کے ذائقے کا تو احساس تک نہیں ہوا تھا"...... صفدر نے کہا۔

"یہاں کون سے باورچی موجود تھے کہ ہم ذائقوں کا خیال کرتے۔ بھنا ہوا ہرن کا گوشت تھا اس پر چڑھا دی ہو گی چربی۔ بہرحال اب ہم نے یہاں سے باہر نکلنا ہے اور کسی چشمے پر جا کر غسل کرنا ہے"۔ عمران نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"باس آپ یہاں رہیں۔ میں جا کر دیکھتا ہوں"...... جوزف نے کہا۔

"عمران صاحب اس شوشو پجاری نے آخر کچھ سوچ کر ہی اس گڑھے میں ہمیں قید کر رکھا ہو گا۔ اگر ہم اتنی آسانی سے باہر نکل سکتے تو پھر وہ ہمیں یہاں کیوں رکھتا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ظاہر ہے اس نے تو اپنی شیطانی طاقتوں کی مدد حاصل کر رکھی ہو گی لیکن ہمارا راستہ شیطانی طاقتیں نہیں روک سکتیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ ناپاک جانور کی چربی کھانے کی وجہ سے ہمارے جسم ناپاک ہو

چکے ہیں لیکن زبان تو بہرحال پاک رہتی ہے اور ہمارے ذہنوں میں مقدس کلام موجود ہے۔ آؤ ہم سب یہاں سے باہر نکلیں گے"۔ عمران نے کہا اور پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ سب ایک دوسرے کے پیچھے آہستہ آہستہ چلتے ہوئے گڑھے کے اوپر والے کنارے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ سب سے آگے جوزف تھا لیکن ابھی جوزف نے گڑھے کے کنارے کے باہر والے حصے پر قدم رکھا ہی تھا کہ اچانک اس کے منہ سے زوردار چیخ نکلی اور دوسرے لمحے اس کا بھاری بھرکم جسم کسی کھلونے کی طرح ہوا میں اڑتا ہوا نیچے گہرائی میں ایک دھماکے سے جا گرا۔ عمران اور اس کے ساتھی وہیں رک گئے تھے۔ وہ مڑ کر جوزف کو دیکھ رہے تھے لیکن جوزف نیچے گر کر جب دوبارہ نہ اٹھا تو عمران بجلی کی سی تیزی سے نیچے اترتا ہوا جوزف کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی واپس اترنے لگے۔ جوزف اوندھے منہ زمین پر پڑا ہوا تھا۔ عمران نے تیزی سے اسے پلٹا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ جوزف کی ناک اور منہ سے خون کے قطرے رس رہے تھے اور اس کا چہرہ انتہائی بھیانک ہو گیا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ کسی انتہائی خوفناک چیز کو دیکھ کر بے حد خوفزدہ ہو گیا ہو۔ عمران نے جلدی سے آیت الکرسی پڑھی اور پھر اس نے جوزف پر پھونک ماری اور آیت الکرسی پڑھنے اور پھونک مارنے سے جوزف کا بگڑا ہوا چہرہ یکلخت نارمل ہونا شروع ہو گیا۔ عمران مسلسل آیت الکرسی پڑھتا رہا اور جوزف پر پھونکتا رہا اور پھر جوزف نے آنکھیں کھول

دیں۔ اس کے ناک اور منہ سے خون رستا بند ہو گیا تھا۔ وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا تھا تمہیں"...... عمران نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔ باقی ساتھی بھی اب اس کے گرد کھڑے تھے۔

"باس میں کاسمانی کنوئیں میں گر گیا تھا۔ میں نیچے ہی نیچے گرتا جا رہا تھا کہ پھر آپ نے روشنی کی سیڑھی پھینکی اور میں اس سیڑھی کی مدد سے کاسمانی کنوئیں سے باہر آ گیا۔ وچ ڈاکٹر باشوکا نے بتایا تھا کہ کاسمانی کنوئیں میں گرنے والا کبھی اوپر نہیں آسکتا لیکن باس میں واپس آ گیا ہوں آپ کی روشنی کی سیڑھی کی وجہ سے باس"۔ جوزف نے انتہائی عقیدت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"چلو اٹھو۔ ہم نے اس گڑھے سے باہر جانا ہے اور اب تم پیچھے رہو گے۔ ہم پہلے اوپر جائیں گے"...... عمران نے کہا اور دوبارہ اوپر کی طرف چڑھنا شروع کر دیا۔

"باس۔ آپ مجھے پہلے اوپر جانے دیں باس"...... جوزف نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو میں نے کہا ہے ویسے ہی ہو گا۔ سمجھے"...... عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور جوزف نے بے اختیار سر جھکا لیا۔ جوانا عمران کے بالکل پیچھے چل رہا تھا۔ اس کے پیچھے صفدر اور کیپٹن شکیل تھے اور سب سے آخر میں جوزف تھا۔ عمران نے منہ ہی منہ میں آیت

الکرسی پڑھنا شروع کر دی اور پھر اس نے اپنا پیر گڑھے کے آخری کنارے پر رکھا ہی تھا کہ اچانک اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سامنے کوئی سایہ سا آ گیا ہو اور دوسرے لمحے اس کا جسم غبارے سے بھی زیادہ ہلکا ہو گیا اور اسے محسوس ہوا کہ اس کا جسم ہوا میں اٹھتا جا رہا ہو لیکن دوسرے لمحے مضبوط ہاتھوں نے اس کے جسم کو ہوا میں ہی روک لیا اور پھر عمران کے پیر زمین سے لگ گئے۔ یہ جوانا کا کام تھا۔ وہ عمران کے بالکل پیچھے تھا اور پھر جیسے ہی عمران نے اپنا پیر باہر رکھا عمران کا جسم ایک زور دار جھٹکے سے ہوا میں اچھلا اور پھر جوزف کی طرح نیچے گرنے ہی لگا تھا کہ اس کے پیچھے موجود دیوہیکل جوانا نے یکلخت ہاتھوں کے درمیان اس کے جسم کو ڈھانپ لیا اور دوسرے لمحے اس نے عمران کو واپس زمین پر کھڑا کر دیا۔

"اوہ۔ یہ معاملہ واقعی خراب ہے۔ آؤ واپس"...... عمران نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا اور واپس نیچے اترنے لگا۔ اس کے ساتھی بھی خاموشی سے نیچے اترنے لگے تھے۔

"اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ مقدس کلام کا اثر ہمارے جسموں میں موجود ناپاک جانور کی چربی کی وجہ سے پوری طرح نہیں ہو رہا اور میں نے بچپن میں سنا تھا کہ جو اس ناپاک جانور کا زبان سے نام بھی لے لیتا ہے تو اس کا چالیس روز تک ایمان ہی نہیں رہتا۔ میں تو اس بات پر ہنس دیتا تھا لیکن آج اس کا تجربہ ہو رہا ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس

پڑا۔

" ایمان چلے جانے والی بات تو بس ویسے ہی ڈرانے کے لئے بزرگ کر دیتے تھے البتہ یہ بات بہرحال سامنے آگئی ہے کہ جسم کی ناپاکی کی وجہ سے کلام مقدس کے وہ اثرات بہرحال نہیں ہوتے جیسے پاک جسم کے ساتھ ہوتے ہیں اور یہاں پانی بھی موجود نہیں ہے کہ ہم غسل اور وضو کر کے اپنے آپ کو پاک کر لیں"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب اسلام تو دین فطرت ہے۔ وہ اپنے ماننے والوں کے لئے مشکلات نہیں بلکہ آسانیاں بخشتا ہے۔ اگر پانی نہیں ہے تو تیمم سے بھی تو غسل کیا جا سکتا ہے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ لیکن تیمم وضو کا قائمقام ہوتا ہے۔ غسل کا کیسے ہو سکتا ہے اور مجھے تو اس کا طریقہ بھی نہیں آتا۔ نہ کبھی اس کی ضرورت پڑی ہے اس لئے کبھی کسی سے پوچھا ہی نہیں"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب وضو اور غسل دونوں تیمم سے ہو جاتے ہیں۔ بات صرف نیت کی ہے۔ اگر وضو کی نیت کر کے تیمم کیا جائے تو وضو ہو جائے گا اور اگر غسل کی نیت کر کے تیمم کیا جائے تو غسل ہو جائے گا اور طریقہ مجھے آتا ہے۔ بے حد آسان اور سادہ طریقہ ہے"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اچھا۔ ویری گڈ۔ جلدی بتاؤ کیا طریقہ ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے قدرے بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

" بڑا سادہ اور آسان طریقہ ہے کہ گرد آلود پتھر پر یا زمین پر دونوں ہاتھ آہستہ سے مارے جائیں اور پھر یہ دونوں ہاتھ ملا کر چہرے پر مل لئے جائیں۔ دو بار ایسا کیا جائے، پھر دو بار ہی ہاتھ باری باری دونوں کلائیوں سے لے کر کہنیوں تک مل لئے جائیں اور بس تیمم ہو گیا"۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" بس اتنی سی بات ہوتی ہے۔ کمال ہے۔ واقعی اسلام دین فطرت ہے۔ مجھے تیمم کے لغوی معنی تو معلوم ہیں کسی کی جگہ لینا۔ میرے ذہن میں بھی نہ تھا کہ اس کا طریقہ اتنا آسان ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

" کیپٹن شکیل تم اس بارے میں جانتے ہو تو یہ بتاؤ کہ تیمم کب ہو سکتا ہے۔ مطلب ہے کہ اس کی شرائط کیا ہیں"...... صفدر نے کہا۔

" فقہا کہتے ہیں کہ چار کوس تک پانی نہ ملے یا صرف پینے کا اتنا پانی ہو کہ وضو اور غسل میں استعمال ہونے کے بعد مزید دن یہاں رہ جانے کی وجہ سے جان کا خطرہ ہو یا کوئی ایسا مرض ہو یا مسئلہ ہو کہ پانی استعمال کیا جائے تو اس سے مرض بڑھنے کا خطرہ ہو یا جان اور صحت کو یقینی خطرات لاحق ہو سکتے ہوں تو پھر وہاں وضو یا غسل کی بجائے تیمم کیا جا سکتا ہے۔ البتہ جب اور جہاں پانی وافر مقدار میں

میسر آ جائے تو پھر تیمم کرنا جائز نہیں رہتا"...... کیپٹن شکیل نے باقاعدہ وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" اوکے ۔ پھر غسل کی نیت کر کے تیمم کر لیا جائے"...... عمران نے کہا اور اس کے بعد انہوں نے باقاعدہ تیمم کیا اور ایک بار پھر وہ گڑھے کے کنارے کی طرف بڑھنے لگے ۔اس بار بھی عمران سب سے آگے تھا۔ کنارے پر پہنچ کر عمران نے بڑے اعتماد بھرے انداز میں پیر باہر رکھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس نے تیمم کے ذریعے جسمانی پاکیزگی حاصل کر لی ہے اور واقعی ایسا ہی ہوا۔ اس بار عمران کا راستہ کسی شیطانی طاقت نے نہ روکا اور وہ بڑے اطمینان سے گڑھے سے باہر آگئے ۔جوزف اور جوانا دونوں کو عمران نے ان کے ہاتھ پکڑ کر باہر نکال لیا تھا اور پھر وہ تیزی سے جنگل میں گھستے چلے گئے ۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ ایک چشمے تک پہنچ گئے تو پھر عمران نے اپنے ساتھیوں سمیت وہاں ایک ایک کر کے غسل کیا اور اس کے بعد لباس پہن کر وہ سب ایک جگہ پر جمع ہو گئے ۔

" عمران صاحب ہمیں اب اپنی حکمت عملی تبدیل کرنا ہو گی"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں ۔اب میں بھی یہی سوچ رہا ہوں کہ ہم شوشو پجاری کی کھلی شکست کے چکر میں آنے کی بجائے اس کے خاتمے کے لئے کام کریں"...... عمران نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کہا۔

" باس آپ اگر اجازت دیں تو میں اسے اپنے ساتھ چکاری کی

دعوت دوں۔ پھر آپ دیکھیں کہ میں اس کا کیا حشر کرتا ہوں"۔ جوزف نے کہا۔

" چکاری کی دعوت۔ کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" باس۔ افریقہ میں چکاری کی دعوت قبیلے کی سرداری کے لئے دی جاتی ہے۔ اس میں دعوت دینے والا اکیلا ہوتا ہے جبکہ مقابل اگر چاہے تو اکیلا سامنے آئے چاہے تو پورے قبیلے کو ساتھ لے کر آجائے یہ اس کی مرضی ہوتی ہے اور اس کا فیصلہ کسی ایک کی موت پر سامنے آتا ہے"...... جوزف نے کہا۔

" لیکن ہم یہاں کسی قبیلے کی سرداری کے لئے تو نہیں آئے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" باس۔ پجاری بھی سردار ہی سمجھا جاتا ہے"...... جوزف نے جواب دیا۔

" لیکن اس کے پاس شیطانی طاقتیں ہیں۔ جادوئی حربے ہیں تم اس کا مقابلہ کس انداز میں کرو گے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" باس۔ قدیم اصول کے مطابق چکاری کی دعوت میں جسمانی طاقت کے علاوہ اور کوئی طاقت استعمال نہیں کی جا سکتی"۔ جوزف نے کہا۔

" نہیں۔ ہم نے اسے جسمانی طاقت میں شکست نہیں دینی بلکہ

اس کی شیطانی طاقتوں سمیت اسے شکست دینی ہے اور میرا خیال ہے
کہ ہمیں اس کے لئے کوئی اور طریقہ اختیار کرنا پڑے گا۔ یہ آستون
والا سلسلہ بھی کامیاب ہوتا نظر نہیں آرہا"...... عمران نے کہا۔

"اور کیا راستہ اختیار کریں گے آپ عمران صاحب"...... صفدر
نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس سلسلے میں ہمیں اسادان جاکر ناسطور سے
رہنمائی حاصل کرنی چاہئے یا اگر سید چراغ شاہ صاحب سے فون پر
رابطہ ہو جائے تو پھر صحیح راستہ سامنے آجائے گا ورنہ جس انداز میں
اس شوشو پجاری نے ہم پر قابو پا لیا تھا مجھے خطرہ ہے کہ یہ ایسا ہی
کوئی اور حربہ استعمال کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن یہاں سے اسادان کا راستہ کیسے تلاش کیا جائے گا"۔
صفدر نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ راستہ میں نے دیکھ لیا ہے"...... اچانک
جوزف نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ چلو واپس اسادان چلتے ہیں"...... عمران نے
فیصلہ کن لہجے میں کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

سکاٹا قبیلے کا سردار زاگو درختوں سے خالی چھوٹے سے حصے کے
ایک کنارے پر ہاتھ میں ایک بڑا سا نیزہ اٹھائے کھڑا تھا۔ اس وقت
وہ اپنے پورے قبائلی لباس میں تھا۔ قبیلے کے تمام افراد اس خالی حصے
کے گرد موجود تھے۔ خالی حصے کے درمیان میں کوئی پجاری کی لاش
پڑی ہوئی تھی جس کے سینے میں ابھی تک خنجر موجود تھا۔ اچانک دور
سے ڈھول بجنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور ساکت کھڑے ہوئے
لوگوں میں ہلکی سی ہلچل سی نمودار ہونے لگی۔ کچھ دیر بعد ڈھول بجنے کی
آوازیں قریب آ گئیں اور پھر چار مسلح افراد کے نرغے میں بوڑھا مہا
پجاری وہاں نمودار ہوا اور اس کے اندر داخل ہوتے ہی تمام قبائلی
مہا پجاری اور دیوتاؤں کا نعرہ مارتے ہوئے زمین پر گر گئے جبکہ سردار
زاگو بھی جھک گیا تھا۔

"دیوتاؤں نے تمہارا سلام قبول کر لیا ہے"...... بوڑھے مہا

پجاری نے اونچی آواز میں کہا تو دیوتاؤں کے نام کے نعرے مار کر سب قبائلی ایک بار پھر اٹھ کھڑے ہوئے۔ مہا پجاری آہستہ آہستہ چلتا ہوا وہاں موجود قبیلے کے مردوں کے سامنے سے گزرنے لگا۔ وہ غور سے ہر آدمی کو دیکھ رہا تھا جو سر جھکائے خاموش کھڑے ہوئے تھے۔ عورتوں اور بچوں کی قطاریں مردوں کے پیچھے تھیں اس لئے سامنے صرف مرد ہی تھے۔ چاروں طرف کا چکر لگانے کے بعد مہا پجاری سردار کے قریب آکر رک گیا۔

" تمہارے قبیلے میں اس وقت کوئی ایسا آدمی نہیں ہے سردار زاگو جو پجاری بننے کے لائق ہو"...... مہا پجاری نے کہا۔

" لیکن بغیر پجاری کے تو قبیلہ نہیں رہ سکتا مہا پجاری"...... سردار زاگو نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ مجھے معلوم ہے لیکن اس کا ایک حل ہے کہ تم شوشو پجاری کو اپنا پجاری مان لو"...... مہا پجاری نے کہا۔

" سردار کی طرح ہر قبیلے کا پجاری اس قبیلے کا مددگار ہوتا ہے مہا پجاری ورنہ سکاٹا قبیلہ سلاگا قبیلے کا غلام بن جائے گا۔ ہمیں اپنا علیحدہ پجاری چاہئے"...... سردار زاگو نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

" پھر اس کا ایک اور حل ہے کہ میں تم میں سے کسی ایک کو پجاری بنا دیتا ہوں۔ وہ شوشو پجاری کا شاگرد بن جائے اور اس سے سب کچھ سیکھ لے"...... مہا پجاری نے کہا۔

" ہاں ایسا ہو سکتا ہے۔ اگر تم نے کسی عام آدمی کو پجاری بنانا

ہے تو پھر میرے بھائی کاشو کو پجاری بنا دو"...... سردار زاگو نے کہا۔

" ٹھیک ہے جیسے تم کہو"...... مہا پجاری نے کہا اور پھر اس نے اونچی آواز میں کاشو کو طلب کیا۔ یہ سردار زاگو کا چھوٹا بھائی تھا اور خاصا صحت مند نوجوان تھا۔ پھر اس کے پجاری بننے کی رسومات ادا کی گئیں۔ اس کے بعد کوٹی پجاری کی لاش کو تمام رسومات ادا کر کے جلایا گیا۔ اس کے بعد مہا پجاری واپس چلا گیا تو سب قبیلے والے بھی واپس اپنی جھونپڑیوں کی طرف چلے گئے۔

" کاشو میرے ساتھ آؤ"...... سردار زاگو نے کاشو سے کہا اور اپنی جھونپڑی کی طرف بڑھ گیا۔

" میں نے مہا پجاری سے کہہ کر تمہیں اس لئے پجاری بنوایا ہے کاشو کہ تم نہ صرف میرے چھوٹے بھائی ہو بلکہ تم میری بات مانتے بھی ہو"...... سردار زاگو نے جھونپڑی کے فرش پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" مجھے معلوم ہے اور تمہیں مجھ سے کوئی شکایت نہ ہو گی۔ مہا پجاری نے مجھے کہا ہے کہ میں جا کر شوشو پجاری کا شاگرد بن جاؤں۔ مجھے کتنا عرصہ وہاں رہنا ہو گا"...... کاشو نے کہا۔

" اس شوشو پجاری کی وجہ سے تو میں نے تمہیں پجاری بنوایا ہے۔ تم نے اس کا شاگرد نہیں بننا۔ وہ سکاٹا قبیلے کے خلاف ہے اور مہا پجاری بھی اس سے ملا ہوا ہے۔ تم نے شوشو کی بجائے راہولا پجاری کا شاگرد بننا ہے۔ وہ راہولا قبیلے کا پجاری ہے اور راہولا قبیلہ ہمارا حلیف قبیلہ ہے"...... سردار زاگو نے کہا تو کاشو بے اختیار

اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم مہا پجاری کے حکم کے خلاف کام کریں"...... کاشو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ کوٹی پجاری کو کس نے ہلاک کیا ہے اور کیوں"...... سردار زاگو نے کہا۔

"ہاں۔یہی بتایا گیا ہے کہ اس نے دیوتا کے خلاف بات کی اور دیوتا کا غضب اس پر ٹوٹ پڑا اور نامعلوم سمت سے دیوتا نے خنجر مارا جو اس کے سینے میں لگا اور وہ ہلاک ہو گیا"...... کاشو نے جواب دیا۔

"یہ بات قبیلے والوں کو ٹھنڈا رکھنے کے لئے پھیلائی گئی ہے۔ کوٹی پجاری کا قاتل شوشو پجاری ہے۔ اس کے سینے میں جو خنجر پیوست تھا وہ شوشو پجاری کا خاص خنجر ہے"...... سردار زاگو نے کہا تو کاشو بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔اوہ۔ایسا کیوں ہوا ہے"...... کاشو نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"سنو۔ میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں۔ کوٹی پجاری اور میں ہم دونوں چاہتے تھے کہ روشنی کے ماننے والے جو مہذب دنیا سے یہاں آئے ہیں وہ شوشو پجاری کو شکست دے دیں تاکہ کوٹی پجاری شوشو پجاری کی جگہ سنبھال لے۔اس طرح ہمارا قبیلہ ڈکالا کا سب سے بڑا قبیلہ بن جائے گا اور پھر زیادہ بچے دینے والی عورتیں ہمارے قبیلے کو مل جائیں گی اور ہمارا قبیلہ روز بروز بڑا اور طاقتور ہوتا چلا جائے گا اس

لئے میں نے ان روشنی کے ماننے والوں کو اپنے قبیلے میں پناہ دی اور پھر شوشو پجاری کے ساتھ آستون بھی کوٹی پجاری نے طے کرایا لیکن اس کے بعد حالات یکلخت بدل گئے۔شوشو پجاری نے مہا پجاری سے مل کر ایک سازش کی۔اس نے کوٹی پجاری کو یہ لالچ دے کر اپنے ساتھ ملا لیا کہ اگر کوٹی پجاری روشنی کے ماننے والوں کی خوراک میں سور کی چربی شامل کرا دے تو روشنی کے نمائندے شوشو پجاری سے شکست کھا جائیں گے اور ایسی صورت میں شوشو پجاری خود ہی اپنی جگہ کوٹی پجاری کو دے دے گا اور خود وہ مہا پجاری کے پاس چلا جائے گا۔ مہا پجاری نے بھی اس کی تائید کی تھی۔ کوٹی پجاری اس پر آمادہ ہو گیا۔ میں نے اس کی مخالفت کی کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ شوشو پجاری اور مہا پجاری دونوں انتہائی فریبی اور مکار ہیں لیکن کوٹی پجاری کو ان پر مکمل اعتماد تھا اس لئے میں خاموش ہو گیا۔ پھر نتیجہ تمہارے سامنے آ گیا۔ سور کی چربی کا کھانا کھانے کے بعد جب ان روشنی والوں کا مقابلہ شوشو پجاری سے ہوا تو روشنی والے شکست کھا گئے اور شوشو پجاری نے انہیں سوانکے میں قید کر دیا کیونکہ وہ انہیں سزا دو چاند گزرنے کے بعد دے سکتا تھا، پہلے نہیں۔ پھر پتہ چلا کہ کوٹی پجاری کی لاش سوانکے میں پڑی ہوئی ہے جبکہ روشنی والے سب لوگ غائب تھے۔ شوشو پجاری نے اپنی طاقتوں کی مدد سے ان کی تلاش کرائی تو پتہ چلا کہ وہ اسادان پہنچ چکے ہیں جس پر شوشو پجاری نے اعلان کرا دیا کہ روشنی والے شکست کھا کر اور اپنی جانیں بچا کر

واپس چلے گئے ہیں اور کوئی پجاری کی لاش ہمیں واپس بھجوا دی۔ مہا
پجاری چاہتا تھا کہ سکاٹا قبیلے والے بھی شوشو پجاری کو اپنا پجاری مان
لیں لیکن میں نے انکار کر دیا کیونکہ اس طرح ہمارا قبیلہ سلاگا قبیلے کا
غلام بن جاتا جس پر اس نے مجبوراً تمہیں پجاری بنا دیا ہے۔ اگر تم جا
کر شوشو پجاری کے شاگرد بن گئے تو پھر یقیناً سلاگا قبیلے والے ہمارے
قبیلے کی تمام زیادہ بچے دینے والی عورتیں اس شاگردی کے عوض
طلب کر لیں گے اور ہمارے پاس اس سے بچنے کا کوئی راستہ نہیں
رہے گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ شوشو پجاری جان بوجھ کر تمہیں
خاص جادو اور طاقتیں نہ دے تاکہ ہمارا قبیلہ ہمیشہ اس کے زیر اثر
رہے"...... سردار زاگو نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔
"اوہ سردار زاگو۔ کوئی پجاری کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔ یہ
لوگ ہمارے قبیلے کے مہمان تھے اور مہمانوں سے دھوکہ کرنے کا
مطلب ہمارے قبیلے پر دیوتاؤں کا عذاب نازل کرانا ہے"...... کاشو
نے کہا۔
"ہاں۔ لیکن چونکہ میں نے اس کی مخالفت کی تھی اس لئے قبیلے پر
دیوتاؤں کا عذاب نازل نہیں ہوا البتہ پجاری کوٹی پر عذاب نازل ہو
گیا ہے لیکن یہ دھوکہ شوشو پجاری اور مہا پجاری کی وجہ سے ہوا ہے۔
چونکہ مجبوری یہ تھی کہ کوٹی پجاری نے کسی کو اپنا شاگرد نہیں بنایا
تھا اس لئے مہا پجاری کو بلانا ضروری تھا تاکہ وہ کسی کو پجاری بنا
سکے ورنہ تو میں اس کے بلانے پر بھی راضی نہیں تھا"...... سردار

زاگو نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ تم نے درست فیصلہ کیا ہے۔ میں اب راہولا
پجاری کا شاگرد بنوں گا۔ وہ ویسے بھی ہمارے باپ کا انتہائی گہرا
دوست ہے اور وہ ہم سے اپنے بچوں جیسی محبت کرتا ہے"...... کاشو
نے کہا تو سردار زاگو کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے۔
"میں نے راہولا پجاری کو یہاں بلایا ہے۔ وہ ابھی پہنچنے والا ہو گا۔
میں چاہتا ہوں کہ تمام قبیلے کے سامنے تمہیں اس کا شاگرد بنا دوں
تاکہ شوشو پجاری اور مہا پجاری کو اعتراض کا موقع نہ مل سکے کیونکہ
سارے قبیلے کا فیصلہ سردار کو بھی ماننا ہوتا ہے"...... سردار زاگو نے
کہا اور کاشو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"تم جا کر پجاریوں والا مخصوص لباس پہن لو اور پھر معبد میں پہنچ
جانا۔ میں بھی وہیں جا رہا ہوں۔ راہولا پجاری بھی وہیں پہنچے گا۔ وہاں
ہم پہلے آپس میں ساری بات چیت طے کر لیں گے پھر قبیلے والوں کو
اطلاع دی جائے گی"...... سردار زاگو نے کہا۔
"ٹھیک ہے سردار زاگو"...... کاشو نے کہا اور اٹھ کر جھونپڑی
سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک قبائلی اندر داخل ہوا اور سردار
زاگو کے سامنے جھک گیا۔
"کیا بات ہے"...... سردار زاگو نے چونک کر پوچھا۔
"شوشو پجاری کا قاصد آیا ہے سردار"...... آنے والے نے کہا۔
"اوہ اچھا۔ بلاؤ اسے"...... سردار زاگو نے چونک کر کہا تو قبائلی

واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد سلاگا قبیلے کا آدمی ہاتھ میں نیزہ پکڑے اندر
داخل ہوا۔ نیزے کے ساتھ سفید رنگ کا کپڑا بندھا ہوا تھا جو اس
کے قاصد ہونے کی نشانی تھی۔ قاصد نے سردار زاگو کو مخصوص انداز
میں سلام کیا۔

"بیٹھو۔ کیا نام ہے تمہارا"...... سردار زاگو نے کہا۔

"موشا۔ میرا نام موشا ہے سردار اور مجھے شوشو پجاری نے قاصد بنا
کر آپ کے پاس بھیجا ہے"...... آنے والے نے کہا اور سردار زاگو کے
سامنے مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"ہاں بولو۔ کیا پیغام لائے ہو"...... سردار زاگو نے کہا۔

"شوشو پجاری نے کہا ہے کہ آپ آئندہ روشنی والوں کو جو شوشو
پجاری کے دشمن ہیں اپنے قبیلے میں پناہ نہیں دیں گے ورنہ شوشو
پجاری آپ کے قبیلے کو تباہ و برباد کر دے گا"...... موشا نے کہا تو
سردار زاگو کا چہرہ غصے کی شدت سے عنابی سا ہو گیا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ تم کس کے سامنے یہ بات کر رہے ہو۔ کیا
سکاٹا قبیلہ سلاگا قبیلے کا غلام ہے جو شوشو پجاری نے ایسا پیغام دیا
ہے"...... سردار زاگو نے انتہائی غضبناک لہجے میں کہا۔

"سردار زاگو۔ میں تو صرف قاصد ہوں۔ میرا کام تو صرف پیغام
پہنچانا ہے لیکن شوشو پجاری نے کہا ہے کہ اب سکاٹا قبیلے کا پجاری
کوٹی بھی ہلاک ہو چکا ہے اور جسے اب پجاری بنایا گیا ہے اسے کچھ
نہیں آتا اس لئے اب ایک لحاظ سے تمہارا قبیلہ پجاری کے بغیر ہے

اس لئے اب شوشو پجاری جس وقت چاہے تمہارے قبیلے پر قبضہ کر
سکتا ہے اور پھر تم جانتے ہو کہ کیا ہو گا۔ تمہارے قبیلے کے تمام مرد
غلام بنا لئے جائیں گے اور تمام عورتیں سلاگا قبیلے کی لونڈیاں بن
جائیں گی اور سکاٹا قبیلے کا نام و نشان تک ختم ہو جائے گا اور سکاٹا
قبیلے کے جنگل پر بھی سلاگا قبیلے کا قبضہ ہو جائے گا اور شوشو پجاری
اس قدر طاقتور ہے کہ وہ اگر چاہے تو آسانی سے ایسا کر سکتا ہے"۔
موشا نے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے"...... سردار زاگو نے غصے کی شدت سے چیختے
ہوئے کہا۔

"ایسا ممکن ہے سردار زاگو۔ شوشو پجاری کے پاس طاقتیں ہیں۔
کانگا جادو اور اب بابلی جادو بھی ہے اور اس کی پشت پر بڑا شیطان اور
اس کا پجاری مہاپجاری ہے اور دیوتا اس سے خوش ہیں۔ اس نے
روشنی والوں کو بھی شکست دے دی ہے اور وہ فرار ہو گئے
ہیں"...... موشا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر وہ فرار ہو گئے ہیں تو پھر شوشو پجاری کو پیغام دینے کی کیا
ضرورت تھی"...... سردار زاگو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اسے معلوم ہے کہ وہ لوگ جب تک ہلاک نہیں ہوں گے
کوشش کرتے رہیں گے اور جب تک انہیں کسی قبیلے کی پناہ نہ ملے
گی وہ ڈکالا میں داخل نہ ہو سکیں گے اور شوشو پجاری نے تمام قبیلوں
میں قاصد بھیجے ہیں اور سب قبیلوں کے سرداروں اور قاصدوں نے

شوشو پجاری کو یقین دلایا ہے کہ اس کے دشمن کو وہ پناہ نہیں دیں گے اور مجھے اس نے تمہارے پاس بھیجا ہے"...... موشا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ مجھے شوشو پجاری کا پیغام مل گیا ہے۔ اب ہم اس بارے میں معبد میں جا کر دیوتا سے بات کریں گے اور پھر جیسے دیوتا فیصلہ کریں گے ویسے ہی کریں گے"...... سردار زاگو نے کہا۔

" تو کیا مجھے جواب کا انتظار کرنا ہوگا"...... قاصد موشا نے کہا۔

" ہاں۔ تم قاصدوں والی جھونپڑی میں رہو۔ جب دیوتا جواب دیں گے تو ہم تمہیں جواب دے دیں گے"...... سردار زاگو نے کہا تو موشا اٹھا۔ اس نے سلام کیا اور پھر جھونپڑی سے واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد سردار زاگو کو راہولا پجاری کے معبد میں پہنچنے کی اطلاع مل گئی تو وہ جھونپڑی سے نکلا اور معبد میں پہنچ گیا۔ وہاں بوڑھا راہولا پجاری اور سردار زاگو کا چھوٹا بھائی کاشو موجود تھے۔ سردار زاگو نے راہولا پجاری کو سلام کیا اور پھر وہ اس کے سامنے اپنے بھائی کاشو کے ساتھ بیٹھ گیا۔

" مجھے کاشو نے سب کچھ بتا دیا ہے۔ تم فکر مت کرو۔ میں کاشو کو اتنا بڑا پجاری بنا دوں گا کہ شوشو پجاری بھی اس کی طاقت پر حیران رہ جائے گا"...... راہولا پجاری نے کاشو کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

" مجھے معلوم ہے راہولا پجاری کہ آپ صرف بوڑھے ہو جانے کی وجہ سے شوشو پجاری کا مقابلہ نہیں کرتے ورنہ آپ طاقتوں کے لحاظ

سے کسی طرح بھی اس سے کم نہیں ہیں اور شوشو پجاری ڈکالا میں اگر کسی سے ڈرتا ہے تو وہ صرف آپ ہیں۔ لیکن ایک مسئلہ ایسا سامنے آیا ہے جس نے مجھے بے حد پریشان کر دیا ہے اور میں اس سلسلے میں آپ سے فوری مشورہ لینا چاہتا ہوں"...... سردار زاگو نے کہا۔

" کون سا مسئلہ"...... راہولا پجاری نے چونک کر پوچھا۔ کاشو بھی چونک کر اپنے بھائی سردار زاگو کو دیکھنے لگا۔

" شوشو پجاری کا قاصد موشا آیا ہے"...... سردار زاگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس سے ہونے والی تمام بات چیت کی تفصیل بتا دی۔

" ہونہہ۔ یہ تو واقعی کھلی دھمکی ہے"...... راہولا پجاری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نہ صرف آنکھیں بند کر لیں بلکہ دونوں ہاتھ بھی اپنی آنکھوں پر رکھ لئے اور سردار زاگو اور کاشو دونوں خاموش بیٹھے رہے۔ راہولا پجاری بھی خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ کافی دیر بعد اس نے دونوں ہاتھ ہٹائے اور اس کے ساتھ ہی آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آنکھیں خون کبوتر کی طرح سرخ ہو رہی تھیں۔

" ہر چیز سیاہ دھند میں چھپی ہوئی ہے لیکن اس سیاہ دھند میں روشنی بھی چمک رہی ہے اس لئے میرا اندازہ ہے کہ روشنی کی جیت ہو گی۔ اگر وہ تمہیں پناہ کے لئے کہیں تو تم انہیں پناہ دے دینا"۔ راہولا پجاری نے کہا۔

" لیکن شوشو پجاری کا کیا ہو گا۔ کاشو تو ابھی کچھ نہیں جانتا"۔

سردار زاگو نے کہا۔

"میں تمہیں ایک جھنڈا دے جاؤں گا۔ تم اسے معبد پر لہرا دینا۔ کاشو کو میں اپنے ساتھ لے جاؤں گا اور کوشش کروں گا کہ جلد از جلد کاشو کو طاقتور پجاری بنا کر واپس بھیج دوں اور جب تک یہ جھنڈا معبد پر لہراتا رہے گا شوشو پجاری تمہارا یا تمہارے قبیلے کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا"...... راہولا پجاری نے کہا تو سردار زاگو اور کاشو دونوں کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اساوان میں ناسطور کی رہائش گاہ پر موجود تھا۔ وہ سب جوزف کی رہنمائی میں سلاگا قبیلے کی سرحد سے پیدل چلتے ہوئے اساوان پہنچے تھے۔ گو انہیں راستے میں کافی تکالیف بھی اٹھائی پڑیں کیونکہ ان کے پاس کسی قسم کا کوئی اسلحہ وغیرہ نہیں تھا اور جنگل درندوں سے بھرا ہوا تھا لیکن جوزف اور عمران نے اپنی حاضر دماغی اور کارکردگی کی بنا پر ان تکالیف پر بروقت قابو پا لیا تھا اور وہ کئی گھنٹوں کے مسلسل سفر کے بعد بہرحال صحیح سلامت اساوان پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے تھے لیکن اس بار عمران پہلے کی طرح کسی ہوٹل میں ٹھہرنے کی بجائے براہ راست ناسطور کی رہائش گاہ پر پہنچ گیا تھا۔ ناسطور اپنی رہائش گاہ پر موجود نہیں تھا لیکن اس کے آدمی نے انہیں ایک کمرے میں پہنچا دیا اور خود وہ ناسطور کو تلاش کرنے اور ان کی آمد کی اطلاع دینے کے لئے چلا گیا تھا۔

"عمران صاحب اگر سید چراغ شاہ صاحب سے رابطہ ہو جائے تو زیادہ بہتر رہے گا۔ وہ ہماری درست سمت میں راہنمائی کر سکتے ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں دیکھو۔ کوشش تو کریں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ کو ان کا فون نمبر تو معلوم ہے۔ کسی پبلک کال آفس سے جا کر وہاں فون کر لیتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ایسے نہیں۔ پہلے ناسطور سے بات ہو جائے"...... عمران نے مختصر سا جواب دیا اور صفدر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ باقی ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ناسطور تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"...... ناسطور نے اندر داخل ہوتے ہی کہا اور عمران اور اس کے ساتھی ناسطور کے استقبال کے لئے کھڑے ہو گئے اور پھر سلام کا جواب دینے اور مصافحہ کرنے کے بعد وہ سب بیٹھ گئے۔

"آپ کو میرا انتظار کرنا پڑا میں معذرت خواہ ہوں۔ ویسے تو مجھے آپ کی آمد کی اطلاع مل چکی تھی اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ آپ کی دوبارہ میرے پاس آنے کی وجہ کیا ہے۔ میں آپ کو کسی قسم کا مشورہ دینے سے پہلے شاہ صاحب سے رابطہ کرنا چاہتا تھا۔ شاہ صاحب کسی خصوصی عبادت میں مصروف تھے اس لئے مجھے بھی ان سے رابطہ کے لئے انتظار کرنا پڑا ورنہ میں آپ کی آمد سے پہلے یہاں واپس

پہنچ جاتا"...... ناسطور نے فرش پر بچھی ہوئی دری پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"تو آپ کا رابطہ ہوا ہے شاہ صاحب سے یا نہیں"...... عمران نے چونک کر قدرے تیز لہجے میں پوچھا۔

"جی ہاں۔ ہوا ہے رابطہ اور انہوں نے آپ کے لئے پیغام دیا ہے کہ آپ کو وہاں پہنچانے کا مقصد یہ نہیں تھا کہ آپ کسی شیطانی طاقت سے باقاعدہ جادو کے مقابلے کرتے پھریں۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ ہمارا کام نہیں ہے۔ اس لئے آپ کو ان کا پیغام دے دیا جائے کہ آئندہ اگر آپ نے یا آپ کے ساتھیوں نے ایسا کیا تو ضروری نہیں ہے کہ آپ کو سوانگے میں ہوش میں لایا جائے"...... ناسطور نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

"اوہ۔ اس کا کیا مطلب ہوا۔ میں سمجھا نہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ شاہ صاحب کا مطلب آپ بخوبی سمجھ گئے ہیں۔ اصل میں جو لائحہ عمل آپ نے اختیار کیا ہے شاہ صاحب ایسا نہیں چاہتے اس لئے انہوں نے یہ بات کی ہے"...... ناسطور نے جواب دیا۔

"تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ میں نے تو یہ لائحہ عمل آپ کے مشورے سے اختیار کیا تھا اور اب بھی میں اسی وجہ سے وہاں سے واپس آیا ہوں۔ آپ ایسا کریں کہ میری براہ راست شاہ صاحب سے

بات کرادیں"...... عمران نے کہا۔

"میں نے شاہ صاحب سے عرض کی تھی کہ وہ آپ کو براہ راست ہدایات دے دیں لیکن انہوں نے فرمایا ہے کہ آپ عقلمند انسان ہیں اس لئے آپ خود ہی سمجھ جائیں گے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ آپ کو ان کا یہ پیغام دے دیا جائے کہ مقابلہ دو برابر طاقتوں میں ہوتا ہے۔ خیر اور شر میں آویزش ضرور ہوتی ہے مقابلہ نہیں ہوتا اس لئے آپ مقابلے کی بات ذہن سے نکال دیں ورنہ آپ اپنا اور اپنے ساتھیوں کا بہت نقصان کر لیں گے"...... ناسطور نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ان کی بات کا مطلب سمجھ گیا ہوں لیکن اصل بات جو میں پوچھنا چاہتا ہوں وہ بات اب بھی سمجھ نہیں آئی کہ مجھے کیا کرنا ہوگا۔ کیا میں اسے گولیوں سے اڑا دوں"...... عمران نے اور زیادہ الجھے ہوئے لہجے میں کہا تو ناسطور بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ واقعی بے حد الجھ گئے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ یہ شیطانی طاقتوں کے حامل لوگ روشنی کے ماننے والوں پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے کیا کرتے ہیں"...... ناسطور نے کہا۔

"ہاں۔ وہ پاکیزگی کا حصار ختم کرتے ہیں جیسے ان لوگوں نے دھوکے سے ہمارے ساتھ کیا"...... عمران نے کہا۔

"اگر آپ ان کی شیطانی اور کالی طاقتوں کو ان سے علیحدہ کرنا چاہیں تو آپ کیا کریں گے"...... ناسطور نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے

تاثرات ابھر آئے۔

"مم۔ میں۔ میں کیا کر سکتا ہوں۔ میں انہیں کیسے پاکیزہ کر سکتا ہوں۔ وہ تو ہیں ہی گندے"...... عمران نے اور زیادہ الجھے ہوئے لہجے میں کہا تو ناسطور ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ انسان تو احسن تقویم پر پیدا کیا گیا ہے چاہے وہ کوئی بھی ہو۔ پھر یہ تو خود انسان ہی ہے جو اپنے نظریات اور اعمال سے انتہائی پستی تک پہنچ جاتا ہے۔ کیا انتہائی پستی میں گرے ہوئے انسان کو دوبارہ احسن تقویم پر نہیں لایا جا سکتا"...... ناسطور نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ میں اس کے سامنے اسلام کی حقانیت پیش کروں اور اسے گندگی سے نکال کر انسانیت کی سطح پر لے آؤں لیکن یہ کام جبری طور پر تو نہیں ہو سکتا اور پھر وہ پجاری ہے اور شیطان کا پجاری ہے۔ وہ کیسے اس سطح پر آ سکتا ہے"...... عمران نے پہلے سے زیادہ الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب جب بھی کوئی دعویٰ کرے اور وہ دعویٰ پورا نہ ہو تو پھر کیا ہوتا ہے"...... ناسطور نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"آپ پلیز کھل کر بات کریں۔ مجھ سے یہ پہیلیاں نہیں بوجھی جاتیں۔ میں ذہنی طور پر الجھ گیا ہوں۔ میری سمجھ میں کوئی بات واضح طور پر نہیں آ رہی اس لئے آپ پلیز صاف صاف بتائیں کہ مجھے کیا کرنا ہوگا اور کیا نہیں کرنا ہوگا"...... عمران نے اس بار قدرے

غصیلے لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب آپ کی ناراضگی بجا ہے لیکن میرا یہ منصب نہیں ہے کہ میں آپ کی رہنمائی کر سکوں۔ پہلے بھی جو لائحہ عمل آپ نے میرے مشورے سے طے کیا تھا وہ کام نہیں دے سکا بلکہ آپ اور آپ کے ساتھی اس پجاری کے ہاتھ لگ گئے اور اگر شاہ صاحب نے مہربانی نہ کی ہوتی تو آپ کو اس خطرناک گڑھے میں بڑی مشکل ہوتی اور نہ آپ کے ذہنوں میں تیمم والی بات آتی اور نہ آپ وہاں سے نکل سکتے اس لئے میں مشورہ تو نہیں دے سکتا البتہ جو کچھ شاہ صاحب نے بتایا ہے اس کے مطابق میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ آپ اس شوشو پجاری کی شیطانی طاقتوں کو اس سے علیحدہ کر دیں اور پھر اسے سب کے سامنے بے بس کر کے شکست دے دیں"...... ناسطور نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میرے کہنے پر اس کی شیطانی طاقتیں اس سے علیحدہ ہو جائیں۔ وہ میری بات کیوں مانیں گی"...... عمران نے کہا۔

" ناسطور صاحب کی بات کا مطلب یہ ہے عمران صاحب کہ شوشو پجاری کو اس نہج پر لے آیا جائے کہ اس کی شیطانی طاقتیں بھی اس کی مدد نہ کر سکیں"...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

" لیکن اسے اس نہج پر کیسے لایا جائے۔ یہی بات تو سمجھ میں نہیں آ

رہی"...... عمران نے کہا۔

" آپ نے اب تک جوزف کی صلاحیتوں سے فائدہ نہیں اٹھایا عمران صاحب جبکہ میرا خیال ہے کہ جوزف اور جوانا دونوں مل کر اس شوشو پجاری کو تگنی کا ناچ ناچنے پر مجبور کر سکتے ہیں"۔ ناسطور نے کہا۔

" نہیں۔ میں اپنے ساتھیوں کو اس طرح اندھے کنوئیں میں نہیں دھکیل سکتا۔ پہلے میں خود مطمئن ہونا چاہوں گا پھر آگے بات ہو گی اور اس کا مطلب ہے کہ اب مجھے خود شاہ صاحب سے بات کرنا ہو گی۔ ٹھیک ہے میں کسی پبلک کال آفس سے جا کر شاہ صاحب کو فون کر لیتا ہوں اور اگر شاہ صاحب نے بھی اسی طرح مبہم باتیں کیں تو پھر میں واپس چلا جاؤں گا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی ناسطور بھی اٹھ کھڑا ہوا اور عمران کے ساتھی بھی۔

" آپ تشریف رکھیں میں فون لے آتا ہوں۔ آپ یہیں سے بات کر لیجئے لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ اس کی تمام تر ذمہ داری آپ کی اپنی ہو گی"...... ناسطور نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے کے اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران بے اختیار ایک طویل سانس لے کر واپس بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

" عمران صاحب میرے خیال میں اس بار آپ کا انتخاب درست

طور پر نہیں کیا گیا۔ یہ ٹھیک ہے کہ آپ نے اس سے پہلے اس قسم کے خصوصی مشنز سرانجام دیئے ہیں لیکن یہ مشن ان سب سے علیحدہ نوعیت کا ہے اس لئے آپ بری طرح الجھ گئے ہیں"۔۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ مجھے دراصل پہلے سے ہی خدشہ تھا اور اسی خدشے کے پیش نظر میں نے انکار کر دیا تھا لیکن پھر سرداور کے ساتھ جو حالات پیش آئے ان کی وجہ سے مجھے مجبوراً آمادہ ہونا پڑا کیونکہ سرداور کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ پاکیشیا کے مفادات کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتا تھا اور میں نہیں چاہتا تھا کہ آئندہ یہ عمل سرداور یا کسی اور پر دوہرایا جائے اس لئے میں خود یہاں آ گیا تاکہ اس شوشو پجاری کا خاتمہ کر سکوں لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ میرے سامنے کوئی واضح ٹارگٹ نہیں ہے۔ کوئی واضح لائحہ عمل نہیں ہے اور اب تک میں نے آپ سب کے ساتھ مل کر جو کچھ کیا ہے یہ تو اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارنے والی بات ہے اور سچ تو یہ ہے کہ اب تک ہم نے کوئی واضح اور نمایاں کامیابی حاصل نہیں کی بلکہ الٹا ہمارے خلاف ہی حالات گئے ہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور صفدر نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ناسطور اندر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک جدید ترین کارڈلیس فون تھا۔

"یہ آپ کے پاس ہے۔ یہ تو"۔۔۔۔۔۔ عمران نے اس جدید ترین

کارڈلیس فون کو ہاتھ میں لیتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شاہ صاحب لائن پر ہیں بات کر لیجئے"۔۔۔۔۔۔ ناسطور نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے فون کا بٹن آن کر دیا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میں علی عمران بول رہا ہوں شاہ صاحب"۔۔۔۔۔۔ عمران نے بٹن آن کرتے ہی انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی خصوصی رحمتیں نازل فرمائے۔ مجھے ناسطور نے تمہاری الجھنوں کے بارے میں تفصیل سے بتا دیا ہے اور تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں واضح طور پر سب کچھ بتا دوں تاکہ تم اس کے مطابق عمل کر سکو تو بیٹے پھر تمہارے اور ایک عام آدمی کے درمیان کیا فرق رہ جائے گا۔ مجھے تمہاری ذہانت اور کارکردگی پر مکمل اعتماد ہے۔ شوشو پجاری شیطان کا نمائندہ ہے اور شیطان کو یہ معلوم ہے کہ وہ روشنی کے مقابلے پر نہیں ٹھہر سکتا اس لئے روز اول سے اب تک شیطان کبھی کھل کر روشنی کے مقابل نہیں آیا۔ اس نے ہمیشہ دھوکے، مکاری اور فریب سے کام لیا ہے۔ وہ انسان کے دلوں اور ذہنوں میں وسوسہ اور شک ڈال دیتا ہے اور اسے روشنی کے راستے سے بھٹکاتا چلا آیا ہے اور اب بھی وہ یہی کرے گا۔ یہ تمہارا کام ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہو کہ وہ تمہیں شیطان کے مقابلے میں استقامت بخشے اور تم بھٹکنے

سے بچ جاؤ"...... شاہ صاحب کی نرم اور آہستہ آواز عمران کے کانوں میں پڑتی رہی۔

"آپ کی بات درست ہے شاہ صاحب۔ لیکن مجھے اس کے لئے کیا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ بس یہی بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی"...... عمران نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"شوشو پجاری کو اس بات کا احساس ہو چکا ہے کہ تمام شیطانی طاقتیں بھی مل کر اسے اس قدر طاقتور نہیں بنا سکتیں کہ وہ روشنی کے مقابل ایک لمحے کے لئے بھی ٹھہر سکے۔ بس اتنا خیال رکھنا کہ کوئی پکی ہوئی چیز نہ کھانا اور آبشار اور قدرتی چشموں کا پانی پیو اور اپنے ساتھی جوزف کی صلاحیتوں کا فائدہ اٹھاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہارا حامی و مددگار ہو گا۔ اللہ حافظ"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے فون آف کر کے اسے واپس ناسطور کی طرف بڑھا دیا۔

"اپ کا شکریہ کہ آپ نے شاہ صاحب سے میرا براہ راست رابطہ کرا دیا۔ اب ہمیں اجازت دیں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"بیٹھیں عمران صاحب میں سمجھتا ہوں کہ آپ شاہ صاحب سے بات کر لینے کے باوجود اپنے مشن پر واضح نہیں ہو سکے۔ شاہ صاحب بہت بڑے روحانی بزرگ ہیں۔ وہ صرف اشارہ کر دیتے ہیں اور میری تو ویسے بھی کوئی حیثیت نہیں ہے البتہ یہاں اسادان میں ایک صاحب رہتے ہیں جن کا نام بابا نمسان ہے۔ وہ بڑے شفیق اور محبت

کرنے والے بزرگ ہیں۔ شاہ صاحب بھی ان سے بے حد محبت کرتے ہیں۔ انہوں نے ہی مجھے شاہ صاحب کے پاس بھیجا تھا۔ اگر آپ کہیں تو میں ان سے آپ کی ملاقات کرا دوں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ آپ کی ذہنی الجھن کو دور کر دیں گے"...... ناسطور نے کہا۔

"اوہ ضرور۔ اگر ایسا ہے تو زیادہ بہتر ہے۔ کچھ مزید وضاحت ہو جائے گی"...... عمران نے کہا تو ناسطور اٹھ کھڑا ہوا۔

"ایک منٹ ٹھہریں میں ابھی انتظام کر کے آتا ہوں"۔ ناسطور نے کہا اور اٹھ کر واپس اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا۔

"آئیے"...... اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ناسطور کی رہنمائی میں پیدل چلتے ہوئے اسادان شہر کے مغربی کونے کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"شاہ صاحب نے مجھے بابا نمسان کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہو گی"...... عمران نے اچانک ناسطور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ ویسے اگر کوئی رکاوٹ ہو گی تو بابا نمسان خود ہی بات کرنے سے انکار کر دیں گے"...... ناسطور نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک پرانے سے محلے کی ایک تنگ گلی میں سے گزر کر ایک بہت خستہ حال سے مکان

کے دروازے پر پہنچ کر رک گئے۔ دروازے کے پٹ غائب تھے البتہ اس پر ایک کپڑے کا پردہ لٹکا ہوا تھا۔

"آ جاؤ اندر"...... ان کے رکتے ہی ایک بھرائی ہوئی سی آواز اندر سے سنائی دی اور ناسطور نے مڑ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو اندر آنے کا اشارہ کیا اور خود پردہ ہٹا کر اندر داخل ہو گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی ایک ایک کر کے اندر داخل ہوئے۔ یہ ایک چھوٹا سا خستہ حال مکان تھا جس کے چھوٹے سے صحن کے بعد برآمدہ تھا اور برآمدے کے پیچھے ایک کمرے کا دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ ناسطور اس دروازے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"حیرت ہے۔ آواز تو یوں سنائی دی تھی جیسے کوئی دروازے کے پیچھے کھڑا اندر آنے کا کہہ رہا ہو جبکہ کمرہ تو دروازے سے کافی دور ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور صفدر اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"آ جاؤ ناسطور اور مہمانوں کو بھی لے آؤ"...... جیسے ہی وہ برآمدے میں داخل ہوئے انہیں پھر وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"آئیے جناب"...... ناسطور نے کہا اور پھر وہ کمرے میں داخل ہوا تو عمران اور اس کے ساتھی بھی کمرے میں داخل ہو گئے۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا اس کے فرش پر پرانی سی دری بچھی ہوئی تھی۔ ایک طرف ایک بوڑھا آدمی جس کی سفید داڑھی تھی اور سر کے بال بھی برف کی طرح سفید تھے لیکن جسمانی طور پر وہ خاصا مضبوط اور صحت

مند نظر آ رہا تھا، زمین پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی ٹانگوں پر سیاہ رنگ کا کمبل پڑا ہوا تھا۔

"مجھے افسوس ہے جناب کہ میں دونوں ٹانگوں سے معذور ہوں اس لئے آپ جیسے بڑے لوگوں کے استقبال کے لئے اٹھ نہیں سکتا۔ امید ہے آپ معاف کر دیں گے"...... سلام دعا کے بعد اس بوڑھے آدمی نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو ہم نے آپ کو تکلیف دی"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ آپ کی یہاں آمد میرے لئے انتہائی مسرت کا باعث ہے کیونکہ جس کی تعریف شاہ صاحب کریں اس سے ملاقات تو سعادت کی بات ہے"...... بوڑھے بابا نمسان نے کہا۔

"یہ تو شاہ صاحب کی مہربانی ہے جناب ورنہ میں تو انتہائی حقیر اور عاجز سا دنیا دار آدمی ہوں"...... عمران نے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے فرش پر بیٹھ گئے جبکہ ناسطور سائیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔

"علی عمران صاحب مجھے معلوم ہے کہ آپ میرے پاس کس مقصد کے لئے آئے ہیں اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ یہاں اس علاقے میں آپ کی آمد کا اصل مقصد کیا ہے۔ شاہ صاحب بہت بڑے بزرگ ہیں۔ ان سے تو زیادہ تفصیل سے بات نہیں ہو سکتی البتہ میں ایک عاجز اور گنہگار آدمی ہوں۔ یہ اور بات ہے کہ بزرگوں کی دعاؤں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نظر کرم کی ہے اور میں اس کا

شکر گزار ہوں ورنہ میری تو اپنی کوئی حیثیت نہیں ہے لیکن میں آپ کے ساتھ تفصیل سے بات کر سکتا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ کس الجھن میں مبتلا ہیں"...... بابا تمسان نے یکلخت انتہائی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ میری ذہنی الجھن دور کر سکیں تو میں آپ کا بے حد مشکور رہوں گا"...... عمران نے کہا۔

"علی عمران صاحب۔ شاہ صاحب نے آپ کو پہلے اس شوشو پجاری کے خلاف کام کرنے کے لئے کہا لیکن آپ نے اس بنا پر انکار کر دیا کہ یہ کام آپ کو اپنے منصب کے شایان شان نہ لگا تھا لیکن پھر جب شوشو پجاری نے آپ کے سائنس دان پر کافرستان کے آدمیوں سے کثیر دولت لے کر وار کیا تو آپ کو اس کام کی اہمیت کا علم ہوا اور آپ نے یہ فیصلہ کیا کہ اس کا خاتمہ کر دیا جائے اور پھر اس فیصلے کی حکومت کے بڑوں نے بھی تائید کر دی۔ چنانچہ آپ اپنے ساتھیوں سمیت یہاں پہنچ گئے۔ یہاں پہنچنے سے لے کر اب تک کے تمام حالات کا علم آپ کو بھی ہے اور مجھے بھی اس لئے انہیں دوہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کا یہ نظریہ میرے خیال کے مطابق درست ہے کہ آپ سلاگا قبیلے کا معبد اور اس کے دیوتا کو سب کے سامنے جلا کر راکھ کر دیں۔ اس طرح شوشو پجاری کا طلسم ٹوٹ جائے گا لیکن اس نے آپ سے پہلے آپ کے ساتھیوں پر وار کر دیا اور آپ کے ساتھیوں کی مثالی روحیں اپنے قبضے میں کر لیں اس طرح آپ اس

کے چکر میں پھنس گئے۔ بہرحال آپ نے اپنے ساتھیوں کی مثالی روحیں تو آزاد کرا لیں لیکن پھر شوشو پجاری نے مکر و فریب سے کام لے کر آپ کو ناپاک جانور کی چربی کھلا دی اس طرح اس کی شیطانی طاقتوں نے آپ پر غلبہ حاصل کر لیا اور یہ غلبہ واقعی مکمل ہو جاتا اگر شاہ صاحب اس میں مداخلت نہ کرتے اور اب یہ صورت حال ہے کہ آپ مزید مشورے کے لئے اسادان آئے ہیں جبکہ شوشو پجاری نے اس دوران ڈکالا کے تمام قبیلوں کو اس بات کا پابند کرنے کی کوشش کی ہے کہ کوئی قبیلہ آپ کو پناہ نہ دے لیکن پہلے آپ نے جس قبیلے کی پناہ حاصل کی تھی، میرا مطلب ہے سکاٹا قبیلہ اور جس کے پجاری کوٹی نے آپ سے دھوکہ کیا تھا اس قبیلے کے سردار نے آپ کو دوبارہ پناہ دینے کا اعلان کر دیا ہے کیونکہ اس دھوکے میں سردار کا ہاتھ نہیں تھا۔ اس نے اس کام میں کوٹی پجاری کی مخالفت کی تھی۔ اب اس کوٹی پجاری کی جگہ اس سردار کا بھائی کاشو پجاری بن گیا ہے لیکن اسے مکمل پجاری بننے میں ابھی کافی عرصہ لگ جائے گا اس لئے فی الحال یہ قبیلہ پجاری کے بغیر ہے اس لئے آپ آسانی سے اپنے ساتھی جوزف کو اس قبیلے کا عارضی پجاری بنا سکتے ہیں۔ آپ کا دوسرا ساتھی جوانا جوزف کا محافظ بن سکتا ہے۔ یہ کام آسانی سے ہو جائے گا۔ میں اس کام میں آپ کی مدد کروں گا اور سردار زا کو آپ کے بات کرتے ہی فوراً اس بات پر رضامند ہو جائے گا۔ جب جوزف سکاٹا قبیلے کا عارضی پجاری اور اس کا محافظ جوانا بن جائے گا تو پھر

شوشو پجاری ان دونوں کے خلاف کوئی اقدام نہ کر سکے گا کیونکہ یہ پجاری کی روایت اور اصولوں کے خلاف ہے"...... بابا نمسان نے کہا۔

"لیکن اس نے کوٹی پجاری کو تو ہمارے سامنے ہلاک کر دیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"وہ اس لئے کہ کوٹی پجاری نے خود روایات اور اصولوں کی خلاف ورزی کی تھی کہ مہمانوں کے ساتھ دھوکہ وفریب کیا تھا اس لئے وہ کمزور ہو گیا تھا اور شوشو پجاری کو اس پر غلبہ حاصل کرنے کا موقع مل گیا تھا"...... بابا نمسان نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ چلیں ایسا ہو گیا پھر"...... عمران نے کہا۔

"جوزف ڈکالا میں اپنے بڑے پجاری ہونے کا اعلان کر دے گا اور شوشو پجاری کو مجبوراً اس کا جواب دینا ہو گا اور یہاں ڈکالا میں اگر دو پجاری ایک دوسرے کو للکار دیں تو پھر اس کا فیصلہ ایک خاص انداز میں کیا جاتا ہے اور وہ خاص انداز یہ ہے کہ جب چاند پورا ہوتا ہے تو دونوں پجاری ایک دوسرے کے سامنے آتے ہیں اور للکارنے والا پجاری یعنی جوزف شوشو پجاری سے کوئی ایسا سوال کرے گا جسے پورا کرنا شوشو پجاری کے لئے لازمی ہو گا اور اگر وہ پورا کر دے تو پھر وہ بڑا پجاری بن جائے گا اور وہ للکارنے والے پجاری کو ہلاک کر سکتا ہے لیکن اگر وہ سوال پورا نہ کر سکے گا تو پھر اسے للکارنے والے کی اطاعت قبول کرنا ہو گی۔ دوسرے لفظوں میں جوزف شوشو پجاری

سے سوال کرے گا۔ اگر شوشو اس سوال کو پورا نہ کر سکے گا تو وہ جوزف کی اطاعت قبول کرنے پر مجبور ہو جائے گا اور جیسے ہی وہ اداعت قبول کرے گا اس کی ساری طاقتیں جوزف کی اطاعت قبول کر لیں گی اور پھر جوزف صرف حکم دے گا اور اس کی طاقتیں اسے چھوڑ کر چلی جائیں گی۔ اس طرح شوشو پجاری بے بس ہو کر رہ جائے گا۔ اس کے بعد آپ سلاگا کے معبد اور اس کے دیوتا کو تباہ و برباد کر دیں اور یہ بھی سن لیں کہ آپ نے اس کے لئے جو سائنسی طریقہ سوچا ہے وہ کامیاب نہیں ہو گا کیونکہ یہ طریقہ کھلی جگہ پر کام کرتا ہے بند جگہ پر نہیں البتہ اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اس کی حفاظت کرنے والی مخصوص طاقتوں کا خاتمہ کر دیا جائے اور ان کا خاتمہ آپ اپنی ذہانت اور جوزف کی معلومات کی بنا پر آسانی سے کر سکتے ہیں۔ اس طرح شوشو پجاری جو اس وقت اپنی شیطانی طاقتوں کی وجہ سے روشنی کے مقابل آ رہا ہے اپنی موت آپ مر جائے گا"...... بابا نمسان نے کہا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ میں اس شوشو پجاری کا عام انداز میں خاتمہ کر دوں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ آپ ماورائی طاقتوں کے بارے میں اچھی طرح جانتے ہیں۔ آپ کا اسلحہ اس پر اثرانداز ہی نہیں ہو گا"...... بابا نمسان نے جواب دیا۔

"لیکن جوزف اس شوشو پجاری سے ایسا کون سا سوال کرے گا

جسے وہ پورا نہ کر سکے۔ یہ بات اب تک سوچنے کے باوجود میری سمجھ میں نہیں آرہی"...... عمران نے کہا تو بابا نمسان بے اختیار مسکرا دیئے۔

" یہ سوچنا آپ کا کام ہے البتہ ایک مثال دے سکتا ہوں کہ آپ بتا سکتے ہیں کہ چاند کی چودھویں رات کو کب مکمل گرہن لگے گا جو دو گھنٹے تک قائم رہے گا"...... بابا نمسان نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ بات ہے۔ اوہ۔ اب میں سمجھ گیا۔ ویری گڈ۔ آپ نے واقعی خصوصی مہربانی کی ہے"...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب دراصل آپ نے اپنی عقل کو استعمال نہیں کیا ورنہ ایسے تو بے شمار کام یہاں ہو سکتے ہیں"...... بابا نمسان نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" ٹھیک ہے اب ہمیں اجازت دیں۔ اب ہم اس شوشو پجاری سے خود نمٹ لیں گے"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی سارے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر بابا نمسان سے اجازت لے کر اور مصافحہ کر کے وہ اس مکان سے باہر آ گئے۔ اب عمران کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ شاید اب وہ ذہنی طور پر خاصا مطمئن ہو چکا تھا۔

شوشو پجاری اپنی جھونپڑی میں چت لیٹا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور بظاہر وہ گہری نیند سویا ہوا تھا کہ اچانک جھونپڑی سے باہر اسے سرسراہٹ کی آواز سنائی دی تو اس نے نہ صرف چونک کر آنکھیں کھول دیں بلکہ اس طرح اٹھ کر بیٹھ گیا جیسے اس کے جسم میں ہڈیوں کی بجائے سپرنگ لگے ہوئے ہوں۔ اس کی نظریں جھونپڑی کے کھلے دروازے پر جمی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد ایک سیاہ رنگ کا انتہائی مضبوط جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کی آنکھیں گہرے سرخ رنگ کی تھیں۔

" اوہ جوانگ۔ آج تم اس روپ میں۔ کیا مطلب۔ میں تو تمہیں اس روپ میں پہلی بار دیکھ رہا ہوں۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... شوشو پجاری نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مجھے اس لئے اس روپ میں آنا پڑا ہے شوشو کہ مجھے اب تمہارے ساتھ مستقل رہنا ہو گا"...... آنے والے نے اس کے سامنے آکر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"...... شوشو پجاری نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بڑے شیطان کا حکم ہے شوشو کہ میں تمہاری حفاظت کروں کیونکہ روشنی کے لوگ تمہارے خلاف کام کر رہے ہیں اور روشنی کی طاقتیں ان کی مدد اور رہنمائی کر رہی ہیں اور جوانگ میں اتنی طاقت بہرحال ہے کہ وہ انہیں سنبھال سکے لیکن ظاہر ہے اژدھے کے روپ میں، میں تمہارے ساتھ مستقل نہیں رہ سکتا اس لئے میں اس روپ میں آگیا ہوں اور اب تم نے مجھے اپنا محافظ بتانا ہے۔ میرا نام جوانگ ہی رہے گا"...... آنے والے نے کہا تو شوشو پجاری نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"میں بڑے شیطان کا بے حد مشکور ہوں کہ اس نے تمہیں میری حفاظت کے لئے بھیجا ہے جوانگ۔ لیکن روشنی والے تو فرار ہو گئے ہیں اور میں نے سب قبیلے والوں کو کہہ دیا ہے کہ اب کوئی انہیں پناہ نہ دے اس لئے وہ جیسے ہی کسی قبیلے کی سرحد میں داخل ہوں گے قبائلیوں کے ہاتھوں مارے جائیں گے"...... شوشو پجاری نے کہا تو جوانگ بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو تمہیں معلوم نہیں ہے کہ سکاٹا قبیلے کے سردار زاگو نے

انہیں راہولا پجاری کے مشورے پر پناہ دینے کا فیصلہ کر لیا ہے اور اب اس کا بھائی کاشو تمہاری بجائے راہولا پجاری کا شاگرد بنے گا"...... جوانگ نے کہا۔

"میں سکاٹا قبیلے پر سلاگا قبیلے والوں کا قبضہ کرا دوں گا"۔ شوشو پجاری نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جب تک کاشو پجاری نہ بن جائے تب تک راہولا پجاری کا جھنڈا وہاں لہراتا رہے گا اور یہ بات تم بھی جانتے ہو اور سارا افریقہ بھی کہ جب تک کسی دوسرے قبیلے کے پجاری کا جھنڈا کسی قبیلے پر لہراتا رہے اس وقت تک اس قبیلے کے خلاف کوئی اقدام نہیں کیا جا سکتا"...... جوانگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں ایک بار پھر ان روشنی والوں کو شکست دے دوں گا"...... شوشو پجاری نے کہا۔

"ان کے پاس روشنی کا مقدس کلام ہے۔ پہلے تو تم نے مہا پجاری کے کہنے پر کوئی پجاری کو اپنے ساتھ ملا کر انہیں سور کی چربی ملا کھانا کھلا دیا جس کی وجہ سے وہ عارضی طور پر تمہارے ہاتھ آگئے تھے لیکن اب وہ پوری طرح ہوشیار ہوں گے اس لئے اب یہ کام نہیں چل سکتا۔ اب تمہیں اپنا طریقہ کار بدلنا ہو گا اور بڑے شیطان نے اس لئے مجھے تمہارا محافظ بنا کر بھیجا ہے تا کہ میں تمہاری درست طور پر رہنمائی کر سکوں کیونکہ بڑا شیطان دیکھ رہا ہے کہ اس بار روشنی کے ماننے والے تمہارے خلاف بہت سخت حربے استعمال کریں گے"۔

جوانگ نے کہا۔

"کس قسم کے حربے"...... شوشو پجاری نے چونک کر پوچھا۔

"کسی بھی قسم کے۔ وہ انتہائی خطرناک ذہانت کے مالک ہیں اور ان کی ذہانت کا توڑ میں ہی کر سکتا ہوں"...... جوانگ نے کہا۔

"دیکھو جوانگ اگر تمہارا خیال ہے کہ میں ناکارہ آدمی ہوں یا میرے پاس کوئی طاقت نہیں ہے اور تم مجھ سے زیادہ طاقتور ہو تو یہ بات ذہن میں رکھو کہ تم محض ایک طاقت ہو جسے کسی بھی وقت فنا کیا جا سکتا ہے جبکہ میں انسان ہوں"...... شوشو پجاری نے غصیلے لہجے میں کہا تو جوانگ بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم فکر نہ کرو شوشو۔ میں تو تمہارا نائب بن کر کام کروں گا اور میں تو تمہاری مدد کرنے آیا ہوں۔ یہ بات سب جانتے ہیں کہ تم ڈکالا کے سب سے طاقتور پجاری ہو اور دیوتا اور شیطان سب تم پر مہربان ہیں"...... جوانگ نے کہا تو شوشو پجاری کے چہرے پر اطمینان اور مسرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک جھونپڑی میں ایک مقامی آدمی داخل ہوا اور ان دونوں کے سامنے جھک گیا۔

"کیا بات ہے"...... شوشو پجاری نے چونک کر پوچھا۔

"سکاٹا قبیلے کے سردار زاگو کو بھیجا جانے والا قاصد واپس آ گیا ہے شوشو پجاری اور وہ تمہیں کوئی خاص بات بتانا چاہتا ہے"...... قبائلی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بلاؤ اسے"...... شوشو پجاری نے کہا تو قبائلی واپس چلا گیا۔
تھوڑی دیر بعد ایک اور قبائلی اندر داخل ہوا۔

"موشا کیا بات ہے"...... شوشو پجاری نے آنے والے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سردار زاگو نے پیغام دیا ہے کہ وہ تمہارے دشمنوں کو پناہ دینے کا فیصلہ کر چکا ہے"...... آنے والے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اور کچھ"...... شوشو پجاری نے پوچھا۔

"وہاں راہولا پجاری آیا تھا وہ کاشو پجاری کو اپنے ساتھ اپنے قبیلے راہولا میں لے گیا ہے اور وہاں معبد پر راہولا پجاری کا جھنڈا لہرا دیا گیا ہے"...... آنے والے نے کہا۔

"تم قبیلے کے دوسرے بڑوں سے ملے تھے۔ ان کے کیا خیالات ہیں"...... شوشو پجاری نے پوچھا۔

"وہ سب سردار زاگو کے ساتھ ہیں۔ وہ سب سلاگا قبیلے کی اطاعت قبول کرنے سے انکاری ہیں"...... موشا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے تم اب جا سکتے ہو"...... شوشو پجاری نے کہا اور آنے والا سلام کر کے واپس چلا گیا۔

"ہونہہ۔ اب جب تک سکاٹا قبیلے کا خاتمہ نہیں ہو گا مجھے چین نہیں آئے گا۔ میں چاہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں کے وہاں پہنچنے سے پہلے ان کو ایسا سبق سکھا دوں کہ آئندہ شوشو پجاری کا نام سنتے ہی وہ

خودبخود سجدوں میں گر جائیں"...... شوشو پجاری نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" مجھے اجازت دے دو میں سردار زاگو کو تو کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن قبیلے کو موت کے گھاٹ اتار سکتا ہوں"...... جوانگ نے کہا۔

" نہیں۔ اس طرح شوشو کا رعب کیسے پڑے گا۔ یہ کام مجھے خود کرنا ہوگا"...... شوشو پجاری نے کہا۔

" اگر تم ایسا کرنا چاہتے ہو تو تم سردار کی بیوی زاشی کو اپنے ساتھ ملالو"...... جوانگ نے کہا تو شوشو پجاری بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا زاشی اپنے شوہر کے خلاف میرا ساتھ دے گی"...... شوشو پجاری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ اگر میں اسے کہہ دوں تو وہ ضرور تمہارا ساتھ دے گی کیونکہ اسے بھی طاقتیں حاصل کرنے کا بے حد شوق ہے اور وہ کوٹی پجاری سے اپنے شوق کا اظہار کرتی رہتی تھی لیکن کوٹی پجاری نے اسے یہ کہہ کر صاف جواب دے دیا تھا کہ عورتیں طاقتیں حاصل نہیں کر سکتیں اس لئے وہ مایوس ہو گئی تھی اور پھر سردار زاگو نے بھی اسے انتہائی سختی سے ڈانٹ دیا تھا لیکن میرے پاس جو طاقتیں ہیں وہ عورتیں حاصل کر سکتی ہیں اس لئے اگر میں اس سے بات کروں تو وہ لامحالہ میری بات مانے گی"...... جوانگ نے کہا۔

" اوہ۔ پھر تو واقعی کام ہو سکتا ہے۔ اب تم مجھے مشورہ دو کہ میں کیا اقدام اٹھاؤں جس سے فوری طور پر سکاٹا قبیلے کو یہ معلوم ہو

جائے کہ اس کے سردار نے میری بات نہ مان کر اپنے قبیلے کے ساتھ زیادتی کی ہے"...... شوشو پجاری نے کہا۔

" بڑا آسان طریقہ ہے شوشو۔ تم سکاٹا قبیلے کے تمام بچوں کو کارساگہ کی دھمکی دے دو اور پھر دس بچوں پر کارساگہ کا عمل کر دو اور باقی کے بارے میں کل تک کی مہلت دے دو پھر دیکھو کیا ہوتا ہے"...... جوانگ نے کہا۔

" لیکن کارساگہ کے لئے تو کسی عورت کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ بھی انہی کے قبیلے کی ہو"...... شوشو پجاری نے کہا۔

" زاشی کو میں اس کے لئے تیار کر لوں گا"...... جوانگ نے کہا۔

" اوہ۔ اگر ایسا ہو جائے تو پھر سکاٹا قبیلہ تو کیا شوشو کی طرف کوئی ٹیڑھی نگاہ سے نہ دیکھ سکے گا"...... شوشو پجاری نے کہا۔

" تو پھر جا کر زاشی سے بات کروں"...... جوانگ نے کہا۔

" ہاں جاؤ۔ لیکن جلدی واپس آنا۔ میں چاہتا ہوں کہ جلد از جلد یہ کام مکمل ہو جائے"...... شوشو پجاری نے کہا۔

" میں جلدی واپس آجاؤں گا"...... جوانگ نے کہا اور اٹھ کر وہ تیزی سے جھونپڑی سے باہر چلا گیا اور شوشو پجاری اٹھ کر جھونپڑی میں ٹہلنے لگا۔ کافی دیر گزر گئی تو اچانک جھونپڑی سے باہر سرسراہٹ کی آواز سنائی دی اور شوشو پجاری بے اختیار اچھل پڑا۔ چند لمحوں بعد جوانگ اپنے نئے حلیے میں جھونپڑی میں داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

کامیابی مبارک ہو شوشو پجاری۔ زاشی تمہارے ساتھ مکمل تعاون کے لئے تیار ہو گئی ہے۔ میں اسے ساتھ لے آیا ہوں"۔ جوانگ نے کہا تو شوشو پجاری جلدی سے فرش پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا۔

"بلاؤ اسے"...... شوشو پجاری نے کہا تو جوانگ باہر چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے پیچھے ایک مضبوط جسم اور چوڑے چہرے والی نوجوان عورت اندر داخل ہوئی۔ یہ زاشی تھی سردار زاگو کی بیوی۔

"جھک جاؤ عظیم پجاری کے سامنے"...... جوانگ نے کہا تو زاشی تیزی سے آگے بڑھی اور پھر شوشو پجاری کے سامنے بیٹھ کر اس نے پنا سر شوشو پجاری کے قدموں میں رکھ دیا۔

"اٹھو زاشی۔ میں نے تمہارا سلام قبول کر لیا"...... شوشو پجاری نے بڑے رعب دار لہجے میں کہا تو زاشی اٹھی اور سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

"مجھے جوانگ نے بتایا ہے کہ تم ہمارے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہو"...... شوشو پجاری نے کہا۔

"ہاں آقا۔ میں پورا پورا تعاون کروں گی۔ جوانگ نے مجھے بتایا ہے کہ وہ مجھے اتنی بڑی طاقتیں بخش دے گا کہ میں سوائے تمہارے باقی سب پجاریوں سے بھی زیادہ طاقتور ہو جاؤں گی"...... زاشی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن پہلے تمہیں ایک آزمائش سے گزرنا ہو گا"...... شوشو پجاری نے کہا۔

"میں ہر آزمائش کے لئے تیار ہوں"...... زاشی نے جواب دیا۔

"تو سنو۔ میں تمہارے قبیلے کے دس بچوں پر ایک خاص عمل کرنا چاہتا ہوں اور یہ عمل تم نے مکمل کرنا ہے۔ میں تمہیں ایک بوٹی کا رس دوں گا اس پر میں نے ایک خاص عمل کیا ہوا ہے۔ تم دس بچوں کے جسموں پر یہ رس لگا دینا۔ پھر یہ بچے پوری بستی میں دوڑتے پھریں گے۔ ان کے جسموں پر آبلے پڑیں گے اور پھوٹتے رہیں گے اور ان میں سے گندہ پانی نکلتا رہے گا۔ پھر ان بچوں کے جسم پھٹ جائیں گے اور یہ ہلاک ہو جائیں گے۔ پھر ان میں سے ایک بچے کی لاش پر میری طاقت قبضہ کر لے گی اور پھر یہ لاش سارے قبیلے والوں کو بتائے گی کہ اگر سردار زاگو نے میرے دشمنوں کو اپنے قبیلے میں پناہ دی تو قبیلے کے سارے بچے دوسرے روز اسی طرح ہلاک ہو جائیں گے اور ایسا ہی ہو گا۔ بولو کیا تم اس کے لئے تیار ہو"۔ شوشو پجاری نے کہا۔

"لیکن اگر سردار زاگو نے تمہاری بات نہ مانی تو پھر کیا سارے قبیلے کے بچوں کے جسموں پر مجھے رس لگانا ہو گا"...... زاشی نے بے اختیار جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ صرف پہلی بار ایسا ہونا ضروری ہے۔ پھر یہ کام میری طاقتیں خود بخود کر لیں گی۔ تم نے بس پہلے دس بچوں پر رس لگانا

ہے کیونکہ یہ اس جادو کا اصول ہے کہ اس کی ابتداء اس قبیلے کی
عورت کر سکتی ہے اس لئے میں نے تمہارا انتخاب کیا ہے اور اگر تم
اس آزمائش میں پوری اتری تو تمہیں بہت بڑی بڑی طاقتیں مل
جائیں گی"...... شوشو پجاری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے میں یہ کام کرنے کے لئے تیار ہوں"...... زاشی نے
فیصلہ کن لہجے میں کہا تو جوانگ کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ
تیرنے لگی جبکہ شوشو پجاری بے اختیار کھل اٹھا۔ اس نے اٹھ کر
جھونپڑی کے ایک کونے میں پڑے ہوئے تھیلے میں سے ایک بوتل
نکال لی جس میں کالے رنگ کا رس تھا۔

" یہ لو۔ اس میں دس بچوں کو لگانے کا رس ہے۔ یہ کام تم نے
ابھی جا کر کرنا ہے تاکہ رات ہونے سے پہلے پہلے سارا کام مکمل ہو
جائے"...... شوشو پجاری نے کہا اور زاشی سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی
ہوئی۔

" جاؤ جوانگ اسے چھوڑ آؤ"...... شوشو پجاری نے جوانگ سے کہا
اور جوانگ سر ہلاتا ہوا جھونپڑی کے دروازے کی طرف بڑھ گیا اور
شوشو پجاری کے چہرے پر مسرت کے تاثرات مزید پھیلتے چلے گئے
کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اب اگر سردار زاگو نے اس کے دشمنوں کو
پناہ دی تو اس کے قبیلے والے خود ہی اس کی بوٹیاں نوچ ڈالیں گے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اسادان سے واپس سکاٹا قبیلے کی
طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس بار بھی وہ گھوڑوں پر سوار تھے اور ان
گھوڑوں کا انتظام ناسطور نے کیا تھا۔ اس کے ساتھ دو اور آدمی بھی
تھے جنہوں نے سرحد پر گھوڑے واپس لے جانے تھے۔ جوزف سب
سے آگے تھا تاکہ وہ مخصوص راستوں پر سے انہیں سرحد تک لے
جائے۔ انہیں اسادان سے نکلے ہوئے دو گھنٹے گزر گئے تھے اور اب وہ
سکاٹا قبیلے کی سرحد کے قریب پہنچنے والے تھے۔

" عمران صاحب کیا کوٹی پجاری کی موت کے بعد سکاٹا قبیلے کا
سردار ہمیں دوبارہ اپنے قبیلے میں داخل ہونے دے گا بھی ہی یا
نہیں"...... صفدر نے کہا۔

" دیکھو۔ یہ تو سرحد پر پہنچ کر ہی معلوم ہو گا۔ ویسے میرا خیال ہے
کہ وہ اجازت دے دے گا۔ میں نے دیکھا ہے کہ وہ کوٹی پجاری سے

خوش نہیں تھا"...... عمران نے جواب دیا تو صفدر نے اثبات میں سرہلا دیا لیکن ابھی وہ تھوڑا ہی آگے بڑھے ہوں گے کہ دور سے ڈھول بجنے کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں اور سب سے آگے جاتا ہوا جوزف بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس کے رکتے ہی عمران سمیت سب ساتھی بھی رک گئے۔

"باس۔ ہمیں یہاں روکا جا رہا ہے۔ سردار ہم سے خود بات کرنے آ رہا ہے"...... اچانک ڈھولوں کی آوازیں سنائی دینا بند ہوئیں تو جوزف نے تیزی سے واپس گھوڑا موڑتے ہوئے عمران سے کہا۔

"ہاں۔ میں نے بھی پیغام سن لیا ہے۔ ٹھیک ہے ہم رک جاتے ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ گھوڑے سے نیچے اتر آیا۔ اس کے اترتے ہی باقی ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔ اس بار وہ اپنے ساتھ مخصوص قسم کا اسلحہ بھی لے آئے تھے جو ایک بڑے سے سیاہ رنگ کے تھیلے میں بند تھا اور یہ تھیلا جوانا کی کمر پر موجود تھا۔

"تم گھوڑے لے کر واپس چلے جاؤ"...... عمران نے ان دونوں آدمیوں سے کہا جو ان کے ساتھ آئے تھے اور پھر وہ دونوں انہیں سلام کر کے اور گھوڑے لے کر اور انہیں ایک دوسرے سے باندھ کر واپس چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد دور سے انہیں دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور چند لمحوں بعد چار قبائلی دوڑتے ہوئے سامنے آئے۔ ان میں سب سے آگے سردار زاگو تھا۔ اس کے ہاتھ میں بڑا سا نیزہ تھا۔

"میں سردار زاگو ہوں"...... سردار زاگو نے ان کے سامنے آ کر نیزہ زمین پر مارتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہم تمہیں پہچانتے ہیں سردار زاگو"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ شوشو پجاری نے ہمارے قبیلے پر عذاب توڑا ہے اس لئے اب ہم تمہیں اپنے قبیلے میں پناہ نہیں دے سکتے حالانکہ میں نے اسے پیغام دے دیا تھا کہ ہم تمہیں پناہ دیں گے لیکن اب میں مجبور ہو گیا ہوں۔ اگر میں نے تمہیں پناہ دی تو پورا قبیلہ میری بوٹیاں نوچ ڈالے گا اس لئے تم اب ہماری سرحد میں داخل نہیں ہو سکتے"۔ سردار زاگو نے کہا۔

"کیا عذاب توڑا ہے شوشو پجاری نے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ابھی ہمارے قبیلے کے دس بچے مر رہے ہیں اس کے بعد سارے بچوں کا یہی حال ہو گا اور ہمارا قبیلہ ختم ہو جائے گا۔ یہ دیکھو میں ایک بچے کو لے آیا ہوں تاکہ تمہیں یقین دلا سکوں کہ میں مجبور ہوں"...... سردار زاگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اشارہ کیا تو ایک قبائلی تیزی سے آگے بڑھا۔ اس کے ہاتھوں میں ایک چار پانچ سال کا بچہ کپڑے میں لپٹا ہوا تھا۔ بچہ یا تو مردہ تھا یا بے ہوش تھا کیونکہ وہ بے حس و حرکت تھا۔ اس قبائلی نے بچے کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے زمین پر رکھ دیا اور کپڑا ہٹایا تو عمران سمیت

سارے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ بچے کے جسم پر مسلسل آبلے پڑ رہے تھے اور ساتھ ہی ساتھ پھوٹ رہے تھے اور ان پھوٹنے والے آبلوں میں سے زرد رنگ کا پانی نکل رہا تھا۔

" یہ دیکھو۔ قبیلے کے دس بچوں کا یہی حشر ہے۔ سارے لوگ ان بچوں کا حال دیکھ کر رو رہے ہیں اور شوشو پجاری نے دھمکی دی ہے کہ یہ صرف نمونہ ہے اگر ہم نے تمہیں پناہ دی تو کل قبیلے کے سارے بچوں کا یہی حشر ہو گا"...... سردار زاگو نے کہا۔

" باس۔ ان بچوں پر زاسوگا بوٹی کا رس لگایا گیا ہے اور یہ رس کسی عورت کے ہاتھوں لگایا گیا ہے"...... اچانک جوزف نے کہا۔

" زاسوگا بوٹی کا رس اور عورت کے ہاتھوں سے۔ کیا مطلب"۔ عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا چونکہ وہ پاکیشیائی زبان میں بات کر رہے تھے اس لئے سردار زاگو اور اس کے ساتھیوں کو ان کے درمیان ہونے والی بات چیت کا علم نہیں ہو رہا تھا اور وہ خاموش کھڑے ہوئے تھے۔

" باس۔ زاسوگا بوٹی کا رس اگر کسی عورت کے ذریعے کسی بچے پر لگایا جائے، ایسی عورت کے ہاتھوں جو انہی بچوں کے قبیلے کی ہو تو پھر یہ حالت ہوتی ہے۔ وچ ڈاکٹر سانگائی اسی طرح دوسرے قبیلوں کو ڈرایا کرتا تھا"...... جوزف نے جواب دیا۔

"اس کا کوئی علاج بھی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں باس۔ انتہائی آسان علاج ہے۔ زاسوگا بوٹی کا رس کسی مرد

کے ہاتھوں ان کے منہ میں ٹپکا دیا جائے تو عورت والے رس کا اثر ختم ہو جاتا ہے لیکن یہ رس اسی قبیلے کا آدمی ڈالے جس قبیلے کے آدمی یا بچے پر اس کا اثر ہو"...... جوزف نے جواب دیا۔

"یہاں تمہیں کہیں یہ بوٹی نظر آئی ہے۔ میں اس بچے کی جان بچانا چاہتا ہوں۔ اس کی حالت واقعی انتہائی قابل رحم ہے"...... عمران نے کہا۔

" میں ابھی لے آتا ہوں"...... جوزف نے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا درختوں کے درمیان غائب ہو گیا۔

" یہ کہاں جا رہا ہے"...... سردار زاگو نے چونک کر پوچھا۔

" تم فکر نہ کرو ابھی یہ اس بچے کو ٹھیک کر دے گا۔ افریقہ کے ایک سو وچ ڈاکٹروں کی روحوں نے جوزف کے سر پر ہاتھ رکھ دیئے ہیں اور اب جوزف وچ ڈاکٹروں کا وچ ڈاکٹر بن چکا ہے۔ تم دیکھنا ابھی نہ صرف یہ بچہ ٹھیک ہو جائے گا بلکہ تمہارے قبیلے کے سارے بچے بھی ٹھیک ہو جائیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وچ ڈاکٹر جوزف۔ کیا وہ شوشو پجاری سے بھی بڑا پجاری ہے کہ رس کے اثر کو توڑ دے گا"...... سردار زاگو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شوشو پجاری تو ایک عام سا پجاری ہے جبکہ جوزف وچ ڈاکٹروں کا وچ ڈاکٹر ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جوزف دوڑتا ہوا واپس آیا تو اس کے ہاتھوں میں زرد رنگ کے نوکیلے

پتوں والی جڑی بوٹی کی بڑی سی جھاڑی موجود تھی۔

"یہ ہے زاسوگا بوٹی۔ باس"...... جوزف نے کہا۔

"اب اس کا کیا کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ان میں سے کسی سے کہیں کہ اس کے پتے توڑ کر اس کا رس اس بچے کے حلق میں ٹپکا دے۔ دس قطرے کافی رہیں گے"۔ جوزف نے کہا۔

"سردار زاگو اپنے ایک آدمی سے کہو کہ وچ ڈاکٹروں کا وچ ڈاکٹر جوزف دی گریٹ جو جھاڑی لے آیا ہے اس کے پتے توڑ کر اس کا رس اس بچے کے حلق میں ٹپکائے۔ ابھی یہ بچہ ٹھیک ہو جائے گا"...... عمران نے کہا تو سردار زاگو نے مڑ کر اسی آدمی کو حکم دے دیا جو یہ بچہ اٹھا لایا تھا۔ وہ آدمی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے جوزف کے ہاتھ سے جھاڑی لے لی اور پھر اس کے پتے توڑ کر ان میں سے نکلنے والے زرد رنگ کے رس کے قطرے اس نے زمین پر پڑے ہوئے بچے کے حلق میں ٹپکانے شروع کر دیئے۔

"بس کافی ہیں"...... عمران نے دس قطرے پورے ہوتے ہی کہا تو وہ آدمی پیچھے ہٹ گیا۔ ان سب کی نظریں بچے پر جمی ہوئی تھیں۔ پھر آہستہ آہستہ بچے کے جسم میں پھوٹنے والے آبلے ختم ہونے شروع ہو گئے اور تقریباً دس منٹ بعد اس کا جسم بالکل اس طرح صاف ہو گیا جیسے اس کو کبھی آبلے پڑے ہی نہ ہوں۔ اس کے ساتھ ہی بچے نے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ ٹھیک ہو گیا۔ شوشو پجاری کا جادو ٹوٹ گیا۔ یہ واقعی وچ ڈاکٹروں کا وچ ڈاکٹر جوزف دی گریٹ ہے"...... سردار زاگو نے یکلخت جوزف کے سامنے سر جھکاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے باقی ساتھیوں نے بھی سر جھکا دیئے۔

"اب بتاؤ سردار زاگو کیا تم وچ ڈاکٹروں کے وچ ڈاکٹر جوزف دی گریٹ، اس کے محافظ گرانڈ جوانا اور اس کے باس عمران اور اس کے ساتھیوں صفدر اور کیپٹن شکیل کو اپنے قبیلے میں پناہ دینے پر تیار ہو یا نہیں"...... عمران نے کہا تو سردار زاگو تیزی سے آگے بڑھ کر جوزف کے قدموں میں جھک گیا۔

"میں اپنے قبیلے میں وچ ڈاکٹروں کے وچ ڈاکٹر جوزف دی گریٹ اور اس کے محافظ گرانڈ جوانا، اس کے باس اور اس کے ساتھیوں کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ دیوتا ہم سے خوش رہیں گے اور ہمارا قبیلہ سب سے طاقتور اور بڑا ہو جائے گا"...... سردار زاگو نے باقاعدہ قبائلی انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارے قبیلے کی حدود میں شکار کی کثرت اور تمہاری بانجھ عورتوں سے اولاد اور تمہارے مردوں کے بازوؤں میں طاقت کی دعا فادر جوشوا سے میں کراؤں گا اور بارشوں کے دیوتا ہوشالو اور بجلی کی دیوی شومانی کے لاڈلے بیٹے سازاٹو جو درختوں پر پھل اور چشموں میں میٹھا پانی بھرتا ہے، کو تمہارے قبیلے پر اپنا سایہ پھیلانے کے لئے مدد میں کروں گا"...... جوزف نے مخصوص افریقی انداز میں اپنا ہاتھ ہوا

میں اٹھاتے ہوئے اس انداز میں کہا جیسے پجاری اپنے مخصوص منتر اور اشلوک پڑھتے ہیں تو سردار زاگو اور اس کے ساتھی سب بے اختیار مسرت سے اچھل پڑے۔ ان کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی اور چہرے کھل اٹھے تھے اور اس کے ساتھ ہی سردار زاگو مڑا اور اس کے حلق سے ایک زور دار نعرہ نکلا اور اس کے ساتھ ہی جنگل کا سارا علاقہ ڈھول کی انتہائی پرشور آوازوں سے گونج اٹھا۔

" آؤ ساتھیو۔ اب جوزف کو وچ ڈاکٹروں کا وچ ڈاکٹر تسلیم کر لیا گیا ہے"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ سب اس عجیب و غریب ماحول پر بے اختیار ہنس پڑے اور پھر وہ سب آگے بڑھنے لگے۔

" ماسٹر مجھے کیا کرنا ہو گا"...... اچانک جوانا نے کہا۔

" گرانڈ جوانا۔ وچ ڈاکٹروں کے وچ ڈاکٹر جوزف دی گریٹ کا محافظ خاص ہے اور جوزف دی گریٹ گرانڈ جوانا کی حفاظت میں شوشو پجاری یا اس کی شیطانی طاقتوں کے دھوکے اور فریب کا شکار نہیں ہو سکتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ تو مجھے جوزف کی حفاظت کرنی ہے لیکن کس طرح"۔ جوانا نے حیران ہو کر کہا۔

" رات کو جھونپڑی میں رینگتے ہوئے سیاہ سانپوں سے اور ہوا کی سرسراہٹوں میں شامل بدروحوں کی سسکیوں سے"...... عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی۔

" بس۔ بس ماسٹر۔ تمہاری یہ زبان میری سمجھ میں نہیں آ سکتی اس لئے سیدھی زبان میں مجھے میرا کام سمجھا دو"...... جوانا نے ہنستے ہوئے کہا۔

" جوانا۔ تم اتنی آسان سی بات کیوں نہیں سمجھ رہے۔ شوشو پجاری نے جس طرح کوٹی پجاری کی مدد سے ہم سب کو دھوکہ دیا تھا اس طرح جوزف کے خلاف بھی سازش کا جال بنا جا سکتا ہے۔ تم نے اب سائے کی طرح جوزف کے ساتھ رہنا ہے اور ہر آدمی کو چاہے وہ سردار زاگو ہی کیوں نہ ہو اس پر بھی کڑی نظر رکھنی ہے"۔ اچانک عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ ٹھیک ہے ماسٹر۔ تمہارا شکریہ۔ اب میں اپنا کام اطمینان سے کر لوں گا"...... جوانا نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا۔

" باس اس بچے پر جو رس لگایا گیا ہے وہ اس سکاٹا قبیلے کی کسی عورت نے لگایا ہے کیونکہ اس کے بغیر پورا عمل نہیں ہوتا اور صرف اس بچے کو نہیں بلکہ نو اور بچوں پر بھی یہ عمل کیا گیا ہے اس لئے اس عورت کو تلاش کرنا ضروری ہے"...... اچانک جوزف نے مڑ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں۔ وہ عورت یقیناً شوشو پجاری کی ایجنٹ ہو گی۔ کیا تم اسے تلاش کر سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

" بڑی آسانی سے باس"...... جوزف نے جواب دیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"تلاش کر لو گے۔ کیسے"....... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس جو عورت معصوم بچوں پر عمل کرتی ہے اس کے چہرے پر ایک خاص قسم کی نحوست ابھر آتی ہے۔ اس کے چہرے کی ہڈیاں ابھر آتی ہیں اور آنکھوں میں خوف کے سائے لہرانے لگ جاتے ہیں۔ وچ ڈاکٹر نوساکا ایسی عورتوں کو بڑی آسانی سے تلاش کر لیا کرتا تھا اور پھر وہ انہیں کالوگی کی سزا دیا کرتا تھا"....... جوزف نے جواب دیا۔

"کالوگی کی سزا۔ یہ کیا ہوتی ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"باس۔ یہ افریقہ کی انتہائی عبرتناک سزا ہے۔ یہ ان عورتوں کو دی جاتی ہے جو چڑیلیں بن جاتی ہیں۔ لکڑی کا کھونٹا ان کے دل میں اتار دیا جاتا ہے"....... جوزف نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ تم اسے تلاش ضرور کرو لیکن کسی سزا کے چکر میں مت پڑنا۔ یہ کام قبیلے کے سردار کا ہے تمہارا نہیں"....... عمران نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس"....... جوزف نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور عمران نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے وہ مطمئن ہو گیا ہو اور پھر جب وہ قبیلے کی بڑی بستی میں پہنچے تو وہاں چونکہ یہ اطلاع ڈھولوں کے ذریعے دے دی گئی تھی کہ وچ ڈاکٹروں کے وچ ڈاکٹر جوزف نے اس بچے کو ٹھیک کر دیا ہے اور سردار زاگو اس کے سامنے جھک گیا ہے اس لئے سارا قبیلہ ان کے استقبال کے لئے وہاں اکٹھا ہو گیا تھا

اور پھر جیسے ہی وہ وہاں پہنچے سارا قبیلہ ان کے سامنے استقبال کے انداز میں جھک گیا۔ سردار زاگو نے باقی بچوں کے بارے میں معلوم کیا تو پتہ چلا کہ باقی سب بچے انتہائی عبرتناک موت کا شکار ہو چکے ہیں اور ان میں سے ایک بچے نے مرنے سے پہلے یہ دھمکی دی تھی کہ اگر شوشو پجاری کے دشمنوں کو پناہ دی گئی تو شوشو پجاری کا غضب پورے قبیلے پر ٹوٹ پڑے گا۔

"کہاں ہے وہ مردہ بچہ جس نے یہ اعلان کیا تھا"....... جوزف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہم نے سب بچوں کو اس بچے سمیت زمین میں دفن کر دیا ہے وچ ڈاکٹروں کے وچ ڈاکٹر"....... سردار زاگو کے نائب نے جس نے یہ ساری صورت حال بتائی تھی، اس بار سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"سردار زاگو تمہارے قبیلے میں ایک عورت ایسی ہے جس نے یہ عمل بچوں پر کیا ہے۔ اپنے قبیلے کی تمام عورتوں سے کہو کہ وہ بڑے میدان میں جمع ہو جائیں۔ میں اس عورت کی گردن پکڑ کر باہر کھینچ لوں گا"....... جوزف نے کہا اور سردار زاگو نے حکم دے دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں اطلاع ملی کہ سردار زاگو کے حکم کی تعمیل ہو چکی ہے اور قبیلے کی تمام عورتیں میدان میں جمع ہیں تو جوزف، عمران اور اس کے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچ گیا۔ سردار زاگو اور اس کے نائب بھی اس کے ساتھ تھے۔ اس کے علاوہ قبیلے کے تمام مرد بھی میدان کے گرد جمع تھے۔ وہ دیکھنا چاہتے تھے کہ وہ کون عورت ہے

جس نے ان کے قبیلے کے بچوں کو ایسی عبرتناک موت مارنے میں شوشو بچاری کی مدد کی ہے۔ وہ سب بپھرے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

" باس آپ یہیں رکیں "...... جوزف نے عمران سے کہا اور پھر عمران کے رکنے پر اس کے ساتھی اور سردار زاگو بھی اس کے ساتھ ہی رک گئے۔

" تم میرے ساتھ آؤ میرے محافظ "...... جوزف نے جوانا سے کہا۔

" کیا اب ان عورتوں سے بھی تمہاری حفاظت کرنا پڑے گی "۔ جوانا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

" میں تمہیں اپنی حفاظت کے لئے ساتھ نہیں لے جا رہا محافظ۔ میں جوزف دی گریٹ ہوں۔ میں نے اگر اس عورت کو اپنے ہاتھوں سے پکڑا تو پھر اسے کوئی سزا نہ دے سکے گا اس لئے میں تمہیں اپنے ساتھ لے جا رہا ہوں کہ اس کا بازو تم پکڑو گے "...... جوزف نے انتہائی غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اچھا۔ پھر ٹھیک ہے۔ آئی ایم سوری "...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی اس پراسرار اور عجیب و غریب ماحول سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ جوزف تیزی سے آگے بڑھا۔ میدان میں چھ سات سو کے قریب عورتیں موجود تھیں۔ وہ سب خاموش کھڑی تھیں البتہ

ان کے چہروں پر گھبراہٹ اور خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔ جوزف خاموشی سے ہر عورت کی آنکھیں اور چہرے کو بڑے غور سے دیکھتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ ماحول پر گہرا سکوت طاری تھا۔ جوانا خاموشی سے جوزف کے پیچھے چل رہا تھا۔

" نہیں۔ ان میں وہ عورت موجود نہیں ہے سردار زاگو۔ کیا تمہارے قبیلے میں صرف یہی عورتیں ہیں "...... جوزف نے واپس مڑ کر سردار زاگو سے کہا۔

" ہاں۔ البتہ میری اور دوسرے سرداروں کی بیویاں ان میں شامل نہیں ہیں کیونکہ وہ قبیلے کی عورتیں شمار نہیں کی جاتیں "۔ سردار زاگو نے جواب دیا۔

" انہیں بلاؤ "...... جوزف نے کہا۔

" انہیں کیوں۔ وہ تو میری اور دوسرے سرداروں کی بیویاں ہیں "...... سردار زاگو نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں کہا۔

" جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو سردار زاگو ورنہ تمہیں اور تمہارے قبیلے کو پچھتانے کا موقع بھی نہیں ملے گا۔ جس عورت نے آج بچوں کو عبرتناک موت مروایا ہے کل وہ پورے قبیلے کو بھی زمین میں زندہ دفن کرا سکتی ہے "...... جوزف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو سردار زاگو نمایاں طور پر کانپ اٹھا اور پھر اس نے اپنے سرداروں کو احکامات دینے شروع کر دیئے۔

" ان سب کو بلوا دو "...... جوزف نے وہاں موجود عورتوں کی

طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور سردار زاگو کے اشارے پر وہ سب تیزی سے منتشر ہو گئیں۔ تھوڑی دیر بعد سرداروں کی جھونپڑیوں میں سے عورتیں نکل کر اس میدان میں داخل ہونے لگیں۔ ان کی تعداد بیس کے قریب تھی اور وہ سب ایک قطار میں کھڑی ہو گئیں تو جوزف ان کی طرف بڑھا۔

"تمہارا کیا نام ہے"...... جوزف نے ایک عورت سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا نام زاشی ہے اور میں سردار زاگو کی بیوی ہوں"...... اس عورت نے بڑے رعب دار لہجے میں کہا۔

"جوانا اسے پکڑ کر باہر نکالو اور جب تک میں نہ کہوں اس کو مت چھوڑنا"...... جوزف نے پاکیشیائی زبان میں جوانا سے کہا تو جوانا بجلی کی سی تیزی سے جھپٹا اور دوسرے لمحے چیختی چلاتی ہوئی زاشی اچھل کر قطار سے باہر آ گئی۔ جوانا نے اسے بازو سے پکڑ کر باہر کھینچ لیا تھا اور زاشی حیرت سے بت سی بن گئی تھی۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے کوئی ناممکن کام ممکن ہو گیا ہو۔ سردار زاگو اور اس کے ساتھی سردار بھی حیرت سے بت سے بن گئے تھے۔

"زاشی۔ تم نے اس قبیلے کے بچوں کو شوشو پجاری کے ساتھ مل کر عبرتناک موت مارا ہے۔ بولو کیوں تم نے ایسا کیا ہے"۔ اچانک جوزف کی دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی تو جیسے یکلخت سکوت ٹوٹ سا گیا اور اس کے ساتھ ہی زاشی کی چیخ سنائی دی۔

"یہ سب کیا ہے۔ کون ہو تم۔ میں سردار کی بیوی ہوں۔ تم مجھ پر الزام لگا رہے ہو۔ چھوڑو مجھے"...... زاشی نے چیختے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے اس کا بازو جوانا کی گرفت میں تھا۔

"اب اگر تم نے کوشش کی تو بازو ایک جھٹکے میں توڑ دوں گا"...... جوانا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا لیکن ظاہر ہے وہ افریقی زبان نہ بول سکتا تھا اس لئے اس نے پاکیشیائی زبان میں بات کی تھی جو سوائے عمران اور اس کے ساتھیوں کے اور کوئی نہ سمجھ سکا تھا۔

"یہ کیا ہے۔ یہ کیا ہے۔ تم نے میری بیوی زاشی کو کیوں پکڑا ہے۔ یہ سردار کی بیوی ہے۔ کیا میں نے تم سب کو اس لئے پناہ دی ہے کہ تم میری بیوی کو پکڑ لو"...... یکلخت سردار زاگو نے انتہائی غضبناک لہجے میں کہا۔

"یہ عورت اس شیطان شوشو پجاری سے ملی ہوئی ہے۔ یہ ابھی خود اپنے منہ سے بولے گی"...... جوزف نے دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سردار یہ پورے قبیلے کی توہین ہے۔ ہم اس توہین کو برداشت نہیں کر سکتے"...... یکلخت دوسرے سرداروں نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو سنو۔ میری بات سنو۔ یہ ٹھیک ہے کہ زاشی سردار زاگو کی

بیوی ہے لیکن جوزف وچ ڈاکٹروں کا وچ ڈاکٹر ہے۔ اس کی بات غلط نہیں ہو سکتی۔ اگر وہ ثابت کر دے کہ اس کی بات ٹھیک ہے تو پھر"...... عمران نے یکلخت ہاتھ اٹھاتے ہوئے انتہائی باوقار لہجے میں کہا۔

"ایسا ممکن ہی نہیں ہے"...... سردار زاگو نے چیختے ہوئے کہا۔

"ایسا ممکن نہیں ہے لیکن ایسا ممکن ہو چکا ہے۔ زاشی ابھی خود اپنی زبان سے اقرار کرے گی اور یہ سن لو کہ اگر تم نے وچ ڈاکٹروں کے وچ ڈاکٹر کے خلاف کوئی غلط بات کی تو پھر نہ تم سردار رہو گے اور نہ تمہارا قبیلہ رہے گا۔ خوفناک آندھیاں اور طوفان تمہیں گھیر لیں گے"...... عمران نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ستو ستو۔ میں بات کرتا ہوں۔ میں بات کرتا ہوں"۔ اچانک ایک بوڑھے سردار نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھ آیا۔

"سردار واشو۔ زاشی تمہاری بیٹی ہے اس لئے تم فیصلہ کرو"۔ سردار زاگو نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھیوں نے چونک کر اس بوڑھے کی طرف دیکھا۔

"ستو۔ اگر زاشی نے یہ کام کیا ہے تو وہ مجھے بتا دے گی اور میں اس کی طرف سے سردار زاگو سے معافی مانگ لوں گا اور ان بچوں کی موت کا تاوان ان کے ماں باپ کو ادا کروں گا اور اگر اس نے ایسا نہیں کیا اور تم نے میری بیٹی پر الزام لگایا ہے تو پھر سارا قبیلہ تم سے

اس کا عبرتناک انتقام لینے کا پابند ہو گا کیونکہ کسی سردار کی بیوی پر ایسا الزام لگانا دنیا کا سب سے بڑا جرم ہے"...... اس بوڑھے نے اونچی آواز میں کہا۔

"میں نے کچھ نہیں کیا بابا۔ یہ سب مجھ پر جھوٹا الزام ہے"۔ زاشی نے یکلخت روتے ہوئے اونچی آواز میں کہا۔

"زاشی جھوٹ بول رہی ہے۔ میں نے زاشی کو ایک بچے کو رس لگاتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے"...... اچانک مجمع میں موجود ایک مرد نے آگے بڑھتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے اس درخت سے تیز پھنکار کی آواز سنائی دی جس کے نیچے سے وہ آدمی بات کرتے ہوئے گزر رہا تھا لیکن دوسرے لمحے جوزف نے یکلخت چھلانگ لگائی اور وہ اس آدمی کو دھکا دے کر ایک طرف اچھال دیتے اور پھر اپنے اوپر گرنے والے سیاہ رنگ کے خوفناک اژدھے کو اس کے پھن سے پکڑنے کی جدوجہد میں مصروف ہو گیا۔ جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے اپنی کمر پر موجود تھیلے کی طرف ہاتھ بڑھایا لیکن عمران نے ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا۔ سب کے سامنے جوزف اور اس خوفناک اژدھے میں خوفناک جدوجہد ہو رہی تھی۔ اس خوفناک اژدھے نے جوزف کے جسم کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا اور اس کی کوشش تھی کہ وہ جوزف کے جسم کے کسی بھی حصے پر اپنے خوفناک دانت گاڑ دے۔ وہ واقعی انتہائی خوفناک اژدھا تھا اور جوزف کی ہر ممکن کوشش تھی کہ اس کی گردن پکڑ لے لیکن اژدھے کے جسم میں اس قدر تیزی تھی جیسے وہ

گوشت پوست کی بجائے پارے کا بنا ہوا ہو۔ دونوں کے درمیان انتہائی خوفناک جدوجہد ہو رہی تھی کہ یکلخت جوانا نے زاشی کا بازو چھوڑا اور تیزی سے آگے بڑھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ قریب پہنچتا اچانک جوزف کے ہاتھ میں اس خوفناک اژدھے کا پھن آ گیا اور دوسرا لمحہ ان سب کے لئے انتہائی حیرت انگیز ثابت ہوا جب اس اژدھے نے جوزف کے جسم کے گرد لپٹا ہوا اپنا جسم انتہائی تیز رفتاری سے کھولا اور دوسرے لمحے اس کا جسم کسی چابک کی طرح مڑ کر جوزف کے جسم سے ٹکرانے ہی لگا تھا کہ یکلخت جوانا نے جھپٹ کر اس کی دم پکڑ لی اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے درخت کے چوڑے تنے کے گرد گھوم گیا۔ اس زوردار اور اچانک کارروائی کی وجہ سے اژدھے کی توجہ جیسے ہی جوزف کی طرف سے ہٹی جوزف کے منہ سے ایک زوردار نعرہ نکلا اور دوسرے لمحے اس نے اس اژدھے کا پھن پوری قوت سے درخت کے کھردرے تنے کے ساتھ رگڑ دیا اور اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور اژدھے کا جسم یکلخت دھوئیں میں تبدیل ہوتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی جوزف یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گیا لیکن اژدھے نے اسے جس انداز میں جکڑا تھا اس کی وجہ سے وہ اٹھ کر کھڑا ہونے کی بجائے بے اختیار لڑکھڑا کر نیچے گرا اور اس طرح ساکت ہو گیا جیسے ہلاک ہو گیا ہو۔ اس کے اس انداز سے نیچے گرتے ہی عمران تیزی سے اس کی طرف بھاگا۔ ادھر جوانا بھی تیزی سے مڑ کر جوزف کی طرف آیا۔

"ماسٹر۔ ماسٹر۔ یہ مر رہا ہے۔ جوزف مر رہا ہے"...... جوانا نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"پانی۔ پانی لاؤ۔ جلدی کرو پانی لاؤ"....... عمران نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی صفدر بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور قریب موجود جھونپڑی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چونکہ یہ ساری بات چیت پاکیشیائی زبان میں ہو رہی تھی اس لئے وہاں موجود سردار زاگو، قبائلی مردوں اور عورتوں کو سمجھ ہی نہ آ رہی تھی۔ وہ حیرت سے اس غیر معمولی تماشے کو دیکھ رہے تھے۔ چند لمحوں بعد صفدر اس جھونپڑی سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں لکڑی کا بنا ہوا ایک گلاس تھا جس میں پانی موجود تھا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے دوڑ کر وہ گلاس عمران کے ہاتھ میں دے دیا جو جوزف پر جھکا ہوا تھا۔ کیپٹن شکیل بھی اس دوران وہاں پہنچ گیا تھا اور صفدر، جوزف کا انتہائی بگڑا ہوا چہرہ دیکھ کر بے اختیار جھرجھری لے کر رہ گیا۔ جوزف کا چہرہ انتہائی حد تک مسخ ہو چکا تھا۔ عمران نے پانی پر کچھ پڑھ کر پھونکا اور پھر ایک ہاتھ سے اس نے جوزف کے جبڑے بھینچے اوز پھر گلاس میں موجود پانی کے قطرے اس نے جوزف کے حلق میں ڈالنے شروع کر دیئے اور پھر صفدر، کیپٹن شکیل اور جوانا تینوں یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ جیسے جیسے پانی کے قطرے جوزف کے حلق سے نیچے اتر رہے تھے ویسے ویسے جوزف کا بگڑا ہوا چہرہ درست ہوتا چلا جا رہا تھا اور اب اس نے خود ہی منہ کھول دیا تھا۔ عمران نے ایک گھونٹ پانی اس کے حلق میں ڈالا اور پھر اٹھ کر

کھڑا ہو گیا۔ دوسرے لمحے جوزف نے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھا تو عمران نے پانی کا گلاس اس کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔

" اسے پی لو جوزف"...... عمران نے کہا تو جوزف نے پانی کا گلاس اپنے حلق میں انڈیلا اور ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔

" شکریہ باس۔ تم عظیم ہو۔ تم عظیم ہو لیکن میں اب اس جوانگ کو چھوڑوں گا نہیں"...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا درختوں میں غائب ہو گیا۔

" یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے"...... اچانک سردار زاگو نے کہا اور سردار زاگو کے بولتے ہی جیسے ماحول پر چھایا ہوا خاموشی کا طلسم ایک دھماکے سے ٹوٹ گیا ہو اور ہر طرف باتوں اور سرگوشیوں کی بھنبھناہٹ سنائی دینے لگی۔

" سب کچھ ابھی تمہارے سامنے آجائے گا سردار زاگو۔ تمہارے قبیلے پر شوشو پجاری نے جو وار کیا ہے اس کا توڑ کیا جا رہا ہے"۔ عمران نے مڑ کر سردار زاگو کی طرف آتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ سردار زاگو کوئی جواب دیتا ایک بار پھر دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے جوزف درختوں کے درمیان سے دوڑتا ہوا نمودار ہوا۔ اس کے کاندھے پر ایک سیاہ فام آدمی موجود تھا۔ اس نے اس سیاہ فام آدمی کو سردار زاگو کی خاموش کھڑی ہوئی بیوی زاشی کے سامنے زمین پر پٹخا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے جھک کر

اپنے بوٹ کے تسمے کھولنے شروع کر دیئے۔ لانگ بوٹ کے تسمے کھول کر اس نے اس سیاہ فام کو پلٹا اور پھر اس کے دونوں بازو اس کے عقب میں کر کے اس نے ایک تسمے کی مدد سے دونوں بازو باندھ دیئے اور پھر اسے پلٹ کر اس نے دوسرا تسمہ اس کے منہ پر باندھ کر گردن کے عقب میں مخصوص انداز میں گانٹھ دے دی۔

" یہ جوانگ ہے باس۔ چار آنکھوں والے شیطان کی پانچویں آنکھ یہ اژدھے کے روپ میں بھی رہتا ہے اور اس روپ میں بھی۔ یہ اس زاشی کی حفاظت پر مقرر تھا"...... جوزف نے پیچھے ہٹ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے خنجر نکالا اور دوسرے لمحے اس نے خنجر ایک جھٹکے سے اس سیاہ فام کے سینے میں اتار دیا۔ جیسے ہی خنجر اس سیاہ فام کے سینے میں اترا اس سیاہ فام کا جسم دھوئیں میں تبدیل ہونا شروع ہو گیا اور پھر چند لمحوں بعد وہاں خنجر پڑا ہوا تھا۔ وہ سیاہ فام غائب ہو چکا تھا۔ جوزف نے خنجر اٹھا کر اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔

" زاشی جب تک اپنے منہ سے خود اقرار نہیں کرے گی اس وقت تک یہاں کسی کو بھی تمہاری بات پر یقین نہیں آئے گا"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے ایک طرف خاموش کھڑی زاشی کی طرف بڑھ گیا۔

" تم نے اپنے محافظ کا حشر دیکھ لیا ہے۔ تمہیں شوشو پجاری نے

کہا ہو گا کہ تمہاری حفاظت یہ شیطان کرے گا لیکن تم نے دیکھا کہ شوشو پجاری کی بات غلط ثابت ہوئی ہے۔ وہ تمہاری حفاظت کرنے کی بجائے خود فنا ہو گیا ہے۔ اب تم بتاؤ کیا تم زندہ رہنا چاہتی ہو یا تمہیں بھی فنا کر دیا جائے"...... جوزف نے اس کے قریب پہنچ کر انتہائی پرجلال لہجے میں کہا تو دوسرے لمحے زاشی یکلخت اس کے قدموں میں گر گئی۔ اس نے جوزف کے پیر پکڑنے کی کوشش کی تھی لیکن جوزف بجلی کی سی تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔

"مجھے بچا لو۔ مجھے بچا لو۔ مجھے ہلاک کر دیا جائے گا"...... زاشی نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"سب کچھ سچ بتا دو۔ جوزف دی گریٹ تمہیں بچا لے گا"۔ جوزف نے انتہائی باوقار لہجے میں کہا تو زاشی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"ہاں۔ ان دس بچوں کو رس میں نے لگایا تھا۔ مجھے یہ رس شوشو پجاری نے دیا تھا۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ وہ مجھے طاقتیں دے دے گا اور میں بہت طاقتور بن جاؤں گی۔ اس نے اس سیاہ فام آدمی جو اژدھے کے روپ میں تھا میرا محافظ مقرر کیا تھا اور اس نے جس کا نام جوانگ ہی تھا، مجھے بتایا تھا کہ وہ بڑے دیوتا کا خاص درباری ہے اور بڑے دیوتا کے حکم پر شوشو پجاری کے پاس اس کے دشمنوں کے خلاف کام کرنے آیا ہے۔ شوشو پجاری نے مجھے کہا تھا کہ اگر میں نے دس بچوں کو یہ رس لگا دیا تو پھر میں آزمائش میں پوری اتروں گی"...... زاشی نے روتے ہوئے لہجے میں آہستہ آہستہ سب کچھ بتا

دیا۔ سردار زاگو اور سارے قبیلے والے اس کی باتیں دم بخود ہو کر سن رہے تھے۔ ان سب کی نظروں میں حیرت کے ساتھ ساتھ قدرے بے یقینی کے تاثرات بھی نمایاں تھے۔

"تم نے سن لیا سردار زاگو"...... زاشی کے خاموش ہوتے ہی عمران نے سردار زاگو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ نہ صرف میں نے سن لیا ہے بلکہ زاشی کے باپ نے بھی سن لیا ہے اور سارے قبیلے نے بھی سن لیا ہے۔ زاشی نے قبیلے کے خلاف سازش کی ہے اس لئے اسے اس کی سزا ملے گی"...... سردار زاگو نے انتہائی غضبناک لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں جوزف دی گریٹ زاشی کو معاف کرتا ہوں۔ اب زاشی اس شوشو پجاری کے خلاف کام کرے گی"...... اچانک جوزف نے ہاتھ اٹھا کر انتہائی باوقار لہجے میں کہا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں باس۔ زاشی پر اس شوشو پجاری نے عمل کیا ہے اور افریقہ کے وچ ڈاکٹر ایسے لوگوں پر خاص توجہ دیا کرتے تھے۔ اس آدمی کے ذریعے دشمن پجاری کے عمل کو واپس لوٹا دیا جاتا ہے"...... جوزف نے جواب دیا۔

"لیکن کس طرح۔ کیا تم اب زاشی کے ذریعے شوشو پجاری کے قبیلے سلاگا کے بچوں کو ہلاک کرو گے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں باس۔ اب یہ کام شوشو پجاری کے قبیلے کے ساتھ ہو گا"...... جوزف نے جواب دیا۔

"نہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہو گا۔ بچے چاہے سکاٹا قبیلے کے ہوں یا شوشو پجاری کے قبیلے سلاگا کے، بچے معصوم ہوتے ہیں۔ خبردار اگر آئندہ تم نے کسی بے گناہ کے خلاف اس انداز میں سوچا تو تمہاری ساری وچ ڈاکٹری تمہاری ناک سے نکال کر تمہاری ہتھیلی پر رکھ دوں گا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری باس"...... جوزف نے انتہائی شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"اس بار معاف کر رہا ہوں تجھے۔ آئندہ اگر کسی بے گناہ کے خلاف تمہارے ذہن میں کوئی لفظ بھی آیا تو دوسری بار معافی نہیں ملے گی"...... عمران کا لہجہ پہلے سے بھی زیادہ سرد ہو گیا تھا۔ جوزف نے کوئی جواب نہ دیا۔ سردار زاگو اور باقی قبیلے والے خاموش کھڑے تھے کیونکہ وہ ان دونوں میں ہونے والی بات چیت سمجھ ہی نہ پا رہے تھے۔

"سردار زاگو تمہاری بیوی نے غلطی ضرور کی ہے لیکن چونکہ وچ ڈاکٹروں کا وچ ڈاکٹر جوزف دی گریٹ اسے معاف کر چکا ہے اس لئے تم بھی اسے کوئی سزا نہیں دو گے"...... عمران نے مڑ کر سردار زاگو سے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے ورنہ میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ قبیلے کی روایات

کے مطابق اسے زندہ جلا دیا جائے لیکن میں نے دیکھ لیا ہے کہ وچ ڈاکٹروں کا وچ ڈاکٹر جوزف دی گریٹ اس کا محافظ گرانڈ جوانا دونوں واقعی بہت بڑے وچ ڈاکٹر ہیں"...... سردار زاگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ اٹھا کر وچ ڈاکٹروں کے وچ ڈاکٹر کے حکم پر زاشی کو معاف کر دینے کا اعلان کر دیا۔

"لیکن میرا بیٹا جو اس کی وجہ سے عبرتناک موت مرا ہے اس کا کیا ہو گا"...... ایک عورت نے آگے بڑھ کر انتہائی سرکش لہجے میں کہا۔

"جن عورتوں کے بچے ہلاک ہوئے ہیں انہیں نئی جھونپڑیاں دی جائیں گی"...... سردار زاگو نے کہا تو وہ عورت یکلخت سردار زاگو کے سامنے جھک گئی۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ عمران اس کی وجہ سمجھتا تھا کیونکہ افریقہ کے ان قبیلوں میں نئی جھونپڑیاں بنانے کی اجازت کا مطلب پورے قبیلے میں عزت و توقیر مل جانے کا تھا اور یہ ان کے لئے بہت بڑا اعزاز تھا اس لئے وہ اپنے بچوں کی اس قدر عبرتناک موت بھی بھول گئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد سارا قبیلہ سردار زاگو کے اشارے پر منتشر ہو گیا اور عمران اپنے ساتھیوں سمیت علیحدہ ایک بڑی جھونپڑی میں آ کر بیٹھ گیا۔

"عمران صاحب اصل مسئلہ تو پھر وہیں موجود ہے اور ہم اس قبیلے کے چکر میں الجھ کر رہ گئے ہیں"...... جھونپڑی میں پہنچ کر فرش پر بیٹھتے ہی صفدر نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" جب تک ہم کسی قبیلے میں پناہ نہ لے لیتے ہم اس شوشو پجاری تک نہیں پہنچ سکتے تھے اس لئے یہ خاصا اہم کام ہوا ہے اور دوسری بات یہ کہ شیطان کی ایک بڑی قوت کا خاتمہ ہو گیا ہے اور میرے نزدیک یہ دونوں اہم کامیابیاں ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب آپ مجھے اور صفدر کو اجازت دیں تو ہم اس شوشو پجاری کو اس کے قبیلے سے اغوا کر لیتے ہیں پھر یہاں سارے قبیلے کے سامنے اس کا خاتمہ کر دیا جائے تو کیا اس سے ہمارا مقصد پورا نہیں ہو جائے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" یہ افریقہ ہے کیپٹن شکیل۔ کوئی مہذب ملک نہیں ہے یہاں شوشو پجاری کے اغوا اور اس کے یہاں پہنچنے کا مطلب ہو گا کہ دونوں قبیلوں میں انتہائی ہولناک جنگ کا آغاز ہو جائے۔ کسی قبیلے کے پجاری کو اغوا کر کے لے آنا شاید اس علاقے کا سب سے سنگین ترین جرم ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" تو پھر وہاں ان کے قبیلے میں چلے جاتے ہیں اور وہیں اس کا خاتمہ کر دیتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" تم نے بابا نمسان کی بات نہیں سنی تھی۔ شوشو پجاری کی شیطانی طاقتیں اس کی حفاظت کر رہی ہیں اس لئے اس پر ہمارے کسی اسلحے کا بھی اثر نہیں ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" لیکن بابا نمسان کی بات میری سمجھ میں تو نہیں آئی عمران

صاحب کہ جوزف ایسا کون سا سوال کرے کہ شوشو پجاری اسے پورا نہ کر سکے یہ کس قسم کا سوال ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

" بابا نمسان بے حد سمجھ دار آدمی ہیں۔ انہوں نے ایک مثال دے کر اپنی بات مکمل کر دی تھی۔ ہم اس وقت افریقہ کے اس علاقے میں ہیں جہاں ابھی تک سائنسی انکشافات پوری طرح نہیں پہنچے۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ یہاں مشین گنیں نظر آتی ہیں لیکن انہیں یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ مشین گنیں کس اصول کے تحت کام کرتی ہیں اور ان میں استعمال ہونے والی گولیاں کس طرح بنائی جاتی ہیں اور کس طرح کام کرتی ہیں۔ اسی طرح یقیناً انہیں یہ بھی معلوم نہ ہو گا کہ چاند گرہن اور سورج گرہن زمین اور سورج کی مخصوص گردش کی وجہ سے لگتے ہیں اور پہلے سے ان کے بارے میں پیشین گوئی کی جا سکتی ہے اس لئے جب جوزف یہ چیلنج کرے گا کہ وہ چاند کو تاریک کر سکتا ہے اور شوشو پجاری اس تاریکی کو دور کر دکھائے تو لامحالہ شوشو پجاری اپنی تمام شیطانی طاقتوں اور جادو کے باوجود اس بات پر قادر نہ ہو گا کہ وہ چاند گرہن کو دور کر سکے اس طرح اس کی طاقتوں کا بھانڈا سب پر پھوٹ جائے گا اور جوزف اس مقابلے کو جیت لے گا"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" لیکن اس سے کیا فائدہ ہو گا۔ سوائے اس کے کہ جوزف کو شوشو پجاری سے زیادہ طاقتور وچ ڈاکٹر مان لیا جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ بظاہر تو یہی ہو گا لیکن اس طرح شوشو پجاری کی طاقت کا طلسم بہرحال ٹوٹ جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا اس کے بعد شوشو پجاری کا خاتمہ ہو جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

"باس۔ اگر آپ شوشو پجاری کا خاتمہ کرانا چاہتے ہیں تو اس کے لئے ہمیں پہلے اس کی طاقتوں کا خاتمہ کرنا ہو گا جس طرح جوانگ کا خاتمہ ہوا ہے ورنہ یہ شیطان کا پجاری ہمارے جانے کے بعد اپنی طاقتوں کی وجہ سے یہاں دوبارہ چھا جائے گا۔ بعض اوقات یہ پجاری شکست کھا کر کئی کئی سال تک جنگلات میں چھپ جاتے ہیں اور پھر زیادہ طاقتوں کے ساتھ دوبارہ نمودار ہو جاتے ہیں"...... اچانک جوزف نے گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اس کی طاقتوں کو پہچان سکتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"یس باس۔ میں نے جوانگ کو بھی پہچان لیا تھا۔ ان سے مخصوص بو نکلتی ہے باس"...... جوزف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن بو تو اس وقت آتی ہو گی جب وہ طاقت سامنے آتی ہو گی۔ اگر وہ سامنے نہ آئے تو پھر اس کی بو تم کیسے محسوس کرو گے"۔ عمران نے کہا۔

"یس باس۔ سامنے آنے کے بعد ہی بو آ سکتی ہے۔ ویسے کیسے آ سکتی ہے"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے

کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی جھونپڑی کا دروازہ کھلا اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کو یوں محسوس ہوا جیسے جھونپڑی میں یکلخت گہرے سیاہ رنگ کے دھوئیں کا بادل سا بھر گیا ہو اور یہ احساس بھی عمران کو صرف ایک لمحے کے لئے ہوا۔ اس کے بعد اس کے ذہن میں اندھیرے پھیلتے چلے گئے۔

شوشو اور مہا پجاری دونوں اونچی اونچی جھاڑیوں کے پیچھے چھپے ہوئے تھے لیکن ان دونوں کی نظریں سامنے ایک درخت کے تنے پر جمی ہوئی تھیں جس پر سرخ رنگ کا ایک عجیب سا نشان موجود تھا۔ ایسا نشان جیسے دو سینگوں کے درمیان انسانی آنکھ ہو اور ان دونوں کی نظریں اس آنکھ پر جمی ہوئی تھیں کہ اچانک دور سے کسی کے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو وہ دونوں بے اختیار تن کر بیٹھ گئے ۔چند لمحوں بعد اسی درخت کے پیچھے سے دو عورتیں نمودار ہوئیں جن میں سے ایک عورت نے سیاہ رنگ کا لبادہ پہنا ہوا تھا جبکہ دوسری عورت نے قبائلی لباس پہن رکھا تھا۔ سیاہ لبادے والی عورت آگے تھی اور قبائلی لباس والی عورت اس کے پیچھے تھی۔ وہ دونوں بھاگتی ہوئیں انہی جھاڑیوں کی طرف آ رہی تھیں جن کے پیچھے شوشو اور مہا پجاری چھپے ہوئے تھے۔

" آؤ۔ آؤ یہاں آؤ"...... اچانک شوشو پجاری نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی مہا پجاری بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ دونوں عورتیں ان کے سامنے پہنچ کر نہ صرف رک گئیں بلکہ ان دونوں نے سر بھی جھکا دیئے تھے۔

" تم ابھی جاؤ راجوشی"...... شوشو پجاری نے سیاہ لبادے والی عورت سے کہا تو وہ عورت تیزی سے مڑی اور دوڑتی ہوئی اس درخت کی طرف بڑھ گئی جس پر دو سینگوں کے درمیان انسانی آنکھ والا نشان بنا ہوا تھا۔ اس درخت کے سامنے پہنچ کر سیاہ لبادے والی عورت یکلخت سیاہ رنگ کے دھوئیں میں تبدیل ہوئی اور پھر یہ دھواں لکیر کی طرح اس انسانی آنکھ میں گھس کر غائب ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ نشان بھی اس طرح مٹ گیا جیسے اس کا سرے سے وجود ہی نہ تھا جبکہ دوسری عورت ویسے ہی سر جھکائے کھڑی تھی۔

" تمہاری وجہ سے شیطان کی ایک بہت بڑی طاقت جوانگ فنا ہو گئی ہے زاشی"...... اچانک شوشو پجاری نے انتہائی غضبناک لہجے میں کہا۔

" میں بے بس تھی۔ میں کیا کر سکتی تھی"...... اس عورت نے جو سردار زاگو کی بیوی زاشی تھی، جواب دیتے ہوئے کہا لیکن اس کا سر ویسے ہی جھکا ہوا تھا۔

" اب کچھ عرصہ کے لیے تمہیں اپنی بھینٹ دینا ہو گی تاکہ میں اپنے دشمنوں کو تمہارے ذریعے ہلاک کرا سکوں اور پھر تمہیں اس کا

باقاعدہ انعام دیا جائے گا"...... اس بار مہا پجاری نے کہا۔

" میں یہ بھینٹ دینے کے لئے تیار ہوں"...... زاشی نے اسی طرح سر جھکائے ہوئے جواب دیا۔

" تم نے ان کے سامنے اقرار کیوں کر لیا تھا"...... اچانک شوشو پجاری نے کہا۔

" میں مجبور تھی۔ نجانے کون سی طاقت تھی جو خود بخود مجھ سے سب کچھ کہلوائے چلی جا رہی تھی"...... زاشی نے جواب دیا۔

" مہا پجاری نے تمہیں جو مٹی دی تھی تم نے اس کا کیا کیا"۔ شوشو پجاری نے کہا۔

" وہ میں نے مہا پجاری کی ہدایت کے مطابق وہاں بکھیر دی تھی"...... زاشی نے جواب دیا تو شوشو اور مہا پجاری دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

" اوہ۔ پھر تو تم نے کام کیا ہے۔ کیا تم بھینٹ دینے کے لئے تیار ہو"...... شوشو پجاری نے اس بار مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں"...... زاشی نے جواب دیا۔

" تو پھر یہاں گھاس پر لیٹ جاؤ اور آنکھیں بند کر لو"...... شوشو پجاری نے کہا تو زاشی وہاں سیدھی پشت کے بل لیٹ گئی اور اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

" راجوشی آؤ"...... شوشو پجاری نے اونچی آواز میں کہا تو اس درخت کے تنے کے پیچھے سے سیاہ دھواں نمودار ہوا اور کسی مرغولے

کی صورت میں گھومتا ہوا وہاں پہنچ گیا۔

" زاشی کی بھینٹ لے لو"...... شوشو پجاری نے کہا تو دھواں اس بار لکیر کی صورت میں زاشی کی ناک کے نتھنوں میں داخل ہونے لگا اور چند لمحوں بعد وہ اس کی ناک میں غائب ہو گیا۔ زاشی کا جسم اس طرح کانپنے لگ گیا تھا جیسے اسے جاڑے کا تیز بخار ہو گیا ہو۔ کافی دیر تک اس کا جسم کانپتا رہا پھر آہستہ آہستہ پرسکون ہوتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی زاشی نے آنکھیں کھول دیں اور وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اب اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

" تمہیں معلوم ہے راجوشی کہ تم نے کیا کرنا ہے"...... شوشو پجاری نے کہا۔

" میں زاشی ہوں آقا۔ زاشی۔ سردار زاگو کی بیوی"...... زاشی نے کہا تو مہا پجاری بے اختیار ہنس پڑا۔

" میں تمہارا اصلی نام لے رہا ہوں۔ ہاں تو زاشی تمہیں معلوم ہے کہ تم نے کیا کرنا ہے"...... شوشو پجاری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ پہلے میں نے اپنے خاص آدمیوں کو تیار کرنا ہے اور پھر انہیں اس جھونپڑی میں لے جانا ہے جس میں تمہارے دشمن موجود ہیں۔ پہلے میں مہا پجاری کی دی ہوئی مٹی وہاں پھینک چکی ہوں اور وہ اس دوران آقا کے دشمنوں کے لباسوں پر لگ چکی ہو گی۔ پھر میں نے ان کی جھونپڑی میں جانا ہے اور وہاں یکلخت راجوشی بن جانا ہے۔ پھر میرے آدمی انہیں اٹھا کر اس جھونپڑی سے نکالیں گے اور انہیں

مہاتو گی کنوئیں میں قید کر دیا جائے گا"...... زاشی نے کہا۔

" ٹھیک ہے جاؤ"...... شوشو پجاری نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا تو زاشی مڑی اور بھاگتی ہوئی درختوں کی اوٹ میں غائب ہو گئی۔

" آؤ مہا پجاری۔ اب ہم مہاتو گی کنوئیں پر پہنچیں۔ اگر تو تمہاری یہ ذریت کامیاب رہی تو ہم ان کا ایسا حشر کریں گے کہ ان کی نسلیں بھی عبرت پکڑیں گی"...... شوشو پجاری نے کہا۔

" تم دیکھنا کیا ہوتا ہے۔ مہا پجاری کا وار کبھی خطا نہیں جاتا"۔ مہا پجاری نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ دونوں مڑ کر تیزی سے چلنے لگے۔ تقریباً ایک گھنٹے تک گھنے جنگل میں مسلسل چلنے کے بعد وہ ایک پہاڑی علاقے میں پہنچ گئے لیکن یہ پہاڑی علاقہ بھی انتہائی گھنے جنگل سے ڈھکا ہوا تھا۔ مہا پجاری آگے تھا اور شوشو پجاری اس کے پیچھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک غار کے دہانے میں داخل ہوئے اور پھر غار کے اندر بنے ہوئے ایک سرنگ نما راستے سے گزر کر وہ پہلے بلندی پر چڑھتے رہے اور پھر کافی اوپر جا کر انہوں نے نیچے کی طرف سفر کرنا شروع کر دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک اور تنگ سے دہانے میں داخل ہوئے تو وہ اس وقت ایک بہت کھلے لیکن انتہائی گہرے کنوئیں کی خشک تہہ میں کھڑے ہوئے تھے۔ اسی لمحے کنوئیں کے دہانے سے سیاہ رنگ کا بادل نیچے اترنے لگا تو وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

" راجو شی آ رہی ہے"...... شوشو پجاری نے کہا اور مہا پجاری نے

اثبات میں سر ہلا دیا۔ دھواں چند لمحوں تک کنوئیں میں ہراتا رہا پھر اوپر کو اٹھتا چلا گیا اور چند لمحوں بعد غائب ہو گیا۔

" آؤ اب یہاں سے نکل چلیں۔ تمہارے دشمن اب یہاں پہنچنے والے ہیں"...... مہا پجاری نے کہا تو شوشو پجاری نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ اس تنگ دہانے سے دوسری طرف سرنگ میں پہنچ گئے مہا پجاری نے اس دہانے پر ہاتھ پھیرا تو دہانہ غائب ہو گیا۔ اب وہاں ٹھوس دیوار تھی جو بڑی بڑی چٹانوں سے بنی ہوئی تھی۔ وہ دونوں تیزی سے دوڑتے ہوئے واپس اس راستے سے باہر جانے لگے اور جب وہ اس غار کے بیرونی دہانے سے باہر نکلے تو زاشی سامنے کھڑی مسکرا رہی تھی۔

" حکم کی تعمیل ہو چکی ہے آقا"...... زاشی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ ہم نے دیکھ لیا ہے۔ کیا ہوا۔ تفصیل بتاؤ"...... شوشو پجاری نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں ان کی جھونپڑی میں دھواں بن کر داخل ہوئی۔ چونکہ ان کے جسموں پر مہا پجاری کی دی ہوئی مٹی لگ چکی تھی اس لئے میرے اندر داخل ہوتے ہی وہ سب بے ہوش ہو گئے۔ میں مجسم ہو کر باہر گئی۔ میرے آدمی تیار تھے اور چاروں طرف دھوئیں کا پردہ میں نے تان دیا۔ میرے آدمیوں نے جو مجھے زاشی سمجھ رہے تھے میرے کہنے پر انہیں اٹھایا اور جھونپڑی سے باہر آئے۔ دھوئیں کے پردے کی وجہ

سے کسی کو وہ نظر نہ آئے اور ہم مہاتوگی کنوئیں پر پہنچ گئے۔ میں نے اندر کا جائزہ لیا۔ اس وقت تم دونوں وہاں موجود تھے جس سے میں سمجھ گئی کہ کنواں اپنے کام کے لئے تیار ہو چکا ہے۔ چنانچہ میرے حکم پر میرے آدمیوں نے تمہارے دشمنوں کو اس کنوئیں میں ڈال دیا اور پھر میں نے ان آدمیوں کی بھینٹ لے لی"...... زاشی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کنوئیں کو اوپر سے بند کر دو زاشی اور خود تم اب سردار زاگو کی بیوی بن کر وہاں قبیلے میں پہنچ جاؤ اور سردار زاگو کو مجبور کرو کہ وہ شوشو کو اپنے قبیلے کا بڑا پجاری تسلیم کر لے۔ کیا تم ایسا کر لو گی"...... شوشو پجاری نے کہا۔

"ہاں آقا۔ میں سردار زاگو کو اس کے لئے جبراً مجبور نہیں کر سکتی۔ وہ سردار ہے لیکن میں زاشی کے اندر راجوشی ہوں اور میرے سامنے سردار زاگو اس طرح بھیڑ بن جائے گا کہ وہ اپنا سر بھی میرے قدموں میں رکھنے پر تیار ہو جائے گا"...... زاشی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب جا کر کنوئیں کو اس طرح بند کر دو کہ یہ لوگ اسے کسی صورت بھی نہ کھول سکیں اور پھر سکاٹا قبیلے میں جا کر کام کرو"...... شوشو پجاری نے کہا تو زاشی ایک بار پھر سیاہ دھوئیں میں تبدیل ہوئی اور پھر غائب ہو گئی۔

"مہا پجاری میں چاہتا ہوں کہ سارے سکاٹا قبیلے کو اکٹھا کر کے

انہیں اپنے دشمنوں کا تماشہ دکھاؤں کیونکہ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ جب سے میرے یہ دشمن سامنے آئے ہیں میری دہشت میرے قبیلے والوں پر کم ہوتی جا رہی ہے"...... شوشو پجاری نے کہا۔

"اس کے لئے تو انہیں کنوئیں سے باہر نکالنا پڑے گا شوشو۔ اس لئے جذباتی نہ بنو ورنہ یہ تمہیں نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں۔ انہیں وہیں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرنے دو"...... مہا پجاری نے کہا۔

"ٹھیک ہے جیسے تم کہو۔ پھر تو مجھے تمہارے ساتھ جا کر ان کا حال دیکھنا ہو گا"...... شوشو پجاری نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں آؤ اور اپنے دشمنوں کی عبرتناک موت کا تماشہ دیکھو"۔ مہا پجاری نے مسکراتے ہوئے کہا اور شوشو پجاری نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

باس باس۔ ہوش میں آؤ باس"...... عمران کے کانوں میں کہیں دور سے جوزف کی آواز پڑی تو اس کے ذہن پر پڑا ہوا سیاہ پردہ آہستہ آہستہ سرکتا چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ آنکھیں کھلتے ہی اس کے ذہن کو ایک زوردار جھٹکا لگا کیونکہ آنکھیں کھلنے کے باوجود اسے کچھ نظر نہ آ رہا تھا۔ اسے ایک لمحے کے لئے یہ احساس ہوا کہ اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی ہیں۔

" باس۔ ہوش میں آجاؤ ہم کسی گہرے کنوئیں میں قید ہیں"۔ جوزف کی آواز اس بار واضح طور پر سنائی دی۔

" کنوئیں میں۔ لیکن مجھے تو کچھ نظر نہیں آ رہا"...... عمران نے کہا۔

"یہاں انتہائی گہرا اندھیرا ہے باس۔ پہلے پہلے مجھے بھی کچھ نظر نہ آیا تھا لیکن اب مجھے سب کچھ نظر آنے لگ گیا ہے"...... جوزف نے

جو اس کے قریب ہی بیٹھا ہوا تھا جواب دیا۔

" ہاں۔ اب کچھ کچھ دکھائی دینے لگ گیا ہے۔ لیکن تمہیں مجھ سے پہلے کیسے ہوش آگیا"...... عمران نے کہا۔

" باس۔ میرے پاؤں میں کسی کیڑے نے کاٹا تھا جس کی درد کی شدت کی وجہ سے مجھے ہوش آگیا"...... جوزف نے کہا تو عمران بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔

" اوہ۔ اوہ۔ کہیں کوئی سانپ تو نہیں تھا"...... عمران نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں ایسی تڑپ تھی کہ جوزف کا چہرہ اس اندھیرے میں بھی مسرت کی شدت سے جگمگا اٹھا تھا۔

" نہیں باس۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ کوئی کیڑا تھا"۔ جوزف نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار اطمینان بھرا سانس لیا۔ اب اسے واضح طور پر نظر آنے لگ گیا تھا۔ اس کے سارے ساتھی اس کے قریب ہی ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔

" یہ ہمیں ہوا کیا تھا اور یہ کون سی جگہ ہے۔ یہ نیا چکر چل گیا ہے۔ میرے ذہن میں خلا سا ہے۔ کچھ یاد ہی نہیں آ رہا۔ کیا یہ کسی خاص بات کا اثر ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" باس میرا خیال ہے کہ یہ سب کچھ اس شوشو پجاری کا کیا دھرا ہے۔ اگر تم اجازت دو تو میں وچ ڈاکٹر ناساکی کی روح سے رابطہ کروں۔ وہ مجھے سب کچھ بتا دے گی"...... جوزف نے کہا۔

"جو مرضی آئے کرو۔ اب تم خود وچ ڈاکٹروں کی برادری میں شامل ہو چکے ہو لیکن پہلے اپنے ساتھیوں کو تو ہوش میں لے آؤ"۔ عمران نے کہا۔

"باس ابھی انہیں ایسے ہی رہنے دو ورنہ ہوش میں آکر سوالات کر کر کے مجھے تنگ کر دیں گے اس لئے پہلے مجھے اپنے وچ ڈاکٹر ناساکی کی روح سے رابطہ کرنے کی اجازت دے دو"...... جوزف نے کہا۔

"ٹھیک ہے کرو رابطہ میں اس دوران اس کنوئیں کا جائزہ لے لوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر اس نے کنوئیں کی دیواروں پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا اور یہ محسوس کر کے وہ حیران رہ گیا کہ کنوئیں کی دیواریں اس قدر چکنی تھیں جیسے ان پر باقاعدہ جانور کی چربی لگائی گئی ہو۔ وہ کافی دیر تک گھوم پھر کر کنوئیں کا جائزہ لیتا رہا۔ اسے معلوم تھا کہ کنواں بے حد گہرا ہے لیکن اس کے باوجود اس کی نچلی سطح جہاں وہ موجود تھے اس قدر خشک تھی کہ عمران سمجھ گیا کہ کنواں کسی پہاڑی میں ہے ورنہ عام زمین پر اگر اس قدر گہرا کنواں کھودا جاتا تو لامحالہ اس کی نچلی سطح پانی میں ڈوبی ہوئی ہوتی اور اگر پانی نہ بھی ہوتا تب بھی یہ سطح گیلی ضرور ہوتی۔ اس دوران جوزف زمین پر لیٹ کر بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ عمران واپس زمین پر بیٹھ گیا۔ اس کے ذہن میں دھماکے سے ہو رہے تھے کیونکہ وہ بار بار مقدس کلام کو یاد کرنے کی کوشش

کر رہا تھا لیکن اسے یوں محسوس ہوا جیسے سب کچھ اس کے ذہن سے دھو دیا گیا ہو۔ اس نے آنکھیں بند کر کے اپنے ذہن کو ایک نقطے پر مرکوز کرنے کی کوشش کی کہ شاید اس طرح وہ پردہ ہٹ جائے جو اس کے ذہن پر چھا گیا ہے لیکن باوجود بے پناہ کوشش کے جب کچھ نہ ہوا تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ چند لمحوں بعد جوزف ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"کچھ نہیں باس۔ وچ ڈاکٹر کی روح یہاں داخل ہی نہیں ہو پا رہی"...... جوزف نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے تمہارے اس وچ ڈاکٹر کی روح شاید بہت بوڑھی ہو گئی ہے اس لئے کنوئیں میں اترتے ہوئے ڈرتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ روح کبھی بوڑھی نہیں ہوتی"...... جوزف نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"جس بوڑھے کی روح جوان ہو اسے شیطان نما بوڑھا کہا جاتا ہے اور جس جوان کے اندر بوڑھے کی روح ہو اسے ہمارے معاشرے میں انتہائی نیک طینت اور صالح جوان کہا جاتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تمہارے استاد کی روح اس کی جوانی میں ہی بوڑھی تھی جو اس کے بوڑھے ہونے کے بعد ظاہر ہے مزید بوڑھی ہو گئی ہو گی"...... عمران نے جواب دیا تو جوزف کا بگڑا ہوا چہرہ یکلخت کھل

اٹھا۔

" اوہ باس۔ تم واقعی عقل کے دیوتا عطارم ہو۔ تمہارے پاس ہر مسئلے کا حل ہوتا ہے"...... جوزف نے کہا۔

" بس ایک مسئلے کا حل نہیں ہے۔ وہ ہوتا تو اب تک عطارم اپنا سر پیٹ پیٹ کر گنجا ہو چکا ہوتا"...... عمران نے کہا تو جوزف بے اختیار چونک پڑا۔
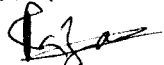
" وہ کون سا مسئلہ ہے باس"...... جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہی کہ تم افریقہ کی بجائے ایکریمیا میں کیوں پیدا نہیں ہوئے"۔ عمران نے جواب دیا اور جوزف اس طرح حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھنے لگا جیسے اسے عمران کی بات سمجھ میں ہی نہ آئی ہو لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی مزید بات کرتا صفدر نے بڑبڑاتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہوا ہے۔ یہ مجھے نظر کیوں نہیں آ رہا۔ یہ کیا ہے"...... صفدر کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

" نظر آنے کے لئے روشنی کی ضرورت ہوتی ہے صفدر یار جنگ بہادر صاحب"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار اچھل کر بیٹھ گیا۔ اب وہ اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے واقعی وہ نابینا ہو گیا ہو۔

" عمران صاحب آپ۔ یہ ہم کہاں ہیں۔ مجھے تو بالکل کچھ نظر نہیں

آ رہا"...... صفدر نے کہا۔

" آہستہ آہستہ تمہاری آنکھیں اس گھپ اندھیرے کی عادی ہو جائیں گی اور پھر تمہیں نظر آنا شروع ہو جائے گا۔ فی الحال صبر کرو اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"...... عمران نے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ اس طرح بوکھلائے ہوئے انداز میں اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے اچانک اس کے جسم کی ہڈیاں سپرنگوں میں تبدیل ہو گئی ہوں۔

" کیا ہوا باس"...... جوزف نے چونک کر پوچھا۔

" اللہ۔ اوہ۔ اللہ تعالیٰ کا نام میری زبان پر آ گیا ہے۔ اوہ۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے۔ اس نے ہم پر اپنی رحمت کر دی ہے اس لئے میں مسلسل باتیں کروں گا اور یقیناً اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کر دے گا اور دیکھو صفدر یہ کتنی بڑی رحمت ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا نام لے رہے ہیں۔ اوہ۔ اوہ۔ اللہ تیرا شکر ہے"...... عمران نے انتہائی بے اختیار انداز میں کہا اور دوسرے لمحے وہ وہیں زمین پر ہی سجدے میں گر گیا۔

" یا اللہ تو بے حد رحیم و کریم ہے۔ تو اپنے گناہ گار بندوں پر رحمت کرتا ہے۔ یا اللہ تو رحیم ہے۔ تو ہم پر بھی کرم کر اور ہماری راہنمائی کر اور ہمیں توفیق عنایت کر کہ ہم شیطان اور اس کی شیطانی طاقتوں کا مقابلہ کر سکیں۔ یا اللہ ہم پر اپنا فضل و کرم کر"۔ عمران نے سجدے میں پڑے پڑے انتہائی خشوع و خضوع سے دعا مانگنی شروع کر دی۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے دل سے خود بخود دعا کا چشمہ ابل کر اس کے ہونٹوں کے ذریعے باہر نکل رہا ہو۔ صفدر اور

جوزف دونوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ صفدر کو اب سب کچھ نظر آنے لگ گیا تھا لیکن عمران کے اس انداز میں دعا مانگنے سے اسے ایک عجیب سی کیفیت محسوس ہو رہی تھی۔ ایسی جیسے کوئی ہلکی ہلکی پھوار میں بھیگ رہا ہو۔ عمران مسلسل دعا مانگ رہا تھا۔ اس کی زبان سے مسلسل اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے ساتھ ساتھ دعائیہ کلمے نکل رہے تھے کہ اچانک جیسے اس کنوئیں کے دہانے سے یکلخت روشنی کا سیلاب کسی دھارے کی صورت میں نیچے تہہ تک آیا اور اس کے ساتھ ہی جوزف اور صفدر دونوں اچھل کر کھڑے ہو گئے اور عمران بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر ہو رہا تھا۔

" میں سردار زاگو ہوں۔ میں کنوئیں میں رسی پھینک رہا ہوں تم اس رسی کی مدد سے باہر آ جاؤ"...... دہانے سے سردار زاگو کی آواز سنائی دی۔

" ان دونوں کو ہوش میں لے آؤ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے مدد بھیج دی ہے۔ جلدی کرو"...... عمران نے جوزف اور صفدر سے کہا اور وہ دونوں کیپٹن شکیل اور جوانا کو جھنجھوڑ کر ہوش میں لانے لگے۔ چند لمحوں بعد دونوں ہوش میں آ گئے۔ تھوڑی دیر بعد رسی کا بڑا سا گچھا نیچے آ گرا۔ رسی میں جگہ جگہ گانٹھیں لگی ہوئی تھیں اور یہ رسی کسی جنگلی بیل کی مدد سے بنائی گئی تھی۔

"جوزف تم جاؤ اوپر"...... عمران نے جوزف سے کہا۔

" پہلے باس آپ جائیں گے۔ میں سب سے آخر میں آؤں گا"۔

جوزف نے کہا۔

" جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ تمہاری حیثیت اس وقت دوسری ہے۔ جاؤ"...... عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا تو جوزف تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس نے رسی پکڑ کر کسی بندر کی طرح اوپر چڑھنا شروع کر دیا۔ کنواں واقعی بے حد گہرا تھا کیونکہ جوزف کو اوپر پہنچنے میں کافی وقت لگ گیا تھا۔ اس کے بعد عمران کے حکم پر جوانا اور اس کے بعد صفدر اور کیپٹن شکیل اوپر چلے گئے تو سب سے آخر میں عمران رسی کی مدد سے کنوئیں کے دہانے سے باہر آ گیا۔ یہ واقعی ایک پہاڑی علاقہ تھا لیکن یہاں پر بھی گھنا جنگل موجود تھا۔ سردار زاگو اکیلا وہاں موجود تھا۔

" سردار زاگو تم اکیلے یہاں کیسے پہنچ گئے "...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں خود یہاں نہیں آیا سردار بلکہ مجھے یہاں بھیجا گیا ہے"۔ سردار زاگو نے جواب دیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" بھیجا گیا ہے۔ کیا مطلب۔ کس نے بھیجا ہے"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

" سردار وچ ڈاکٹروں کا وچ ڈاکٹر جوزف دی گریٹ اور اس کا محافظ گرانڈ جوانا تم اور تمہارے ساتھی اچانک جھونپڑی سے غائب ہو گئے۔ اس کے ساتھ ہی میرے قبیلے کے آٹھ آدمی بھی اچانک

غائب ہو گئے تو میں بے حد پریشان ہوا۔ میں یہی سمجھا کہ وچ ڈاکٹروں کا وچ ڈاکٹر جوزف دی گریٹ مجھ سے اور قبیلے سے ناراض ہو گیا ہے۔ میں اسی پریشانی میں ابھی راہولا پجاری کے پاس آدمی بھیج ہی رہا تھا کہ اچانک اساوان سے ایک قاصد میرے پاس پہنچ گیا۔ یہ قاصد کسی بابا نمسان کا تھا۔ اس قاصد نے مجھے بتایا کہ میری بیوی زاشی کے جسم پر شوشو پجاری نے اپنی کسی بدروح کو مسلط کر کے تم سب کو یہاں سے اٹھوا کر مہاتو گی کنوئیں میں قید کر دیا ہے اور اگر میں اپنے قبیلے کو مصیبتوں سے بچانا چاہتا ہوں تو فوراً کنوئیں میں ڈلنے والی رسی لے کر وہاں پہنچ جاؤں اور کنوئیں کے دہانے پر موجود پتھر ہٹا کر رسی کنوئیں میں ڈالوں اور ان سب کو باہر نکال لوں تو میں کنوئیں میں ڈلنے والی بہت بڑی رسی لے کر اپنے چھ آدمیوں کے ساتھ یہاں آیا اور پھر ہم سب نے کنوئیں کے دہانے پر رکھا ہوا پتھر ہٹا دیا اور پھر میں نے کنوئیں میں رسی ڈال دی اور تم باہر آگئے"۔ سردار زاگو نے کہا۔

"تمہارے آدمی کہاں ہیں"...... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"انہیں میں نے پتھر ہٹواتے ہی واپس بھجوا دیا ہے کیونکہ یہ سلاگا قبیلے کی سرحد ہے اور میں تو سردار ہوں۔ میں تو یہاں آسکتا ہوں لیکن میرے قبیلے کا کوئی آدمی بغیر یہاں کے سردار کی اجازت کے نہیں آ سکتا تھا اس لئے میں نے انہیں فوراً واپس بھجوا دیا تاکہ سلاگا قبیلے کا

کوئی آدمی انہیں یہاں نہ دیکھ لے"...... سردار زاگو نے جواب دیا۔

"کیا بابا نمسان کا قاصد قبیلے میں موجود ہے یا واپس چلا گیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ وہاں موجود ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ سردار عمران کو بابا نمسان کا کوئی خاص پیغام دینا چاہتا ہے"...... سردار زاگو نے کہا۔

"ٹھیک ہے چلو"...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے چلتے ہوئے سکاٹا قبیلے کی سرحد کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

شوشو پجاری مہاپجاری کے ساتھ اس کی جھونپڑی میں پہنچا ہی تھا کہ اچانک باہر سے کسی کے چیخنے کی آواز سنائی دی تو شوشو اور مہا پجاری دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

" یہ تو زاشی کی آواز ہے"...... شوشو پجاری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مہاپجاری اس کی بات کا جواب دیتا زاشی جھونپڑی میں داخل ہوئی لیکن اس کے چہرے پر انتہائی دہشت کے تاثرات نمایاں تھے۔

" آقا آقا غضب ہو گیا۔ سکاٹا قبیلے میں ہر طرف روشنی موجود ہے۔ میں تو قبیلے میں داخل ہی نہیں ہو سکی۔ یوں لگتا ہے کہ پورا قبیلہ روشنی کا ماننے والا ہو گیا ہے"...... زاشی نے انتہائی دہشت بھرے لہجے میں کہا تو شوشو اور مہاپجاری دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اتنی جلدی یہ کیسے ممکن ہے"...... ان

دونوں کے منہ سے بیک وقت نکلا۔

" میں قبیلے کی سرحد کے چاروں طرف دوڑتی رہی ہوں لیکن ہر طرف روشنی کا دائرہ موجود تھا آقا اس لئے میں واپس آ گئی ہوں۔ میں اندر داخل نہیں ہو سکتی"...... زاشی نے کہا۔

" یہ کیا ہو گیا ہے مہاپجاری۔ روشنی والے تو مہاتوگی کنوئیں میں بند ہیں۔ پھر وہاں کون ہے"...... شوشو پجاری نے یکلخت دہشت بھرے لہجے میں کہا تو مہاپجاری نے آنکھیں بند کر لیں۔ تھوڑی دیر بعد اس نے آنکھیں کھولیں تو اس کے چہرے پر انتہائی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" وہاں۔ ہر طرف تیز روشنی ہے۔ میری طاقتیں اندر داخل ہی نہیں ہو سکتیں"...... مہاپجاری نے کہا۔

" مہاتوگی کنوئیں کے بارے میں معلوم کرو۔ وہ لوگ وہاں موجود ہیں یا نہیں"...... شوشو پجاری نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

" وہاں کیا ہونا ہے۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ مہاتوگی کا کنواں اب بند ہے۔ اب وہاں نہ کوئی جا سکتا ہے اور نہ باہر نکل سکتا ہے۔ اس وقت اصل بات یہ معلوم کرنی ہے کہ سکاٹا قبیلے میں یہ روشنی کیوں ہے۔ مجھے تو خطرہ لاحق ہو رہا ہے کہ کہیں یہ بڑے شیطان کے خلاف کوئی بڑی کارروائی نہ ہو"...... مہاپجاری نے انتہائی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" بڑے شیطان کے خلاف کارروائی تو بعد میں ہو گی پہلے تو میرے

خلاف ہو گی۔ کاش میں تمہاری جھونپڑی میں آنے کی بجائے اپنی جھونپڑی میں چلا جاتا تو مہاتوگی کنوئیں میں خود دیکھ لیتا"...... شوشو پجاری نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آقا میں زاشی کے جسم کو چھوڑ دیتی ہوں پھر زاشی خود جا کر وہاں سے معلومات حاصل کر لے گی"...... اچانک زاشی نے کہا۔

"اوہ ہاں یہ ٹھیک رہے گا۔ راجوشی تم زاشی کا جسم قبیلے کی سرحد کے پاس جا کر چھوڑ دو پھر زاشی کو کہو کہ اندر جا کر تمام معلومات حاصل کرے اور پھر جب وہ سرحد سے باہر آئے تو تم اس کے جسم پر قبضہ کر کے فوراً یہاں واپس آجانا۔ اس طرح ہمیں صحیح حالات کا علم ہو جائے گا"...... شوشو پجاری نے کہا تو زاشی تیزی سے مڑی اور جھونپڑی سے باہر نکل گئی۔

"اس قدر تیز روشنی۔ مجھے تو یوں لگ رہا ہے جیسے میں اندھا ہو گیا ہوں"...... مہاپجاری نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"مہاپجاری پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے یہ کوئی اور چکر ہے ورنہ روشنی کے ماننے والوں کو تو ہم نے مہاتوگی کے کنوئیں میں قید کر دیا ہے اور تم نے دیکھا کہ ہم نے یہ کام کتنی آسانی سے کر لیا ہے۔ جب یہ لوگ ہمارے مقابل نہیں ٹھہر سکتے تو اور کون ایسا کر سکتا ہے جو ان سے بھی زیادہ روشنی کا مالک ہو اس لئے راجوشی کو واپس آنے دو پھر اصل بات معلوم ہو جائے گی"...... شوشو پجاری نے جواب دیا اور پھر کافی دیر کے انتظار کے بعد ایک بار پھر باہر سے

چیخنے کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے کیونکہ یہ آواز زاشی کی نہیں تھی بلکہ راجوشی کی اپنی تھی اور چند لمحوں بعد جھونپڑی میں سیاہ رنگ کا دھواں داخل ہوا اور پھر وہ مجسم ہو گیا۔ یہ راجوشی تھی۔

"زاشی کہاں ہے راجوشی۔ تم اس کے بغیر کیوں آئی ہو"۔ شوشو پجاری نے انتہائی پریشان لہجے میں پوچھا۔

"زاشی کو ہلاک کر دیا گیا ہے آقا"...... اس مجسم شدہ دھوئیں سے آواز سنائی دی۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ کس نے ایسا کیا ہے اور کیوں"۔ شوشو اور مہاپجاری دونوں نے حیرت کی شدت سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"بتاتی ہوں آقا اور یہ بھی بتا دوں کہ مہاتوگی کے کنوئیں سے تمہارے دشمن نکل کر واپس سکاٹا قبیلے میں پہنچ چکے ہیں"۔ راجوشی نے کہا تو شوشو اور مہاپجاری دونوں کے چہرے پتھر جیسے بن گئے۔

"یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ مہاتوگی کے کنوئیں سے تو کوئی نکل نہیں سکتا"...... چند لمحوں بعد مہاپجاری کے منہ سے نکلا۔

"نہیں۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ وہاں سے کوئی نکل سکے"۔ شوشو پجاری نے بھی یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"میں نے زاشی کے جسم سے قبضہ ہٹایا اور زاشی کو قبیلے میں بھیج دیا لیکن میں نے زاشی کے ذہن پر قبضہ قائم رکھا۔ اس طرح میں خود

تو قبیلے کی سرحد سے باہر رہی لیکن جو کچھ زاشی دیکھتی رہی اور جو کچھ اسے معلوم ہوا وہ مجھے بھی ساتھ ساتھ معلوم ہوتا رہا۔ زاشی قبیلے میں گئی تو اسے پکڑ کر سردار زاگو کی جھونپڑی میں لے جایا گیا اور وہاں سردار زاگو کے ساتھ آقا کے دشمن بھی موجود تھے اور وہاں اسادان کے کسی روشنی کے آدمی کا قاصد بھی موجود تھا۔ اس کے ہاتھ میں جو ڈنڈا تھا اس کے ساتھ جیسے سورج بندھا ہوا تھا۔ اس میں سے انتہائی تیز روشنی نکل کر پورے قبیلے میں پھیلی ہوئی تھی۔ پھر وہاں زاشی کو بتایا گیا کہ اس پر شوشو پجاری کی طاقت نے قبضہ کر لیا تھا اور اس کی مدد سے آقا کے دشمنوں کو مہاتوگی کے کنوئیں میں پھنکوا دیا گیا تھا اور پھر اسادان کے بابا نمسان کا قاصد آیا۔ اس نے سردار زاگو کو مہاتوگی کے کنوئیں پر بھیجا اور اس نے اندر رسی ڈال کر دشمنوں کو وہاں سے نکال لیا اور وہ واپس پہنچ گئے۔ سردار زاگو زاشی کو جھونپڑی سے باہر لے آیا اور پھر اچانک اس نے اپنے آدمیوں کو بلا کر زاشی کے دل میں خنجر اتار دیا۔ اس طرح زاشی ہلاک ہو گئی اور میرا رابطہ بھی ختم ہو گیا تو میں واپس آ گئی"...... راجوشی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اب معاملات اس انداز میں ختم نہیں ہو سکتے۔ اب مجھے ان لوگوں کے بارے میں کچھ اور سوچنا پڑے گا"...... شوشو پجاری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیا تم بابان آستون کی بات کر رہے ہو"...... مہا پجاری نے

چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں مہا پجاری۔ اب ان حالات کے بعد بابان آستون کیسے ہو سکتا ہے۔ ہم نے انہیں سوانکے میں قید کیا وہ نکل گئے۔ ہم نے انہیں مہاتوگی کے کنوئیں میں قید کیا وہ پھر بھی نکل گئے اس لئے اب بابان آستون تو نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر اب سب کے سامنے یہ دونوں باتیں کی گئیں تو ہماری شکست اور ان کی فتح کا اعلان کر دیا جائے گا اس لئے اب کچھ اور سوچنا ہو گا"...... شوشو پجاری نے کہا۔

" آقا اگر مجھے اجازت دو تو میں ایک بات کروں"...... اچانک راجوشی نے کہا۔

"ہاں بولو۔ کیا کہنا چاہتی ہو"...... شوشو پجاری نے کہا۔

" آقا تم اپنے دشمنوں کے ساتھ ویلاگو مقابلہ کرو اس طرح تم انہیں یقیناً ہلاک کر دو گے"...... راجوشی نے کہا تو شوشو اور مہا پجاری دونوں اس کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑے۔

" ویلاگو۔ اوہ۔ تمہاری بات درست ہے۔ اوہ بہت خوب۔ مجھے تو اس کا خیال بھی نہ آیا تھا۔ یہ مقابلہ تو میں آسانی سے جیت سکتا ہوں۔ بہت خوب۔ یہ واقعی انتہائی شاندار ترکیب ہے"...... شوشو پجاری نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں واقعی شوشو۔ یہ بہترین ترکیب ہے"...... مہا پجاری نے بھی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں ابھی ویلاگو کا اعلان کرا دیتا ہوں۔ ابھی کرا دیتا ہوں"۔

شوشو پجاری نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے مہا پجاری کی جھونپڑی سے نکل کر اپنی بستی کی طرف دوڑنے لگا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ جوش موجود تھا اور آنکھوں میں تیز چمک تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ وہ آسانی سے ویلا گو جیت سکتا ہے جبکہ یہ بھی اسے یقین تھا کہ روشنی کے لوگ چاہے کچھ بھی کیوں نہ کر لیں ویلا گو نہیں جیت سکتے۔ اس لئے بھی وہ پوری طرح مطمئن تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت سردار زاگو کی مخصوص جھونپڑی میں موجود تھا۔ وہ سردار زاگو کے ہمراہ مہاتوگی کے کنوئیں سے نکل کر وہاں پہنچ گیا۔ سردار زاگو انہیں وہاں چھوڑ کر یہ کہہ کر باہر چلا گیا تھا کہ وہ اساوان سے آنے والے قاصد کو بلا لاتا ہے اور پھر تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا تو ایک مقامی نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا ڈنڈا تھا جس کے سرے پر سفید رنگ کا کپڑا بندھا ہوا تھا جبکہ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک چھوٹا سا کپڑے کا تھیلا بھی باندھا ہوا تھا جس میں شاید کوئی چیز بند تھی۔

"السلام علیکم۔ میرا نام ساگان ہے اور مجھے اساوان سے بابا نمسان نے بھیجا ہے"....... نوجوان نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میرا نام حقیر فقیر پر تقصیر بندہ ناداں ہیچ مداں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے

اور مجھے سید چراغ شاہ صاحب نے پاکیشیا سے یہاں بھیجا ہے اور میں اپنے ساتھ ان سب کو بھی گھسیٹ لایا ہوں"....... عمران نے جواب دیا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے بے اختیار ایک دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھا اور پھر وہ دونوں مسکرا دیئے کیونکہ عمران کا یہ جواب بتا رہا تھا کہ وہ اب خاصے طویل وقفے کے بعد اپنے مخصوص موڈ میں آیا ہے ورنہ ظاہر ہے کسی قبائلی نوجوان کو اس قسم کا تعارف سمجھ میں ہی نہ آسکتا تھا۔

" مم۔ مم۔ مگر مجھے تو صرف علی عمران صاحب سے ملنا ہے"۔ نوجوان نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کی بات پر صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

" صرف علی عمران۔ یہ تو کسی چیک پر لکھا جا سکتا ہے۔ وہاں لکھا جاتا ہے صرف دس کروڑ روپے یا بیس کروڑ روپے صرف، اور حقیقت یہ ہے کہ اتنی بڑی رقم کے بعد لفظ صرف پڑھ کر محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً لطف آجاتا ہے"....... عمران کی زبان رواں ہو گئی اور نوجوان کا چہرہ واقعی ہونقوں جیسا ہو گیا تھا۔

" عمران صاحب یہ قبائلی نوجوان ہے آپ کی باتیں اسے کیسے سمجھ آسکتی ہیں"....... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اس نے مختصر سلام کیا تھا اس لئے میں سمجھا کہ اسے وضاحت کا مطلب سمجھایا جاسکے لیکن اب میں کیا کروں یہ تو مختصر سے مختصر ترین لفظ صرف پر آگیا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ساگان صاحب یہی علی عمران ہیں"....... صفدر نے اس بار ساگان سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اچھا تو آپ کے لئے بابا نمسان کا پیغام ہے"....... نوجوان نے جلدی سے کہا۔

" کیا پیغام ہے۔ کیا وہ بھی اتنا ہی مختصر ہے"....... عمران نے کہا۔

" یہ۔ یہ ہے"....... نوجوان نے جلدی سے ڈنڈے سے بندھے ہوئے کپڑے کا چھوٹا سا تھیلا کھولتے ہوئے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔ عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" کیا پیغام کے پنجے زہریلے ہیں"....... عمران نے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پنجے۔ زہریلے۔ کیا مطلب جناب"....... نوجوان نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تھیلا عمران کی طرف بڑھا دیا۔

" میں سمجھا کہ یہ پیغام کوئی خطرناک زہریلے پنجوں والا پرندہ ہے جسے آپ باقاعدہ کپڑے کے پنجرے میں بند کر کے لے آئے ہیں"۔ عمران نے تھیلا لیتے ہوئے کہا تو نوجوان پہلی بار ہنس پڑا۔

" مجھے نہیں معلوم جناب کہ اس میں کیا ہے۔ بابا نمسان نے دیا تھا کہ یہ علی عمران صاحب کو دے دیا جائے"....... نوجوان نے کہا

اور عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے تھیلا کھولا اور جب اس تھیلے میں سے ایک لفافہ نکلا تو عمران کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ لفافے پر صرف علی عمران کا نام لکھا ہوا تھا۔ اس نے لفافے کو الٹ پلٹ کر دیکھا اور پھر اسے کھولنا شروع کر دیا۔ لفافے میں ایک کاغذ تھا۔ اس نے جیسے ہی کاغذ کھولا وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ یہ سید چراغ شاہ صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا خط تھا۔

"کس کا خط ہے عمران صاحب"...... صفدر نے پوچھا۔

"سید چراغ شاہ صاحب کا"...... عمران نے جواب دیا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ عمران کی نظریں تیزی سے خط پر پھسلتی چلی جارہی تھیں۔

"کیا لکھا ہے شاہ صاحب نے"...... صفدر نے بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

"کوئی خاص بات تو نہیں لکھی۔ حیرت ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پھر بھی کیا لکھا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"لکھا ہوا ہے عزیزم علی عمران طولعمرہ۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ کھیل تماشے میں اپنا اور دوسرں کا وقت ضائع مت کرو۔ حالات اور ماحول کو سمجھو اور پھر وہ قدم اٹھاؤ جو تمہیں جلد از جلد منزل تک پہنچا دے۔ ذہنی طور پر الجھنے کی بجائے ذہانت کو درست طور پر

استعمال کرو۔ جادو، سحر اور شیطانی ذریات حق کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ ان کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی اس لئے حق کا کھل کر اعلان کرو اور پھر اس پر ثابت قدمی سے ڈٹ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی مدد کرے گا۔ میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں۔ والسلام۔ عاجز سید چراغ شاہ"...... عمران نے اونچی آواز میں پڑھتے ہوئے کہا اور پھر خط اس نے صفدر کی طرف بڑھا دیا۔

"اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ جو کچھ ہم کر رہے ہیں وہ صرف وقت کا ضیاع ہے۔ ہمیں کھل کر سامنے آنا چاہئے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہی بات تو سمجھ میں نہیں آرہی کہ کھل کر سامنے آنے کا کیا مطلب ہوا"...... عمران نے کہا۔

"کیپٹن شکیل نے درست کہا ہے عمران صاحب۔ ہم یہ مقابلے اور جادو وغیرہ کے چکر میں پھنس کر واقعی وقت ضائع کر رہے ہیں۔ شاہ صاحب نے اس خط کے ذریعے ہمیں ڈائریکٹ ایکشن کا حکم دیا ہے"...... صفدر نے خط واپس عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے کہ ہم اسلحہ لے کر شوشو پجاری پر چڑھ دوڑیں"۔ عمران نے خط لے کر اسے واپس لفافے میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ انہوں نے حق کے اعلان کی بات کی ہے اور حق کے اعلان کا یہ مطلب نہیں ہوا کرتا کہ ہم اسلحہ استعمال کریں۔ اس کا

مطلب ہے کہ ہم کھل کر اعلان کر دیں کہ شوشو پجاری اور اس کے ساتھی شیطان کے پیروکار ہیں جن کا خاتمہ کیا جانا ضروری ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"جناب یہ خط آپ نے پڑھ لیا ہے۔ یہ مجھے واپس دے دیں میں نے اسے واپس لے جانا ہے"...... خاموش بیٹھے ہوئے ساگان نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیوں۔ کیا بابا نمسان نے کہا ہے"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"جی ہاں۔ انہوں نے کہا تھا کہ پیغام واپس لے آنا ہے"۔ ساگان نے کہا تو عمران نے لفافہ اس کی طرف بڑھا دیا۔

"شکریہ جناب۔ اب مجھے اجازت۔ اللہ حافظ"...... ساگان نے خط لے کر اسے کپڑے کے تھیلے میں ڈالتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھا اور سلام کر کے جھونپڑی سے باہر نکل گیا۔ پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور سردار زاگو اندر داخل ہوا۔

"میں چند ضروری کاموں میں الجھ گیا تھا اس لئے فوری طور پر حاضر نہ ہو سکا"...... سردار زاگو نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں سردار زاگو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اسی لمحے جھونپڑی کا دروازہ کھلا اور دو قبائلی زاشی کو

دونوں بازوؤں سے پکڑے اندر داخل ہوئے۔

"یہ سلاگا قبیلے کی طرف سے سرحد میں داخل ہوئی ہے سردار اور اساوان سے آنے والے قاصد نے کہا ہے کہ ہم سردار کو بتا دیں کہ اس پر کسی بدروح کا قبضہ ہے"...... ایک قبائلی نے کہا۔

"بدروح کا قبضہ۔ کیا مطلب"...... سردار زاگو نے بے اختیار اچھل کر کہا۔

"یہ سب جھوٹ ہے۔ میں تو زاشی ہوں۔ تمہاری بیوی"۔ زاشی نے تڑپ کر اپنے بازوؤں کو قبائلیوں کی گرفت سے چھڑواتے ہوئے کہا۔

"میں آ رہا ہوں سردار عمران"...... سردار زاگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے زاشی کو دھکیلتا ہوا خود بھی جھونپڑی سے باہر نکل گیا۔

"عمران صاحب سردار زاگو کا رویہ بتا رہا ہے کہ وہ زاشی کو کوئی سخت سزا دینے والا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"یہ ان کا نجی معاملہ ہے صفدر۔ میں تو سوچ رہا ہوں کہ اب ہمیں آئندہ کیا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"میرے خیال میں ہمیں یہاں سے سلاگا قبیلے جانا چاہئے اور کھل کر سب کو بتانا چاہئے کہ شوشو پجاری شیطان کا پیروکار ہے اور ہم اسے سزا دینے آئے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"وہ تو خود دیوتاؤں اور شیطان کے پجاری ہیں اس لئے اس بات

کا ان پر کیا اثر ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کی بات کا جواب صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں کے پاس نہ تھا۔

" باس۔ آپ مجھے اور جوانا کو اجازت دیں ہم اس شوشو پجاری کو وہاں سے یہاں اٹھا لاتے ہیں"...... جوزف نے کہا۔

" نہیں۔ وہ واقعی جادو کا ماہر ہے۔ وہ کوئی عام آدمی نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا اور جوزف خاموش ہو گیا۔

" میرا خیال ہے کہ ہمیں اپنی جھونپڑی میں جانا چاہئے اور اس سلسلے میں کھل کر بات چیت کرنی چاہئے"...... عمران نے کہا۔

" نہیں عمران صاحب۔ اس جھونپڑی میں کوئی ایسی چیز پہنچائی گئی ہے جس کی وجہ سے پہلے بھی ہم پر ان کا حملہ کامیاب رہا تھا ایسا نہ ہو کہ پھر کوئی مسئلہ کھڑا ہو جائے"...... صفدر نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ تمہاری بات درست ہے"...... عمران نے جواب دیا۔ تھوڑی دیر بعد سردار زاگو اندر داخل ہوا اور ایک طرف بیٹھ گیا۔

" سردار زاگو کوئی پجاری کے بعد تمہارے قبیلے کا پجاری کون بنا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" میرا بھائی کوشو۔ شوشو پجاری نے کہا تھا کہ میں اسے اس کا شاگرد بنا دوں لیکن میں نے اسے راہولا قبیلے کے پجاری راہولا کے ہاں بھجوا دیا ہے کیونکہ شوشو پجاری شیطان فطرت آدمی ہے۔ وہ کوشو کی مدد سے سکاٹا قبیلے پر بھی قبضہ کر سکتا تھا"...... سردار زاگو نے

کہا۔

" کیا راہولا بھی شیطان کا پجاری ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" نہیں۔ وہ دیوتاؤں کا پجاری ہے شیطان کا نہیں"...... سردار زاگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اسے بلوا لو اور ہمیں کوئی اور جھونپڑی دے دو تاکہ ہم تھوڑی دیر وہاں آرام کر لیں"...... عمران نے کہا۔

" ہاں ضرور۔ آؤ میرے ساتھ"...... سردار زاگو نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ سردار زاگو انہیں قریب ہی ایک اور بڑی جھونپڑی میں لے گیا۔

" یہ صرف مہمان سرداروں کے لئے ہے۔ آپ اس میں ٹھہریں میں آپ کے لئے کھانے کا بندوبست کرتا ہوں"...... سردار زاگو نے کہا۔

" ہمارے لئے کھانا پکوانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم اب صرف پھل کھائیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" پھل۔ کیوں"...... سردار زاگو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" بس دل چاہ رہا ہے"...... عمران نے کہا تو سردار زاگو نے اثبات میں سر ہلایا اور آگے بڑھ گیا جبکہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس بڑی جھونپڑی میں داخل ہو گیا جس کے فرش پر شیروں اور چیتوں

کی کھالیں بچھائی گئی تھیں۔

" عمران صاحب۔ میرے خیال میں بابا نمسان نے جو تجویز بتائی تھی وہ درست رہے گی۔ میرا مطلب ہے وہ چاند گرہن والی"۔ صفدر نے جھونپڑی کے فرش پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ شاہ صاحب نے اس طرح کی باتوں کو کھیل تماشہ لکھا ہے اور وقت کا ضیاع گردانا ہے۔ ہمیں کچھ اور سوچنا ہو گا۔ کوئی اور طریقہ"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" باس اگر آپ اجازت دیں تو میں ایک طریقہ بتاؤ"...... جوزف نے کہا۔

" ہاں بتاؤ۔ آخر تم وچ ڈاکٹروں کے وچ ڈاکٹر ہو یہ اور بات ہے کہ اس عورت زاشی نے تم پر قبضہ کر لیا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" باس میں تو آپ کی وجہ سے اس کے ہاتھ لگ گیا تھا ورنہ عورتیں تو میری طرف دیکھتے ہوئے خوف سے آنکھیں بند کر لیا کرتی ہیں"۔ جوزف نے برا سامنہ بناتے ہوئے کہا۔

" اچھا۔ میں تو تمہیں افریقی حسن کے لحاظ سے شہزادہ سمجھتا رہا ہوں"...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں مسکرا دیئے۔

" تم وہ طریقہ بتا رہے تھے"...... صفدر نے جوزف سے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران نے باز نہیں آنا اور جوزف اپنی بات بھول

جائے گا۔

" باس۔ افریقہ میں جب یہ بات طے کی جاتی ہے کہ کوئی پجاری دوسرے سے برتر ہے تو اس کے لئے ویلا گو کیا جاتا ہے اور پھر ویلا گو میں جو پجاری جیت جائے اس کی برتری ہمیشہ کے لئے تسلیم کر لی جاتی ہے"...... جوزف نے کہا۔

" ویلا گو۔ کیا یہ کسی مقابلے کا نام ہے"...... عمران نے کہا۔

" ہاں باس۔ ویلا گو افریقہ کا سب سے خطرناک مقابلہ سمجھا جاتا ہے۔ اس قدر خطرناک کہ اس میں شکست کھا جانے والا پجاری لازماً جل کر راکھ ہو جاتا ہے"...... جوزف نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا مطلب۔ جل کر راکھ کیسے ہو جاتا ہے"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

" باس۔ اس مقابلے میں آگ کا بہت بڑا الاؤ جلایا جاتا ہے اور دونوں پجاری باری باری اس میں داخل ہوتے ہیں۔ پھر جو پجاری الاؤ کی دوسری طرف صحیح سلامت نکل جاتا ہے اسے برتر تسلیم کر لیا جاتا ہے جبکہ جو باہر نہیں نکل سکتا وہ جل کر راکھ ہو جاتا ہے۔ اسے ویلا گو کہا جاتا ہے"...... جوزف نے کہا۔

" لیکن وہ آگ کے اندر سے صحیح سلامت کیسے نکل جاتا ہے۔ یہ تو ناممکن ہے کہ کوئی آدمی آگ میں داخل ہو اور پھر صحیح سلامت دوسری طرف نکل جائے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں

کہا۔

"وہ کسی جڑی بوٹی کا رس اپنے جسم پر لگا لیتے ہوں گے جس سے وہ آگ کے اثر سے محفوظ ہو جاتے ہوں گے"...... صفدر نے کہا۔

"کیا واقعی ایسا ہے"...... عمران نے جوزف سے کہا۔

"نہیں باس۔ ویلاگو سے پہلے باقی پجاری سب کے سامنے ان دونوں کا معائنہ کرتے ہیں اور اگر ان کے جسموں پر کوئی چیز لگی ہوئی ہو تو اسے ویسے ہی شکست خوردہ قرار دے دیا جاتا ہے"...... جوزف نے جواب دیا۔

"کیا وہ کپڑوں کے بغیر آگ میں جاتے ہیں"...... صفدر نے جوزف سے کہا۔

"ہاں۔ ان کے جسموں پر صرف ایک زیر جامہ ہوتا ہے اور بس"۔ جوزف نے جواب دیا۔

"کیا تم نے کبھی یہ مقابلہ خود دیکھا ہے یا صرف سنی سنائی بات کر رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"میں نے اپنے بچپن میں خود دیکھا ہے باس اور ہمارے قبیلے کا بوڑھا وچ ڈاکٹر یہ مقابلہ جیت گیا تھا"...... جوزف نے جواب دیا۔

"یہ تو ممکن ہی نہیں ہے۔ آگ کی فطرت جلانا ہے وہ کیسے انسان کو جلانے سے رک سکتی ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہو تو دوسری بات ہے"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ میں نے اپنے قبیلے کے وچ ڈاکٹر سے پوچھا تھا۔ پہلے تو

اس نے نہیں بتایا لیکن جب وہ مرنے لگا تو میں نے اسے آخری بار پانی پلایا تھا باس اور اس بات پر وہ وچ ڈاکٹر خوش ہو گیا اور اس نے مجھے بتایا کہ جو آدمی کرٹاسو بوٹی کے رس کا ایک گلاس پی لے اس کے جسم کو آگ ایک پہر تک نہیں جلا سکتی"...... جوزف نے کہا۔

"نہیں۔ ایک گلاس بوٹی کا رس پینے سے وہ کیسے آگ سے بچ سکتا ہے۔ کیا اس کے بال بھی جلے تھے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ اس کے جسم کے تمام بال جل کر راکھ ہو گئے تھے لیکن جسم کو کچھ نہیں ہوا تھا حتیٰ کہ زیر جامہ بھی جل گیا تھا"۔ جوزف نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور سردار زاگو اندر داخل ہوا۔ اب اس کے پیچھے ایک بوڑھا آدمی تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک ٹیڑھی سی لکڑی تھی۔

"یہ راہولا قبیلے کا پجاری راہولا ہے"...... سردار زاگو نے اس بوڑھے کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا بھی تعارف کرایا اور پھر راہولا پجاری ان کے ساتھ ہی فرش پر بیٹھ گیا۔

"سردار عمران آپ کے لئے ایک اہم خبر ہے کہ شوشو پجاری نے آپ کے خلاف ویلاگو کا اعلان کر دیا ہے۔ اس لئے میرا مشورہ ہے کہ آپ جس قدر جلد ممکن ہو سکے واپس چلے جائیں کیونکہ ویلاگو کا اعلان جب تمام قبیلوں میں پھیل جائے تو پھر تمام قبیلوں کی سرحدیں بند

کر دی جاتی ہیں"...... سردار زاگو نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

" ویلاگو۔ تمہارا مطلب ہے کہ آگ کے الاؤ سے گزرنا"۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

" ہاں۔ تو کیا آپ اس کے بارے میں جانتے ہیں"...... سردار زاگو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ وچ ڈاکٹروں کے وچ ڈاکٹر جوزف دی گریٹ نے مجھے بتایا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آپ کیا کہتے ہیں راہولا پجاری۔ کیا ہمیں ویلاگو کرنا چاہئے"۔ عمران نے راہولا پجاری سے مخاطب ہو کر کہا جو خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

" سردار۔ ویلاگو وہی جیت سکتا ہے جس کے پاس ستاجا کی طاقتیں ہوتی ہیں۔ اگر آپ کے پاس ستاجا کی طاقتیں ہیں تو آپ جیت جائیں گے ورنہ آپ جل کر راکھ ہو جائیں گے اور یہ بھی بتا دوں کہ اگر آپ میں سے ایک بھی ویلاگو ہار گیا تو آپ کے تمام ساتھیوں کو بھی زندہ جلا دیا جائے گا"...... راہولا پجاری نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی باہر سے اچانک تیز ڈھول بجنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور یہ آوازیں سنتے ہی سردار زاگو بے اختیار اچھل پڑا۔ راہولا پجاری نے بھی بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے تھے۔

" اوہ۔ اوہ۔ سلاگا قبیلے کے پیغامبر آ گئے۔ اس کا مطلب ہے کہ

آپ ہمارے قبیلے کی سرحد سے باہر نہیں جا سکتے۔ اب آپ کو ویلاگو کرنا ہو گا"...... سردار زاگو نے مایوس سے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے جھونپڑی کا دروازہ کھلا اور ایک قبائلی اندر داخل ہوا۔

" میں سلاگا قبیلے کے پجاری شوشو کی طرف سے اعلان کرتا ہوں کہ شوشو پجاری نے سکاٹا قبیلے کے مہمانوں کے ساتھ ویلاگو کرنے کا اعلان کر دیا ہے اور یہ ویلاگو کل رات سلاگا میں ہو گا"...... اس آدمی نے کہا۔

" ہم نے سن لیا ہے تم جا سکتے ہو"...... سردار زاگو نے کہا اور وہ آدمی فخریہ انداز میں مسکراتا ہوا واپس چلا گیا۔

" اب مجبوری ہے سردار عمران۔ اب آپ کو کل رات دونوں قبیلوں کے سامنے شوشو پجاری کے ساتھ ویلاگو کرنا ہو گا"...... سردار زاگو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" راہولا تم کسی ستاجا کی طاقتوں کے بارے میں بات کر رہے تھے۔ کیا ہوتی ہیں یہ ستاجا کی طاقتیں"...... عمران نے مطمئن انداز میں راہولا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" سردار۔ آگ دیوتا کو ہمارے ہاں ستاجا کا دیوتا کہا جاتا ہے اور اس کی خاص طاقتوں کو ستاجا کی طاقتیں کہا جاتا ہے اور یہ طاقتیں یہاں اس پورے علاقے میں صرف شوشو پجاری کے پاس ہیں اور کسی کے پاس نہیں ہیں اس لئے شوشو پجاری ویلاگو جیت جائے گا۔ پہلے بھی وہ ایک بار ویلاگو جیت چکا ہے"...... راہولا نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

" کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم دونوں ہی جیت جائیں۔ پھر کیا ہو گا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جب تک ایک کو شکست نہ ہو جائے تب تک ویلاگو جاری رہتا ہے"....... راہولا نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ ہم شوشو پجاری کے ساتھ ویلاگو کے لئے تیار ہیں۔ جا کر اعلان کرا دو"....... عمران نے کہا۔

" اب تو بہرحال کرنا ہی پڑے گا"....... سردار زاگو نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا لیکن اس کا لہجہ اور انداز بتا رہا تھا کہ جیسے اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت کا یقین ہو۔

" مجھے بھی اجازت دو۔ اب ویلاگو کے بعد تو اور کوئی بات ہو نہیں سکتی"....... راہولا پجاری نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور راہولا پجاری اور سردار زاگو دونوں خاموشی سے جھونپڑی سے باہر چلے گئے۔

" باس مجھے اجازت دو تا کہ میں جا کر کرٹاسو بوٹی تلاش کروں۔ اس کے بغیر تو ویلاگو نہیں جیتا جا سکتا"....... جوزف نے کہا۔

" ٹھہرو۔ مجھے یہ بتاؤ کہ کیا اس کرٹاسو بوٹی کا توڑ ہو سکتا ہے"....... عمران نے کہا تو جوزف بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیا مطلب باس۔ میں سمجھا نہیں"....... جوزف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ظاہر ہے شوشو پجاری عام آدمی ہے۔ اس نے اس ویلاگو کا اعلان کیا ہے تو لازماً اس کے پاس بھی ایسا ہی کوئی نسخہ ہو گا اس لئے اصل معاملہ اس کے توڑ کا ہے"....... عمران نے کہا۔

" نہیں باس۔ اس کا توڑ نہیں ہوتا اور یہ بات بھی صرف خاص پجاریوں کو معلوم ہوتی ہے کہ کرٹاسو بوٹی کا رس پینے سے ویلاگو جیتا جا سکتا ہے"....... جوزف نے جواب دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ شوشو پجاری کو بہرحال اس بارے میں علم ہے اس لئے اس نے ویلاگو کا اعلان کیا ہے"....... عمران نے کہا۔

" نہیں باس۔ شوشو پجاری اتنا بڑا پجاری نہیں ہے۔ وہ فریبی آدمی ہے۔ ضرور اس نے کوئی اور چکر چلا رکھا ہو گا۔ بہرحال میں معلوم کر لوں گا"....... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن عمران صاحب کیا یہ بات حتمی ہے کہ اس بوٹی کا رس واقعی اس انداز میں کام کرتا ہے"....... صفدر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" حتمی نتیجہ تو ویلاگو کے بعد ہی سامنے آئے گا"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو کیا آپ اس پر عمل کریں گے۔ میرا خیال ہے کہ ایسا ناممکن ہے۔ یہ ہمارے خلاف سازش ہے"....... صفدر نے کہا۔

" باس۔ ویلاگو سے انکار نہ کر دینا۔ ویلاگو سے انکار کرنے والے

کو سارے قبیلے والے مل کر ہلاک کر دیتے ہیں"...... جوزف نے کہا۔

"میں انکار کی بات نہیں کر رہا۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اس طرح سنی سنائی بات پر اتنا بڑا رسک نہیں لینا چاہئے"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ شوشو پجاری نے کس بنیاد پر اتنا بڑا چیلنج کر دیا ہے۔ ظاہر ہے اسے بھی تو آگ کے الاؤ سے گزرنا ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ ہمیں اس شوشو پجاری کو اغوا کر کے اس سے معلومات حاصل کرنا چاہئیں"...... صفدر نے کہا۔

"اس نے کیا بتانا ہے۔ اس بات کو چھوڑو۔ اب جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب آپ جوزف کو اتنے بڑے رسک میں نہ ڈالیں"۔ صفدر نے کہا۔

"ویلاگو میں حصہ جوزف نہیں لے گا میں خود لوں گا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ نہیں عمران صاحب"...... صفدر نے اچھلتے ہوئے کہا۔

"میں اپنی بات بار بار دوہرانے کا عادی نہیں ہوں۔ اب مجھے شاہ صاحب کے خط کی سمجھ آئی ہے۔ شاہ صاحب واقعی بہت بڑے بزرگ ہیں۔ انہیں معلوم ہو گیا کہ آخری معرکہ کیا ہو گا اس لئے انہوں نے

باقاعدہ خط لکھ کر مجھے اطلاع کر دی تا کہ اصل بات مجھ تک پہنچ جائے ورنہ جو کچھ انہوں نے خط میں لکھا ہے وہ زبانی بھی پیغام بھیج کر مجھے اطلاع کر سکتے تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ خط میں ویلاگو کے بارے میں کوئی اشارہ ہے۔ میں نے تو نہیں پڑھا"...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔ کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ہاں۔ اس میں اشارہ موجود ہے اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کرے گا اور شیطان کے مقابلے میں اپنی رحمت خاص سے ہمیں فتح عنایت کرے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"ماسٹر آپ یہ کام نہیں کریں گے۔ میں اس مقابلے سے پہلے اس شوشو پجاری کی گردن توڑ دوں گا"...... جوانا نے یکلخت بپھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ تم نے ایسا کوئی اقدام نہیں کرنا۔ سمجھے۔ میں دراصل چاہتا بھی یہی تھا کہ کوئی ایسا معرکہ پیش آئے جس سے حق اور باطل کی فتح و شکست سب کے سامنے آ جائے اسی لئے میں ذہنی طور پر مسلسل الجھا رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے خود بخود میری یہ مشکل حل کر دی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کچھ ہمیں بھی تو بتائیں عمران صاحب ورنہ آپ تو جب آگ کے الاؤ سے صحیح سلامت نکلیں گے سو نکلیں گے ہمارا تو پہلے ہی ہارٹ فیل ہو جائے گا"...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم نے سنا تو تھا کہ شاہ صاحب نے لکھا ہے کہ ذہنی طور پر الجھنے کی بجائے ذہانت کو درست طور پر استعمال کرو اور یہ بھی کہ جادو، سحر اور شیطانی ذریات حق کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ ان کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی اس لئے حق کا کھل کر اعلان کرو اور اس پر ثابت قدمی سے ڈٹ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مدد کرے گا۔ میں سوچتا رہا تھا کہ یہ اعلان کیسے ہو سکتا ہے۔ اب جا کر اس کی سمجھ آئی ہے"....... عمران نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ آگ کے الاؤ سے گزرنا حق کا اعلان ہے۔ اس کا کیا مطلب ہوا۔ یہ کیسے حق کا اعلان ہو گیا"....... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم جذباتی ہو رہے ہو اس لئے ابھی تم یہ بات نہ سمجھ سکو گے۔ فی الحال سب مطمئن رہو اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے گا"....... عمران نے ٹالنے کے سے انداز میں کہا اور صفدر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

سلاگا قبیلے کی حدود میں ایک خاصا وسیع میدان درختوں سے خالی تھا۔ اس میں لکڑی کے بڑے بڑے شہتیروں کو ایک دوسرے کے ساتھ محراب کی صورت میں لگا کر رکھا گیا تھا اور دونوں طرف لکڑیوں کے ڈھیر تھے جبکہ اوپر ان شہتیروں کے مل جانے کی وجہ سے چھت سی بن گئی تھی البتہ درمیان میں کافی جگہ خالی تھی۔ ان لکڑیوں پر کوئی خاص قسم کا رس لگایا گیا تھا جس کا رنگ گہرا زرد تھا اس لئے لکڑیوں کا یہ ڈھیر زرد رنگ کا ڈھیر دکھائی دے رہا تھا۔ اس میدان کے گرد ہر طرف عورتیں، مرد اور بچے اور بوڑھے موجود تھے۔ ایک طرف سلاگا قبیلے کے لوگ تھے جبکہ دوسری طرف سکاٹا قبیلے کے۔ ایک سائیڈ پر لکڑی کے بڑے بڑے تختے بنچوں کی صورت میں رکھے ہوئے تھے جن پر سلاگا اور سکاٹا قبیلے کے ساتھ ساتھ ڈکالا کے علاقے کے تمام قبیلوں کے سردار، پجاری اور بڑے بزرگ بیٹھے

ہوئے تھے۔ ان میں سردار زاگو بھی تھا، اس کا بھی بھائی کاشو بھی اور
اس کے ساتھ ہی راہولا قبیلے کا پجاری راہولا بھی تھا جبکہ دوسری بنچ پر
سلاگا قبیلے کا سردار اپنے نائبین کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ شوشو پجاری
البتہ وہاں موجود نہ تھا جبکہ ان سے ہٹ کر ایک بڑی سی بنچ پر عمران،
صفدر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھا
ہوا تھا جبکہ جوزف اور جوانا دونوں اس کے عقب میں مؤدبانہ انداز
میں کھڑے تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک روز پہلے ہی
ویلاگو کے لئے سلاگا پہنچ گیا تھا۔

"عمران صاحب نجانے کیا بات ہے کہ میرا دل دھڑک رہا ہے"۔
صفدر نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تمہارا دل دھڑکنا بند ہو جائے"۔ عمران
نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب جب تک اس انتظام کو نہ دیکھا تھا تب تک اس
مقابلے کا مجھے واقعی اندازہ نہ تھا لیکن یہ واقعی انتہائی خوفناک ہے۔
مجھے تو حیرت ہے کہ شوشو پجاری نے آخر کیا سوچ کر اس مقابلے کا
اعلان کیا ہے۔ اس قدر خوفناک آگ کو صرف ایک بوٹی کے رس کی
مدد سے پار کرنا تقریباً ناممکن ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"شوشو پجاری کو ہم سے زیادہ اپنی عیاری، فریب، جادو کی
طاقتوں اور شیطان کی مدد پر بھروسہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسا جادو ہو جس کی

مدد سے وہ واقعی یہ آگ کراس کر جائے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ جادو حقیقت میں کچھ نہیں ہوتا۔ جادو کا مطلب ہے نظر
فریبی۔ یعنی جو کچھ حقیقت نہ ہو اسے حقیقت بنا کر نظروں کے سامنے
لے آیا جائے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ بوٹی کا رس پینے سے پورے جسم پر آگ کا
اثر نہ ہونا میں تسلیم نہیں کرتا۔ اس قدر خوفناک آگ تو ایک لمحے
میں انسان کو جلا کر راکھ کر دے۔ بوٹی کا رس کس طرح اس کا توڑ
ہو سکتا ہے اور آپ نے تو یہ رس بھی استعمال نہیں کیا۔ پھر آپ
اس قدر مطمئن کیوں ہیں۔ کیا کوئی ایسی بات ہے جو آپ بتانا نہیں
چاہتے"...... صفدر نے کہا۔

"ماسٹر یہ شوشو پجاری ابھی تک یہاں پہنچا نہیں۔ وہ آخر کیا کر رہا
ہو گا"...... اچانک جوانا نے کہا۔

"ویلاگو کی تیاریاں کر رہا ہو گا اور ان قبائلیوں کی رسومات ہی
اس قدر طویل ہوتی ہیں کہ خدا کی پناہ"...... عمران نے کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کے بارے میں معلوم
کروں"۔ جوانا نے کہا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں۔ جوزف پہلے ہی سب کچھ معلوم
کر چکا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی
بات ہوتی اچانک دور سے ڈھول بجنے کی تیز آوازیں گونجنے لگیں اور
اس کے ساتھ ہی میدان میں عجیب سی ہلچل پیدا ہو گئی۔ تھوڑی دیر

بعد شوشو پجاری ڈھولوں کی تھاپ میں میدان میں داخل ہوا۔ اس کے جسم پر سرخ رنگ کا لبادہ تھا اور چہرے پر عجیب طنزیہ اور فاتحانہ انداز کی مسکراہٹ تھی۔

"آؤ سردار عمران۔ آگے آؤ اور مجھ سے ویلاگو کرو تاکہ سب کو معلوم ہو سکے کہ شوشو پجاری، اس کے دیوتا اور شیطان عظیم ہے"...... شوشو پجاری نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا اور اس کے ہاتھ اٹھاتے ہی ڈھول بجنے بند ہو گئے اور اس کی آواز میدان میں گونجنے لگی تھی۔

"تم، تمہارے دیوتا اور شیطان سب لعنتی ہیں۔ عظیم اور برتر صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ وہ کائنات کا مالک ہے اور تم بھی سن لو اور سارے قبیلوں کے سردار اور پجاری اور سب لوگ یہ سن لیں کہ جن کو تم دیوتا بنا کر ان کی پوجا کرتے ہو اور جنہیں اس دنیا کا مالک گردانتے ہو وہ کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ وہ تو تمہارے ہاتھوں کے بنائے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ تو اتنے بے بس ہیں کہ ایک مکھی بھی اگر ان پر بیٹھ جائے تو وہ اسے بھی نہیں اڑا سکتے جبکہ اللہ تعالیٰ جس نے یہ ساری دنیا بنائی ہے، ہمیں بنایا ہے وہ اس کائنات کا مالک ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یہ جنگل، یہ جانور، یہ گھاس، یہ جڑی بوٹیاں، یہ زمین اور اس پر موجود ہر چیز اور آسمان سب اس کے بنائے ہوئے ہیں اس لئے عبادت کے لائق وہی ہے اور وہی روشنی ہے۔ وہی نور ہے۔ باقی سب تاریکی ہے۔ جہالت کی تاریکی۔ چنانچہ

تم اسے مانو اس کی عبادت کرو تو تم بھی جہالت اور نامرادی کی تاریکی سے نکل کر کامیابی اور بامرادی کی روشنی میں آجاؤ گے۔ شوشو پجاری نے اپنے جادو اور اپنی شیطانی طاقتوں کے زعم میں ویلاگو کا اعلان کیا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ یہ اس آگ سے اپنے جادو اور شیطانی طاقتوں کی وجہ سے بچ جائے گا حالانکہ ایسا نہیں ہو گا۔ یہ آگ بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کی تابع ہے"۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"یہ غلط ہے۔ یہ جھوٹ ہے۔ تم سب جانتے ہو کہ میں ایک بار پہلے بھی ویلاگو جیت چکا ہوں اور اب بھی دیکھنا کہ ویلاگو میں ہی جیتوں گا اور یہ لوگ جل کر راکھ ہو جائیں گے۔ ابھی سب کو معلوم ہو جائے گا کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے"...... شوشو پجاری نے چیختے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ حق اور سچائی ابھی سب کے سامنے آجائے گی۔ تم شروع کرو"۔ عمران نے کہا تو شوشو پجاری نے آگ جلانے کا حکم دیا اور قبائلیوں نے اپنی مشعلوں کی مدد سے اس الاؤ کو بھڑکا دیا۔ یہ واقعی انتہائی ہولناک الاؤ تھا۔ اس قدر ہولناک کہ اس کی حدت کافی دور تک بھی محسوس کی جا رہی تھی۔ صفدر، کیپٹن شکیل اور جوانا تینوں کے چہروں پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے لیکن عمران اور جوزف دونوں پرسکون اور مطمئن تھے۔ پھر ایک بوڑھا آگے بڑھا اور اس نے آگ کے قریب آکر ویلاگو کے قواعد وضوابط بتانے شروع کر دیئے۔ اس کے مطابق پہلے ویلاگو کا اعلان کرنے والا شوشو پجاری

ویلا گو کرے گا اور آگ کا الاؤ پار کرے گا۔ اگر وہ جل کر راکھ ہو گیا تو سردار عمران کو فاتح قرار دے دیا جائے گا اور اگر وہ صحیح سلامت باہر آگیا تو پھر سردار عمران کو اس آگ کے الاؤ کو پار کرنا ہو گا اور اگر وہ بھی زندہ سلامت باہر آگیا تو پھر یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ ان میں سے ایک جل کر راکھ نہ ہو جائے۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈھولوں کے بے پناہ شور میں شوشو پجاری نے اپنے جسم پر موجود لباس اتارا۔ اب اس کے جسم پر ایک زیر جامہ تھا۔ اس بوڑھے نے جس نے قواعد و ضوابط کا اعلان کیا تھا اور جو شاید اس مقابلے کا ریفری تھا آگے بڑھا اور اس نے شوشو پجاری کے جسم پر اپنے دونوں ہاتھ پھیر کر چیک کیا کہ اس نے کسی جڑی بوٹی کا رس تو جسم پر نہیں لگا رکھا۔ پھر وہ پیچھے ہٹ گیا۔

"دیکھو اب دیوتاؤں کی سچائی"...... شوشو پجاری نے عمران سے کہا اور پھر وہ مڑ کر تیزی سے الاؤ کی ایک سمت میں بڑھ گیا۔ عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ شوشو پجاری الاؤ کی سمت پہنچ کر تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا اور پھر کافی فاصلے پر پہنچ کر اس نے یکلخت پوری قوت سے دیوتاؤں کے نام کا نعرہ مارا اور دوسرے لمحے وہ اس الاؤ کی طرف دوڑ پڑا۔ سب کی نظریں شوشو پجاری پر جمی ہوئی تھیں۔ خوفناک الاؤ اس وقت اپنی پوری طاقت سے بھڑک رہا تھا۔ اچانک دوڑتا ہوا شوشو پجاری اس الاؤ میں داخل ہوا اور پھر سب کی نظروں

سے غائب ہو گیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد اچانک شوشو پجاری الاؤ کی دوسری سمت سے اسی طرح دوڑتا ہوا باہر نکلا اور پھر کافی آگے جا کر وہ رک گیا۔ وہ بالکل صحیح سلامت تھا حتیٰ کہ اس کا زیر جامہ تک نہ جلا تھا لیکن اس کے سر پر موجود چھوٹے چھوٹے بال جل کر راکھ ہو چکے تھے اور اس کے ساتھ ہی شوشو پجاری نے دیوتاؤں کے نام کا نعرہ مارا اور پھر ڈھولوں کے شور سے پورا علاقہ گونج اٹھا۔ سب قبائلی شوشو اور دیوتاؤں کے نام کے نعرے مار رہے تھے۔

"اب تم جاؤ روشنی کے آدمی۔ جاؤ اور ویلا گو کرو۔ سب دیکھ لیں گے کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا"...... اچانک شوشو پجاری نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا اور اس کے ہاتھ اٹھاتے ہی ڈھولوں کا شور بند ہو گیا تھا اور ہر طرف گہری خاموشی طاری ہو گئی تھی اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم جھوٹے مکار اور فریبی ہو شوشو۔ ابھی تمہارا فریب سب کے سامنے آجائے گا۔ وچ ڈاکٹروں کا وچ ڈاکٹر جوزف دی گریٹ ابھی تمہیں اصل ویلا گو کرائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران کے عقب میں کھڑا ہوا جوزف بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور یکلخت شوشو پجاری پر جھپٹ پڑا۔ اس نے اپنا ایک ہاتھ اس کی گردن میں ڈالا اور دوسرا اس کی کمر میں ڈال کر اس نے اسے دونوں ہاتھوں سے اٹھا لیا۔

"یہ۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ چھوڑو مجھے"...... شوشو پجاری نے چیختے

ہوئے کہا۔ اس نے اپنے آپ کو چھڑانے کی بے حد کوشش کی لیکن ظاہر ہے وہ جوزف کے شکنجے میں تھا۔

"جب تک تمہارے پیر زمین سے اٹھے رہیں گے فریبی جادوگر تب تک تم میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے"....... جوزف نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ کیا کر رہے ہو تم۔ یہ ویلاگو کے خلاف ہے"....... اس بوڑھے نے چیختے ہوئے کہا جو ریفری بنا ہوا تھا۔

"جوانا"....... جوزف نے یکلخت جوانا کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"یس"....... جوانا جو یوں ساکت وجامد کھڑا تھا، نے یکلخت سیدھا ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ سامنے جو بوڑھا بیٹھا ہوا ہے اسے اٹھا لو لیکن اس کے پیر زمین سے نہ لگنے دینا"....... جوزف نے پاکیشیائی زبان میں کہا تو جوانا بجلی کی سی تیزی سے اس بوڑھے پر جھپٹ پڑا۔ یہ شیطان کا خاص پجاری مہا پجاری تھا اور دوسرے لمحے اس کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے ماحول گونج اٹھا۔ مہا پجاری کا جسم گرانڈیل جوانا کے ہاتھوں میں کسی کھلونے کی طرح اٹھا ہوا تھا۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے"....... سلاگا قبیلے کے سردار نے چیختے ہوئے کہا۔ عمران کے ساتھی انتہائی حیرت بھرے انداز میں یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔

"سب سن لو۔ میں وچ ڈاکٹروں کا وچ ڈاکٹر جوزف دی گریٹ

تمہیں بتاتا ہوں۔ یہ شوشو پجاری جھوٹا، مکار، فریبی اور دھوکے باز ہے۔ اس نے ویلاگو دھوکے سے پار کیا ہے۔ سن لو کہ اس نے آگ کے اس الاؤ کے نیچے ایک خفیہ سرنگ بنوائی ہوئی ہے۔ یہ دوڑتا ہوا آگ کے اس الاؤ میں داخل ہوا اور سیدھا اس سرنگ میں جا گرا اور پھر اس سرنگ میں دوڑ کر اس نے الاؤ کو پار کیا اور آخر میں یہ اچھل کر سرنگ سے نکلا اور دوڑتا ہوا الاؤ سے باہر آگیا اور تم خود دیکھ رہے ہو کہ اس الاؤ کے دونوں سروں کو اس انداز میں بنایا گیا ہے کہ دونوں طرف رکھی ہوئی لکڑیوں کا درمیانی فاصلہ کافی زیادہ ہے اور اس کی اونچائی بھی کافی ہے اور پھر یہاں زرد رنگ کا تیل بھی کم ڈالا گیا ہے اس لئے یہاں آگ کا الاؤ قدرے کم ہے۔ بس شعلے ہیں جو نظر آ رہے ہیں جبکہ الاؤ کے درمیانی حصے کا فاصلہ بھی بے حد کم ہے اور وہاں زرد رنگ کا تیل بھی اس قدر ڈالا گیا ہے کہ یہ حصہ انتہائی خوفناک الاؤ میں تبدیل ہو چکا ہے اس لئے شوشو پجاری جلنے سے بچ گیا ہے اور اب میں اسے آگ کے اس الاؤ کے درمیانی حصے میں پھینک رہا ہوں اگر یہ سچا ہے تو پھر یہ یہاں سے بھی زندہ سلامت باہر آ جائے گا ورنہ یہ جھوٹا ہو گا اور پھر یہ بوڑھا خود ہی اصل بات بتائے گا کیونکہ یہ اس فریبی اور دھوکے باز کا استاد ہے"....... جوزف نے اونچی آواز میں چیخ چیخ کر کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا اس نے اپنے دونوں بازوؤں کو جھٹکا دیا اور اس کے بازوؤں میں جکڑا ہوا شوشو پجاری کسی گیند کی طرح اڑتا ہوا الاؤ

کے درمیانی حصے میں جا گرا۔ اس کی بھیانک چیخ آگ کے اس ہولناک الاؤ میں گم ہو گئی۔

" ہا۔ ہا۔ ہا۔ اب ویلاگو جیت کر دکھاؤ۔ جھوٹے دیوتا کے جھوٹے پجاری"۔ جوزف نے ہذیانی انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور اس نے جوانا کے ہاتھوں میں جکڑے ہوئے مہاپجاری کو جھپٹ لیا۔ مہاپجاری بے اختیار چیخنے لگ گیا۔

" خیال رکھنا جوانا کوئی سردار باس پر اچانک حملہ کر سکتا ہے"۔ جوزف نے سرگوشیانہ انداز میں کہا اور پھر وہ چیختے ہوئے اور ہاتھوں میں تڑپتے ہوئے مہاپجاری کو اٹھائے تیزی سے آگ کے الاؤ کی طرف بڑھنے لگا۔

" بولو سچ بتاؤ۔ بولو ورنہ میں تمہیں بھی ویلاگو میں پھینک دوں گا۔ بتاؤ۔ سب کچھ بتاؤ۔ تمہارا فریبی شاگرد تو اب تک جل کر راکھ ہو چکا ہو گا۔ بولو"...... جوزف نے انتہائی غضب ناک لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ ہاں۔ وچ ڈاکٹروں کا وچ ڈاکٹر سچ کہہ رہا ہے۔ شوشو پجاری نے ویلاگو جیتنے کے لئے نیچے سرنگ بنوائی تھی۔ اس نے دھوکے سے ویلاگو جیتا ہے۔ پہلے بھی اس نے ایسا ہی کیا تھا"۔ مہا پجاری نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

" تم غلط کہہ رہے ہو۔ شوشو پجاری ایسا نہیں کر سکتا"۔ اچانک سلاکا قبیلے کے سردار نے اس انداز میں چیختے ہوئے کہا جیسے اچانک

کوئی طلسم ٹوٹ جانے پر اسے ہوش آ گیا ہو۔

" مہاپجاری درست کہہ رہا ہے۔ میں نے شوشو پجاری اور مہا پجاری کے کہنے پر یہ سرنگ اپنے آدمیوں سے بنوائی تھی۔ ہم نے رات کو یہ کام کیا تھا"...... اچانک ایک نائب سردار نے اٹھ کر آگے بڑھتے ہوئے کہا اور پھر بیس پچیس افراد اٹھ کر سامنے آ گئے جنہوں نے سرنگ بنانے کی گواہی دی۔

" یہ مہاپجاری بھی اس دھوکے باز شوشو پجاری کا ساتھی ہے اور اس نے مقدس ویلاگو میں دھوکہ کیا ہے اس لئے وچ ڈاکٹروں کا وچ ڈاکٹر جوزف دی گریٹ اسے بھی ویلاگو کی سزا دیتا ہے"...... جوزف نے اچانک چیختے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ نہیں۔ مجھے مت مارو۔ مجھے مت مارو"...... مہاپجاری نے یکلخت چیختے ہوئے کہا لیکن جوزف نے اسے بھی بھڑکتی ہوئی آگ کے اس الاؤ میں اچھال دیا اور اس کی چیخ بھی الاؤ میں جا کر گم ہو گئی۔

" عمران، صفدر اور کیپٹن شکیل تینوں بت بنے کھڑے تھے۔ جوزف نے یہ سب کچھ اس قدر تیزی اور برق رفتاری سے کیا تھا کہ کسی کو بھی مداخلت کرنے کا موقع ہی نہ مل سکا تھا۔

" تم کیا دیکھ رہے ہو۔ اعلان کرو جھوٹے شوشو کی شکست کا"۔ اچانک جوزف اس بوڑھے کی طرف بڑھا جو ریفری بنا ہوا تھا اور اب حیرت سے آنکھیں پھاڑے کھڑا ہوا تھا۔ جوزف کی بات سن کر اور اسے جارحانہ انداز میں اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر وہ یکلخت اچھل اچھل

کر چیخنے لگا۔

" شوشو پجاری ویلا گو ہار چکا ہے۔ شوشو پجاری ویلا گو ہار چکا ہے۔ وہ جل کر راکھ ہو چکا ہے۔ وہ جھوٹا ثابت ہوا ہے۔ روشنی کے ماننے والے سچے ہیں۔ روشنی کے ماننے والے سچے ہیں۔ وہ ویلا گو جیت گئے ہیں"...... بوڑھے نے چیخ چیخ کر شوشو پجاری کی شکست اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی جیت کا اعلان کرتے ہوئے کہا۔

" روشنی والے سچے ہیں۔ روشنی والے سچے ہیں"...... اچانک پورا میدان اس نعرے سے گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی بے تحاشا ڈھول بجنے لگے۔

" باس آپ ویلا گو جیت گئے ہیں۔ مبارک ہو باس"...... جوزف نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

" تم نے واقعی وچ ڈاکٹروں کے وچ ڈاکٹر ہونے کا ثبوت دیا ہے جوزف۔ لیکن اب اس آگ کو بجھا کر یہ سرنگ سب کے سامنے لے آؤ تاکہ تمہاری بات کا قطعی ثبوت سامنے آ جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوزف نے مڑ کر ویلا گو کی آگ بجھانے اور پھر راکھ کو ہٹا کر اس سرنگ کو سامنے لے آنے کا حکم دینا شروع کر دیا اور دونوں قبیلوں کے لوگ اس کے حکم کی تعمیل میں اس طرح دوڑ پڑے جیسے ان دونوں قبیلوں نے اسے متفقہ طور پر اپنا وچ ڈاکٹر تسلیم کر لیا ہو۔

" اگر میں اپنی آنکھوں سے یہ سب کچھ نہ دیکھ رہا ہوتا کیپٹن شکیل تو مجھے یقیناً اس ساری بات پر کبھی یقین نہ آتا۔ جوزف نے واقعی حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ مجھے تو بعض اوقات لگتا ہے کہ جوزف میں واقعی افریقہ کے کسی پراسرار جادوگر کی روح حلول کر گئی ہے"...... صفدر نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑا۔ یہ دونوں سلاگا قبیلے کی اس جھونپڑی میں موجود تھے جو ان کے لئے مخصوص کی گئی تھی۔ عمران، جوزف اور جوانا کے ساتھ قبیلے کی سب سے بڑی جھونپڑی میں بیٹھا ہوا تھا جہاں ڈکالا کے علاقے کے رہنے والے تمام قبیلوں کے سرداروں اور پجاریوں کا غیر رسمی اجلاس ہو رہا تھا۔ چونکہ ان دونوں کو اس علاقے کی زبان نہ آتی تھی اس لئے ان کا وہاں جانا یا نہ جانا برابر ہی تھا۔

" جوزف نے واقعی انتہائی حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا ہے ورنہ

جس وقت شوشو پجاری زندہ سلامت اور ٹھیک حالت میں آگ کے اس خوفناک الاؤ سے باہر آیا تھا تو مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آرہا تھا کہ ایسا بھی ممکن ہو سکتا ہے لیکن میری سمجھ میں اب تک یہ بات نہیں آئی کہ جوزف کو اس ساری بات کا علم کیسے ہو گیا تھا"۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"اسی لئے تو وہ مجھے کوئی پراسرار روح لگتی ہے لیکن ایک بات ہے اس نے اس سارے ڈرامے کا اختتام اس پراسرار انداز میں کیا ہے کہ کسی کو مداخلت کرنے کا موقع ہی نہیں مل سکا ورنہ یہ قبائلی لوگ تو پجاریوں کو دیوتاؤں سے بھی زیادہ اہمیت دیتے ہیں اگر انہیں پہلے جوزف کے اس اقدام کی بھنک بھی پڑجاتی تو وہ سارے ہم پر بھوکے درندوں کی طرح ٹوٹ پڑتے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جوزف بے حد سمجھدار آدمی ہے اور پھر وہ قبائلیوں کی نفسیات سے بھی اچھی طرح واقف ہے۔ ویسے عمران صاحب کی یہ بات سونے پر سہاگہ ثابت ہوئی ہے کہ الاؤ بجھا کر سرنگ سامنے لائی جائے اور تم نے دیکھا کہ جب شوشو پجاری اور مہاپجاری کی جلی ہوئی ہڈیوں کے ساتھ ساتھ سرنگ سامنے آئی تو سب قبائلیوں کے ذہن ہی بدل گئے تھے"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ابھی وہ باتوں میں مصروف تھے کہ جھونپڑی کا دروازہ کھلا اور عمران اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے جوزف اور جوانا تھے۔ صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں عمران کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"آپ کی واپسی تو بہت جلدی ہو گئی۔ میں تو سمجھا تھا کہ آپ کو کافی دیر لگے گی"...... سلام دعا کے بعد صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس ویلاگو نے تو قبائلیوں کی کایا ہی پلٹ کر رکھ دی ہے۔ عام سردار اور قبائلی تو ایک طرف قبیلوں کے پجاری بھی اب اندھیرے کی بجائے روشنی میں دلچسپی لینے لگ گئے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے عمران صاحب اس مشن کا اصل ہیرو جوزف رہا ہے۔ اگر یہ آخری لمحات میں سسپنس اور پراسراریت سے بھرپور ڈرامہ نہ کرتا تو نجانے کیا نتیجہ نکلتا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں صفدر۔ اصل ہیرو تو باس ہے۔ میں تو بس باس کا غلام ہوں"...... جوزف نے انتہائی انکسارانہ لہجے میں کہا۔

"ویسے جوزف یہ تو بتاؤ کہ تمہیں اس سرنگ کا علم کیسے ہوا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو جوزف بے اختیار مسکرا دیا۔

"مجھے وہاں کے ایک قبائلی نے راگو سکی اشاروں میں اس بارے میں بتا دیا تھا لیکن مجھے اس کی بات پر یقین نہ آیا تھا کیونکہ اتنا بڑا کام عام قبائلیوں کی نظروں سے چھپ کر نہ کیا جا سکتا تھا اور عام قبائلی مقدس رسومات میں کسی دھوکے بازی پر ہرگز یقین نہیں رکھتے۔ میں نے باس سے بات کی تو باس نے بتایا کہ شوشو چونکہ فریبی آدمی ہے اس لئے اس کی باقاعدہ انکوائری کی جائے۔ چنانچہ میں نے اپنے

طور پر انکوائری کی تو مجھے ساری حقیقت کا علم ہو گیا اور میں نے باس کو تفصیل بتا دی"...... جوزف نے کہا۔

" اوہ۔ اس لئے عمران صاحب اس قدر مطمئن تھے ورنہ میں تو سوچ سوچ کر پاگل ہو رہا تھا کہ نتیجہ کیا نکلے گا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں مطمئن اس لئے بھی تھا کہ شاہ صاحب کا خط پڑھنے کے بعد مجھے یقین آگیا تھا کہ نتیجہ چاہے کسی بھی انداز میں نکلے، بہرحال ہمارے حق میں ہی نکلے گا کیونکہ ہم سچائی پر تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" راگو سکی کا اشارہ۔ اس کا کیا مطلب ہوتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے جوزف سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" جس طرح تمہارے ہاں شارٹ ہینڈ ہوتی ہے یا کوڈ ہوتے ہیں اس طرح قبائلیوں میں بھی اپنی بات اشاروں میں اس انداز میں دوسروں تک پہنچانا کہ ارد گرد کے لوگوں کو اس کا علم نہ ہو سکے اسے راگو سکی کہتے ہیں اور اس سے مخصوص لوگ ہی واقف ہوتے ہیں"۔ جوزف کے جواب دینے سے پہلے عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" شوشو پجاری ہمارے سامنے ہی باہر آیا تھا ہمیں واقعی ایسی کوئی بات نظر نہ آئی تھی جس سے ہمیں اس بات کا احساس ہوتا کہ اس خوفناک الاؤ سے بچنے کے لیے کوئی خاص ترکیب استعمال کی گئی

ہے"...... صفدر نے کہا۔

" مجھے اور جوزف کو چونکہ سرنگ کے بارے میں معلوم ہو چکا تھا اس لئے ہم دونوں شوشو پجاری کو اور نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ چونکہ تمہیں اس بارے میں معلوم نہ تھا اس لئے تمہارا دھیان اس طرف نہ گیا تھا۔ شوشو پجاری جب الاؤ میں داخل ہوا تھا تو اس وقت اس کے جسم پر مٹی کی کوئی تہہ موجود نہ تھی لیکن جب وہ الاؤ سے باہر آیا تو اس کے جسم پر مٹی اور پانی کی ملی جلی ہلکی سی تہہ موجود تھی حالانکہ الاؤ میں سے گزرنے کے بعد ایسی پانی ملی مٹی کی تہہ جسم پر لگنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ اب زمینی سرنگ کے اوپر چونکہ خوفناک آگ جل رہی تھی اس لئے اوپر بے پناہ گرمی اور حدت تھی اس کا اثر ظاہر ہے سرنگ کے اندر بھی ہونا تھا اس لئے جب شوشو پجاری اس سرنگ میں انتہائی تیزی سے دوڑتا ہوا دوسری طرف پہنچا تو اس کا جسم پسینے میں ڈوب گیا اور ظاہر ہے سرنگ میں اترنے اور پھر اوپر چڑھتے ہوئے مٹی کا لگ جانا بھی یقینی تھا اس لئے اس کے جسم پر مٹی کی ہلکی سی تہہ چڑھ گئی تھی جیسے پانی ملی ہوئی مٹی یا کیچڑ کی تہہ ہو۔ چونکہ اس وقت ہر آدمی کے ذہن میں صرف شوشو پجاری کے اس خوفناک الاؤ سے صحیح سلامت باہر آنے کی بات تھی اس لئے کسی کا اس معمولی سی بات کی طرف دھیان ہی نہ جا سکتا تھا"...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا اور صفدر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"حیرت انگیز۔ ویسے اس شوشو پجاری نے واقعی حیرت انگیز کام دکھایا ہے۔ کوئی آدمی سوچ بھی نہیں سکتا کہ اس خوفناک آگ کو اس انداز میں بھی پار کیا جا سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ویسے عمران صاحب شوشو پجاری جادو بھی جانتا تھا اور اس کے پاس شیطانی طاقتیں بھی تھیں اور پھر مہا پجاری تو تھا ہی شیطان کا پجاری لیکن جوزف اور جوانا نے انہیں سب کے سامنے اٹھا لیا اور پھر اس خوفناک آگ میں بھی پھینک دیا جہاں وہ جل کر راکھ ہو گئے تو ان کی جادو کی اور شیطانی طاقتوں نے ان کی مدد نہ کی"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر بھی بے اختیار چونک پڑا۔

"جوزف کے مطابق جادو اور شیطانی طاقتیں اس وقت حرکت میں آ سکتی ہیں جب ان کو حرکت میں لانے والے کے قدم زمین پر ہوں۔ اگر شوشو پجاری اور مہا پجاری کو زمین پر کھڑا کر دیا جاتا تو پھر وہ آسانی سے قابو میں نہ آ سکتے تھے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا واقعی ایسا ہی ہے"...... صفدر نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"ہاں۔ مجھے وچ ڈاکٹروں کے وچ ڈاکٹر کورنی نے خاص طور پر یہ بات بتائی تھی اور چونکہ اس نے اس وقت میرے سر پر ہاتھ رکھا ہوا تھا اس لئے اس کی بات غلط ہو ہی نہیں سکتی"...... جوزف نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور اس کے اس معصوم انداز پر سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب اگر سرنگ والی بات آپ کو معلوم نہ ہوتی اور آپ کو اس خوفناک الاؤ سے گزرنا پڑتا تو پھر کیا ہوتا"...... اچانک صفدر نے کہا۔

"تو کیا ہوتا۔ وہی ہوتا جو منظور خدا ہوتا اور مجھے یقین ہے کہ شوشو پجاری تو دھوکے کی وجہ سے اس آگ کے الاؤ سے صحیح سلامت باہر آ گیا تھا میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے صحیح سلامت باہر آ جاتا"۔ عمران نے انتہائی پر یقین لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ واقعی آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ اس نے آپ کو حق الیقین کی دولت سے نوازا ہے"...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہ واقعی اس کا کرم ہے لیکن سچ بات یہ ہے کہ میرے دل میں اس یقین کی بنیاد شاہ صاحب کا وہ خط تھا جس میں انہوں نے خصوصی طور پر حق کے اعلان اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کا حوالہ دیا تھا حالانکہ اس خط سے پہلے مجھے اس ویلاگو کے بارے میں کوئی علم نہ تھا اور نہ ہمارے ذہنوں میں یہ تصور کہیں موجود تھا کہ اس مشن کا انجام اس ویلاگو پر ہوگا اس لئے میرے دل میں یہ بات یقین سے بیٹھ گئی تھی کہ اللہ تعالیٰ یقیناً اپنی رحمت کرے گا اور حقانیت سب پر ظاہر کر دے گا اور وہ قادر مطلق ہے وہ جو چاہے کر سکتا ہے"۔ عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک جھونپڑی کا دروازہ کھلا اور سکاٹا قبیلے کا

سردار زاگو اندر داخل ہوا۔

" سردار عمران اساوان سے ناسطور آپ سے ملنے آیا ہے"۔ سردار زاگو نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

" ارے کہاں ہیں وہ"...... عمران نے پوچھا۔

" باہر موجود ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ پہلے میں آپ سے اجازت لے لوں"...... سردار زاگو نے کہا۔

" انہیں اندر بھجوا دو"...... عمران نے کہا تو سردار زاگو سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

" السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ "...... چند لمحوں بعد ناسطور نے جھونپڑی میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ مسرت سے دمک رہا تھا۔ عمران اور اس کے سارے ساتھی اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

" وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کیسے آئے ہیں۔ آپ تو ڈکالا کے علاقے میں داخل ہی نہ ہوتے تھے"...... عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" عمران صاحب۔ اس ویلاگو نے اس سارے علاقے کے حالات یکسر ہی بدل دیئے ہیں۔ آپ صاحبان نے واقعی وہ کچھ کر دکھایا ہے جو شاید اور کوئی نہ کر پاتا۔ بابا نمسان صاحب نے بھی آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو خصوصی طور پر سلام بھجوایا ہے اور عمران صاحب شاہ صاحب نے بھی آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کے لئے

مبارک باد کا پیغام بھیجا ہے"...... ناسطور نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" یہ سب اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے ناسطور صاحب ورنہ ہم کیا اور ہماری حیثیت کیا"...... عمران نے مسکرا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ویسے عمران صاحب شوشو پجاری نے جس انداز میں ویلاگو جیتنے کی ترکیب سوچی اور اس پر خفیہ طور پر عمل بھی کیا یہ سب کچھ واقعی انتہائی حیرت انگیز ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ واقعی ذہنی طور پر انتہائی شاطر تھا"...... ناسطور نے کہا۔

" ہاں۔ شوشو پجاری واقعی حد درجہ شاطر تھا۔ اس سے پہلے ہمارے ذہنوں میں یہی تھا کہ وہ کسی جڑی بوٹی کا رس استعمال کر کے اس آگ سے بچ جائے گا لیکن یہ سرنگ والا آئیڈیا تو ہمارے تصور میں بھی نہ تھا اور پھر جب ہم نے الاؤ بجھانے کے بعد اس سرنگ کو دیکھا تو مجھے واقعی شوشو پجاری کی شیطانی ذہانت پر حیرت ہوئی۔ اس نے یہ سرنگ اس انداز میں بنائی تھی کہ شاید دنیا کا بڑے سے بڑا ماہر انجینئر بھی اس انداز میں سرنگ نہ بنوا سکتا"۔ عمران نے کہا۔

" کیا کوئی خاص تکنیک استعمال کی گئی تھی"...... ناسطور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ انتہائی حیرت انگیز۔ اس نے الاؤ کے آغاز میں سرنگ کا دہانہ اس انداز میں بنوایا تھا کہ معمولی سے وزن سے وہ دہانہ کھل جاتا

اور پلک جھپکنے میں وہ سرنگ میں پہنچ جاتا اور یہ سرنگ نہ صرف خاصی گہری اورچوڑی تھی بلکہ اس کی دونوں سائیڈوں میں ہوا کے لئے ایسے مخصوص سوراخ موجود تھے جن کے سرے خاصے فاصلے پر رکھے گئے تھے تاکہ اندر دھواں نہ بھرجائے اور سرنگ کی ہوا بند نہ ہو جائے کہ اس میں داخل ہونے والا دم گھٹ کر مر جائے۔ پھر سرنگ کے اختتام میں اس انداز میں چڑھائی بنائی گئی تھی کہ آدمی خودبخود اوپر پہنچ جاتا اور سر کے معمولی سے دھکے سے دوسری طرف کا دہانہ بھی کھل جاتا تھا"...... عمران نے کہا تو ناسطور کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" ویسے عمران صاحب اگر آپ اس شوشو کے بعد اس الاؤ میں داخل ہوتے تو کیا یہ سرنگ سامنے نہ آجاتی"...... صفدر نے کہا۔

" نہیں۔دونوں گڑھوں میں الاؤ کی آگ پڑچکی تھی۔ تم نے دیکھا نہیں تھا کہ دونوں راستے کوئلوں سے بھرے ہوئے تھے۔ یہ تو بعد میں جانے والے کے لئے الٹا انتہائی خوفناک ثابت ہو سکتے تھے"۔ عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

" بہرحال جو کچھ بھی ہوا۔ایک بات ہے کہ اس ویلاگو نے ڈکالا کے علاقے میں خیر کی فتح کا ایسا باب کھول دیا ہے کہ اب انشاء اللہ جلد ہی اس پورے علاقے میں شیطانی اندھیروں کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے گا"...... ناسطور نے کہا اور سب نے بے اختیار ہو کر انشاء اللہ کہا۔

" ویسے اس ویلاگو نے میری وہ ذہنی الجھن دور کر دی ہے ورنہ میں شروع سے آخر تک یہی سوچ سوچ کر پاگل ہوتا رہا تھا کہ آخر اس مشن کو کس انداز میں مکمل کیا جائے کہ شوشو پجاری اور اس کے ساتھیوں کی شکست اس انداز میں سامنے آئے کہ جس سے صدیوں سے یہاں رائج دیوی دیوتاؤں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کی حقانیت قبائلیوں کے ذہنوں میں راسخ ہو جائے اور واقعی اس ویلاگو نے یہ مقصد پورا کر دیا ہے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد انداز کا ناول

ٹاپ پرائز

مصنف:- مظہر کلیم ایم۔اے

• ٹاپ پرائز۔ دنیا کا سب سے بڑا انعام جو سائنس، طب اور ادب کی انقلابی ریسرچ پر دیا جاتا تھا۔

• ٹاپ پرائز۔ ایک ایسا بین الاقوامی انعام، جس کا حصول نہ صرف کسی سائنسدان بلکہ اس کے ملک کے لئے بھی انتہائی قابلِ فخر سمجھا جاتا ہے۔

• ٹاپ پرائز۔ جب پاکیشیا کے ایک سائنسدان کو دیا جانے لگا تو اس کے خلاف بین الاقوامی طور پر سازشوں کا آغاز ہو گیا ——؟

• ٹاپ پرائز۔ پاکیشیائی سائنسدان کو جب اس کے حق کے باوجود اس انعام سے محروم رکھنے کی سازش ہونے لگی تو عمران کو مجبوراً میدانِ عمل میں کودنا پڑا۔ اور پھر ایک منفرد اور تحیر خیز جدوجہد کا آغاز ہو گیا۔

• ٹرومین۔ جو اس خوفناک سازش کے خلاف عمران کے ساتھی کی حیثیت سے سامنے آیا اور پھر اپنے مخصوص انداز میں اس نے جب کام شروع کیا تو ——؟

• کرسٹائن۔ ولیسٹرن کارمن کی سکیورٹی ایجنسی کا چیف جو پاکیشیائی سائنسدان کی بجائے اپنے ملک کے لئے ٹاپ پرائز حاصل کرنا چاہتا تھا۔ کیا وہ اس میں کامیاب ہو گیا یا ——؟

• کرسٹائن۔ ایک ایسا کردار جس نے ٹاپ پرائز کے حصول کے لئے معصوم بچوں پر انتہائی ہولناک تشدد کرنے سے بھی گریز نہ کیا۔

• کرسٹائن۔ جو ولیسٹرن کارمن کی انتہائی خوفناک ایجنسی روٹ کا چیف تھا اور اس نے ٹرومین، عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف جب اپنی انتہائی خطرناک ایجنسی کو حرکت دی تو ٹرومین، عمران اور اس کے ساتھیوں پر یقینی موت کے سائے پھیلتے چلے گئے۔

• ٹاپ پرائز۔ جسے اس کے صحیح حقدار تک پہنچانے کے لئے ٹرومین عمران اور اس کے ساتھی اپنی جانوں پر کھیل گئے ——؟

• ٹاپ پرائز۔ آخر کار کس کے حصے میں آیا ——؟ کیا واقعی ٹاپ پرائز اس کے صحیح حقدار کو ملا —— یا ——؟

—— وہ لمحہ ——

جب ٹائیگر کو ٹاپ پرائز دینے کا اعلان کر دیا گیا —— مگر عمران کو اس پر اعتراض تھا —— کیوں ——؟

—— انتہائی حیرت انگیز سچوئیشن ——

• بین الاقوامی انعام کے پس منظر میں ہونے والی ایسی خوفناک سازشوں کی کہانی —— جس سے دنیا ہمیشہ لاعلم رہتی ہے۔

• بے پناہ جدوجہد۔ انتہائی تیز رفتار ایکشن اور اعصاب شکن سسپنس پر مشتمل ایک ایسا ناول جو یقیناً آپ کو جاسوسی ادب کی نئی جہتوں سے روشناس کرائے گا۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں سسپنس اور ایکشن سے بھرپور ایک انتہائی منفرد کہانی۔

جولیانا ٹاپ ایکشن

مصنف :۔ مظہر کلیم ایم اے

- ★ جولیا کو اغوا کر کے ایک خوفناک اور ناقابلِ علاج بیماری میں مبتلا کر دیا گیا ——— کیوں ——— ؟
- ★ ایک مجرم تنظیم کی ایسی گہری اور خطرناک سازش کہ عمران بھی اس سازش کا آلہ کار بننے پر مجبور ہو گیا۔
- ★ عمران ——— جس نے اپنے ہاتھوں خود جولیا کو موت کے گھاٹ اتارنے کے لئے مجرموں کے حوالے کر دیا۔
- ★ مادام جیکی ——— ایک منفرد کردار ——— جس نے جولیا کی زندگی بچانے میں اہم کردار ادا کیا ——— مادام جیکی کون تھی ——— ؟
- ★ جولیا ——— جو مادام جیکی کا احسان اتارنے کے لئے ایکریمیا اور روسیاہ کے ایجنٹوں سے اکیلی ہی ٹکرا گئی ——— ایسا خوفناک ٹکراؤ جس کا نتیجہ موت کے سوا اور کچھ نہ نکل سکتا تھا۔
- ★ جولیا شدید زخمی ہونے کے باوجود جب فارم میں آئی ——— تو "جولیانا ٹاپ ایکشن" کا آغاز ہو گیا ——— ایسا ایکشن ۔ جو صرف جولیا ہی مکمل کر سکتی تھی۔

- ★ عمران اور صفدر ——— جو جولیا اور مادام جیکی کو بچانے کی غرض سے یقینی موت کا شکار ہونے پر مجبور ہو گئے۔
- ★ ایک ایسا مشن ——— جس سے جولیا۔ عمران اور صفدر کا کوئی تعلق نہ تھا۔ مگر وہ تینوں ہی اس مشن کی خاطر اپنی جانوں پہ کھیل گئے ——— کیوں ——— ؟
- ★ وہ لمحہ ——— جب جولیا کے جسم پر انتہائی درندگی سے کوڑے برسائے گئے اور جب عمران اور صفدر دونوں کار کے خوفناک اور جان لیوا ایکسیڈنٹ کا شکار ہو گئے۔
- ★ جولیا کی زندگی کا ایک ایسا کارنامہ ——— جس پر شائد جولیا کو بھی ہمیشہ فخر رہے گا۔
- ★ اس مشن کا انجام کیا ہوا ——— ؟ جس سے کوئی تعلق نہ ہونے کے باوجود جولیا۔ عمران اور صفدر تینوں موت کے خوفناک پنجوں میں پھنسنے پر مجبور ہو گئے تھے۔
- ★ سسپنس ۔ ایکشن اور لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے واقعات سے بھرپور ایک ایسی کہانی جو جاسوسی ادب میں یقیناً شاہکار کا درجہ رکھتی ہے۔

انتہائی حیرت انگیز — انتہائی منفرد — انتہائی دلچسپ کہانی

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے کی عمران سیریز

نام	حصہ
ڈبل مشن	اول
ڈبل مشن	دوم
ریڈ اتھارٹی	اول
ریڈ اتھارٹی	دوم
لاسلکی	مکمل
ڈارک آئی	اول
ڈارک آئی	دوم
سنیک کلرز	مکمل
شودرمان	اول
شودرمان	دوم
سی ایگل	اول
سی ایگل	دوم
چیف ایجنٹ	اول
چیف ایجنٹ	دوم
ایگروسان	مکمل
کاسمک سٹار	اول
کاسمک سٹار	دوم
ریڈ آرمی	اول
ریڈ آرمی	دوم
ریڈ آرمی نیٹ ورک	اول
ریڈ آرمی نیٹ ورک	دوم
ریڈ فلیگ	مکمل
پرل پائریٹ	مکمل
مکروہ چہرے	مکمل
کراؤن ایجنسی	مکمل
فیبین سوسائٹی	اول
فیبین سوسائٹی	دوم
رائٹ موومنٹ	مکمل
[illegible]ٹ مشن	مکمل
سپر ماسٹر گروپ	مکمل
تھریڈ بال مشن	مکمل
فورٹ ڈیم	مکمل

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان